وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

شوارق مشارق الانوار توفیق نور الانوار سے کہ عمدہ تحفۃ الاخیار ہے مجموعۂ احادیث و آثار نبویہ

مشارق الانوار
من
تحفۃ الاخیار

کہ جلائل تعریف اور جزائل توصیف جس کے مانند خورشید نصف النہار کے مستغنی عن الاظہار ہے شہر کانپور

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول جہاں ہوا

روایت کی ہو اور عقل اونکے جھوٹھہ بولنے کو محال جانے اور احاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو احاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانہ مین دو راویون سے کم نے روایت نکی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواص کو بھی عوام کو بھی اور احاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورتون مین کثرت قراین سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو احاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول احاد کی دو قسم ہین صحیح اور حسن **صحیح** اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو اور اوسمین کوئی چھپا عیب نہو اور معتبر لوگون کے مخالف نہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوس حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو **حسن** اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہین ہر چند مقبول و حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے رتبہ مین اقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم احاد کی جو لائق حجت کے نہین ضعیف ہی ضعیف حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدائے سند سے راوی ساقط ہوا ہو اوسکو **معلق** کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اوسکو **مرسل** کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہون تو اوسکو **معضل** کہتے ہین اور نہین تو **منقطع** اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو **موضوع** کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھہ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو **متروک** کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل یا کثیر الوہم یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو **منکر** کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داود چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھہ لیتے ہین بدون اونکے بتائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت سی ہے لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اسواسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی گئی اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنیکو کافی ہی

فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین

ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسیکو حاصل نہین فی الحقیقہ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نے اونکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھہ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھہ مجمل اونکا حال برکت کیواسطے مذکور ہوتا ہی ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسبت امام بخاری کا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایکسو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی مانے

تحفة الاخيار از حصن فلاح

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد النبي الامي
اللهم صل على محمد النبي الامي

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہے مثل مشہور ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے ٹھیک نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علوم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہے اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہے کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اوسمین ہر طرح کی روایت ہے صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد لله کہ دلی خواہش حسب بخواہ ترجمہ تمام ہوا اور **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار** اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ تمام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرماوے آمین **مقدمہ** اسمین چند اصطلاحات حدیث اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تا کہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو جاوے

فصل اصطلاحات حدیث مین **حدیث** اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث **قولی** کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث **فعلی** کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث **تقریری** کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماء حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیثین پائین **فائدہ** حدیث دو قسم ہے متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اتنا کثرت لوگون نے

دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد
بن اسمعیل کا مین منتظر ہون جب تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ
آنحضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو زید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا
مین نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد ابن اسمعیل یعنے صحیح بخاری اور امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہے
شدت اور خوف اور تنگی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے
کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالے فتح نصیب کرتا ہے
فائدہ امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دوسو چار ہجری مین پیدا ہوئے اور دوسو اکسٹھ ہجری
مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین انکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی
اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اونسے تصنیف ہین خصوصاً صحیح مسلم مین عجائب رنگا رنگ علم حدیث کے دقائق
ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اوسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط
کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسیکی غیبت نہین کی اور نہ کسیکو مارا اور نہ کسیکو گالی
دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا
کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے
جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہاری کس سبب سے نجات کی اونھون نے کہا کہ ان
جزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے چغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا
ہوئے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصاً علم حدیث اور لغت مین
استاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفے اور کتاب شمس المنیرہ
من الصحاح الماثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب خیار صحابہ
اور کتاب زبدۃ المناسک اور کتاب غر الخص اور کتاب درجات العلم والعلما اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین
غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمین نتھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان تکمیلہ
ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے سوا اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے **فائدہ**
مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر
کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو تعلق نہین لایا اور دوسرون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصول
حدیثکو لایا شواہد اور متابعات اور روایات ہامنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ سبب بعضی حدیثکو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس حرف یا در
تمیز کو کمال فہم اور علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین

جملہ احادیث صحیح مسلم ۱۲۰۰۰

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالے نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی
آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے
تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کیواسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے
فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ
بخاری بنائی حاشد بن اسمعیل محدث سے روایت ہے کہ مین اور بخاری اوستادون کے ساتھ علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز
مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دولت قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اسوقت تک پندرہ ہزار
حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اونسے صحیح کر لیا پھر
بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہے اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہے اسکے برابر کوئی نہو سکیگا
اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے کہ ایک روز اسحق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح صحیح حدیثون کو علحدہ
جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے یاد
تھین اونکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال درجے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول کیا تھا
کہ ہر حدیث کی تحریر کیواسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو اسطرح
سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام کی
صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا اب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچہتر ہین اور
اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین نوے ہزار آدمی نے
بلا واسطہ اون سے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہے کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہے کہ قیامت مین مجھسے غیبت کا سوال نہوگا
اسواسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے جب بخاری
بخارا مین آئے تو وہانکے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ
حدیث کا علم ہے کہ مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان پر بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے
حاکم نے کہا تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہینگے
کسیکو نہ آنے دینگے ہم نہین چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم
پیغمبر کی میراث ہے اسمین تمام امت محمدی شریک ہے اسمین کسیکی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بعضے
دنیادار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کی حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہو کر نکلے
اول نیشاپور مین گئے وہانکے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ
ہو گئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ہجری مین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ یہ احوال انکا منضبط کرد بعد از ثقات
صدق ۱۹۴ تاریخ تولد نور ۲۵۶ تاریخ وفات + عبد الواحد طیبی اوس زمانے مین بڑے ولی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ

ملتقطاً از اخبار ترجمہ منار الانوار
حالات راوی حدیث صحیح بخاری ۲۷۵

نہین معلوم ہوتا اسواسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدہ مین اوسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کردیا اور جا بجا سوا اون امور کے مذہب جا بجا مناسب مقامون مین تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کیواسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبد القادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کیواسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑ سکے *

* مثنوی *

کیا تجھسے کہون جو بث کیا ہی — دردانہ درج مصطفیٰ ہی
بلبل کے یہان سے کون لایا — جسنے پایا یہین سے پایا
مشغل افروز براہ سنت — مرہم زن بیخ و شاخ بدعت
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی — یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
بالغرض فلان تھا مرد کامل — اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے — ملفوظ محمدی کو اب لے
حق ہوگا حدیث خوان سے کم — اور شاد رسول فخر عالم
جاتا کہ بہین نہ یہ بھی محروم — ہوا ترجمہ اسکا سب سے مرقوم
صوفی عالم حکیم دینی — کرتے رہو اسکی خوشہ چینی
یہ شاہد محمدی ہی — گنجینہ راز احمدی ہی
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار — مت دیکھ کسیکا قول و کردار
اب یاد تو نے مجھسے کر تکلم — خورشید کے آگے کیا ہے مشعل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا — گو غوث و امام و مقتدا تھا
ناحق سمجھے اور کچھ ہوس ہی — قرآن و حدیث تجکو بس ہی
تھا علم حدیث سخت مشکل — اور ہند کے لوگ اس سے غافل
مقبول ہو یہ کتاب یا رب — مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مَنْ ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کیواسطے چھوڑا ہو یا اوسی زمین مین ٹھہرا رہا جسمین پیدا ہوا فائدہ اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کیواسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجہ مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان و زمین مین جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کیواسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تا کہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اسواسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین انکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھ زکوۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اسواسطے کہ زکوۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

اور خدا کے درمیان محبت ہو وہی خوب جانتا ہے کہ کس قدر محنت شیخ نے اسمین اوٹھائی ہے اور اس کتاب کی خوبی اور
بزرگی ہر شخص نہین دریافت کر سکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما بھی وہی عالم جاہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال حاصل
ہے دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہے لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی
رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوٰۃ کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہے مثلاً جن حدیثون کے
سب سے پہلے من ہو اول باب مین اور اذا اور ان کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن مین پہلا لا ہو اونکو تیسرے باب مین اور باوجود
اسکے تہ مین حروف تہجی کی رعایت کی ہو جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہے
عجب محنت اور دستکاری کی ہے کہ احادیث کو رنگا رنگ ترتیب سے مرتب کیا ہے جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف
پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہے کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن
لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہے کہ جس حدیث کا سر معلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کا مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہے جسکی ہر تحریر تو دیگر رنگ ہو اور خوشبو
ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کر کے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہے اور یہ کام عالم عارف کے
واسطے بہتر ہے کہ معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا چوتھے یہ کہ بقول شارح کازرونی کے سب احادیث مشارق الانوار
مین دو ہزار دو سو چھیالیس ہین **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہے اول یہ کہ
مصنف نے اختصار کیواسطے احادیث کی اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا راوی ہے
مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہے کہ حضرت نے یون فرمایا ہو کتاب
کا نام ہر حدیث مین دیا ہے تاکہ عوام کو شبہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اسواسطے کہ عربی کا
محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہے مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے
حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہے کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان
کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اسواسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا
کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نتھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گیے اور کم علم نافہم جنکو
صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف و کتاب مصباح الدجی
اور شمس منیر کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اسمین
ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی
کی کوئی لفظ بھی لایا ہے چنانچہ وہان اطلاع بھی کر دی ہے اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے
کمال اختصار سے ہر جگہ شان حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب بخوبی

مصنف کتاب مشارق الانوار
مولانا رضی الدین حسن صغانی

کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی ویسکے ساتھ اوسکا نسب شتابی کچھ نکر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات
کچھ کام نہ آویگی ع بندگی باید پیرزادگی منظور نیست ه انس من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم
علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض انتم شهداء الله فی الارض انتم شهداء الله فی الارض صحیح مسلم
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین
مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکی تعریف کی
دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے کچھ ایک دو لفظ
فرق ہے معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور دنیادار اور فاسق کی
تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہے اور کامل سند ہے اور بزار کی کتاب
مین عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہو اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہے کہ مینے
اپنے بندونکی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ دانستہ معاف کئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارہ خدا
۸ ق انس لم تجب ان تسئل عن شیء فلیسئل فلا تسئلونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی هذا
صحیح بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے تبلاؤنگا جب تک
مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین یہی روایت یون ہے کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا
اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی سختیان ہونے والی ہین اصحاب نے بسبب خوف قیامت کے رونے لگے پھر حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو کچھ پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے فرمایا کہ حذافہ ہے حضرت اوس وقت بہت
غصے مین تھے عمر فاروق نے گھٹنون کے بل کھڑے ہو کر کہا کہ ہم راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری
سے یہ سنکر حضرت کا غصہ جاتا رہا بعض علمانے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہے اسواسطے حضرت غصے
سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ ابن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق تہ کی بات
پہونچ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہے تب یہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی
اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہے
۹ خ سهل بن سعد من احب ان ینظر الی رجل من اهل النار فلینظر الی هذا یعنی رجلا کان
یقاتل المشرکین وقتل فی الآخر نفسه صحیح بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے ن
تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا الاخیر
حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہے تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنیکو اوسکے پیچھے
لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو ملول ہو کر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو اور روایت ہے کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان
۱۰ اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اسواسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ه ابو موسی وعائشة

اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اسواسطے کہ ایمان سب عبادت اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین
۲ م زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہنچواوے ف بھولے بھٹکے
جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر اتفاق کی علامت ہے
یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حالانکہ یہ صاف خطا ہی اسواسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح کا دونے
نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہے بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالدؓ سے تو مین
۳ اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ
صحیح بخاری و صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو
قبول کرکے قبضے مین لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین
اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ
اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین ہی سب منقولات مین قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول
۴ جیسے زمین اور باغ ق ابْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ
وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو کہ پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل
کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس
مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوسمین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے
امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی
اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت بکنے سے پھل نہین بکیگا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث
۵ بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین اس حدیث پر میم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق عَائِشَةُ مَنِ ابْتُلِيَ
مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مبتلا کیا جاوے بیٹیون سے کسی چیز مین پھر اون کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے
آجاوین گے اوسکو دوزخ سے بچاوین گی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے
میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھہ موجود تھا مینے ایک کھجور دی اوسنے آپ نکھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیونکو
دی اور چلی گیی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین جسنے ان سے
بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ انکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برادری مین نیکبخت
۶ آدمی سے نکاح کر دیوے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

خود بخود جیسا ہے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام سب ہے مثلاً یون
ہر تین صرف اس حدیث سے ہو معلوم ہیں **نظم** شئی ہو کر تو بھی دست ہن کیونکہ بدعت ہو دین کی رہزن
چھوڑ بدعت محمدی بن جا شاد ہوئن تجھسے یا رسول خدا **ق** ابن مسعود مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا ١٤
عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین گیا اوسپر کچھ مواخذہ نہوگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑ ہوگی **ف** جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ ہونگا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے
خ ابو ہریرۃ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ ١٥
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال لیوے بطور قرض یا عاریت اور ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروا دیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کر دیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسکو
برباد کر ڈالیگا **ف** یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہے اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہے کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اسواسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفرؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہان تک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسیواسطے عبد اللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھ ہو اور اسیطرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قرض لیتی تھین کسی نے کہا
کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اسواسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے
ثواب کہان پھر عذاب گلے پڑے **ق** سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ١٦
بخاری اور مسلم مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک **ف** طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسیکی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر زبردستی حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھود ڈالے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا
طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہو جاویگی چنانچہ اگلی
حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے **خ** ابن عمر مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ ١٧
شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ ١٨
فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

من اَحَبَّ اللّٰهَ لِقَاءَهٗ وَمَن كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ اور حضرت عائشہ رضی سے
فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہے خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے
ملنے کو ف حضرت عائشہ رضی یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سنکے کہا کہ موت تو سبکو بری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا یہ اسکا
مطلب نہیں جب ایمان دار مرتا ہے تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہیں تو وہ موت کو بہلا جانتا ہے
اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہے تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہے یعنی زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اوسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے
سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہے
خ ابو هریرة من احتبس فرسا في سبيل الله ايمانا بالله وتصديقا بوعده فان شبعه وريه وروثه
وبوله في ميزانه يوم القيامة بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا
رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خالص خدا ہی کیواسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے
م معمر بن عبد الله بن نافع من احتكر فهو خاطئ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافع رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ
بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہے ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا
خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہے اسواسطے کہ خلائق کی جو ہے
اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہے اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین
مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوا اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا
منع نہین ق عائشة من احدث في امرنا هذا ما ليس فيه فهو رد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے ۱۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین ہے وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہے
ف یعنی دین مین جو نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین کھلی یا چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اسیکا نام بدعت ہے
دین مین چار چیزین اصل مین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ
مین ہے سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین ہے وہی بدعت ہے جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین اگر تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پکی کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا سیاہ کرنا اولیا کی منت ماننا چندے نشان
کرنا یہ سب دین کے خلاف مین قرآن و حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسیطرح علماء بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین مستحسن معلوم ہوتی ہین
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ بجز سے حلوا خوردن روئی باید قیاس کی سب شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسیکا قیاس حجت نہین غرض کہ
اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

بلا علم کے پیر نا محرم کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے جیسا ایک سوئی یا اوس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے دن
اوسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اوس کی چوری ظاہر ہوگی اسکو فضیحت کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے
کے داروغہ کو مالک کے بے علم و رضا سوئی برابر بھی چیز لینے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کے
۲۵ سامنے کھلا ہوویگا اپنی چیز سے بچتا ہی اسکو آسان سمجھے خ ابن عباس من استمع الی حدیث قوم وهم له كارهون او یفرون
منه صب فی اذنیه الآنك یوم القیمة بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین گھلا ہوا سیسہ ڈالا جاویگا
۲۶ قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کی بات چرا لی ق ابن عباس من اسلم فی تمر فليسلم فی كيل
معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کچھو ر مین یعنی
قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہو اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک ف جب حضرت
مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر جنس حدیث
مین کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین کھجور بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر جنس مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ماپ اور مدت مقرر
ہو گئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک روپیہ کے یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک کمتر مدت
مہینا بھر ہی اور بعضی جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاو ہوگا وہی ہم لیوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ درست نہین اس واسطے کہ ہمین تول مقرر کر لینا ضرور ہی زیادہ بھاو کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاو ہوا کبھی چالیس سیر یہ سب سالانہ
مین بیع سلم کو بعضے ملک مین بدنی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق الانوار مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہے
۲۷ سو خطا ہی اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عائشہ سے نہین خ ابو هريرة
من اشار الى اخيه بحديدة فان الملائكة تلعنه وان كان اخاه لابيه وامه بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا چھری سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہنچے
اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے
۲۸ اشارہ کرنے سے فرشتے اوسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا م ابو هريرة من اشترى طعاما
فلا يبعه حتى يكتاله مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول اور قبضہ نکرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلانے گودام سے فلانے گانو سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تھے ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کر دیا کہ بدون قبضہ ہوے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
۲۹ مین نے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کر دیا ق ابن مسعود من اشترى
محفلة فردها فليرد معها صاعا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گای یا بکری
مول لی جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آیا تو اوسکے ساتھ ایک صاع غلہ

سب نماز پائی ف اس حدیث کے یہ مطلب ہین ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا
اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
19 مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق ابو هريرة من ادرك ماله بعينه عند رجل
افلس او انسان قد افلس فهو احق به من غيره بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا موجود مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضدارونکی نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسیکے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر موجود پاوے تو لیلیوے اور
بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا
20 سب قرضدارونکی برابر ہے اوس مال کو بیچکر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سعد بن ابی وقاص من ادعى الى غير ابيه
وهو يعلم انه غير ابيه فالجنة عليه حرام بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپکو
چھوڑ کسی اور سے اپنا نسب لگاوے اور وہ جانتا ہی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرا
باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل اپنے کو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
21 دوزخ کی تیاری کرتے ہین ق ابو هريرة من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم کیے سو ایسا ہوا جیسا
22 مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عدي بن حاتم من استطاع منكم ان
يستتر من النار ولو بشق تمرة فليفعل بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی چنانچہ
23 دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جابر من استطاع منكم ان
ينفع اخاه فليفعل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہنچانا
تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے منتر منع
کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے پڑھ اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث قرمائی اسواسطے
فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوائے کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منترون مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور گلو اہیر کی دہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے
24 معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے م عدي بن عميرة من استعملناه منكم
على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان غلولا ياتي به يوم القيمة مسلم مین عدی بن عمیرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصّے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد
کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصّے کو آزاد کر دین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوسکے
بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام رہا اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا
دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے
غلام سے محنت مزدوری کروا کے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی
٣٤ شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ق ابن عمر من اعتق عبدا بینه وبین اخر قوم علیه فی ماله قیمة
عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیه ان کان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبد الله بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصّے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ
٣٥ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہے ق جابر ایما رجل
رجلا عمری له ولعقبه فقد قطع قوله حقه فیها وهی لمن اعمر له ولعقبه بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جنے کسیکو گھر دیا العمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہو گیے سو دینے والی کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا
ہو گیا جسکو دیا اور اوسکے وارثوں کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہو گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین
٣٦ پاسکتا خ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر من اغبرت قدماه فی سبیل الله حرمه الله علی النار بخاری مین روایت ہے
عبد الرحمن ابن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکے قدمین جسکے پیر گرد مین بھر گئے اوسپر دوزخ حرام کی ف اللہ کی راہ مین یعنی جہاد یا حج
٣٧ یا سب عبادتوں نمین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ مستعمل ہے م ابو هریرة من اغتسل ثم اتی الجمعة فصلی ما قدر له ثم
انصت حتی یفرغ من خطبته ثم یصلی معه غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری وفضل ثلثة ایام
مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے نفلین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین
پھر چپکا بیٹھا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن
اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے دس دن کے گناہ معاف ہوے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہے جمعے کا غسل سنت ہے
٣٨ اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہے ق ابو هریرة من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب بدنة
ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا
اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب
بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پونچایا پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا
تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گاے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے
سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک
انڈا اللہ کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین

یا کچھ بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنو کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعی اور احمد اور مالک کا بھی
مذہب ہے کہ جب عیب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک مضمون یہ ہے وہ ہر نیک کے بیچنے الثیاب
نہین جیسے گاے بکری کا پھیر دینا ہو پہنچے بلکہ بقدر تفاوت دونوں کی قیمت کو کم کر ڈالا جاے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث
۳۰ اور کلیات شرع کے مخالف ہے تو تاویل کے لایق ہے واللہ اعلم ھ ابوہریرۃ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے بیشک
خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بیشبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کے اطاعت ممکن نہین ہے واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوی
بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہے سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے
یہ بات ثابت ہے کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا
دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے امام و حاکم کی
اطاعت واجب ہوی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہے اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ حضرت خطا سے
۳۱ معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین ھ ابوہریرۃ من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنہم فقد حل لہم ان یفقؤا
عینہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون انکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہے
کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہے اور جھانکے تو اوسکا منع کرنا اور
اہستہ پتھر مارنا درست ہے اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہے اور انکے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جھانکنے والا اس لایق ہے کہ اگر زیادتی تو اوسکی آنکھ پھوڑ دلیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ ہو
۳۲ ق ابوہریرۃ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل ارب منہا اربا منہ من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالیکا
دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے اور اتنا ثواب ہے کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہے
۳۳ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہو تاکہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے ق ابوہریرۃ
من اعتق شقیصا من مملوکہ فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل
ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کر دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروا لے
مگر اوسپر جبر نہ ڈالے ف یعنی اگر ایک غلام کے کیے مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہے تو غلام
اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف و محمد کا ہے

بخاری اور مسلم مین روایت ہو انس اور ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے
۴۷ ق ابو هريرة من امسك كلبا فانه ينقص كل يوم من عمله قيراط الا كلب حرث او ماشية بخاری اور
مسلم مین روایت ہو ابو ہریرہ سے جو رکھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کی رکھوالی کیلیے
۴۸ کتا رکھنا درست ہو چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا ھ ابو هريرة من انظر معسرا او وضع له اظله الله تحت ظل
عرشه يوم لا ظل الا ظله مسلم مین روایت ہو ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو مہلت دیگا تنگ پکڑے
یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے کچھ چھوڑ دے تو خدا اوسکو اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہین سایہ نہ ہوگا
۴۹ اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن ق ابو هريرة من انفق زوجين في سبيل الله دعاه خزنة الجنة كل خزنة باب
تقول اي فل هلم فقال ابو بكر رضي الله عنه يا رسول الله ذاك الذي لا توى عليه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اني لارجو ان تكون منهم بخاری اور مسلم مین روایت ہو ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین
بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازون کے کہینگے او میان فلانے ادھر آئیے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ مجکو امید ہے کہ تو انھین لوگون مین سے ہے
جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپیہ یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے
یا دو روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا خ ابن عباس
من بدل دينه فاقتلوه بخاری مین روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد
ہو جاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظم کے نزدیک
۵۱ مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہے ق عثمان من بنى لله مسجدا يبتغي به
وجه الله بنى الله له مثله في الجنة بخاری اور مسلم مین روایت ہے عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے
۵۲ اور اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے اور غرض نہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بناویگا ھ ابو هريرة من تاب قبل
طلوع الشمس من مغربها تاب الله عليه مسلم مین روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے
تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ
۵۳ بند ہوگا ھ ابن عباس من تحلم بحلم لم يره كلف ان يعقد بين شعيرتين ولن يفعل مسلم مین روایت ہے
عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہو سکیگا
۵۴ ف یعنی دو جو مین گرہ پڑ سکے گی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ق ابو هريرة من تردى من جبل فقتل نفسه فهو
في نار جهنم يتردى فيها خالدا مخلدا فيها ابدا ومن تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه
في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجا بها في بطنه
في نار جهنم خالدا مخلدا فيها ابدا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اپنے کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا تو وہ
دوزخ کی آگ مین نیچے کو نون سے ہمیشہ گرا کیا پڑا رہیگا اور جس نے زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ

فرشتے جمعے کے دن مسجد کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آتے ہین سنانکو
۳۹ لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے خ سلمان من اغتسل یوم الجمعة
وتطهر ما استطاع من طهر ثم ادهن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب له
ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بینه وبین الجمعة الاخری بخاری مین سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اوس سے ہو سکے یعنی حجامت بنوائی او سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دوپہر ڈھلے
مسجد مین گیا سو دو بیٹھے ہوؤن کو اوسنے نہ چیرا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیة المسجد او سنتین پھر جب امام منبر پر گیا تو وہ
چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہو گئی اوس مدت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگون کی عادت ہے کہ جمعے کے دن دیر کرکے آتے ہین صفین
چیرتے لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جا بیٹھتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پایا سما اول صف مین بیٹھے ہی یا پیچھے جہان
۴۰ جگہہ پاوے وہین بیٹھ جاوے م وائل بن حجر من اقتطع ارضا ظالما لقی الله وهو علیه غضبان مسلم مین روایت ہے وائل بن
۴۱ حجر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسی کی زمین ظالم بنکر ملیگا الله سے قیامت مین اور خدا اوس پر نہایت غضبناک ہوگا م ابو امامة
ایاس بن ثعلبة الحارثی من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه
الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول الله قال وان کان قضیبا من اراک مسلم مین روایت ہے
ایاس بن ثعلبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی او بہشت اوس پر
۴۲ حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ق سفیان بن ابی زهیر
من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله کل یوم قیراط بخاری و مسلم مین روایت ہے سفیان بن ابی زهیر سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری لکھاوے تو گھٹتے جاتے ہین ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر
ف یعنی کتا پالنا انہین کام کے لیے درست ہے ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون
۴۳ سے پایا اور انہین کامون کے سوا کتا پالنا درست نہین نیک عمل گھٹتے جاتے ہین م جابر من اکل البصل والثوم والکراث
فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو پیاز لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے جس سے
۴۴ آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے ق جابر من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته بخاری
او مسلم مین روایت ہے جابر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے او اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہے اور اوسکو کھا کر مسجد مین جانا او بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے
۴۵ برابر ہے کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہے اگر پیاز لہسن کو پکا دیا سرکے مین ڈال کے بدبو دور کرے تو کھانا درست ہے م سعد بن
ابی وقاص من اکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره سم حتی یمسی مسلم مین روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون کھجورون کی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر
۴۶ ضرر نہ کرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہے ق انس و ابو هریرة من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا

مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب بجالایا پھر مسجد مین آیا
پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گیے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت
کنکریان ہلا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ ۶۱
حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے
تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخنون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ ۶۲
اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو
ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ۶۳
لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَهٗ حِيْنَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین روایت ہے
حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مین نے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین
واہی تباہی خیال نکرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف
حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا
ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرونکا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ ۶۴
رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہو
اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن ہو اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ
نبولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ انھین دونون مقام سے ہوتے ہین
جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن ۶۵
عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین روایت ہی حضرت ۶۶
عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کر دیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک
مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے
اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان
راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیون کو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکریگا
ق زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا ۶۷
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہی
اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مثل غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پایا خ اَبُو هُرَيْرَةَ ۶۸
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو
کر ایسا پھر آتا ہے کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے تمیز کے ساتھ

مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مار یگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا
اپنے پیٹ مین اوسکو بھونکا کریگا ہمیشہ **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین وہی چیز اوسکا عذاب ہوا کریگا اگر جان
مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا لیکن مدت
۵۵ کو بھی سدا بولتے ہین **ق** بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑدی اوسکا کیا اکارت ہوا **ف** قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید
اس واسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہے لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے مسلمان کو لازم ہے کہ نماز عصر کا
۵۶ زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اسواسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامہ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین **ق** سَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات چھوہارے عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا **ف** عجوہ ایک عمدہ قسم چھوہاروں کی ہے
۵۷ مدینے مین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ وَاِنَّ اللّٰهَ
يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین ہے ابوہریرہ سے
حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا چھوہارے کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہے رحمت کے
داہنے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑہاتا ہے کہ وہ
پہاڑ کی برابر ہوجاتی ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بہت ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے
اوّل یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہے
۵۸ بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان بندہ خرچنے مین حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑے بہت کا خیال نکرے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ
فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ
خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہو اپھر کسی
۵۹ مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دونون قدم کا یہ حال ہوگا کہ ایک قدم سے گناہ مٹنے گا دوسرے قدم سے درجہ بلند ہوگا **خ** عُبَادَةُ
بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سونے سے جاگا اور
لا الہ الا اللہ سے اللہم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول
ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اوسیکا سب ملک ہے
اور اوسیکو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہے سب خوبیان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے گناہون اوسکے مدد بغیر گناہ
بچاؤ ہے نہ بندگی پر طاقت اوسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجھکو بخش دے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ
۶۰ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَّسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزیٰ کی قسم کھا دے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الٰہ الا اللہ کہہ لے ف لات و عزیٰ عرب میں دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بوجہ عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرتؐ نے اوسکا علاج یہ بتلایا
٧٦ کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہہ دور ہو جاوے ق ابن عمر و ابو هريرة مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا بخاری و مسلم
میں عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم سے نہیں ف یعنی جو مسلمان سے
٧٧ لڑے وہ کامل مسلمان نہیں م جابر مَنْ خَافَ اَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ
فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ڈرے
کہ میں پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
٧٨ پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے م ابو هريرة مَنْ
خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ
اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا
وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مر گیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے غدر کے لیے لوگوں کو پکار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ نہ خدا کے واسطے
پھر اس حالت میں مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھ کر نکلا مارنے لگا نیک و بد کو نہ ایمان والوں کو
٧٩ چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ میں اوسکا ق ابو هريرة مَنْ دَخَلَ
دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ قاله يوم فتح
مكة بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابی سفیان کے گھر میں گھس رہا وہ پناہ
میں ہے اور جسنے ہتھیار پھینک دیے وہ پناہ میں ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ پناہ میں ہے ف جب حضرتؐ دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباسؓ کے وسیلے سے ابو سفیان راہ میں مسلمان ہوئے
حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے میں اوسکا نام ہو جاوے
٨٠ تب حضرتؐ نے مکے میں یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا م ابو هريرة مَنْ دَعَا اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهٗ
مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ
مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اونکے ثواب کے جو نیک کام میں اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب کرنے والوں کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانے والیکو ملے کچھ کرنیوالوں کو اور جو گمراہی
کی طرف لوگوں کو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والوں پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والوں کے گناہ کو
٨١ نہیں گھٹاویگا یعنی دونوں کو برابر پورا گناہ ہوگا م ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ

٦٩ نا اٹھے تب گناہ سے پاک ہو ھ سمرة بن جندب و المغيرة بن شعبة من حدث عني بحديث يرى انه
كذب فهو احد الكاذبين مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے ف دو جھوٹے یعنی مسیلمہ کذاب اور
مختار یا اسود عنسی جو جھوٹی پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس نے پاک حضرت پر جھوٹ باندھا دوسرا جھوٹا کہ
اوس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہے جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہیں واہی تباہی حدیثیں نقل کیا کرتے ہیں جنکی کچھ اصل نہیں
مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث میں بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو نہ جانچے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں ہو اوسکو مانے جیسے
٧٠ کہ یہ کتاب شارق الانوار کہ سب علماء اہل سنت اسکو صحیح مانتے ہیں ھ عثمان من حفر بئر رومة فله الجنة مسلم میں
روایت ہے حضرت عثمان سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کنواں کھدا کر درست کردے اوسکے لیے بہشت ہے ف رومہ ایک کنواں تھا
مدینے میں حضرت جب مدینے میں آئے تو وہاں میٹھا پانی سوا اس کنویں کے نہ تھا اور وہ کنواں بگڑ گیا تھا حضرت نے اوسکے درست کرانے والے کو
٧١ بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا ھ ابو الدرداء من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم
من الدجال مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرے دس آیتیں سورہ کہف کے سرے کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
٧٢ ق ثابت بن الضحاك من حلف على ملة غير الاسلام كاذبا فهو كما قال بخاری اور مسلم میں روایت ہے ثابت بن ضحاک سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹی قسم
٧٣ اس طرح کھاوے کہ میں نے اگر ایسا کیا ہو یا کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی یا ہندو تو جیسی قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق ابن مسعود
من حلف على مال امرئ مسلم بغير حقه لقي الله وهو عليه غضبان ثم قرأ علينا رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم مصداقه من كتاب الله ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا
قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولهم
عذاب اليم بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوےگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوس پر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کے درمیان دیکر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں اون لوگوں کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور خدا اون سے
بات نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے اور اون لوگوں کو گناہوں سے پاک نکریگا اور اونکو دکھ کی مار ہے ق ابو هريرة من
٧٤ حلف على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه ثم ليفعل الذي هو خير بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہے ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے
سے پچتائیں حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کے پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اوس
٧٥ بات کو کرے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق ابو هريرة من
حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

شہادت مانگے کلے سچے دل سے تو اللہ تعالے اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پہونچاویگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْئَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ ۸۹
اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونیکے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین دوزخ کی چاہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنے کے واسطے نہین
ھ صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِي عُبَيْدٍ مَنْ سَأَلَ عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہی صفیہ ابی عبید کی بیٹی سے ۹۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہو گی ف غیب کی بات سواے خدا کے کوئی
نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہی ھ اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ۹۱
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھینے برابر ہون ھ اَنَسٌ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۹۲
مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتیون کی
خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب کہ وہ نیکنام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعاے مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پہونچاوے برادر برادری فرض ہی اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اچھی طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے ھ اَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۹۳
فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا
ق اَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ ۹۴
اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ
الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے
حق مین فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتا دیجیے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اسکی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے ہاتھ مین
میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض مانگے سوا کچھ بڑھاونگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو شاید اوس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب کہ حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہی نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہی خ اَبُو ذَرٍّ وَّاَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ سَلَكَ ۹۵
طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابوذر اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

آجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر
ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھیگا تو جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا
بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کر کے کچھ دلوادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح نیک کام
۸۲ ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات فمیتتہ
جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوس پر صبر کرے
سو بیشک یہ بات ہے کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہے ف یعنی جس سردار کے ساتھ امت کی بیعت کی ہو
تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اسی پر موقوف ہے آپس مین بیعت توڑنا فتنون کا کام ہے مسلمانون کو ہرگز
۸۳ درست نہین ق ابن عباس من رای منکم رؤیا فلیقصھا اعبرھا لہ کان یقول لاصحابہ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کہون
۸۴ م ابو سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ
وذلک اضعف الایمان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے
کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان
سے بھی نکہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نسمجھا تو اوسمین
کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہے خطبے کو
نماز سے پہلے پڑھتا ہے اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نکرونگا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو مینے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف
شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع باتون سے لوگونکو
منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علمانے لکھا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہے زبان سے عالمون کا دل سے عوام
۸۵ خلقت کا خ ابو سعید و ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رانی فقد رای الحق بخاری مین ابو سعید و ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو واہی تباہی خواب نسمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق ابو ھریرۃ
۸۶ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او لکانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین بن سکتا
ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہے کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھیگا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھیگا اسکے
۸۷ معنی ایک یہ کہ قیامت مین دیکھیگا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فقد
رانی فان الشیطان لا یتمثل بی خ لا یتمثل فی صورتی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو
خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا
۸۸ ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اوسی صورت کا صحیح ہے اسمین کچھ شبہ نہین م سھل بن حنیف من سال اللہ الشھادۃ
بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ مسلم مین روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سے

بیان امر معروف و نہی عن المنکر

١٠٢ نشہ جلد ہوجاتا ہو بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہو اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ھ ام سلمة من
شرب في اناء من ذهب او فضة فانما يجرجر في بطنه نارا من جهنم مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھر لی ف چاندی سونے کا
١٠٣ زیور عورت کو درست ہو مرد کو نہین اگرچہ انکا سو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہو ق ابو هريرة من
شهد الجنازة حتى يصلي عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان قال
مثل الجبلين العظيمين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازہ پر آیا یہانتک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر
ثواب ہو اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہو لوگون نے پوچھا یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے
١٠٤ برابر ھ عبادة بن الصامت من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله حرم الله عليه النار مسلم مین عبادہ بن صامت سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہو اللہ کا تو اوسنے
١٠٥ اوسپر دوزخ حرام کی ق عبادة بن الصامت من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا
عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة حق والنار
حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہو کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہو اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہو اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہے تنہا جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اوسکا کوئی باپ نہین
اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہو اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہو خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے کام ہون
ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہونگے وہ مقرر بہشتی ہے نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین رہ کے بہشت مین جاوے
١٠٦ مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہو کلمے کی برکت سے ھ ابو هريرة وابو ايوب من صام رمضان ثم
اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس روز کے روزے رکھے ف سبب اسکا
١٠٧ یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہو تو چھتیس کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق ابو سعيد
من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ
١٠٨ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق ابو موسى
من صلى البردين دخل الجنة بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہو عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو
اس واسطے ان نمازونکا زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نمازونکی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت
١٠٩ وقتونکی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ پڑھیگا ھ عثمان من صلى العشاء في جماعة فكانما قام نصف الليل

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا **ف** یہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم
اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہو اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت
٩٦ وہ بھی علم دین میں داخل ہی جو نیت خالص ہو **ص** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوع
٩٧ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ سَمِعَ
رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نملے مسجدین
واسطے اسکے نہین بنین اگر کسی چیز کو اسمین تلاش کیجیے **ف** یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین
٩٨ **ص** جَرِيْرٌ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئٌ مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو
اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھہ گھٹے یعنی
دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین نکالے برے طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس پر
چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھہ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھہ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھہ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک
انصاری صحابی اوٹھے اور تھیلی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض
محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالی اوسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنیکی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھہ اصل ثابت نہو اوسکو لوگ
٩٩ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو نئی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین **ص** عَائِشَةُ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ
شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے **ف** اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
١٠٠ تو عاشورے کا روزہ مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ اوسکے روزے سے ایکسال کے گناہ معاف ہوتے ہین **خ** ابْنُ عُمَرَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب
١٠١ پیے گا اور بدون توبہ کیے مرجایگا وہ آخرت مین جنت کی شراب سے بے نصیب رہیگا **ھ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ شَرِبَ النَّبِيْذَ مِنْكُمْ
فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی شیرہ پیے
تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا **ف** عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو
چور کرکے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اسواسطے کہ دو کے ملنے سے

عشر اسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف
درود پڑھنے کا ثواب بےحساب ہی اور حدیث مین حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول
114 اونکو بخشاونگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے خ ابو هریرة من صلّى في ثوب فليخالف بين طرفيه بخاری
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی
اگر لمبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر چھپاوے اور نماز پڑھے
115 خ ام حبيبة من صلّى في يوم ثنتي عشرة سجدة تطوعا بنى له بيت في الجنة بخاری مین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے رات دن کی
116 معمولی سنتین ہین دو فجر کی چھہ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصين من صلّى قائما فهو افضل و
من صلّى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلّى نائما فله نصف اجر القاعد بخاری مین عمران بن حصین سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھکر نماز پڑھی اوسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی
اوسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر
کھڑے بھی پڑھ لے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح
117 اوٹھا بیٹھا نجاوے اوسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خ ابن عباس
من صوّر صورة فان الله معذّبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ابدا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہے گا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے
اور جان ڈال نسکا اوس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا
بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا درپے وہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب کہ تصویر سازی جڑ ہی
118 بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہی م ابن عمر من ضرب غلاما له حدّا لم ياته او لطمه فان
كفارته ان يعتقه مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ
شراب پینے کی اسکو یا طمانچہ مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتارا یہ ہی کہ اوسکو آزاد کر دے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم
119 اور امام شافعی کے نزدیک فرض نہین ه انس و معاذ بن جبل من طلب الشهادة صادقا اعطيها ولو لم تصبه مسلم
انس اور معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے
120 شہادت نپائی ف معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی ق سعيد بن زيد من ظلم قيد شبر من الارض طوقه الله
من سبع ارضين بخاری مین سعید بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین
سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا م ثوبان من عاد مريضا لم يزل في خرفة الجنة مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنے گا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرت کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس جاکے
122 تھوڑا بیٹھے زیادہ ماوسکو نبجاوے اور دعا خیر کرے چلا آوے خ انس من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی
نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان بیان فرماتے تھے اوس مین بعضے لوگون نے کہا کہ
یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہم سے نہین ہو سکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے
۱۱۰ حق مین یہ حدیث فرمائی م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلَوٰةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ وَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین
جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو مواخذہ کرے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نمازی کو کسی طرح نچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑ لیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا منہ کے بل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ
۱۱۱ مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلَوٰةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ
خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابو ہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسینے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچھے ہون تو ہم الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان کہین
اور جب کہتا ہی کہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اٰمِیْن تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ بات صرف بندے کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی اسی
حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہوجاتی ناقص
۱۱۲ کہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی خ اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ
ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوئے کو نچھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور ہی
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع ڈالی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے
۱۱۳ باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین م اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر صبر نکر سکے اور بے حکم خدا کے
وہان سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تو مین اون سے صبر مین بہتر ہون تو یہ شخص جھوٹا ہے اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا
دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اوسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا کہ حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے یعنی یونس کو برا کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسیٰ کی
۱۳۳ بڑائیان کر کے حضرت عیسیٰ کو برا کہا اور کافر ہو گئے م سعد بن ابي وقاص من قال حين يسمع المؤذن وانا اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام
دينا غفر له ذنبه مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد سنے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوا اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہے اور اوسکا رسول مین راضی ہوا اللہ کی
۱۳۴ مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے خ جابر من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه
الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي
وعدته حلت له شفاعتي يوم القيمة بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا پڑھے یعنی اللهم
وعدته تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہنچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشوا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ الہی خداوند اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہے
کہ وہ خاص حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جاوینگے پھر لوگون کو بخشا وینگے اسکا نام
۱۳۵ مقام محمود ہے ق ابو هريرة من قال حين يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يأت احد يوم القيمة
بافضل مما جاء به الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح
شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کرے گا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی طرح
یا اس سے کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوا اور کوئی
۱۳۶ اوسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق ابو ايوب الانصاري من قال لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس
من ولد اسمعيل بخاری اور مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا اله الا الله قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اسکا ثواب
اوسکے برابر ہے کہ جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوا خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہے
کوئی اوسکا شریک نہین اوسیکو بادشاہی ہے اور اوسیکو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ف غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہے لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہے تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی
۱۳۷ فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق ابو هريرة من قال لا اله الا الله

هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو بیٹی ہون یا بیگانی پالیگا یہانتک کہ وہ
جوانی کو پہنچین تو قیامت مین وہ شخص آویگا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین
خوب ملی ہین کچھ فرق نہین ایسے ہی لڑکیونکا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیونکو پالا اور حضرت سے ملا
۱۲۳ م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبو دار گھاس یا پھول دیا جاوے سو وہ اسکو نہ پھیرے لیلیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبودار چیز ہے
ف یعنی خوشبو دار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسے
۱۲۴ چیز کیون رد کرے م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہمارے طریقہ پر نہین ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے
۱۲۵ خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو آباد
۱۲۶ کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی اوسکے لایق ہے یعنی پھر اوس مین کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ہے م عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا
لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام
مردود ہے ف اس حدیث سے بدعت جڑ سے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان
۱۲۷ محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے ق أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت مین
۱۲۸ ہر صبح شام م ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانون سے دغابازی کریگا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گیے ایک گیہون کے
ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر
۱۲۹ کیون نہین رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکھا دے وہ مسلمان نہین م ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْهُ
صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز
۱۳۰ جاتی رہی تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ
اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل
۱۳۱ آسان کرے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اوسکی مشکل کو آسان کریگا قیامت کی مشکلون سے ق أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ مَنْ
قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے
لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جسکی
۱۳۲ یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اسکی راہ مین ہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ
بخاری مین روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہے ف اس حدیث کی مطلب وہ

فھو شھید ومن مات فی الطاعون فھو شھید ومن مات فی البطن فھو شھید ومن غرق فھو شھید
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ میں یعنی جہاد میں مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج میں اپنی
موت مر گیا تو شہید ہے اور جو وبا میں مر گیا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہے اور جو
ڈوب گیا وہ شہید ہے ف مصابیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی
کہ جو راہ خدا میں منہ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری
حدیث میں فرمایا ہے کہ جو آگ میں جلے اور جس پر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے
مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے ہر چند اعلیٰ رتبہ کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ میں مارا جاوے لیکن ان لوگوں کو بھی شہیدوں
143 کی طرح کچھ ثواب آخرت میں ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل دینا اور نماز پڑھنا مثل شہید کے درست نہیں ق ابو قتادة
من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه بخاری و مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد میں
کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہوں تو اوسکے اسباب و ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے ف امام اعظمؒ کے مذہب میں قاتل اسباب کا اوس وقت
144 مالک ہوگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہیں خ عبد الله بن عمرو من قتل معاهدا
لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسیرة اربعین عاما بخاری میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے ف معاہد اور ذمی
اوس کافر کو کہتے ہیں جو مطیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح نہیں درست
145 م ابو هریرة من قتل وزغة فی اول ضربة فله کذا وکذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانیة فله کذا وکذا
حسنة لدون الاولی وان قتلها فی الضربة الثالثة فله کذا وکذا حسنة لدون الثانیة مسلم میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اوسکو دوسری بار میں مار ڈالیگا
تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالیگا تو اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی
اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہے دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہر دار جانور ہے اور موذی ہے تو جسنے موذی کو مارا اوسنے
ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا ہے اور بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ
146 کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے میں ثواب ہے ق ابو هریرة من قذف مملوکه وهو بری مما
قال جلد یوم القیمة الا ان یکون کما قال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا
یعنی کچھ عیب لگاویگا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرامکاری کی ہوگی نہ لگینگے ف جسکو حرام کا عیب لگاتے
ہیں چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اوسکو اسّی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاویگا تو دنیا میں نہ مارا جاویگا لیکن قیامت میں کوڑے کھاویگا
147 ق ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری من قرأ بالایتین من اخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه
بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتیں پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے
آخر تک وہ دو کفایت کرتی ہیں ف یعنی سونے کے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے اور جو آمن الرسول پڑھ جاوے تو کافی ہے

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ
عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ
يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اوسکی لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہیں مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن میں سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھڑ ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے
١٣٨ پھین برابر ہوں یعنی اگرچہ بہت ہوں معاف ہونگے ہ طَارِقُ بْنُ أَشْيَمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ مسلم میں طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے
زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوا خدا کے پوجی جاتی ہو خواہ بت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال و خون حرام ہے اور اوسکا
حساب اللہ پر ہے ف یعنی جو مسلمان ہوا اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے نفاق کیا ہوگا اپنی بچنے کی واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی دل کا حال
دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہے لا الہ الا اللہ یہ ابتدا ہے اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ حدیث کا مطلب نہیں کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو
اور قیامت کو نہ مانے یا نماز سے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہے کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہے
١٣٩ خ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے جو
١٤٠ ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتوں میں نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ أَبُو هُرَيْرَةَ
مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْأُقْلِيشِيِّ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر میں جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہے اس حدیث میں من قام لیلۃ القدر کی
١٤١ جگہ من یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہے لیکن مطلب دونوں کا ایک ہے صرف لفظا کا فرق ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ
شَهِيدٌ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے واسطے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف
یہ حدیث بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے مگر صرف مسلم کی علامت مشہور ہے اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت غلط ہے
کتاب کی مصابیح میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھیننے تو میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا اگر میں اوسکو مار ڈالوں حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث
١٤٢ فرمائی کہ جو اپنا مال بچانے کے سبب مارا جاوے وہ شہید ہے ھ أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۵۲ اور ابی یوسف و محمدؒ کے نزدیک تہائی پر زمین دینا درست ہے ***خ*** ابن عمرؓ من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت
بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ***ف*** اس حدیث سے معلوم ہوا
۱۵۳ کہ سوا خدا کے کسی کی قسم نہیں درست قرآن کی تو اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیثوں میں منع کیا ہے ***ق*** انسؓ من كان ذبح قبل الصلوة
فليعد بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ***ف***
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہیں درست ہے چھوٹی بستیوں میں جہاں عید کی نماز نہوتی ہو وہاں درست ہے
۱۵۴ اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا ***ھ*** سبرۃ بن معبد الجهني من كان عنده شيء من هذه النساء اللاتي يتمتع فليخل
سبيلها مسلم میں سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتوں میں سے کہ جس سے متعہ کیا تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ***ف*** متعہ اوسکو کہتے ہیں کہ کسی عورت سے کہے کہ میں صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہوں بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چاروں مذہب میں متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف نسبت کیا ہے سو
اوسکو غلطی ہوگئی ہے اسواسطے کہ امام مالکؒ کی موطا میں اور اونکی فقہ کی کتابوں میں متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علمائے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے جنگ خیبر سے پہلے مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہوگیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور
ترمذی میں یہی روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس میں تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے میں قیامت تک کو حضرتؐ نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم میں
سلمہ بن اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرتؐ کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبداللہ بن عباسؓ
اول اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثیں پہونچیں تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی میں ثابت ہے اور جب حدیث و فقہ کی کتابوں
۱۵۵ سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہے اونکی تو جہہ میں خلل ہے ***ق*** عبد الرحمن بن ابي بكرؓ
من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب بخامس
بسادس او كما قال بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہے کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ***ف*** جب حضرتؐ کافروں کے خوف سے مکہ چھوڑ کر مدینے میں آئے تو حضرتؐ کے ساتھ اور اصحاب بھی کے مال اسباب وطن میں چھوڑ آئے
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہوگئی تب حضرتؐ نے مدینے میں رہنے والوں سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
۱۵۶ پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے ***خ*** ابن عمرؓ من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ***ف*** یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہے تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بنا دے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ***ق*** جابرؓ من كان له شريك في ربعة او نخل فليس له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضي اخذ وان
كره ترك بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر میں یا باغ میں تو اوسکو بدون اطلاع کیے
۱۵۸ کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہیں درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہیگا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو لیگا ***خ*** ابو سعیدؓ من كان
معه فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان له فضل من زاد فليعد به على من لا زاد له مسلم میں

۱۴۸ یعجابی تہجد کفایت کرتا ہی **ق** اَلرُّبَیِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ
اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ربیعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ کھا
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نہ کھاوے **ف** قریش کے مین عاشوریکا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینہ مین حضرت آئے تو عاشورہ کے روزہ کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
۱۴۹ روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کا روزہ فرض نرہا بعضے رکھتے تھے سنت جانکے اور بعضے نرکھتے تھے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ
فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھایا گیا ہی
کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا **ف** صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعیدؓ سے یون روایت ہی کہ ہم ایکسال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے انیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق
راتون مین اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نتھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
۱۵۰ ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ
عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ
اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسی بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جسدن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو اوسمے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لاد جاوینگے
یعنی پھر اون گناہون کو اوسکے سر لانے کے واسطے دوزخ مین جاویگا **ف** گناہ دو قسم مین خدا کے گناہ اور بندونکے گناہ سو خدا کے گناہ تو بیکر کی
یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندونکے گناہ بدون اونکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرالے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو
دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
۱۵۱ ابھی اسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہو سکے گی کہ وہان مال ہین گا نہ اسباب **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ
فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو تو چاہیے کہ اوسمین کھیتی کرے یا چاہیے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دیے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین رہنے دے **ف** بعد اس
حکم کے یہ ہی کہ مدینہ کے لوگ زمین بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہراکے پھر بٹائی کے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا کسی کو دیدے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی نا پسند ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی

۱۶۴ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
۱۶۵ فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونیکا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت
کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤبھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا جو ہوسکے
توکھلاوے اوسکا حال اچھی طرح پوچھے مہمان داری کا تین دن تک کا حق ہی اسکے آگے کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسایہ یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو نفع دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین دین کا فائدہ نہو
۱۶۶ اونکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرتؐ نے امام حسنؓ کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نکرے اور بڈھون کا ادب
۱۶۷ نکرے وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری و مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب
اور تاش وغیرہ عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کے درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
۱۶۸ بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہی م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحَصِيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِي
لَحْمِ الْخِنْزِيْرِ وَدَمِهٖ مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو گویا کہ جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
۱۶۹ ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ النَّارَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک
کسی چیز کو خدا کا شریک جانتا رہا وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ جنتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
۱۷۰ وہ مشرک دوزخی ہی حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانیکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م جَابِرٌ مَنْ لَّمْ
يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو جوتے
میسر نہون تو وہ موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو تہ بند اور جوتے پہنے اور جسکو
۱۷۱ نہ میسر ہو تو جو چاہی پہنے درست ہی لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھل جاے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ
وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان
کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

١٥٩ ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہین ہے اوسکو سواری کے واسطے دے اور
جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہے اوسکو دے ف یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا م اسماء بنت
ابی بکر من کان معه هدی فلیقم علی احرامه ومن لم یکن معه هدی فلیحلل مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قایم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھکر حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکر حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ
١٦٠ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا ق ابو هریرة من کان منکم مادحا اخاه لا محالة
فلیقل احسب فلانا والله حسیبه ولا ازکی علی الله احدا احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک
بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان
کرتا ہون اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجھکو یہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جاویگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور ہو جاوے یعنی اوسمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو تین
آدمین سچی سچی ہون اونکو اس طرح سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پکا ہے اگلا اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصا امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات
بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے یہ ارسطو کو بھی سوجھی تھی ان
١٦١ جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو لگاڑتے ہین م ابو هریرة من کان منکم مصلیا بعد الجمعة
فلیصل بعدها اربعا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کی نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
١٦٢ پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے م ابو هریرة من کان یؤمن بالله
والیوم الآخر فاذا شهد امرا فلیتکلم بخیر او لیسکت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
١٦٣ بات بولے یا چپ رہے م فضالة بن عبید من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یاخذن الا مثلا بمثل مسلم
فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر ہون یا اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین
کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے ف مصابیح مین فضالہ سے روایت ہے کہ مینے جنگ خیبر مین سونے کی جڑاو ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی
پھر جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

اداکرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کی گناہ کی سواوسکو نکرے ف یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
اداکرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر او منت مانی ہو جیسے ماباپ سے نبولنا دعوت قبول نکرنا قبر وتکی چوکھٹ سے نشان جیسے تاہو اون
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے رات بھر ایک پاؤن سے کھڑے رہنا ڈھول بجاکر
منت جگاکر نا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول تو ان کامون کی منت نمانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے
۱۸۰ م خولة بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضره شیء
حتی یرتحل من منزله ذلک مسلم مین خولہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل مین کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پونہچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ مین پناہ مانگتا ہون سب سے بد کے کلام جسکی پوری
تاثیر ہو ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل مین ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا
۱۸۱ ق ابو هریرة من نسی وهو صائم فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق علیه بخاری و مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا احسان اسکا کیا کرم ہی بھولچوکے کو
۱۸۲ نہین پکڑتا ق عایشة من نوقش الحساب عذب بخاری و مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا جس بندے سے حساب کیا عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت
عایشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ جن نیک لوگون کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہین کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب مین پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکون کو اونکے نامہ اعمال فقط دکھلائے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاوےگا
مگر جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نکیا تو وہ مقرر عذاب مین پڑا یعنی بندہ کا بال بال گنہگار ہے
۱۸۳ کیا ملتا ہی کہ جواب دہی کرسکیگا الہی بحق مصطفی ہمکو حساب مین نپکڑ محض اپنے کرم سے پار لگا آمین خ عمر المیت یعذب فی قبره بما نیح علیه
بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحہ کے سبب سے
ف کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیان بیان کرنا تو اوسکے لیے حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے
عذاب ہوتا ہی یعنی جس نوحے کی بابت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرکے رونے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے
مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کر گئے
۱۸۴ لوگ نمانین تو اوسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا م جریر من یحرم الرفق
یحرم الخیر مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا سب خوبیون سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو
۱۸۵ لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہین تو کچھ بھی نہین جو بہوت مین سختی کرے وہ آدمی نہین کتا ہی م ابو هریرة من
یدخل الجنة ینعم لا یبؤس ولا تبلی ثیابه ولا یفنی شبابه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جائیگا
۱۸۶ چین کریگا ہمیشہ رہیگا کبھی اوسکے کپڑے میلے نہونگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا خ ابو هریرة من یرد الله
به خیرا یصب منه بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر او بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

یہ غرض ہو کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو سب وہی بتا ہی قول و فعل کا تا رہا تو کھانا پینا چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہو گی اگرچہ
172 فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بیفائدہ خ اَبُو ذَرٍّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ
سَرَقَ بخاری میں ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مرے گا کہ خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو تو وہ بہشت
داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو ف یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا یا بعد سزا کے
173 بہشت میں جاویگا یا بغیر سزا اللہ کے فضل سے بہشت پاویگا ف بہر صورت نجات ہے خاتمہ بخیر چاہیے ق عَائِشَۃُ مَنْ مَاتَ
وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو شخص کہ مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا
نکر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزہ رکھے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے
174 برابر وارث مردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے ہ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ
بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِنْ نِفَاقٍ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور
نہ کبھی راہ خدا میں لڑنے کی دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کے ڈھیری پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے
اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
175 کی طرح اوسکا ایمان نہ باقی ہے یا ایمان کامل نہیں ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ
بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مر گیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا ہمسر یک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ف یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی
176 ہے م عُثْمَانُ مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو
مر گیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لایق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا
ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جو اکثر عوام خلقت منہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بتوں کو پوجتے ہیں اور ولیاؤں کی قبروں کو
سجدہ کرتے ہیں بیت ہیں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں وہ مشرک ہیں کچھ مسلمان نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث میں فرما دیا
کہ جو دل سے سوا اللہ کے کسیکو مالک یعنی جبر کی لایق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہیں کہ زبان سے تو کلمہ کہیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی کریں
177 تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہے ہ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃً
مِنْحَۃً غَدَتْ بِصَدَقَۃٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَۃٍ صَبُوْحُھَا وَغَبُوْقُھَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو دودھاری
178 گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا م عُمَرُ مَنْ نَامَ
عَنْ حِزْبِہٖ مِنَ اللَّیْلِ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ
مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی شب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہو گیا تھوڑا یا بہت اور صبح سے ظہر تک
کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ف یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب نہ گھٹیگا پورا ملیگا
179 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے خ عَائِشَۃُ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ
یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِہٖ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

۱۹۲ اونھین وضو کیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہوگیا سارے لشکر کا کام نکلا ص سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ یَعْنِیْ عَیْنًا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ مسلم مین ابن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا کہ کسنے اس
آدمی کو مارڈالا یعنی کافرون کے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف
سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافرون کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑے تھے ایک دن اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت
کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھاکر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہو بھاگا مینے اوسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مارکر اونٹ کو مع اسباب کے لے آیا تب حضرت نے اوسکا اسباب سب مجھکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانون کے ملک مین بے امان
۱۹۳ آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی ق جَابِرٍ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مارڈالے بیشک اوس نے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے جوش مین لاتا تھا اسواسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن سلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا
گئے اور اوسکو دھوکے سے باہر لائے پھر محمد بن سلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لائے تو آنحضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا
۱۹۴ کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی ص اَنَسٍ مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ بِحَقِّہٖ یَعْنِیْ سَیْفًا
فَاَخَذَہٗ اَبُوْ دُجَانَۃَ قَالَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے تلوار لیگا سو اوسکو
لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابودجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب
احد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ
اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابودجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پیترے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
۱۹۵ چال کو خدا اسواسطے جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابودجانہ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ع اَنَسٍ مَنْ یَّرُدُّھُمْ
عَنَّا وَلَہُ الْجَنَّۃُ قَالَہٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو
کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس ہان
حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیر کو
سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ
کافرون کا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہٹنے کا حکم نہین لوگون نے نہ مانا
لوٹنے مین پہاڑ کا خالی ہوگیا خالد بن ولید جو اوس وقت تک مسلمان نہوے تھے لوٹی گروہ لشکر اسلام مین گھس آئے پھر لڑائی بگڑ گئی سخت
کافرون کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو
ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات صحابی شہید ہوگئے اور لڑائی آخر ہوگئی ہزیمت
۱۹۶ انکی ہوئی حضرت پر فدا ہوگئے ع عُثْمَانَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَکُوْنُ دَلْوُہٗ فِیْھَا کَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بخاری مین عثمان سے

[illegible]

بیان جنگ احد

ڈالتا ہے ف مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے گھبرا کے مصیبت کو خدا کا غضب سمجھے اور اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت سے
گناہ گھٹتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں ہر دم خدا یاد آتا ہے آرام میں اکثر آدمی غفلت کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت و بلا آدمی کے حق میں بہتر نہوتی تو
خدا انبیا و پیغمبروں پر اور نیک بندوں پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان کے حق میں اکسیر ہے جو تانبے کو چاندی کر دیتی ہے گھبرانا کیا چاہیے تو اسکو انکار ہے
۱۸۷ لیکن وہ مصیبت جو خدا کی بنا پر ہے آدمی کافر ہو جاتا یا خدا کو بھول جاوے اور اسکا گناہگار ہووے ف ابو هريرة من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہے تو اسکو دین میں
۱۸۸ بوجھ دیتا ہے شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہے ف ابو هريرة من يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن
ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه يد وليه القضاعي
ومن ستر على اخيه مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین و دنیا
میں آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑا پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین و دنیا میں چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد میں
رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے اور قضاعی کی روایت میں بجای ستر مسلما کے ستر علی اخیه آیا ہے لیکن دونوں عبارت کا مطلب ایک ہے
۱۸۹ لفظ کا فرق ہے ف جابر من يصعد الثنية ثنية المرار فانه يحط عنه ما حط عن بني اسرائيل مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے اوسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے
گئے ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ میں ایک ٹیلا آگیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہاں کافر مسلمانوں کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے
تب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافروں کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہو جاوینگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافروں کے شہر کے دروازے میں داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہونگے اوسی قصے کو
حضرت نے یہاں یاد فرمایا کہ **من الاستفهامية** یہاں سے وہ حدیثیں شروع ہوتی ہیں جنکے سرے پر من استفهامیہ ہے
۱۹۰ یعنی پوچھنے کی لفظ ف ابو هريرة من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم اليوم
جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا
قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في امرء الا دخل الجنة مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگوں میں کون آج روزہ دار ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ
پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہے ابو بکر صدیق نے
کہا کہ میں نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہے ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمیں چاروں
۱۹۱ کام ایک دن میں جمع ہوئے وہ بہشت میں گیا ف اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ف جابر من
رجل يتقدمنا فيمدر الحوض فيشرب ويسقينا قاله حين دنا من ماء من مياه العرب بخاری اور مسلم
میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرداگرد ڈھیلے چنکر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہنچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کرکے پھرتے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا
بہجاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور مینڈھ باندھکر حوض بناوے تو پانی اوسمیں جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

مصیبت مومن علامت رحمت الٰہی ہے

فضائل پردہ پوشی و امداد مسلم

فضیلت چڑھنا ثنیۃ المرار

فضیلت ابو بکر صدیق

کیون بیٹے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو آج نافرمانی نکر آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے
باپ کا یہ حال ہے خدا فرمائیگا کہ مین نے بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے
پاؤن تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پاؤن کو پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے
فائدہ یہ ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا
٢٠٢ بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
٢٠٣ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن بڑا جھگڑالو ہی ہے حَ جَابِرٍ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاۗءِ ثُمَّ
يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْۗءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ
شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْۗءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنیکو بھیجتا ہے سو اوس سے
مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اوسکے پاس آکر کہتا ہے کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی
فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ مینے فلانے کو نہ چھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی
اوسمین اور اوسکی جورو مین تو اوسکو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے ف جورو خاوند
کی جدائی مین بہت بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام ہوئی تو بے برکتی پھیلی اسواسطے شیطان کو
یہ کام بہت پسند ہے مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے اور پھر
٢٠٤ اولاد حرام کی پیدا ہو ف اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ
اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانون تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنیوالون کو
٢٠٥ اور شہیدون کو بشارت ہے کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین ه اَنَسٍ اِنَّ اَبِيْ
وَاَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہین ایک
آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہے تب حضرتؐ نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرتؐ نے اوسکو
بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا
تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرتؐ مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کی مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہے
کہ حضرتؐ کی خاطر سے حضرتؐ کے والدین کو حق تعالےٰ نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین
٢٠٦ واللہ اعلم ه ابن عمر اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور
خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور عبد النبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان کو لائق نہین
٢٠٧ م ابو ذر اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا

ف بشارت جنت بحق عثمانؓ

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کون ہے کہ رومہ کے کوئین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوئین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول
یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کرے سو اپنی ملکیت مین نہ رکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے مین آئے تو وہان سواے ایک کوئین کے میٹھا پانی
نتھا سو وہ کوئان بگڑ گیا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اوس کوئین کو صاف کرے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمانؓ نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف
کر دیا پھر جب میٹھا ہوا تو کافر لوگ نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرتؐ نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے اٹھارہ
197 اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا ق اَنَسٌ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ

ف بیان جنگ بدر

قَالَ هُوَ یَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بخاری و مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے
ابو جہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہے یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبد اللہ بن مسعودؓ گئے ف بدر ایک
کوئین کا نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ سات سو تھے اور حضرتؐ کے ساتھ تین سو تیرہ
آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرتؐ نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لاوے تو عبد اللہ بن مسعود اوسواسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے
مرنے کے قریب ہے پھر عبد اللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اور اوسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی اونھون نے جواب دیا
کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرتؐ کے سامنے لائے لائے حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ اس امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اِنَّ

ف تعویذ الاطفال از جہت دفع آفات نظر و آزار

198 دوسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لفظ اِنَّ آیا ہے خ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن
اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت
اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک
199 کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے م ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ الْاَبُ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڑی بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا
200 دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین م اَنَسٌ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ
وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہے
شیرخوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دودھ پلانیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم
آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا نام ماریہ قبطیہ تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا
مر گیا تو اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین
201 خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول پڑی ہے سیاہی اوسکو لپٹی ہے ف بخاری
مین اسکا پورا قصہ یون ہے کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہے عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

ع شاید نفس و ابلیس بود • الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین ح
۲۱۰ ابن عباس اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہے ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
گانون والے اونکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وہی لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑ دے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہے بغیر کچھ لیے نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورًا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آیے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر مزدوری لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہے ان بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہو گیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے
۲۱۱ اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبون کا ح عمران بن حصین تجاہ اِنَّ اَخَاکُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا
فَصَلُّوْا عَلَیْہِ مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازہ کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب ہو انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کر کے قرآن
سنکر حضرت کا بے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی تمام زمین سمٹ
۲۱۲ ہوگئی تھی یا دور نزدیک ہو گیا اور دون کو غائب پر نماز پڑھنا درست نہیں ح ابو ہریرہ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ
تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا بدبخت نام خدا کے نزدیک اور بہت برا نام ہے جسنے شاہنشاہ
۲۱۳ اور مہاراج نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی ہے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس
اِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّہُمْ قَالُوْا اَللّٰہُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِیْنَاکَ فَرَضِیْتَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْکَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گیے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوند ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھ سے ملے سو تو ہم سے راضی ہوا اور ہم تجھ سے راضی ہوئے ف کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلادین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
۲۱۴ اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بددعا کی ق جابر اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہے قوم لوط کا کام کا یعنی لونڈے
بازی کا امت مین پڑا خوف ہے ف ابو داؤد مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب یہ کام کرتے دیکھو تو دونون کو
۲۱۵ مار ڈالو ح ابو سعید اِنَّ اَدْنٰی اَہْلِ النَّارِ عَذَابًا یَنْتَعِلُ بِنَعْلَیْنِ مِنْ نَارٍ یَغْلِیْ دِمَاغُہٗ مِنْ حَرَارَۃِ نَعْلَیْہِ

کلام ہے خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ یعنی پاکی ہے خدا کو خوبیون کے ساتھ ف کمال ہر حمد کا دو باتون سے موقوف ہے ایک تو
سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو بھول
نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے موصوف
یعنی وہ دیکھتا سنتا ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا تھامنے والا ہی جو چاہا سو کیا جو چاہیگا سو کریگا تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا
تو وہ خدا کو سمجھا اسواسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے بڑی کا بڑا ثواب ہے چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار
٢٠٨ صبح و شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا ق ابو ہریرۃ ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس
علیہ حتی لا یدری کم صلی فان وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے
روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر بھول ڈالتا ہی یہان تک
٢٠٩ کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کے رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے سجدے کرے ق ابن مسعود ان احدکم
یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک
ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی
او سعید فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی
ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا
بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع
رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین
روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیئیگا اور
اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا
کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ایک ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے
یعنی بہت قریب پہونچتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر
کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا پھر تقدیر کا لکھا
اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا
بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت
کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا
اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی
مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید
جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت نچنت ہونا غافل ہونا لازم نہین اسواسطے کہ

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت میں ق ابن مسعودؓ ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون ۲۱۹
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک سب لوگوں سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت میں تصویر
بنانے والوں کو ہوگا ق عایشہؓ ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم بخاری اور ۲۲۰
مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تم نے بنایا
ف حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک چادر مول لی تھی اس میں تصویریں تھیں اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرتؐ نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر ٹھہر رہے گھر میں نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے
کہ آپکو ملال ہے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے میں نے کہا مول لی ہے آپکے بیٹھنے کے واسطے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اوس میں جانا مکروہ ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں تصویریں نہ رکھیں اور نفیس مباح چیزیں کیا کم ہیں جو تصویروں سے
مکان کو بتخانہ بناویں اور سبب خدا کی لعنت کا ہوویں ق سعد بن ابی وقاصؓ ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن ۲۲۱
شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک سب
مسلمانوں میں بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہو گئی ف مسئلہ پوچھنا
دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اوسکی حاجت پڑی ہے اور وہ بات معلوم نہیں تو دریافت کیواسطے پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے
دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہے سو اسکو حضرتؐ نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتیں نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہارے
بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو ق عمران بن حصینؓ ان اقل ساکنی الجنۃ النساء مسلم میں عمران ۲۲۲
بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں ف یعنی بہشت میں بہت تھوڑی
عورتیں نہایت کم ہیں اس واسطے کہ عورتوں میں دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندوں کا کہنا کم مانتی ہیں خ انسؓ ان اقواما ۲۲۳
خلفنا بالمدینۃ ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وھم معنا حبسھم العذر بخاری میں انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعضے لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے میں رہ گئے تھے پہاڑوں کی اونچی نیچی راہ چلنے میں جو ہمکو ثواب ہوا اونمیں وے بھی ہمارے ساتھ
شریک ہیں کہ ناچاری نے اونکو روکا تھا ف حضرتؐ نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانوں کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرتؐ کے ساتھ نہ جا سکے ناچار ہو کر مدینے میں رہ گئے جب حضرتؐ وہاں سے پھرے تب راہ میں یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف میں جتنا
ہمارے ساتھیوں کو ثواب ہوا اتنا اونکو بھی ہوا اسواسطے کہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر میں چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت کو
بڑا دخل ہے ق ابو موسیٰؓ ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ ۲۲۴
جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں انکی جوروں لڑکوں کو
کھانا کم ہو جاتا ہے تو کپڑے میں جو کچھ انکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں سو وے میرے طور پر ہیں اور میں اونکے
طور پر ف اشعری ایک بڑی قوم ہے جنمیں ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہیں اونکی یہ حضرتؐ نے عادت بیان کرکے پسند کی تا اور لوگ
بھی اسی طرح آپس میں اتفاق کریں خ ابو سعیدؓ ان الاکثرین ھم الاقلون الا من قال بالمال ھکذا وھکذا وھکذا ۲۲۵

مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمتر ین دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے
بہیجا اوسکا ہانڈی کی طرح جوش کریگا جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہے سخت عذاب کو
۲۱۶ اسی پر قیاس کیا چاہیے ص ابو ہریرۃ ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول له تمن فیتمنی ویتمنی
فیقول له هل تمنیت فیقول نعم فیقول له فان لك ما تمنیت ومثله معه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ مانگ جو تیری آرزو ہو سو وہ مانگے گا پھر دوسری
مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ ہم نے تجکو دیا جتنا تونے مانگا
بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے مرتبہ والون کو خدا ہی جانے
۲۱۷ کہ کیا کیا کچھ ملیگا ص ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنۃ هکذا ذکرہ الاقلیشی
مختصرۃ والروایۃ ان ارواحهم فی جوف طیر خضر لها قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ
حیث شاءت ثم تاوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعۃ فقال هل تشتهون شیئا
قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما راوا انهم
لن یترکوا من ان یسئلوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك
مرۃ اخری فلما رای ان لیس لهم حاجۃ ترکوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی
روحین سبز چڑیان مین بہشت کے درختون کے میوے کہاتی ہین اقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے کم کر کے اور پوری روایت یہ ہے کہ مقرر شہیدونکی
روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین انکو واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کہاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہے اور
رات کو انہین قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو انکے رب نے انکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا ہے شہیدون نے کہا کس
چیز کو ہمارا جی چاہیگا ہم تو اس چین مین ہین کہ بہشت مین کہاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا
کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین
مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہوون پھر جب خدا نے دیکھا کہ انکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین ہے تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا
ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہے کہ شہیدونکو مردہ مت سمجھو وہ زندہ ہین
روزی پاتے ہین خوشیان کر رہی ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہے اور شہیدونکا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوتی ہین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین ان کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندونکی طرح کہاتے پیتے اور ونکو یہ تیسرا حاصل نہین ہے جو قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت
۲۱۸ بالفعل موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدونکے نہایت بڑے مرتبے ہین ص ثوبان ان اسمی محمد
الذی سمانی بہ اہلی مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہے جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہے ف
ثوبان سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو دھکیل دیا کہ
بیشک اوسکا نام کیون لیتا ہے یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہے تب حضرت نے فرمایا کہ میرے لوگون نے یہی نام رکھا ہے یعنی کیا ہوا جو اسنے نام لیا

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوی لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دی ہرگز نکرے اسیمین دین کا بچاؤ ہی اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑتا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہوجاتا ہی تقوی یا پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط
ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان بیٹھا اور اوسکی رضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان
ہاتھ پاؤن سب خودبخود درست ہوجاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور
اوسمین بھرا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ ہوتا
کچھ غم ہو نہ قیامت کا کچھ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ف ابن عباس سے ان الحمد لله ۲۳۰
نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله اما بعد ق له حين جاءه ضماد الازدي فقال
يا محمد اني ارقي من هذه الريح وان الله يشفي على يدي من شاء فهل لك مسلم مین عبد الله بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب خوبیان الله کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور رسول اوسکا پیغام پہنچانے والا اما بعد اسکے یہ خطبہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور ہر ایک سے
خدا جسکو چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑون ف ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو
دخل تھا جب وہ مکی مین آیا تو مکی کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ الله محمد دیوانہ ہوگیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دے حضرت کے پاس
آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا اما بعد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کی بہت
کلام سن چکا ہون لیکن ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واہ واہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان الله آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑ گئے ۵ ابو سعید ان الدنيا ۲۳۱
حلوة خضرة وان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا تمکو ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تاکتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی مال کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ سے دنیا کو
دوسرے گروہ کو وہان جاتا ہی جانچنے کے واسطے پھر دنیا کی عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی ہوا
سوچا کہ اگلے لوگون پاس یہ کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اوسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بہتی گنگا سمجھ کر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی مرد اندیش ہی اور ہمیشہ اوسکا نام ونشان رہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا قیامت تک

تنفیر از لذات دنیا

بخاری مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین جو خرچ مال کو خرچ کیا اس طرح
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین اور آگے سب نیک کامون مین ف یعنی جو مالدار زکوٰۃ نہین دیتا اور مال اپنا خیرات مین خرچ نہین کرتا
اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس ہوگا نہ تو مال اوسکے پاس ہوگا نہ ثواب خ ابو ہریرۃ اِنَّ الاِیمَانَ لَیَارِزُ اِلَی ۲۲۶
المَدِینَةِ کَمَا تَارِزُ الحَیَّةُ اِلَی جُحرِهَا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ آویگا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہے اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہے ہر وقت مین ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت ہے جبتک حضرت زندہ تھے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان سے ہر شہر عالم ہوا پھر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین
سمٹ کر جا رہیگا ق جابر و عائشة اِنَّ البَیتَ الَّذِی فِیهِ الصُّوَرُ لَا تَدخُلُهُ المَلَائِکَةُ بخاری اور مسلم مین جابر ۲۲۷
اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے
فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین نے برکتی پھیلیگی ق ان جمع و عائشة اِنَّ التَّلبِینَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ المَرِیضِ وَتُذهِبُ ۲۲۸
بِبَعضِ الحُزنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن جعفر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ بیمار کے دل کو راحت
پہونچاتا ہے اور کچھ غم بھی کھوتا ہے ف تلبینہ کہتے ہین جو کے آٹے کے حریرہ کو کیا کام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو صاف
صاف کرتا ہے تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہے کہ حضرت عائشہ کا معمول تھا اہل ماتم
کو جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ تسکین ہے اور غم دور ہو ق النعمان بن بشیر اِنَّ الحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الحَرَامَ بَیِّنٌ وَ ۲۲۹
بَینَهُمَا مُشتَبِهَاتٌ لَا یَعلَمُهُنَّ کَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ استَبرَأَ لِدِینِهِ وَعِرضِهِ وَمَن
وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الحَرَامِ کَالرَّاعِی یَرعَی حَولَ الحِمَی یُوشِکُ اَن یَرتَعَ فِیهِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ
مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِی الجَسَدِ مُضغَةً اِذَا صَلَحَت صَلَحَ الجَسَدُ کُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَت
فَسَدَ الجَسَدُ کُلُّهُ اَلَا وَهِیَ القَلبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام
بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئی شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑیگا جیسے وہ چرانے والا کہ روندھے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی اوسنے کو بھی چر جائے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک روندھ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا روندھ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین
ہین جان لو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ
دل ہے ف یہ حدیث بڑی کام کی ہے اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہے اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح کی
ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن و حدیث مین صاف کھلی ہین اور مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی
سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد ہیں اور جو حرام ہین وہ بھی حرام مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سود جوا حرام کاری
چوری دغابازی پھر حضرت اسی طرح سب حرام چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہہ دار چیزین یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے

٢٣٩ آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے **ف** ابو بکرة ان الزمان
قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنة اثنا عشر شھرا منھا اربعة حرم ثلثة متوالیات
ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہی اور ہیں
چار مہینے حرام ہیں یعنی اونمیں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا
مضر کا رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے **ف** ان چار مہینوں کی حرمت بہت سے چلی آتی تھی سو مکے کے کافروں کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے
مہینوں کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حجة الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمی کے روبرو
یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہی اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا
٢٤٠ وہ رجب کو بہت مانتے تھے اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا **ح** حذیفة بن اسید الغفاری ان الساعة لا
تکون حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب والدخان والدجال
ودابة الارض ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونار تخرج من قعر العدن ترحل الناس
لم یذکر فی ھذا الحدیث العاشرة وھی فی غیرہ نزول عیسی بن مریم مسلم میں حذیفہ بن اسید سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہونے کی جب تک دس نشانیاں پہلے نہو لیوینگی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ٹاپو میں زمین کا دھسنا چوتھے دھواں کہ عالم میں پھیلے گا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو
ہانکتے ہوے شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی
حضرت عیسی کا آسمان سے اوترنا ہی **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کر رہے تھے اتنے میں حضرت تشریف لاے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی
علی مرتضی سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھواں عالم میں پھیلیگا مسلمانوں کو زکام ہو جائیگا اور کافروں کا سر جھلس جاویگا مکے میں زمین سے ایک
جانور نکلے گا ساٹھ گز کا لمبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہی اور سب دین جھوٹے ہیں
٢٤١ **ق** المغیرة بن شعبة ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا
رأیتموھما فادعوا اللہ وصلوا حتی تنجلی بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند جو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسی کے مرنے جینے سے انمیں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے

بیان علامات قبل از قیامت

جو ہوا تھا سفر میں جسکو مدد ملیا دیا اور جو بھولا سو بھولا لعبادت کے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان سوچین اور دنیا کے پھندے
۲۳۲ سے نکلین م ابو هريرة ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو
مسافرون کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین
پوچھتا پیچھے ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا جیسے پہلے تھا اور لوگ
مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوینگے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہو کوئی اوسکی نہین سنتا ہی کافر تو
۲۳۳ ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو سو بہشت کی ق عائشة
ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ آدمی جب قرضدار ہوا بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضدار وعدہ کرتا ہو تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے
۲۳۴ بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون اتنی پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابن مسعود
ان الرجل ليصدق حتى يكتب صديقا ويكذب حتى يكتب كذابا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
ہے یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمین کامل ہو جاتا ہو م ابو هريرة ان الرجل ليعمل الزمن
۲۳۵ الطويل بعمل اهل الجنة ثم يختم له عمله بعمل اهل النار وان الرجل ليعمل الزمن الطويل بعمل اهل النار
ثم يختم له عمله بعمل اهل الجنة مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیونکے
کام کیا کرتا ہے پھر اوسکا خاتمہ دوزخیونکے کام پر ہوتا ہے اور بعض آدمی مدت دراز تک دوزخیونکے کام کیا کرتا ہے
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیونکے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کامون پر کچھ اعتماد نہین نہ علم و عبادت پر گھمنڈ چاہیے
۲۳۶ ق ابو هريرة ان الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھے ملا رکھا
اوسے مینے ملا رکھا اور جسنے تجکو توڑا اوسکو مینے توڑا ف رحم کے معنی ہین ناتا اور رحمن کے معنی ہین مہربان سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہے
یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمن مین ہین پھر فرمایا کہ جو ناتے والے سے دوستی کریگا اوسپر مین رحم کرونگا اور جو ناتا و پرورش نکریگا خدا
۲۳۷ اوسپر کرم نکریگا خ عائشة ان الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین
درست ہان دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہو ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
۲۳۸ اور بھی قیاس کر لیا چاہیے یہ دودھ پلانیکا بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگون سے سلوک کرنا سنت ہی م ام سلمة ان الروح اذا قبض
تبعه البصر مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف
کہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو سلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردون کی ہوتی ہے پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

٢٤٨ انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور ہی جھوٹھ ہے لئے کو بھی نجانے **خ** ابو هريرة ان

العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالا يرفعه الله بها درجات وان العبد ليتكلم

بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في نار جهنم بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور اپنے دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا مال آنکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے

بلند کرتا ہی اور بیشک بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچھ بڑی بات نہیں سمجھتا مال آنکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہے

٢٤٩ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سمجھے ہر ایک بات کو نہ بکا کرے **م** ابو سعيد وابو هريرة ان العبد ليتكلم

بالكلمة ينزل بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب مسلم مین ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ اوسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہے اتنی دور کہ جو زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہے **ق**

٢٥٠ ابو هريرة وابن عباس ان العين حق بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر

٢٥١ سچ ہی **ف** یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اوسمین تاثیر رکھی ہی **ق** ابي بن كعب ان الغلام الذي قتله الخضر

طبع كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا بخاری اور مسلم مین ابی ابن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک

جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدایشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماں باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت

موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی حضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا اوسمین حکمت تھی **ق**

٢٥٢ ابن عمر ان الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان **قال** الصغاني مؤلف هذا الكتاب هذا احديث

سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم في المنام قاله وهو يشير الى المشرق بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عمر سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والی

کہ مینے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب

نکلتا ہی تو شیطان اپنے دو سینگ اوسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافر اون کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کیطرف اشارہ کیا یعنی

جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین وہان بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلینگے خارجی اور رافضی بھی

٢٥٣ پورب کی طرف سے نکلے یعنی عراق کے ملک سے **م** انس ان الكافر اذا عمل حسنة اطعم بها طعمة من الدنيا واما

المؤمن فان الله يدخر له حسناته في الآخرة ويعقبه رزقا في الدنيا على طاعته مسلم مین انس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا مین کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیون کو

خدا اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہی اوسکی نیکی پر **ف** یعنی خدا کسیکی نیکی برباد

نہین کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اوسکے سبب سے اوسکا بدلا دنیا مین کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونون

٢٥٤ جہان مین **خ** ابن عمر وابو هريرة ان الكريم بن الكريم بن الكريم بن الكريم يوسف بن يعقوب

بن اسحق بن ابراهيم بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا

بھی کریم پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پرپوتے **ف** یعنی سوائے

کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسیکے مرنے جینے پر گہن نہیں پڑتا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سردار مرتا ہے سو غلط بات ہے گہن کی نماز دو رکعت سنت ہے بیچ اوسکے تین تین رکوع
۲۴۲ پڑہے جب تک رہتی ہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے ﻫ جابر اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا
وَّعِشْرِيْنَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نجاوینگے پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے تو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے
۲۴۳ فرمایا کہ کیا ہو مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ﻫ جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ
مَكَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہان سے بھاگ جاتا ہے یعنی دور
۲۴۴ ہو جاتا ہے ف روحا ایک مکان ہے مدینہ سے چھتیس کوس ﻫ جابر اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ
الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ نمازی لوگ عرب
کے ٹاپو مین اوسکو پوجین لیکن لڑا دینے فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہے ف یعنی عرب مین اسلام قایم رہیگا ملک بھر مین بت پرستی نہوگی شیطان سے یہی
مراد بت پرستی ہے سو سچ ہے کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہے جو اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اور
۲۴۵ حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ق انس اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہے خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر غلبہ ہے بد خیال اوسکے
۲۴۶ مین ﻫ حذیفہ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ
بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ
فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہے اوس کھانیکو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے
اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہے کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ ڈالتے ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہے سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین بے بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا کہ یہ لڑکی اور گنوار
بے خدا کا نام لیے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہے
۲۴۷ ق ابن مسعود اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ
صِدِّيْقًا وَّاِنَّ الْكَذِبَ لَيَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى
يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہے اور نیکی
بہشت مین پہونچاتی ہے اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہے اور نافرمانی
دوزخ مین پہونچاتی ہے اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنیکا

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو خطرے اور خیال دل میں آتے ہیں خدا نے اوسکو گناہ میری امت سے معاف کیا ہے جب تک کہ اوسکو نہ بولے اور نہ
عمل کرے ف یعنی جس بُرے کام کا خطرہ دل میں آوے سو معاف ہے اور اگر اوسکو منہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا ھ ٢٥٩
ابو الدرداء ان اللہ جزّأ القرآن ثلثۃ اجزاء فجعل قل ھو اللہ احد جزءً من اجزاء القرآن مسلم میں
ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصوں سے ایک حصہ ٹھہرایا ف
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہیں دوسری قسم میں قصے ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام
کے حکم ہیں اس سبب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوس میں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے ق ابو ھریرۃ ان اللہ حبس ٢٦٠
عن مکۃ الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین والا انھا لم تحل لاحد کان قبلی وانھا احلت لی ساعۃ من
نھار وانھا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ولا تحل ساقطتھا الا لمنشد ومن
قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفدی واما ان یقید فقال العباس الا الاذخر یا
رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاہ رجل من اھل الیمن فقال
اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا نے مکے سے
ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانوں کو اوس پر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا اور میرے واسطے
ایک ساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکار نہ بھگایا جاوے اور اوسکا درخت نہ کاٹا
جاوے اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو اٹھانا درست نہیں مگر اوسکو جو ڈھونڈھ کر مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتوں
میں ایکبات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا مال سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم گھر والے لوگ اوس گھاس کو قبروں میں اور اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا
درست ہے سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ دو ابو شاہ
کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثوں کا کتاب میں لکھنا درست ہے اور سنت ہے ھ ابو سعید ان اللہ حرم الخمر فمن ٢٦١
ادرکتہ ھذہ الآیۃ وعندہ منھا شیء فلا یشرب ولا یبع مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب
حرام کیا سو جسکو شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو تو وہ اوسکو نہ پیوے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت کی آیت
اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ص عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق النار فخلق لھذہ اھلا ولھذہ اھلا ٢٦٢
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شک خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے
بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکیں ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا ق ابو ھریرۃ ان اللہ خلق ٢٦٣
الخلق حتی اذا فرغ منھم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعۃ قال نعم اما ترضین
ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا ان
فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم و
اعمی ابصارھم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب سب سے فراغت پائی تب ناتا کھڑا ہوا

[illegible]

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت سے پیغمبر ہوتے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں ۵ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ
وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مسلم مین واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے
شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اونسے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمعیل کی اور ساری اولاد سے شرافت مین
افضل ہے پھر اونسے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے
عرب کے عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت
فاطمہ کی اور کسی سے باقی نہین رہی حضرت کا پشت نامہ یون ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
۲۵۶ بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ق اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھون سو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ
کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان پھر ابی بن کعب خوشی کی مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہین آپ سب سے بڑے
قاری ہین حضرت نے اونکی اوستادی پختہ کر دی تا کہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر اونسے قرآن سیکھین اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
۲۵۷ ثابت ہوئی خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ
وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف
پیغمبر کر کے بھیجا اور تمنے کہا کہ تو جھوٹھا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ سچا ہے اور وہ اپنے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا سو کیا تم میرے
ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ ف بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابوبکر صدیق اور عمر
فاروق مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی
مین اوس پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا عمر سے مینے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھون نے معاف نکیا سو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا سو حضرت
نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہان نہ پاکر وہ حضرت کے
پاس گئے جب عمر حضرت کے پاس آ لیے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض
کی کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب
خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین
۲۵۸ پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے حضرت پر فدا ہوئے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ
اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

ف پشت نامہ حضرت کا

فضیلت ابی در حفظ قرآن

ف فضیلت صدیق اکبر

ف معاف ہونا وسوسہ دل

نہ سواری تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو یعنی ذات کو تکلیف دینی اللہ کو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ چل سکے اگرچہ نذر
٢٧٠ مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اِنَّ اللهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ
حِيْنَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے اندر رکھا
تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دی نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ سو جاو بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کئے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدھر گیا وہ جو تو نے کہا تھا بلال نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبھی نہین آئی مین نہ جاگ سکا پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکے قضا کی
نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین م عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ يَعْنِيْ اَسْمَاءَ بِنْتَ
٢٧١ عُمَيْسٍ اِمْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک کیا ہے
اوس سے یہ حدیث اسمار کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے تو دیکھا کہ چند
بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسمار کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہے یہ حدیث
اوس وقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسمار پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوئے تو صدیق کے نکاح مین آئین
٢٧٢ پھر اونکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین ق زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَهٗ حِيْنَ نَزَلَتْ سُوْرَةُ
الْمُنَافِقِيْنَ وَقَدْ كَانَ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَوْلِهٖ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق یون کہتا ہے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تا کہ چھوٹ چھاک جاوین کہتا تھا
کہ جب ہم مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئین کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہے
کہ بنی مصطلق ایک کافر دن کا قوم تھا حضرت اونسے لڑنے کو گئے وہان پانی پر کئے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑ ہوا عبد اللہ بن ابی منافق
تمھا مدینہ کا سردار وہ مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری یہی مثل ہے کہ کہتے کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تا کہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینہ کو پھر جاوینگے تو حضرت کو
نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن اوڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مار ڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یار دوستون نے حضرت کے
سامنے قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہنچے تو
٢٧٣ خدا نے سورہ منافقین اوتاری اور یہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ اِنَّ اللهَ
كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ

عفو زلات صحابہ [illegible]

یعنی نہایت غصے خدا کے آدم پر وکھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہے جو قطع براوری سے پناہ چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے
راضی نہیں کہ مین وصل کرون اوس سے جو تجھے ملاوے اور اوس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو پڑھو آیت
کی سند قرآن سے یہ جو خدا اسنا فرماتا ہے کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق توڑو تو یہ لوگ وے ہین کہ جن پر خدا نے
لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہے ف حق بات سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا فرض ہے جب
کہ خدا نے بنا دیا ہے

۲۶۴ ه عائشة اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ
اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے
واسطے لوگ بنائے اور ان لوگون کو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اور انکو دوزخی ٹھہرایا
جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے ف یعنی بعضے ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اور پھر
دنیا مین تلاش کرے آخرت مین اوسکی وجہ معلوم ہوگی یا نشانیان کہ ہم اندھیرے مین کچھ نظر نہیں آتا

۲۶۵ ق ابو سعيد اِنَّ اللهَ خَيَّرَ
عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ایک بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا ف ابو سعید سے یوں روایت بخاری اور مسلم مین
ہے کہ ایک بار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رونے لگے ہم کو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب حضرت کا
انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سے صدیق اکبر کو کوئی اس بات کو سمجھا ہم سب مین زیادہ
وہ عالم تھے جب صدیق اکبر روئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کا احسان تیرا مجھ پر ہے اگر خدا کے سوا اپنی دوستی
مین کسی کو دوست کرتا تو تجھی کو کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہے

۲۶۶ ه عائشة اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي
عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نرمی کا پیدا کرنے والا ہے اور نرمی کو دوست رکھتا ہے اور جو نرمی پر عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا اور جو نرمی پر اوسکی عطا ہے سو اوسکے سوا
کسی پر نہیں

۲۶۷ ه ثوبان اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِي مَا زُوِيَ لِي
مِنْهَا مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مین نے زمین کا
پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہان تک مین نے دیکھا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہت پہنچے گی ف
مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو
جہان تک اسلام پہنچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہے کہ فتوح اسلام کی آئندہ خبر دی جو
اسی طرح بلا تفاوت واقع ہوئی

۲۶۸ ه جابر بن سمرة اِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اوس مین ناپاکی نہیں ف ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مدینے کو
چھوڑ کر نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو اپنے مین نہیں رہنے دیتا

۲۶۹ ق انس اِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے ف حضرت نے ایک بار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے
دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ کس طرح کیون ایسے چلتا ہے معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

دیکھتا ہے ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہیں اس حدیث مین غور اور دوسری حدیثون
٢٧٩ مین بھی جو مین نے ذکر کی ہے غور کرے تو بوجھے ہ ابو ھریرة اِنَّ اللهَ لَا یَنظُرُ اِلٰی مَن جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو فخر سے کھینچتا ہے ف یعنی جسنے
غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پائجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ غرور سے حرام ہے جیسے
٢٨٠ دوسری حدیث مین معلوم ہوا خ ابو ھریرة اِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَی الْخَلْقَ کَتَبَ عِنْدَہٗ فَوْقَ عَرْشِہٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ
سَبَقَتْ غَضَبِیْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھگئی ہے میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا
اور عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہین کرتا ق عَائِشَة اِنَّ اللهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّکْسُوَ
٢٨١ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
کپڑے پہنائین ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازہ کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اونکے گرد غلاف
٢٨٢ کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین ہے عَائِشَة اِنَّ اللهَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہے سختی کرنے والا لیکن مجکو بھیجا ہے سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج
طاہرات نے نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے
عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکر اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے مقدمے
مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہے کہ اور ازواج
اکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ کام تو یہی ہے کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھیگی
٢٨٣ کہ عائشہ نے کیا کیا مین بتلا دونگا کہ وہ بھی قبول کرے ہ ابن مسعود اِنَّ اللهَ لَمْ یُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ یُعَذِّبْ قَوْمًا
فَجَعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَّاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص
٢٨٤ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو ھریرة
وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ اِنَّ اللهَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابو ہریرہ سے اور نعمان بن مقرن سے
روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے
خوب لڑا پھر جب اوسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کر مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک
لیتے ہین یا فقیر اور عالم جو اپنے نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے ح انس اِنَّ اللهَ
٢٨٥ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
٢٨٦ مقرر خدا راضی ہوتا ہے اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ق ابو ھریرة اِنَّ اللهَ لَیَضْحَكُ

قصۂ تخییر ازواج مطہرات

شفرتہ ولیرح ذبیحتہ مسلم میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کو فرض کیا ہے ہر چیز پر سو تم جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کا بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترسا ترسا کر مت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچاوے حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز

۲۷۴ کر رکھے تا کہ زیادہ تکلیف نہو ق ابو ہریرۃ ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت کی بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور شرمگاہ کبھی اوسکو سچا کر دیتی ہے اگر اوس سے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوسکو جھوٹا کرتی ہے جو اوس سے حرام کاری نکی ف شہوت سے دیکھنے

۲۷۵ اعانت کرنے کو اس واسطے عہد فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہیں ھ عایشۃ ان اللہ لا یحب الفحش والتفحش مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کرکے دینا ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجپر مری پڑے حضرت عایشہ نے غصے ہو کر اونکو کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تمپر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو نے گالی کے بدلے

۲۷۶ کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں آتا ق عبد اللہ بن عمر ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھا لیگا کہ لوگوں سے علم نکالے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالموں کو اوٹھا کر یہانتک کہ جب کسی عالم کو دنیا پر نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلوں کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونہیں جاہلوں سے لوگ مسئلہ پوچھینگے

۲۷۷ سو وے فتوے دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے کو گمراہ کیا ھ ابو موسی الاشعری ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ ویرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا نہیں سوتا ہے اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہیں سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اوٹھاتا ہے یعنی بندوں کے عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے بعضے رد کرتا ہے یا روزی کم زیادہ کرتا ہے اوٹھائے جاتے ہیں اوسکی طرف رات کے کام دن کے کاموں سے پہلے اور دن کے کام رات کے کاموں سے پہلے خدا کا پردہ نور ہے اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی شعاعیں جلا دیویں ساری خلق کو جہاں تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث میں خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے

۲۷۸ ھ ابو ہریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہے لیکن تمہارے دلوں کو اور کاموں کو

۲۹۳ سو چکا یعنی یہودیوں کا سخت کہنا اور حضرت عائشہؓ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندہ کو ف غنی باللہ کے معنی ہیں پرہیزگاری اور گمنامی و گوشہ گیری کل خیر ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے جب اسلام میں فتنہ و فساد پھیلا
تو سعد بن ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑ اپنے اونٹ بکریاں لیکر جنگل میں جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیوں ہوگئے تب انہوں نے یہ حدیث پڑھی
۲۹۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا
عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے سو جب چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوس پر واجب ہے کہ اوسکے
حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہے تو آدمی بندگی کر سکتا ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے اور جمہائی گرانی
۲۹۵ آتی ہے اور غفلت اور سستی لاتی ہے اسواسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہے ق ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ
وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا
یعنی قیامت میں پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانی تقصیر یاد ہے وہ مسلمان
کہیگا کہ ہاں میرے رب ہاں یاد ہے یہاں تک کہ اوس سے اوسکے گناہ قبول کراویگا اور وہ اپنے جی میں جانیگا کہ اب میں برباد ہوا خدا فرماویگا
تیرے گناہ ہمنے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر جو فقط زبانی مسلمان تھے
سو انکو گواہ پیغمبر و فرشتے یا اونکے ہاتھ پاؤں اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر
۲۹۶ یعنی جو حضرت کے بندگی کے بدلے نافرمانی کی ص أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ وَيُرْوَى وَيَسْخَطُ
لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَأَنْ تَنَاصَحُوا
مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور مکروہ جانتا ہے تمہارے واسطے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ غصے
ہوتا ہے تین چیز سے سو جو تین چیزیں تمہارے واسطے پسند کی ہیں وہ یہ ہیں اول یہ کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ ہے کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن و حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو
اور تیسری چیز یہ کہ خیرخواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزیں خدا نے تمہارے واسطے
مکروہ رکھیں ہیں وہ یہ ہیں اول قیل و قال یعنی بیفائدہ باتیں کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتیں پوچھنا تیسرے بیہودہ
۲۹۷ مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارات بلا حاجت بنانا یا ناچ رنگ آتشبازی میں مال کا برباد کرنا ع عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ
أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا درجہ بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگوں کا

من رجلين و يروى يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان الجنة بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ ان میں ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہے پھر دونوں بہشت میں جاتے ہیں اور ایک روایت میں
بجائے تعجب کے یضحک الله الی رجلین یعنی مطلب دونوں کا ایک ہے ف صحابہ نے پوچھا کہ حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل و مقتول
دونوں بہشتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ میں مارا جاوے تو وہ دونوں بہشتی ہونگے
۲۰۷ ق ابو موسى ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي
ظالمة ان اخذه اليم شديد بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت و ڈھیل دیا کرتا ہے
پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند میں قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح ہے تیرے رب کی پکڑ جب ظالم بستیوں کے
لوگوں کو پکڑتا ہے بیشک اسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ وہ اپنے ظلم پر نادم ہووے اور سمجھے اور توبہ کرے اور جب نہ سمجھے
تب اسکو پکڑتا ہے پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ظاہر ہے دنیا میں بھی ظالم تباہ ہو جاتا ہے ۲۰۸ ق جابر ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة
والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اسکے رسول نے
حرام کیا شراب کا بیچنا اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا یہ حدیث مکے میں فرمائی جس سال کہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجرت کے
۲۰۹ ق ابو هريرة ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابہ سے کہ مقرر خدا اور اسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں ف جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اسکو پناہ ہو تب بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطن اور قرابت والوں کی محبت غالب
ہوئی [illegible] حضرت نے انصاریوں کو بلا کر فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجھکو [illegible] غالب ہوئی
[illegible] تمہارے ساتھ ہے میری موت
تمہارے ساتھ ہے [illegible]
[illegible] تمہارے بات میں وقت میں
۲۱۰ ق ابو موسى ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع
الشمس من مغربها مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے
اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب سورج مغرب کی طرف سے
نکلیگا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جاویگا اس سے پہلے جس وقت چاہے توبہ کرے ۲۱۱ ق ابو هريرة ان الله يبعث ريحا من اليمن الين من الحرير
فلا تدع احدا في قلبه مثقال حبة او ذرة من الايمان الا قبضته مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا پیدا کریگا ہوا کو یمن کی طرف سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اسکو قبض کر لیگی یعنی سب ایماندار مر جاوینگے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیث میں
آیا ہے کہ قیامت بدکاروں پر قائم ہوگی [illegible] ۲۱۲ ق عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله
بخاری اور مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث میں

خدمت مین حاضر ہوا مجکو یہ اعلم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ یا نذار نا پاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جب تا
الت بیغسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہے ھ جابرؓ ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے ٣٠٥
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے ف پوری حدیث یون ہے کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہے تو جو کوئی عورت کو دیکھے اپنی جورو سے صحبت کرے تا کہ دل اوسکا
ٹھہر جاوے عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے عورت بھی ق ابو مسعود ٣٠٦
عقبۃ بن عمرو الانصاری ان المسلم اذا انفق علی اھلہ نفقۃ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ
بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہو ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہو ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھ پر فرض کیا ہے
اوسکے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب ھ عبد اللہ ٣٠٧
بن عمرو ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون
فی حکمھم واھلیھم وما ولوا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے
نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے جو کہ داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف لوگ وہ ہین انصاف
کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر مین اور لوگون مین اوسپر حاکم ہوے ہین ف یعنی منصف وہ ہین جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے
بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین خ عایشۃ ان الملائکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی ٣٠٨
فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند
انفسھم بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اوترتے ہین بدلی مین سو آپسمین باتچیت
کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان ہان جا کر چپکے سن آتے ہین پھر اوسکا ہنود یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹھی باتین جوڑ کے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین کاہن تھے
جنکو شیطانون سے اعتقاد تھے کچھ ایسے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
پوچھا حضرتؐ نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچی بھی ہوتی ہے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی خ
جابرؓ ان الموت فزع فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے ٣٠٩
کی چیز ہے سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر
اوٹھنا سنت نہین ھ انسؓ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع قرع نعالھم اذا انصرفوا مسلم مین ٣١٠
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہے اور جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
خ ابن عمرؓ ان المیت یعذب ببکاء الحی بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مردے پر ٣١١
عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہے کہ مردہ اپنے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا
خ ابن عباسؓ ان الناس لا یعذب بکاء الا اللہ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عذاب ٣١٢

ہو یعنی انکو اسی سے گرا دیتا ہے ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اسپر عمل کیا اونکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر
۲۹۸ عمل نکیا وے ذلیل ہوئے ھ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا مسلم مین
ہشام بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق
۲۹۹ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ
فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ فَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا
اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ
عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو
سو وے کہینگے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے قابو مین ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوے سو وے
کہینگے کیونکر ہم راضی ہوں اے رب اور تونے ہمکو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دین سو وے
کہینگے اے رب اس سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرماویگا اب مین نے اوتاری تم پر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا
۳۰۰ ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب نعمتون کے بعد ملیگی ھ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ الَّذِيْ
حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا
اوسی نے اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ
شراب حرام ہے اوسنے کہا کہ مین اسواسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ الَّذِيْ يَشْرَبُ ۳۰۱
فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
جو پیتا ہے چاندی کے برتن مین اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے ھ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ ۳۰۲
شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا ام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت
پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
۳۰۳ فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو حرمت درکار ہے سو ان مین حرمت کہان اونکو حرمت کی عادت پڑی ق اَنَسٍ اِنَّ
الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ
تَحْتَ قَدَمِهٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے
سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوک لے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر
تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اسواسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین
۳۰۴ طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے
مین اونسے الگ سے پٹ کر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

بها حين ارادت ان تعتدّ وقد طلّقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتّة بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت
قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس چلے جاؤ پھر فرمایا وہان لوگ آجاتے ہین سو تو جا عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی
اوڑھنی جب اتارے گی تو وہ تجھکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اونسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابو عمرو
بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبد اللہ اندھا ہے اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ
٣٢٠ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی ق ابو سعید ان امّة من بني اسرائيل مُسخت فلا ادري اي الدوابّ
مُسخت بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی
سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت بن گئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہے کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا
اونسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہے سوسمار وہ جانور ہے جسکو ہندی مین
گوہ کہتے ہین حضرت نے اوسکا کچھ جواب ندیا پھر اونسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر
خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجھکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہو گئے سو مین اوسکو نہین کھاتا
٣٢١ اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی لیے اور امام شافعی کے مذہب مین درست ہے ق عائشة
انّ اولٰئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوّروا فيه تلك الصور
اولٰئك شرار الخلق عند الله يوم القيمة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے
اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تھا ایک بی بی نے حبش کے
عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوین تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا
٣٢٢ کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا ھ عبد الله بن عمرو انّ اوّل الايات خروجا طلوع الشمس من
مغربها وخروج الدابّة على الناس ضحى وايّهما كانت قبل صاحبتها فالاخرى على اثرها
قريبا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا
مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر
٣٢٣ ہوگی ف دو نشانیان قیامت کی آگے بیان ہو چکین ھ ابو هريرة انّ اوّل زمرة تدخل الجنّة على صورة
القمر ليلة البدر والّتي تليها على اضوء كوكب درّيّ في السماء لكلّ امرئ منهم زوجتان اثنتان يرى مخّ
سوقهما من وراء اللحم وما في الجنّة اعزب مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین
جائیگا چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا آسمان کے بڑے روشن تارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کی دو دو جورو
بیبیان ہونگی کہ اونکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہے اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی ہڈیان مثل بلور کے شفاف ہین

نہیں کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہیں سنت یہ خدا کو خاص ہے **ف** حضرت نے ایکبار کہیں لشکر بھیجا اور فرمایا
کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجیو پھر جب وہ روانہ ہوئے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا

٣١٣ **ھ** انسؓ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین انسؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گیے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر ہو **ف**

٣١٤ ایکبار حضرت نے عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب صحابہ سے یہ حدیث فرمائی **ق** مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْھِجْرَۃَ
قَدْ مَضَتْ لِاَھْلِھَا وَلٰکِنْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِھَادِ وَالْخَیْرِ بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تحقیق وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کاموں کی **ف** مجاشع سے روایت ہے
کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اور صلح کی ہجرت اب

٣١٥ فرض نہین ہی **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تحقیق یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے مین تم اونکا خلاف کرو **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب اسنت ہے

٣١٦ اور وسمہ بھی درست ہی لیکن اوس خضاب سے سیاہ بال کر دیوین درست نہین **ق** ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَکُمْ حَوْضًا کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَ
اَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق تمہارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر
اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور اذرح کے **ف** جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہے
مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہی **ق** اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ بخاری اور
مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی **ف** کوٹ
ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی اسواسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا
اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہے
اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ مہینے کے دو دو سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرھوین تاریخ
اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف

٣١٨ نہین **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ امْرَاَۃً بَغِیًّا رَاَتْ کَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ یُطِیْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَہٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ
لَہٗ بِمُوْقِھَا فَغُفِرَ لَھَا وَقَالَ الْبُخَارِیُّ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَھَا
بِذٰلِکَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ
کوئین کے آس پاس گھومتا ہی اپنی زبان نکالے ہے پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہو گیے اور بخاری نے یون روایت کی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو پلایا
سو اوسکے گناہ معاف ہو گیے اوس کام کے سبب سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا

٣١٩ خدا کے نزدیک بہت ہی عمدہ چیز ہی **ع** ل بدست آور کہ حج اکبرست **ق** فَاطِمَۃُ بِنْتُ قَیْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ یَاْتِیْھَا
الْمُھَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَلْیَنْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّکِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَکِ لَمْ یَرَکِ

اور آخرت یا د پڑے **ھ** جابر بن سمرۃ ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم مسلم میں جابر بن سمرۃ سے ۳۲۹
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اون سے بچیو **ف** مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا اور لوگ ہیں جنھوں نے ضعیف حدیثیں بنائیں اور حضرت کی
طرف نسبت کیں اور علماے حدیث نے اونکو بیان کر دیا **ق** ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص و ۳۳۰
اقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك
قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره
واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحق بن
عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الاخر البقر فاعطي
ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن
ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاعمى فقال اي شيء
احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال
احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد
من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين
قد انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك
الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال
ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال
لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى في
صورته وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري فلا بلاغ لي
اليوم الا بالله ثم بك اسئلك بالذي رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت
اعمى فرد الله الي بصري فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم بشيء اخذته لله
ويروى لا احمدك اليوم بشيء اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتليتم فقد رضي عنك وسخط
على صاحبيك بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا
پھر اوسنے کہا کہ تجھکو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجھے
گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوگئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

حدیث الابرص والاقرع والاعمی

بیان شاکرین و کافرین نعمت

دمک صاف دکھلائی دیتا ہے جب بندیوں کا یہ حال ہو تو اونکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق ابو سعيد
٣٢٤ إن أهل الجنة ليتراءون أهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدري الغابر في الأفق
من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم
قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے
کنارے پر ڈوبتا خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق اونچ نیچ ہے مراتب کے سبب سے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ
مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے گا حضرت نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے ان
٣٢٥ مکانوں میں وے مرد پہنچینگے جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو ق النعمان بن بشير إن أهون
أهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى أن
أحدا أشد منه عذابا وإنه لأهونهم عذابا بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر دوزخیوں میں نپٹ ہلکا عذاب والا وہ ہے جسکے پیروں میں آگ کی دو جوتیاں ہیں جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہے جیسے دیگچی اوبلتی ہے
٣٢٦ اور وہ جانتا ہے کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں اور حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہے م ابو سعيد إن بالمدينة
جنا قد أسلموا فإذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة أيام فإن بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فإنما هو شيطان
مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے میں جن ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں سو جب تم دیکھو ان میں سے کوئی چیز
یعنی وہ سانپ اگر بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کرو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر جن ہے
ف مدینے میں ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ اونکی بیوی دروازے پر کھڑی ہے سبب پوچھا تو کہا
کہ گھر میں سانپ نکلا ہے اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا وہ صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث
میں یوں آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر میں دیکھو تو تین دن تک اوس سے کہو [illegible]
٣٢٧ نہ دے پھر اسکے بعد بھی اگر آوے تو مار ڈالو ق عائشة إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن
ابن أم مكتوم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو
جب تک عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان دیوے ف بلال کچھ رات سے اذان دیتے تھے کہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھیں اور جو جاگتے ہوں
سو رہیں اور عبد اللہ صبح کو اذان دیتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار
٣٢٨ سحری کھایا کریں بلال کی اذان کا خیال نہ کریں ق ابن مسعود إن بين يدي الساعة أياما ينزل فيها الجهل
ويرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج والهرج القتل بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمیں جہالت اوتریگی یعنی پھیلے گی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ف یعنی دنیا کی
حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین کے سیکھنے کی پرواہ نہ رہیگی رات دن سوا طلب دنیا اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ نہایت
یہ ہے کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہیں ہے وہ جہالت ہے اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو

روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین نہ داخل ہوے مینے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کیون رنج ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ
دن یون ہی گذرا پھر حضرت کی بی بی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہو تب پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مارڈالنے کا حکم دیا م ام سلمة ان حمزة اخي من الرضاعة مسلم مین حضرت ام سلمہ سے ٣٣٢
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین م حذيفة ٣٣٣
بن اليمان ان حوضي لابعد من ايلة من عدن والذي نفسي بيده اني لاذود عنه الرجال كما يذود
الرجل الابل الغريبة عن حوضه مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین ہر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بیگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ایسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین م عائشة ان حيضتك ليست في ٣٣٤
يدك قاله لها مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عائشہ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ مجکو بوریا کی جانماز لا دے مسجد سے حضرت عائشہ نے کہا کہ مجکو
حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز
اٹھالے خ المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ان خالد بن الوليد بالغميم في خيل لقريش طليعة فخذوا ٣٣٥
ذات اليمين قاله زمن الحديبية بخاری مین مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگے ہو کے پڑا ہی سو تم لشکر اپنا دہنی طرف کی راہ لو ف غمیم نزدیک حدیبیہ
مقام ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہو وین وہین حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین
اوسکی روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین اوسکے ساتھ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھ مقام تہمت نہین خ
ابو هريرة ان داود النبي صلوات الله وسلامه عليه كان لا يأكل الا من عمل يده بخاری مین ٣٣٦
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داود پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے ف روایت ہے
کہ حضرت داود علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات
معلوم ہوتی اوسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڑھی عورت سے پوچھا کہ داود کیسا آدمی ہی عورت نے کہا کہ اوسکے مال سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
مگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داود علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا ایسا

کون مال تجھکو بہت پسند ہے اوسنے کہا اونٹ یا گای اسحق بن عبداللہ نے شک کیا ہے یعنی ایک آدمی کو شک ہے کہ اونٹ کہا یا گای
لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے اونمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گای سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے
اسمین برکت دیوے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھکو بہت پسند ہے اوسنے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے
لوگ مجھے گھناتے ہین پھر اوسنے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتہ نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے
اوسنے کہا گای سو اوسکو گابھن گای دی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دیوے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھکو کون چیز
بہت پسند ہے اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دیوے تو مین اوسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکو
خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھکو بہت پسند ہے اوسنے کہا بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گای بھی جنی اور بکری
بھی جنی پھر تو سفید داغ والے کا جنگل اونٹ سے بھر گیا اور گنجے کے جنگل گای بیل سے بھر گئے اور اندھے کا جنگل بکریون سے لیکن حضرت نے فرمایا
بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اوسی اگلی صورت اور شکل سے آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب جاتے رہے سو آج
منزل پر پہنچنا مجھکو نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجھسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور
مال اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ لوگون کے حق مجھپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون گھر بار کے خرچ سے
مال نہین بچتا جو تجھکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجھے پہچانتا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نتھا کہ تجھسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے
اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ یہ مال مین نے اپنے باپ دادے سے پایا ہے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو
خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے
سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے
فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب اسباب
اور تدبیرین کٹ گئین سو آج مجھکو منزل پر پہنچنا نہین ہے بدون خدا کی مدد پھر بعد بدون تیرے کرم کے سو مین تجھسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجھکو
آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجھکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے
جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیگا مین تجھکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا
اور دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر کچھ تو چھوڑ جائیگا مین تیری تعریف نکرونگا یعنی تیرے لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری
بے پرواہی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رکھ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھسے تو البتہ خدا راضی ہوا
اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین تنبیہ شکرگذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث
سارے عالم کے حال کی ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جیسا مال صحت علم حکمت محض اوسکے کرم سے سبکو ملی سو جو ہوشیار ہے
وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم دیکھ کر شکرگذار رہتا ہے اور جو غافل ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور
خاندانی ریاست پر مغرور ہوتا ہے **ھ** عن میمونۃ ان جبرئیل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم ۳۳۶
یلقنی اما واللہ ما اخلفنی مسلم مین حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھسے ملاقات کا آج کی
رات وعدہ کیا تھا سو مجھسے ملاقات نہین کی یہ بات فرمائی کہ قسم خدا کی اونھون نے مجھسے کبھی وعدہ خلافی نہین کی **ف** حضرت میمونہ

تحفۃ الاخیار حضرت لقمان الاذکار

٣٣٨ ثم قال لنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم خ خولة بنت ثامر ان رجالا يتخوضون في مال الله بغير حق فلهم النار
يوم القيمة بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ گھسے پڑتے ہیں خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹ کھاتے ہین اونکے لیے قیامت میں آگ ہے ف یعنی بیت المال سوا مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین خ
٣٣٩ ابو هريرة ان رجلا رأى كلبا يأكل الثرى من العطش فأخذ الرجل خفه فجعل يغرف له به حتى ارواه
فشكر الله له فادخله الجنة بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کھاتا تھا
نمناک مٹی پیاس سے تو اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہانتک کہ اوسکو چھکا دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر
٣٤٠ اوسکو بہشت مین داخل کیا م ابو هريرة ان رجلا زار اخا له في قرية اخرى فارصد الله على مدرجته ملكا
فلما اتى عليه قال اين تريد قال اريد اخا لي في هذه القرية قال هل لك عليه من نعمة تربها قال
لا غير اني احببته في الله قال فاني رسول الله اليك بان الله قد احبك كما احببته فيه مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کو جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا
سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب وہ اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جاتا ہے اوسنے کہا اس بستی مین
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہے جسکو بڑھایا چاہتا ہے اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے
خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کی لگاؤ کسی غرض کے بغیر محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہے
٣٤١ خ ابو هريرة ان رجلا من اهل الجنة استأذن ربه في الزرع فقال له اولست فيما اشتهيت قال
بلى ولكني احب ان ازرع فاسرع وبذر فبادر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده وتكويره
امثال الجبال فيقول الله دونك يا ابن ادم فانه لا يشبعك شيء بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہے اوسنے کہا کیون نہین سب
کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہے پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکا جمنے اور سنور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر
ڈھیر لگجانے ملک سارے سے جلدی ہوگئی یعنی ہنوز پلک جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہوگیا پھر خدا فرماویگا اسکو کہ اے آدم کے بیٹے تیرا پیٹ
٣٤٢ کوئی چیز نہ بھر سکیگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ ابو هريرة ان رجلا من بني
اسرائيل سأل بعض بني اسرائيل ان يسلفه الف دينار فقال ائتني بالشهداء اشهدهم فقال كفى بالله
شهيدا قال فأتني بالكفيل قال كفى بالله كفيلا قال صدقت فدفعها اليه الى اجل مسمى فخرج في البحر
فقضى حاجته ثم التمس مركبا يركبها يقدم عليه للاجل الذي اجله فلم يجد مركبا فاخذ خشبة
فنقرها فادخل فيها الف دينار وصحيفة منه الى صاحبه ثم زجج موضعها ثم اتى بها الى البحر
فقال اللهم انك تعلم اني كنت تسلفت فلانا الف دينار فسألني كفيلا فقلت كفى بالله كفيلا فرضي بك
وسألني شهيدا فقلت كفى بالله شهيدا فرضي بك واني جهدت ان اجد مركبا ابعث اليه الذي

اوسکی نسبت باتے ایسی کہی ہے ح جابر إن دماءكم وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم ۳۳۱
هذا في بلدكم هذا ألا كل شيء من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة
وإن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل
وربا الجاهلية موضوع وأول ربا أضع من ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله
فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن أن
لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب الله وأنتم
تسألون عني فما أنتم قائلون قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت فقال بإصبعه
السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم میں جابر سے روایت ہے
یعنی بیچ حج کے ایک دن حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسے حرمت تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس مہینے مین
اس تمہارے شہر مین خبردار ہو کہ ہر چیز جاہلیت کے کامون سے میرے قدمون کے نیچے رکھ دی گئی اور خون جاہلیت کے اسی طرح کیا
جانون اور مالون کو حرام جانو اور مال کا چھین لینا انکو حالت کفر مین ہر چیز پر
دونون قدمون کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باتین ہیں جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا سو موقوف ہوگئین اور جو کفر کے خون تھے
وہ بھی ہو دبائے گئے یعنی بدلا اوسکا لینا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خون سے پہلا خون جسکو مین بلا لیتا ہون ربیعہ
بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج
اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کہ مین دباتا ہون سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب بادلا گیا یعنی بیاج کا
اب لینا دینا ختم ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کے مقدمے مین کہ اونکو ناحق رنج نہ دو اس واسطے
کہ تمنے اونکو اپنے قابو مین کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ جسکو
تم برا جانو اوسکو تمہارے گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر یہ ایسا کرین سو انکو ایسی مار مارو جس سے بدن نہ دکھ پاوے اور عورتون کا تم پر
ستر پوشی موافق دستور کے کھانا کپڑا اونکا حق ہے اور مقرر مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون جسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اگر اوسکو مضبوط
پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت مین مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو
لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمے کی اونگلی آسمان کی
طرف اوٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف ہجرت کے
دسوین سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے
اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خونکے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے اونکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو
اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح و سالم رہے پھر آخر صفر مین بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول کو

سه بالفظ واوسے لکھی جاتی ہے اور بسبب ثابت وا حجۃ کے ... حجۃ الوداع

تحفۃ الاخیار ترجمۃ مشارق الانوار

خوب ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو
٣٤٤ ق اَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابوذر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہے سو جب غضب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ف
یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی
٣٤٥ موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب امام اعظم کا ہے ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ
مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہے کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ف
٣٤٦ جیسے جھوٹی گواہی دے کر کسیکو مال دلادیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ فَرَّقَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ وَ فِي رِوَايَةٍ مَنْ تَرَكَهُ بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکو لوگ الگ
جھوڑ دین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین فرقہ کی جگہ من ترکہ آیا ہے مطلب دونون کا ایک ہے
٣٤٧ م عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ
مسلم مین عمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبہ کو گھٹانا نشانی ہے اوسکی دانائی اور عقلمندی کی سو تم
نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کر کے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد ہین
اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے
کو بہت لمبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہین کہ لوگون کو تو خطبے مین عبادت
شرع اور عبادات کی نصیحت کرتا ہے اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سے عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ
٣٤٨ لمبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہے اور سنت کے خلاف ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَاءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ
فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے
٣٤٩ ایک دن ہے سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس کا روزہ فرض نہین سنت ہے م عُثْمَانُ وَ عَائِشَةُ اِنَّ
عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ مسلم مین حضرت
عثمان اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت حیا اور شرم والا ہے اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن تو حیا سے
وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچاسکے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے
لیٹے تھے تو ابو بکر صدیق آئے حضرت نے اونکو بلالیا اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر فاروق آئے اونکو بھی اسی حال مین بلالیا
پھر حضرت عثمان آئے تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے درست کئے اونکو بلایا جب وہ سب باہر گئے تو مین نے پوچھا کہ حضرت صدیق آئے
آپ ویسے ہی رہے فاروق آئے تو بھی ویسے ہی رہے عثمان آئے تو آپ نے کپڑے درست کئے اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
٣٥٠ یعنی عثمان بہت شرمیلا ہے تو مین اسحال مین بلاتا تو وہ اپنا مطلب چاہے نہ کہتا م اِنَّ اللّٰهَ ...

[illegible] انی استودعکها فرمی بها فی البحر حتی ولجت فیه ثم انصرف وهو فی ذلک
یلتمس مرکبا یخرج الی بلده فخرج الرجل الذی کان اسلفه ینظر لعل مرکبا قد جاء بماله فاذا
بالخشبة التی فیها المال فاخذها لاهله حطبا فلما نشرها وجد المال والصحیفة ثم قدم الذی
کان اسلفه فاتی بالالف دینار فقال والله ما زلت جاهدا فی طلب مرکب لاتیک بمالک فما وجدت
مرکبا قبل الذی اتیت فیه قال هل کنت بعثت الی بشیء قال اخبرک انی لم اجد مرکبا قبل الذی
جئت فیه قال فان الله قد ادی عنک المال الذی بعثت فی الخشبة فانصرف بالالف دینار راشدا
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین
اوسنے کہا گواہون کو لا کہ اونکو قرض پر گواہ کرون اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی
لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت مقرر کر کے دین وہ مرد اوسکو لیکر واسطے
سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس سو اوسنے
کوئی جہاز نپایا تو ایک لکڑی کو لیکر کرید ا پھر اوسمین ہزار اشرفیون کو بھر اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمین ڈالا پھر اوسکے
مُہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پہ آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ مین فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لین تھین سو اوسنے مجھسے ضامن
مانگا تھا مینے کہا تھا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہوگیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا مینے کہا خدا کی گواہی کفایت
کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہوگیا تھا اور مینے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اوسکا قرض بھیجون سو مینے نپایا اب تجھکو
مین اس لکڑی کو امانت سونپتا ہون پھر اوسکو سمندر مین اوسنے ڈالدیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور ہمیشہ ڈھونڈتا تھا کسی
جہاز کی تلاش مین رہا تھا کہ اپنے شہر کو جاوے سو دیکھنے کو نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے
یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمین مال تھا سو اوسکو اپنی گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد
جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن
سو اس وقت کے آنے سے پہلے مینے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون
کہ مینے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نپایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ
بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیر سے پھر جا **ف** اس حدیث مین بڑی سے بڑی امانت داری کی
خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو نقصان نہیں پہنچتا اس حدیث سے ثابت ہو کہ قرض مین مدت مقرر کرنا درست ہی
لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہین مالک کو چاہئے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک کے
۳۴۴ نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہین **ق** ما ینبغی [illegible] ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن الله
ورسوله **قاله** لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل
تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جب تک کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جواب دہی کی ہو حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا **ف**
کافرون نے حضرت کی ایک بار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی کو جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو سو حسان نے چند بیت اونکی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کہانے کا فرق ہے ف کتاب والے
یعنی یہود اور نصاری کی شریعت مین سحر کا کہانا درست نہین اور اسلام مین سنت ہے م عبد اللہ ابن عمرو ان ٢٥٥
فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيمة الى الجنة باربعين خريفا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چہوڑنے والے اللہ کی راہ مین چہوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے
ف حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکے کے تھے بعضے پہلے اپنے وطن چہوڑا اللہ کے واسطے پیغمبر
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین
مالداروں سے اسواسطے کہ محتاجون نے بردیس مین محتاجی کے سبب حضرت کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے یہ چالیس برس بہشت مین
مالداروں سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اسکا مطلب یہ کہ مہاجرین سوائے اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچہ خلاف نہ رہا ق سهل بن سعد ان في الجنة بابا يقال له ٢٥٦
الريان يدخل منه الصائمون يوم القيمة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون
فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین یعنی چہکانے والا پیاس بجہانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا اونکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وہ اوٹھ کہڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے اونکے سوا جب وے جا چکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا ق ابو سعيد ان ٢٥٧
في الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها بخاری مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہے کہ اچہے گہوڑے پلے ہوئے تیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکرسکے ف
بعضوں نے کہا کہ یہ درخت سدرة المنتہی ہے جسکے بیر ہجر کے مٹکے برابر اور پتے ہاتہی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبے کہتے ہین
م انس ان في الجنة لسوقا يأتونها كل جمعة فتهب ريح الشمال فتحثو في وجوههم وثيابهم فيزدادون ٢٥٨
حسنا وجمالا فيرجعون الى اهليهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فيقول لهم اهلوهم والله لقد
ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فيقولون وانتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا مسلم مین
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہے جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پہر اوتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد و غبار جو مشک اور زعفران ہے اونکے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہوجاویگا
پہر پلٹ آوینگے اپنے گہر والون کی طرف اور گہر والون کا بہی حسن و جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گہر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا
حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پہر وے جواب دینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بہی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہوگیا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑہا کریگا خ ابو هريرة ان في الجنة مائة درجة اعدها الله للمجاهدين ٢٥٩
في سبيله كل درجتين ما بينهما كما بين السماء والارض فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس فانه
اوسط الجنة واعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر انهار الجنة بخاری مین ابو ہریرہ سے

عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات ثم
قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلث مرات ثم اردت اخذه والله لو لا
دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة مسلم مین ابودردا رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے منہ میں لگاوے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان
بھائی دعا نہ کر گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینہ کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث
میں آتا ہے ق ابوهريرة ان عفريتا من الجن تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتي فامكنني ٣٥١
الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم
فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته
خاسئا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک سرکش رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز
توڑنے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اوسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھمبوں سے کسی کھمبے میں باندھ دوں
تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجکو یاد آگئی اپنے سلیمان بھائی کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر میں نے اوسکو دھکیل دیا دھتکار کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے
قابو میں تھے اور اونھوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے اسواسطے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے
صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہوئی کہ حضرت کے سامنے
بے ادبی کو آیا ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچا آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے خ عايشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي
بخاری میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ف حضرت عایشہ رضی سے
روایت ہے کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کر سو گئے جب بلال رضی نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب
میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیوں نہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہم سونے میں اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں ہوتے اور سب کا
سونا وضو توڑتا ہے مگر حضرت اسمیں خاص ہیں ق المسور بن مخرمة ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن ٣٥٢
في دينها واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت
عدو الله مكانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجکو خوف
آتا ہے کہیں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بتلا دوں لیکن خدا کی
قسم ہے کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہوں گی ف ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت
علی رضی نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے
رنج سے کہیں حضرت علی کی اطاعت میں تقصیر نکریں تو دین میں خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جو ہے وہ فرض ہے اسواسطے حضرت نے منع کیا
م عمرو بن العاص ان فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر مسلم میں عمرو بن عاص رضی سے ٣٥٣

تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار

دونوں میں جنکو خدا دوست رکھتا ہو ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرداؤ یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا نام عبد القیس میں
اشج لقب تھا **ف** عبد القیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی سب کے سب آدمی اپنی سواریاں چھوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلدی نہ کی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطرجمعی سے
حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی خدا کی خلاف مرضی باتوں میں غصے میں لال ہو جانا البتہ سب کاموں میں غصے کے
٣٦٦ شتابی اور جلد بازی کرنا فوج ونگی خوبی ہے اسوا خدا کو غصے کا بچانا اور گرداو پسند ہے **ق** أنس إن قريشا حديث
عهد بجاهلية ومصيبة وإني أردت أن أجبرهم وأتألفهم أما ترضون أن يرجع الناس
بالدنيا وترجعوا برسول الله إلى بيوتكم لو سلك الناس واديا وسلكت الأنصار شعبا لسلكت
شعب الأنصار بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہو کہ حضرت نے انصاریوں سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی
ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو میں نے چاہا کہ انکو انعام دوں اور اون سے لگاوٹ کروں تم کیا اس بات سے راضی نہیں کہ لوگ دنیا کا مال لیکر
پھریں اور تم اپنے گھروں کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھر جاؤ اگر اور لوگ ایک راہ چلیں اور انصاری اصحاب دوسرا چلیں تو میں انصار
ہی کی راہ چلوں **ف** صحاح میں انس سے روایت ہی کہ جب فتح مکے کے بعد جنگ حنین میں فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا
حضرت نے قریش یعنی مکے کے رہنے والوں کو سو سو اونٹ دیئے تب بعضے نوجوان انصاریوں نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہیں ہمکو چھوڑتے ہیں حالانکہ اونکے خون ہماری تلواروں سے ٹپکتے ہیں یعنی ہماری تلواروں کے خوف سے وے مسلمان ہوئے ہیں
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریوں کو حضرت نے ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریوں کے رئیسوں اور
عقلمندوں نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگوں نے یہ ہرگز نہیں کہا لیکن ہمارے نوجوانوں نے البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہیں اونکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند اونکے لڑائیوں میں مارے گئے ہیں اسلام کی خوبی اونکے دل میں ابھی
نہیں جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہیں قریش نے دنیا پائی
٣٦٧ تم نے مجھکو پایا ہے قسمت اوسکی جسکے حصے میں حضرت آویں اس حدیث سے انصاریوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **م** عبد الله
ابن عمرو إن قلوب بني آدم كلها بين إصبعين من أصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه حيث يشاء
مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیوں کے سب دل خدا مہربان کے ایسے قابو میں ہیں جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہے جدھر چاہتا ہے **ف** انس سے روایت ہے کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ سو یہ نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہیں کیا ہمارے بچنے کا بھی کچھ ڈر ہے
جو آپ یہ دعا مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو ڈر ہوتا ہے ہمیشہ خدا سے ڈر کر اپنا ایمان ثابت رہنے کی دعا
٣٦٨ مانگے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہیں **ق** المغيرة بن شعبة إن كذبا علي ليس
ككذب على أحد فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن
شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور کسی پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھ کر سو اپنی جگہ ٹھکانا لے دوزخ میں **ف** یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگوں نے روایت کی ہے کہ اسکو پہنچا

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین ہر دو درجون مین فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین ہی تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو سواسطے کہ فردوس عمدہ بہشت ہی یانی اعلی بہشت اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی شراب کی
٣٦٠ یہ حدیث اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق ابن مسعود ان في الصلوة لشغلا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسی طرف توجہ نچاہیے ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش کے نجاشی کے پاس سے پھر آئے تو حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب ندیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین سلام کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اودھر دیکھنا نماز مین درست نہین
٣٦١ ص عمار او حذيفة شك شعبة ان في امتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر في اكتافهم حتى ينجم من صدورهم مسلم مین عمار یا حذیفہ سے روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان سے بہشت مین نجاوینگے اور اوسکی بو بھی نسونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اونکی چھاتیان توڑ کے نکل آویگا یعنی اوسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا
٣٦٢ ھ اسماء بنت ابي بكر ان في ثقيف مبيرا وكذابا مسلم مین اسما بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا اسکے بعد پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو نیست و نابود کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے
٣٦٣ ق انس ان في حوضي من الاباريق بعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے لوٹے ہونگے جتنے آسمان مین تارے ہین ف یہ حوض کوثر کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا
٣٦٤ ھ عائشة ان في عجوة العالية شفاء او انها ترياق اول البكرة مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اونچی طرف کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مسنے یکھین ایک قسم ہی کھجور کی بڑی میٹھی ہوتی ہی یہ اوسکی تاثیر حضرت کی دعا سے ہی
٣٦٥ ق ابو سعيد ان فيك لخصلتين يحبهما الله الحلم والاناة قاله ٤ لاشج عبد القيس بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

کہتا تھا **ف** ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا کہ
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کر اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بہت
اوس محنت کا ثواب ملیگا **م** جابر اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً **قَالَہٗ** لِمُطِیعِ بَنِی قَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَتَبَعُوْا
بیوتهم فیقربوا من المسجد سلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہی یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب رہین **ف**
یعنی جتنا تم دور سے ہو اور مسجد مین آیا کرو گے اوتنا ثواب زیادہ پاوگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **خ** ابو هريرة ان لله تسعة و
تسعین اسما مائة الا واحدة من احصاها دخل الجنة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوس پر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا **ف** حق تعالی کے نام بیشمار ہین اسواسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسماء الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی نصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوب غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماء حسنی انہین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی **نمونہ** نام موجب روایت حصن حصین یہ ہین مع الترجمہ
هو الله الذي لا اله الا هو یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوائے کوئی معبود برحق نہین **الرحمن**
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی **الرحيم** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر
مخصوص ہے **الملك** سبکا بادشاہ **القدوس** ہر عیب اور نقصان سے پاک **السلام** خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا **المؤمن** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **المهيمن** شاہد
امانت دار محافظ **العزيز** غالب با عزت **الجبار** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **المتكبر** عظیم الشان بڑائی والا
الخالق عدم سے پیدا کرنے والا **البارئ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **المصور** صورت گر مخلوق
کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا **الغفار** اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **القهار** سب پر غالب
الوهاب بے عوض کثرت سے دینے والا **الرزاق** روزی بخش **الفتاح** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا
العليم ہر چیز کا دانا **القابض** بند کرنے والا ارواح اور رزق کا **الباسط** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین **الخافض** پست کرنے والا مغرورون کا **الرافع** بلند کرنے والا مومنین مسکینون کا **المعز**
عزت دینے والا **المذل** ذلیل کرنے والا **السميع** ہر آواز کو سنتا **البصير** ہر چیز کو دیکھتا **الحكم** فیصلہ کرنے والا
العدل منصف حاکم **اللطيف** مہربان باریک دان **الخبير** کوئی چیز اس سے چھپی نہین ہر چیز سے خبردار **الحليم**
بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا **العظيم** بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر **الغفور**
پردہ پوش **الشكور** شکر گزار بندون کا قدردان **العلي** سب سے اونچا **الكبير** سب سے بڑا **الحفيظ** اپنی
مخلوقات کا نگہبان اور محافظ **المقيت** محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا **الحسيب** تمام عالم کو کافی اوسکے سوا اور

ہین کہ ال ماس ہوا کہ اسکے پاس بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا مگر جب سے ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے
لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہے اسواسطے محدثین نے حدیث کے
پرکھنے میں بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر دیا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف
کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علما حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے ایسی تب تک
اور صحت کا پتا نہ لگے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علما حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے ق عائشۃ ان
٣٦٩ خ لصاحب الحق مقالا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والیکو کہنا پہنچتا ہے ف
حضرت پر کسی کا قرض تھا اوسنے آکر تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنیکا ارادہ کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض خواہ حق دار ہے
٣٧٠ کہنا چاہیے اوسکی بات کا برا نماننا چاہیے خ ابن عمرؓ ان لک اجر رجل ممن شہد بدرا وسہمہ قالہ لعثمان
بن عفان بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفان سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب ہے اور حصہ
غنیمت کے مال کا ان لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار
تھین تب حضرت نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نچلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد برابر تمکو ثواب
٣٧١ آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا ق انس ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ
بن الجراح بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد
امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار
فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو
سخی اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا ق
٣٧٢ جابر ان لکل نبی حواریا وحواریی الزبیر بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار رہتا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہے ف مصابیح مین روایت ہے
کہ جب مدینہ مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پھوٹ پھیل گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے
زبیر نے کہا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی ہین
٣٧٣ بہادر سپاہی حضرت کے بعد اسکے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا ق انس ان لکل نبی دعوۃ دعا بہا وانی اختبات
دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور مینے اپنی
دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہے امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا
اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم کے
٣٧٤ م ابی بن کعب ان لک ما احتسبت قالہ لرجل کان یمشی الی مسجد النبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم ولا یرکب وتحرج فی اتیانہ الاجر مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ہے جسکا تو
طلبگار ہے [illegible] یہ حضرت نے فرمایا جب ایک شخص حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اپنے قدم مین ثواب کی امید

ننانوے حصے خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہیں ف یعنی ننانوے رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا ادمی کا یہ
اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں اور سب جو بے کس ہیں انکو کھلاتے ہیں ادمی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور لوگوں کی
مصیبت میں بوجھ اٹھاتے ہیں اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت میں ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگاروں کی بخشش اور بہشت
کی بے حساب نعمتیں انہیں بے حصوں کا اثر ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ انتہا نہیں ق ابو ہریرہ ان للہ ملائکۃ ٣٧٩
يطوفون في الطرق يلتمسون أهل الذكر فإذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا إلى حاجتكم
قال فيحفونهم بأجنحتهم إلى السماء الدنيا فإذا تفرقوا عرجوا إلى السماء قال
فيسألهم ربهم وهو أعلم بهم منهم من أين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الأرض
قال فيسألهم ربهم وهو أعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك
ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل رأوني قال فيقولون لا والله
ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا أشد لك عبادة
وأشد لك تمجيدا وأكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك الجنة
قال فيقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب ما رأوها قال فيقول فكيف لو رأوها
قال يقولون لو أنهم رأوها كانوا أشد عليها حرصا وأشد لها طلبا وأعظم فيها رغبة
قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله
يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو أنهم رأوها كانوا أشد منها
فرارا وأشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك قال فيقول فأشهدكم أني قد غفرت لهم
قال يقول ملك من الملائكة ربنا فيهم فلان ليس منهم إنما جاء لحاجة قال هم القوم
لا يشقى جليسهم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں
راہوں میں ڈھونڈھتے ہیں خدا کی یاد کرنے والوں کو پھر جب پاتے ہیں اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں چلے آو
اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا سو ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اپنے پروں سے پہلے آسمان تک جب لوگ فکر کر کے جدا ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر
چڑھ جاتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر اون سے انکا رب پوچھتا ہے حال آنکہ وہ انکا حال اون سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے تو وہ کہتے ہیں کہ
ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں حضرت نے فرمایا پھر انکا رب اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال اون سے زیادہ جانتا ہے
کہ کیا کہتے ہیں میرے بندے فرشتے کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں یعنی
تجھکو سب سے بڑا جانتے ہیں اور الحمد للہ کہتے ہیں یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں یعنی تیرے سوا کسی کو لائق
بندگی کے نہیں جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات میں اختیار نہیں جانتے تیری بڑائی
بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا ہے حضرت نے
فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا حال ہوتا جو مجھکو دیکھیں حضرت نے فرمایا سو وے کہتے ہیں اگر وے تجھکو دیکھیں تو بہت تیری بندگی کریں اور نہایت تیری

فضیلت ذکر الہی و فضیلت صحبت اہل اللہ

کی حاجت نہین الجلیل بڑی شان والا الکریم صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین الرقیب ہر شی کا
نگہبان المجیب حاجت مندوں کا دعا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم حکمت
استوار کرنے والا الودود نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت مین
قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا الشہید ہر چیز اوسکے سامنے حاضر الحق سچ ہی جسکی ذات اور صفات مین کچھ
بھی جھوٹ نہین الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کہ
جسکو کچھ کھوٹ اور ماندگی نہین الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا ممدوح المحصی
ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین المبدی بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا مین
زندون کا مارنے والا آخرت مین مردون کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ
القیوم بذات خود قایم جہان کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہین الماجد بزرگی والا
الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہین الصمد سردار ایسا جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز
القادر صاحب قدرت المقتدر بڑا صاحب اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر پیچھے ڈالنے والا
الاول پہلا کوئی اوسکے قبل نہین الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہین الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک
نہین الباطن خلق کی نظر اور وہم سے چھپا الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان جسکا وصف ہو سکے
البر بندون پر مہربان نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکارون کا سزا دینے والا العفو
گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہان کا مالک
جو چاہے سو کرے ذو الجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل بانصاف الجامع
قیامت مین خلایق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے بے پروا بناوے المانع منع کرنے والا
الضار ضرر پہنچانے والا النافع نفع رسان النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے جہان
کا ظہور ہے الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا البدیع خوب بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع
کرنے والا الباقی موجود دایمی ہمیشہ قایم الوارث فنائے عالم کے بعد قایم رہنے والا الرشید راہ نما
٣٧٧ الصبور بڑا سہارنے والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اسامۃ بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی
وکل شی عندہ باجل مسمی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر چیز خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا
اور اوسی کا ہی جو اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہے ف اسامہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی
بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لاتے حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تم صبر کیا چاہیے
٣٧٨ بیگانی چیز پر کچھ بیقراری نہین اور اوس لڑکے پر کیا موقوف ہی ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اوسکو فنا ہی ھ سلمان ان للہ مایۃ رحمۃ
فمنہا رحمۃ یتراحم بہا الخلق بینہم وتسعۃ وتسعون لیوم القیمۃ مسلم مین سلمان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا خدا کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہے اور

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

يَكُوْنَ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی پتلی
زرد ہے سو ان دونون مین سے جو غالب پڑگئی یا جو پہلے نکلی تو اوسی سبب سے مشابہت ہوتی ہی ف یہ دونون حضرت سے پوچھا کہ اسکا
کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب ہی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا
ہوتا ہی ق
۸۵ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا
فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ
اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى
اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ
بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی رہنمائی اور علم
سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پہونچا زمین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا
سبزہ جمایا اور اوس مین سے جو کڑی سخت تھی اوس نے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیونکو نفع پہونچا
پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور جو کچھہ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو تو چٹیل میدان
ہی کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جمادے سو یہ کہاوت ہے اوسکی جو خدا کی دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور غیر کو
سکھایا اور کہاوت ہے اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھہ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین
بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم
زمین کی جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور
نیک کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ ہی جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی جمع رہتا ہی تو ہر چند اوسکو نفع نہین لیکن اوروں کو فائدہ ہے
اسی طرح بعضے آدمی ہین کہ علم دین اونکو دیا ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطالب نکالین تو اونسے اوروں کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین
تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین نہ پانی بھرتا ہی نہ سبزہ جمی اسی طرح وہ لوگ ہین جنہون نے دین کی طرف کچھہ دھیان نکیا
نہ خود کو نفع نہ غیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی
استعداد اور لیاقت کا قصور ہی شعر باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ق
۸۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ
زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا
اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرونکی مثل ایسی ہے
کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کی برابر ناتمام رکھا سو
آدمی اوسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ختم کرنیوالا ہون پیغمبرونکا
تمام اور پورا کرنیوالا ف یعنی نبوت کا گھر بے پیغمبر ناتمام تھا میرے پہونچنے سے سب کمالات ختم ہو چکے اسمین اشارہ ہے کہ حضرت

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرتؐ نے کہا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہی سو کیا مجہسی مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ تجھ سے جنت
مانگتے ہین حضرتؐ نے فرمایا فرماتا ہی کہ کیا انھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی اے رب نہین دیکھا ہی حضرتؐ نے
فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہی سو انکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھپاوین تو اوسکے بہت ہی لالچی
ہو جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے
پناہ مانگتے ہین حضرتؐ نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا انھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم اے رب نہین انھون نے
اوسکو دیکھا حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا انکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے
بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجہسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر حق تعالیٰ فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ
کرتا ہون کہ مینے انکو بخشا حضرتؐ نے فرمایا کہ ان فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب فلانا آدمی بھی تھا ان مین کہ وہ ان مین نہین
صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ انکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی انکے پاس بیٹھنے کی برکت
سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا **ف** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا
مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آویگی **ق** ابو موسیٰ اِنَّ ٣٨٠
لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ وَيُرْوَى عَرْضُهَا سِتُّونَ
مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک لمبے موتی کا بنا اور اوسکا آسمان مین اور روایت ہے
کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایماندار کی اوسمین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے سبب سے
م انس اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا **قَالَهُ** عِنْدَ خُرُوجِهِ إِلَى بَدْرٍ ٣٨١
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو
وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرتؐ نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا **ف** قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرتؐ نے
وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اسکو معاف مطلب بتا کر مشہور
نہو جاوے **ق** ابن عباس اِنَّ لَهُ دَسَمًا **قَالَهُ** حِينَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین ٣٨٢
عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنی ہی یہ حضرتؐ نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی **ق** رافع بن خديج اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ ٣٨٣
الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے
جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین **ف** روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا کوئی نہ پکڑ سکتا تھا کسی نے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ
حضرت سے پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر اون
زخم لگا دے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانور مین بھی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کنوئے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو چلے
حلال ہی **ق** انس اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ ٣٨٤

٣٩١ رہ ماجہ خ واثلة بن الاسقع ان من اعظم الفرى ان يدعي الرجل الى غير ابيه او يُري عينه
ما لم تر او يقول على رسول الله ما لم يقل بخاری مین واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ
بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اپنے باپ کو چھوڑ کر اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
٣٩٢ بنا کر کہے یا ما لم یخبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرتؐ کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ علیؓ ان من البیان
لسحرا بخاری مین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعضے بیان تو جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہوجاتا ہے ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریر سے بڑا تعجب ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی علمائے حدیث نے لکھا ہے کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری
٣٩٣ کرے تو حرام ہے اور حق بات مین پسند ہے خ ابن عمرؓ ان من الشجر شجرة لا یسقط ورقها انها مثل المسلم بخاری مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ درختون مین سے ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہے
ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتؐ نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون
مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اوس سے مسلمان ہے کہ اوسکا
٣٩٤ نقصان کسی طرح نہین ہے فراغت مین شکر کرتا ہے اور رنج مین صبر کرتا ہے تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہے م جابرؓ ان
من اللیل ساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله خیرا الا اعطاه ایاه وفی خیرا من امر الدنیا والاخرة
الا اعطاه ایاه وذلک کل لیلة مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہے کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو دنیا کی بہتری مانگے تو خدا
اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہے ف یعنی وہ ساعت جس مین دعا ضرور قبول ہوتی ہے وہ ہر رات مین ہوتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہے بعضون نے کہا جب تنہائی رات رہتی ہے تب ہوتی ہے حضرتؐ نے اسواسطے صاف نفرمایا تا کہ لوگ اوسکی شوق
٣٩٥ مین رات بھر عبادت کرین ق ابو سعید ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت
متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته لا یبقین
فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہے اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی
دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اور اوسکے درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب کے
دروازے بند کردیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرتؐ نے وفات کے قریب
سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکرؓ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیقؓ کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی
٣٩٦ اشارہ کیا اونکی خلافت کا م عائذ بن عمرو ان من شر الرعاء الحطمة مسلم مین عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہے جو بھیڑ بکری کے مار مار کر ہاتھ پاؤن توڑے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو رعیت پر رحم
٣٩٧ نکرے ه ابو سعید ان من شر الناس عند الله منزلة یوم القیمة ویروی من اعظم الامانة

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ بتاوینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
٣٨٥ حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہونگے ق ابو موسیٰ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى
قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مَهْلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ
وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ
بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میرے پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہی جو ایک قوم
پاس آیا پھر اوسنے کہا اے قوم میں نے ایک لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا یا ہون اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگوں نے اوسکا کہنا مانا سو شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور جو کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وہ فجر تک اپنے
مکانوں میں ٹھہر رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہی اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا میرے دین کو ف عرب میں دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر ڈال کر ہلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو لوگ
٣٨٨ جانیں کہ آفت آئی ہی اور اوسکو سچا جانکر بھاگ جاویں ق حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ بخاری
اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہی اور اوسکا پانی آگ ہی ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا کانا خدائی کا دعوی کریگا اور اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دیکھنے میں آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اوس پر ایمان لانے سے اوسکی آگ سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت میں پانی ہی اور اوسکا
٣٨٩ پانی آگ ہی ق اَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ فَقُولُوا اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ اَذِنَ لِرَسُولِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا
بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ بخاری اور مسلم میں ابو شریح سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو خدا نے حرام کیا ہے
آدمیوں نے اسکو نہیں حرام کیا سو جو شخص کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوس میں خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نمارے اور کسی کا
درخت نکاٹے اور اگر کوئی مکہ میں خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنیکی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا
اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجھکو بھی دن کی ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں
٣٩٠ وے غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیویں ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى
وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ بخاری اور مسلم میں
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہی کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی عالم مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی
اور حرامکاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد مر جاوینگے اور عورتیں باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتوں کا ایک خبر لینے والا

٣٩١ سد جادو یا خ واثلة بن الاسقع ان من اعظم الفرى ان يدعي الرجل الى غير ابيه او يُري عينيه
ما لم تريا او يقول على رسول الله ما لم يقل بخاری مین واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ
بہتانون مین سے بڑا بہتان یہ ہو کہ اپنے باپ کے سوا کسی کا بیٹا بنے اور دوسرے کا بیٹا کہلاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب
٣٩٢ بنا کر کہے یا ایسا کہے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ علیؓ ان من البيان
لسحرا بخاری مین حضرت علیؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے بیان تو جادو ہوتا ہو یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ
ہو جاتا ہو ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہو ف مصابیح مین روایت ہو کہ مشرق سے دو آدمی آئی او نھون نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ
پڑھا لوگون کو او نکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی علماے حدیث نے کہا ہو کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری
٣٩٣ کرے تو حرام ہو اور حق بات مین پسند ہو خ ابن عمرؓ ان من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وانها مثل المسلم بخاری مین
عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہو جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی شکل ہو
ف عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہو کہ ایکبار حضرتؐ نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہو کہ جسکے پتے نہین جھڑتی اصحاب کا دھیان جنگلی درختون
مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اوس سے مسلمان ہو کہ وہ اسکا
٣٩٤ نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہو اور رنج مین صبر کرتا ہو تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہو م جابرؓ ان
من الليل ساعة لا يوافقها عبد مسلم يسئل الله خيرا الا اعطاه اياه وفي رواية من امر الدنيا والاخرة
الا اعطاه اياه وذلك كل ليلة مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہو کہ مسلمان
بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین آیا ہو کہ جو دین و دنیا کی بہتری مانگے تو خدا
اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہو ف یعنی وہ ساعت جس مین دعا ضرور مقبول ہوتی ہو وہ ہر رات مین ہوتی ہو بعضون نے کہا ہو کہ وہ
پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہو بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہو تب ہوتی ہو حضرتؐ نے اسواسطے صاف نفرمایا کہ لوگ اوس کے سوا
٣٩٥ مین رات بھر عبادت کرین ق ابو سعيدؓ ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين
في المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون
مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکرؓ ہو اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی
دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہو مسجد کی طرف سے سب کے
دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابو بکرؓ کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرتؐ نے وفات کے وقت
سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکرؓ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیقؓ کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی
٣٩٦ اشارہ کیا اونکی خلافت کا م عائذ بن عمروؓ ان من شر الرعاء الحطمة مسلم مین عائذ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہو جو بھیڑ بکری کے مار مار کر ہاتھ پاؤن توڑے ف مراد اس حدیث سے ملک ظالم ہو جو رعیت پر رحم
٣٩٧ نکرے م ابو سعيدؓ ان من شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة ويروى من اعظم الامانة

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نجاری نکرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے اور جیسے
٣٨٥ حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے ق ابو موسی ان مثلی ومثل ما بعثنی الله به كمثل رجل اتى
قوما فقال يا قوم اني رأيت الجيش بعيني واني انا النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه
فادلجوا فانطلقوا على مهلهم وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم
واجتاحهم فذلك مثل من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم
پاس آیا پھر اوسنے کہا اے قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگون نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور جو کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے
مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا میرے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر باندھ کر چلاتا آتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اوسکو
٣٨٨ بڑی آفت سمجھین اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگین ق حذیفة ان معه ماء ونارا فناره ماء بارد وماؤه نار بخاری
اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہی اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دیکھنے میں آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھیگا اور پانی کا نام بہشت رکھیگا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت مین لیجاویگا
اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اوس وقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نڈرین اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت مین پانی ہے اور اوسکا
٣٨٩ پانی آگ ہے ق ابو شریح الخزاعی ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله
واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا ان الله
قد اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها
بالامس وليبلغ الشاهد الغائب بخاری اور مسلم مین ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکہ کو خدا نے حرام کیا ہے
آدمیون نے اسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمین خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو مارے اور پیڑ کو
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوسے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا
اور تمکو حکم نہیں دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اوس وقت حاضر ہین
٣٩٠ سو غائب لوگون تک یہ حکم پہنچاویں ق انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنى
ويكثر شرب الخمر وتذهب الرجال ويبقى النساء حتى يكون لخمسين امرأة قيم واحد بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علما مر جاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی
اور حرامکاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد دنیا سے گھٹینگے اور عورتیں باقی رہینگی یہانتک کہ پچاس عورتون کا ایک خبر لینے والا

عقیدۂ اجماع ترجمہ مشارق الانوار

إذا لم تستحي فاصنع ما شئت سنا ہی میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کا کلام سے جو لوگوں نے پایا ہے
یہی ہے انمیں سے ایک بات یہی ہے کہ جب تجھکو شرم نہ رہے خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل میں آوے وہ کر ف یعنی حیا اور شرم سبب ہے برائی کے نہ کرنے کا
میں نہیں ہوا اسکا حکم کبھی موقوف نہیں ہوا طبیعت آدمی کی بیکاموں کو چاہتی ہے شرم کے سبب بچا ہوا ہے کتا ہوا بھی میں اگر شرم نہیں تو
جانور ہے ق أبي بن كعب إن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا ٤٠١
فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن لي عبدا بمجمع البحرين هو أعلم منك فقال
موسى يا رب وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة
وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله
في البحر سربا وأمسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي
صاحبه أن يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى إذا كان من الغد قال
موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى
جاوز المكان الذي أمره الله به قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما
أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه
عجبا فقال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال فرجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا إلى
الصخرة فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى
بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه فقال موسى
ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء
حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم أن يحملوهم
فعرفوا الخضر فحملوا بغير نول فلما ركبا في السفينة ولم يفجأ إلا والخضر قد قلع لوحا من
ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها
لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانت
الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة
فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر
ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان
فأخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير

قصۂ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام

عِندَ اللّٰهِ يَومَ القِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفضِي اِلَى امرَأَتِهِ وَتُفضِي اِلَيهِ ثُمَّ يَنشُرُ سِرَّهَا مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ بڑی سے سب سے برا آدمی خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہے کہ امانت کا
بڑا خیانت کرنے والا خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہے کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اوس سے صحبت داری کرے پھر اوسکے
بھید کو مشہور کرے ف یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنے بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہے اور نہایت گناہ ق

٣٩٨ اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ مِن ضِئضِئِ هٰذَا قَومًا يَقرَءُونَ القُراٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُم يَقتُلُونَ اَهلَ الاِسلَامِ
وَيَدَعُونَ اَهلَ الاَوثَانِ يَمرُقُونَ مِنَ الاِسلَامِ كَمَا يَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِن اَدرَكتُهُم
لَاَقتُلَنَّهُم قَتلَ عَادٍ قَالَهُ لِذِي الخُوَيصِرَةِ حِينَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ حِينَ قَسَمَ ذُهَيبَةً فِي
تُربَتِهَا كَانَ بَعَثَ بِهَا عَلِيٌّ مِنَ اليَمَنِ بَينَ الاَقرَعِ وَعُيَينَةَ وَعَلقَمَةَ وَزَيدِ الخَيلِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلون سے نیچے نہ اتریگا
یعنی دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھینگے اوسپر عمل نکرینگے مسلمانون کو قتل کرینگے بت پرستون کو چھوڑینگے وہ لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر مینے اونکو پایا تو مقرر اونکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق مین فرمائی کہ جسکا
نام ذو الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا کہ اے محمدؐ خدا سے ڈر جب حضرتؐ کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیون کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا
حضرتؐ نے انہین کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذو الخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دو تب حضرتؐ نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھپر اگر مین عدل نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرتؐ اگر
حکم ہو تو مین گردن اوسکی کاٹ ڈالون یہ منافق ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہے جب وہ وہان سے اوٹھ گیا
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی نسل سے بہت سے لوگ پیدا ہونگے ابو سعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہے کہ وہی قوم خارجی
پیدا ہوئی جنہون نے حضرت علیؓ کی اطاعت نمانی اور حضرت علیؓ نے اونکو قتل کیا اور مین بھی اوس لڑائی مین موجود تھا جو حضرتؐ نے نشانی فرمائی تھی
وہ اونمین موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہری عبادت کرتے ہین اور دل مین اونکے ایمان نہین
یعنی دل مین شرک اور بدعت بھرا ہے تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نکھاوے

٣٩٩ خ اَنَسٌ اِنَّ مِن عِبَادِ اللّٰهِ مَن لَو اَقسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ
کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھاتے ہین خدا کے بھروسے پر تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو
ویسی ہی خدا اسے کر دیتا ہے ف بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خونبہا دینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نمانا پھر اونسنے حضرتؐ سے فریاد کی حضرتؐ نے اوسکے بدلے دانت توڑنیکا حکم کیا تب انسؓ
بن نضر نے سچا حضرتؐ سے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نتوڑا جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اے انس خدا کا
حکم تو بدلا لینا ہے آخر اوس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے

٤٠٠ اسکی قسم سچی کی خ اَبُو مَسعُودٍ عُقبَةُ بنُ عَمرٍو الاَنصَارِيُّ اِنَّ مِمَّا اَدرَكَ النَّاسُ مِن كَلَامِ النُّبُوَّةِ الاُولٰى

ذکر خوارج

اور جب کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا تو اونکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگون کو ڈوبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضر نے کہا مین نے تجھسے نکہا تھا کہ صبر نکر سکیگا تو میرے ساتھ رہنے پر سو موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مین بھولگیا کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰ سے بھولے سے ہوا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑیا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضر نے موسیٰ سے کہا نہین ہے میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر کے ہے اور ہمارا اور تمہارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ ناگہان خضر نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہے لڑکون کے ساتھ سو خضر نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ بڑا کام تجھسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا مین نے تجھسے نہ کہا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہرسکیگا حضرت نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نرکھیو تو نے بہت عذر مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کرنیکی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا اسی وقت جدائی ہے میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن پھر اون تینون باتون کا جسپر تو صبر نکرسکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصے اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہے حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہے کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایہ سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اوسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اوسکو ناقص جانکر نہ لیوے اور لڑکے کے مارنے کا سبب یہ ہے کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اوسکے ماباپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچارون کو اپنی کفر اور بدذاتی سے بلا مین ڈالے سو مین نے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہنچین تو اوس مال کو نکالکے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا **ف** خواجہ خضر کا نام بلیا بن ملکان ہے اور خضر اونکا لقب ہے کہ خشک زمین اونکی قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فرعون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھی بھی تھے ہین بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہے ولی کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کی بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے **ف** حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہے دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہے بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نچاہیے کہ جہان مین ایکسے ایک زیادہ ہے جیسے کہ یہ

نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه أشد
من الأولى قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا
حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض
قال مائل فقال الخضر بيده فأقامه فقال موسى قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا
لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع
عليه صبرا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وددنا أن موسى كان صبر حتى يقص علينا
من خبرهما بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے
خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اونپر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو
نہ پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہی دو دریاؤن کے سنگم مین وہ تجھسے زیادہ عالم ہی
سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری
مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر
روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آگئے اور وہ دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سوئے
اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل گئی پھر گر پڑی دریا مین خدا نے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بناکر اور خدا نے
جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو طاق سا ہوگیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا
قصہ کہنا اونسے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تھی جاگ گئے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمارا کھانا دو والبتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے
جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے تو بتلایئے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور
نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہوکر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرت نے
فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون ملتے حضرت نے
فرمایا سو دونون پھر قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہے کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو
موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا
کہ مین موسیٰ ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجکو تو سکھلاوے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہے
خضر نے کہا کہ میرے ساتھ تو ٹھہر نہ سکے گا اے موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہی خدا نے مجکو سکھایا ہی کہ تو اوس علم کو نہین جانتا ہے
اور تجکو خدا کی علم سے ایک علم ہی خدا نے تجکو سکھایا ہی کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے
حکم کے خلاف نکرونگا پھر خضر نے اونسے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک مین اوسکا ذکر نکرون پھر وے دونون ناو نہ ہوئے
کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر ایک ناو گذری تو ناو والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو
تو وے بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناو پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناو کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

ف قصہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام

باب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اس کو کسی نے مجھ پر میری تلوار کھینچی سوتے مین جاگ پڑا اور وہ اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ
اب تجھکو کون بچاویگا مینے کہا اللہ تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک ملک ہے حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب لوٹے
سے پھر تو ایک جنگل مین جہان بہت درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب درختون کے
نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک گنوار آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجھکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجھکو بچاویگا سنتے ہی
اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھا لی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجھکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف
۴۰۷ کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی خ معوية بن ابي سفيان ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم احد الا
كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين بخاری مین معویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اونکو منہ کے بل ڈال دیگا ف
یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے
کوئی اونپر غالب نہوا ہجری چھہ سو برس تک سلطنت خلفاء عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوے تو اللہ نے کفار کے ہاتھ سے برباد کیے
۴۰۸ ق عمر ان هذا القران انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تمکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروق سے
روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجھکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس
لایا کہ مجھکو آپ نے جس طرح سورہ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اوسنے پڑھا جس طرح
اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجھکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح
اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ تھین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی
تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طے کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین
۴۰۹ اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین ق عائشة ان
هذا شيء كتبه الله على بنات ادم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت حتى تغتسلي
قاله لها حين حاضت بسرف عام حجة الوداع بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز
وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہین پیدایشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا کہ
بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین
حجة الوداع کے سال ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجھکو حیض ہوا
تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب
۴۱۰ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سواے طواف کے سو اوسکو غسل کر کے کیا ق ابو موسى
ان هذا قد رد البشرى فاقبلا انتما قاله لابي موسى وبلال حين قال الاعرابي اكثرت
علي من ابشر بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو پھیر دیا تھا تم دونو بشارت کو قبول کرو

متفق علیہ من حدیث عمر بن الخطاب

اوستاد وشاگرد کی تین خطا ہیں کہ معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہے چاہے اونکو سزا دیکر چھوڑ دے چاہے بعد کرے پانچوین شرہی عمدہ بات ہے یہ
کہ تقدیر کیسے ہے اور خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اگرچہ اسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناو کو توڑنا اور لڑکے کا مارڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا اسمین حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہے کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اوسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے
٤٠٢ کہ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین **ق** ابن عمر ان ناسا منکم قد اروا الليلة القدر في السبع الاولى
اری ناس منکم انها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیون کو گمان ہے کہ شب قدر پہلے دہے کی پہلی سات راتون مین ہے اور بعضون کو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہے تم اوسکو
پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو **ف** یعنی وہ کام کرو جسمین شبہ نہو اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اوسمین ہو جائینگی
٤٠٣ ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی **ق** عدي بن حاتم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار
قال له بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہے یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ ڈورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرت نے عدی سے فرمایا **ف** بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے جدا نہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید
اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی تو نادان ہے خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یعنی جب تک رات کی سیاہی سے
صبح کی سفیدی نمودار نہو اوس وقت تک سحر کھانا درست ہے **ق** ابن مسعود ان هاتين الصلوتين حولتا عن
وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب وصلوة الفجر بمزدلفة بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین **ف** مزدلفہ نام ایک مکان کا
مکے سے چھ کوس ہے حضرت نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول کے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز
اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہین ہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہے
٤٠٥ کہ حج مین ایسے وقت پر نماز ادا کرے جو حج کرے **ق** ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن له وان شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله **قاله** لابي شعيب الانصاري
لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا کہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس آدمی کی دعوت ہے اوتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نجاوین اگر کوئی ساتھ
٤٠٦ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے **ق** جابر ان هذا الخنق طيب
سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني فقلت الله ثلثا بخاری اور مسلم

ف یعنی تھوکنا مسجد مین یا عذر کے بعد سجدے کے کونے میں پیشاب کرنے کا امر ہے اوسکو فرمایا حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی نادانی سے
اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنیکے واسطے بھیجے گئے ہو سختی کے واسطے نہیں پھر پانی سے اوس مکان کو دھلا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلا
یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوا عبادت کے
۴۱۶ اور کچھ مناسب نہیں اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نہ جانتا ہو اوس پر غصہ نہ کرے ح ابو موسیٰ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا
نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آگ تو تمھاری دشمن ہے یعنی جلا دیتی ہے تو تم جب
سونے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایکبار مدینے مین ایک گھر مع گھر والون کے جل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہو تو بجھانا
۴۱۷ کچھ ضرور نہیں ح عبد اللہ بن عمرو اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ لِبَاسِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَهٗ لَهٗ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ
ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ ابن
عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہے سو تو اوسکو نہ پہن یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب ان پر دو کپڑے
کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجھکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہ
کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اونکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا
تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہیں چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہے کہ تو نے اوسکو کیون
جلایا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہے عورت کو درست

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنِّیْ کا لفظ ہے
۴۱۸ ح ابو هريرة اِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ
اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب
پیغمبرون کی مسجد سے پچھلی مسجد ہے ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین جاری نہوگا تو میرا
۴۱۹ دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی ح جندب بن عبد اللہ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ
مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا ہو اسواسطے کہ خدا نے مجھکو اپنا دوست بنا لیا ہے
جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اس طرح
کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا خدا کے کسیکی نہتی لیکن بہت شفقت اور رحمت سبھون سے بے حد و حساب تھی بعضی روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت
کی وفات کے پانچ دن باقی تہے تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجھکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث
۴۲۰ فرمائی ح سعد بن ابی وقاص اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا
مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور
اوسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے
عالمون کا یہی مذہب ہے امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہے وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

بیانات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال ؓ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھ سے جب ہوا کہ [illegible] ف [illegible]
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوس نے کہا کہ بشارت
بہت دیا کیجئے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال ؓ سے فرمائی دونون نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک
پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر ان دونون سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ نے پردے کے اندر سے کہا
٤١١ کہ امین کچھ تبرک اپنی مان کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا م زید بن ثابت ان ہذہ الامۃ تبتلی فی قبورہا
فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ قالہا لما مر بقبور
المشرکین مسلم مین زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین پھنسا
ہے اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بدکا حضرت نے
٤١٢ فرمایا یہ کسکی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م ابو بصرۃ الغفاری ان
ہذہ الصلوۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوہا فمن حافظ علیہا کان اجرہ مرتین ولا صلوۃ
بعدہا حتی یطلع الشاہد یعنی صلوۃ العصر مسلم مین ابو بصرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز
اون پر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو اونہون نے ضایع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اوسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملیگا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ
٤١٣ تارا نکلے م معویۃ بن الحکم السلمی ان ہذہ الصلوۃ لا یصلح فیہا شیء من کلام الناس انما ہی التسبیح
والتکبیر وقراءۃ القرآن مسلم مین معویہ بن حکم ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہے اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معویہ بن حکم سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے
ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا تو مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مینے ایسا
نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا
٤١٤ بات کرنا نماز مین درست نہین م ابو ہریرۃ ان ہذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اہلہا وان اللہ ینورہا لہم بصلوتی
علیہم مسلم مین ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کر دیتا ہے میری دعا سے اونپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آپنے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نخبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
٤١٥ معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے لوگونکو بلانا مستحب ہے ق انس ان ہذہ المساجد لا تصلح لشیء من ہذا البول
والقذر انما ہی لذکر اللہ والصلوۃ وقراءۃ القرآن بخاری اور مسلم مین انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
یہ مسجدین اس لایق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبداللہ بن ابی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتا اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازہ کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق نے
حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشیگا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہین کیا آیت مین خدا نے یہی
فرمایا ہے کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہوگی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوس پر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی
۴۲۷ بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی **ھ** اَبُوْذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ قَدْ وُجِّهْتُ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّیْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ **قَالَهٗ** لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مسلم مین ابوذر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہے یعنی اوسی مین ہم جا کر رہینگے سوا مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچادیگا کہ وہ ایمان لاوین شاید خدا اونکو تیرے
سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے **ف** ابوذر کی قوم کا نام غفار ہے
اور اونکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہے جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
۴۲۸ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنا دیوے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَاۤ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِیُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا
سوا ہے خدا کے کسیکو نہین چاہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون مین سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبد المطلب تھا اور دوسرا نافع بن عبد القیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن
۴۲۹ بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچاری درست ہے **ھ** جَابِرٌ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت نے
فرمایا تیرے اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان ہے حضرت نے فرمایا تونے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اوسنے کہا نہین حضرت نے
۴۳۰ فرمایا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
اِنِّیْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَيُرْوٰى وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تم سے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور سب سے زیادہ ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکے
حکمون کو تم سے زیادہ جانتا ہون **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہے اور نماز کا وقت آجاتا ہے اور اسی طرح روزے کا حال ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ لیکن آپ

۴۲۱ اونکی نصیب کی اور لیلیین بین ھ انس اِنِّی اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِی یعنی اُمَّ سُلَیْمٍ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ بخاری و مسلم مین
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو ام سلیم پر رحم کرتا ہون اوسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے ام سلیم انس بن مالک کی ماں تھی ف
حضرت نہین سوائے ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نجاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان
۴۲۲ تھا ق ابو سعید اِنِّی اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيتُ
فَقِيلَ لِي اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر مین بیچ کی دس راتون مین
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجھکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہے سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا بیان
۴۲۳ پہلے باب مین ہو چکا ق عَائِشَةُ اِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي اَبَوَيْكِ فَالْآيَة
لَهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجھکو اوسکے جواب مین جلدی مناسب
نہین بیدون اپنے ماباپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ سے فرمائی ف حضرت کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اوتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ سے کہی حضرت
عائشہ نے کہا کیا یا رسول اللہ اسمین ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے مینے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا م عَائِشَةُ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَاللّٰهِ
لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ
مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اپنی حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہون اوسکو جو تم لوگون سے میرے پاس آ وینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب لوگ میرے ہین
یعنی میری امت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہے کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیزین نکالی ہین سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنی دین سے پھر گیے
ف اس حدیث سے وے لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گیے تھے جنکو ابی بکر صدیق نے قتل کیا یا وے لوگ
۴۲۵ مراد ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ
عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ مین تمہارے واسطے ہراول و پیشوا ہون یعنی مجھکو سفر آخرت کا قریب ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمہارا گواہ ہون
تمہارے اعمال مین خدا کی قسم البتہ اپنی حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہون اور مجھکو زمین کے خزانون کی کنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہے زمین کی کنجیان
یعنی میری امت کا ملک وسیع عمل ہوگا اور مین اللہ کی قسم تم پر اسسے نہین ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤ میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کی لالچ مین کہین پڑو اور حسد نہ کرنے لگو
۴۲۶ ف وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی ق ابن عمر اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ
يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو مینے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اوسکی مغفرت ہو تو مین

آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسی اشعری اس حدیث کے راوی ہین یہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکارکے پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا مطلب کہ حکمت سے آپکو بچا لیتا یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے انکا تم انتظار کرو
انتظار کرو غرض یہ کرنے تو میں ڈرکے اوسکو نمازین ۔ جابر بن سمرة اني لاعرف حجرا بمكة كان يسلم
٤٣٤ علي قبل ان ابعث اني لاعرفه الان مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مکہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون
جو مبعوث ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک ابھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضی سے روایت ہے کہ
مین حضرت کیساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا
٤٣٥ ق سعد بن ابي وقاص اني لاعطي الرجل وغيره احب الي منه خشية ان يكب في النار
على وجهه بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور
میرے نزدیک اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نڈالا جاوے ف یعنی اگر
اوسکو مین ندون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہوا مراد اس سے وے لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان انکے دلون مین خوب نہین جما تھا ق
٤٣٦ سليمان بن صرد اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال اعوذ بالله من الشيطان الرجيم
لذهب عنه ما يجد بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو
وہ کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہی اگر کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپسمین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی ق ابن مسعود اني لاعلم اخر اهل النار خروجا منها
واخر اهل الجنة دخولا الجنة رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فياتيها
فيخيل اليه انها ملاى فيرجع فيقول يا رب وجدتها ملاى فيقول الله له اذهب فادخل الجنة
فياتيها فيخيل اليه انها ملاى فيرجع فيقول يا رب وجدتها ملاى فيقول الله له اذهب فادخل
الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول اتسخر
بي او تضحك بي وانت الملك قال ابن مسعود فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه واله
وسلم ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال ذاك ادنى اهل الجنة منزلة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون مین جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون مین
جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بھل گھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہے خدا
اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین یہ آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے یعنی یہین
اوسکے جگہ نہین پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ جا بہشت مین داخل ہو پھر بہشت مین آویگا تو اوسکو خیال
بھر سکو گی تو پلٹ آویگا پھر کہیگا مینے اوسکو بھرا پایا سو اوس سے فرماویگا جا بہشت مین البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی

برابر نہین یارسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کردیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند کہ خدا نے میری بخشش کی لیکن
تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین محنت یادتی کا ارادہ نکرو شعر بورع وتقی کوش وصدق وصفا ولیکن میفزای بر مصطفی

۴۳۱ بیجمدودیم کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کے موطا مین ہے ق انس ؓ انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ بخاری اور مسلم مین انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لمبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو نماز مین تخفیف کردیتا ہون اوس سبب سے کہ مین جانتا ہون اوسکی ماکے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ف حضرتؐ کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اور لڑکا رونا اونپر نہایت شاق ہے تو اسواسطے حضرتؐ نماز کو ہلکا کردیتے تھے کہ مبادا عورتین خلل نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہوکے کہین نماز نہ توڑ دیوین یا جماعت کا ثواب نہ چھوڑدین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ انکو تکلیف ہو

۴۳۲ ط ابن مسعود ؓ انی لاعرف اسماءھم واسماء اباءھم والوان خیولھم ھم خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ یعنی عشرۃ فوارس یبعثون طلیعۃ بعد فتح قسطنطینیۃ حین یقال ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم مسلم مین عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون انکے نام اور انکے باپون کے نام اور اونکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وہ زمین پر بہتر سوار ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن کے بہترین سوارون سے ہین مراد ان سوارون سے دس سوار ہین جو طلایہ کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ فتح ہونیکے بعد جب انکو خبر ہوگی کہ دجال انکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہے کہ ایکبار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسینے عبداللہ بن مسعود ؓ سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود ؓ نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال آئیگا اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانون کا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے پھر چوتھے روز مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگیگا … سو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تختگاہ جب وہ فتح ہویگا تو دجال کے آنیکی خبر پہونچیگی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرتؐ نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اونکو پہچانتا ہون

۴۳۳ ق ابو موسیٰ ؓ انی لاعرف اصوات رفقۃ الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلھم من اصواتھم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلھم حین نزلوا بالنھار ومنھم حکیم اذا لقی الخیل او قال العدو قال لھم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروھم بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنیکی جب وے رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے گھرون کو پہچانتا ہون رات کو اونکی قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو مینے اوترتے وقت اونکے مکان نہین دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذری ہمکو فرصت دیا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہین لڑنے کو

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یونس سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہرچند میں سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات میں نہیں چنانچہ میں قیامت میں پہلے اوٹھونگا اور موسی کو ہوشیار پاؤنگا میں
۴۴۲ معلوم کہ وہ بیہوش ہو کر مجہسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہو گئی ق حَفْصَةُ اِنِّي لَبَّدْتُ
رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہے اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن میں پٹا ڈالا ہے سو میں احرام کو نہ توڑونگا جب تک قربانی نکرونگا
ف حجۃ الوداع میں لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اور ون سے فرمایا کہ عمرہ کر کے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہیں توڑا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میری ساتھ ہے اور قربانی والا محرم بعد قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہیں اسواسطے مین احرام کو نہیں توڑ سکتا احرام میں سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون
۴۴۳ ق ابن عمرؓ اِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّي اُظَلُّ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر میں تمہاری طرح نہیں ہون مجکو دن میں کھانا پینا ملتا ہے یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہے
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہے یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو طی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو دو یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی نکھانا کسیکو درست نہیں اصحاب نے پوچھا کہ آپ بھی طی کا روزہ رکھتے ہین کیا سبب ہے
۴۴۴ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہے تمکو درست نہیں ق ابو سعیدؓ اِنِّي لَمْ اُؤْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ
عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم
نہیں ہوا ہے کہ میں لوگون کے دلون میں سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرا کام نہیں ف اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے
کہا یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہے خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور انکے دل میں کچھ ہے
اور زبان مین کچھ اور ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے معلوم ہوا کہ نمازی پناہ میں ہے اور لوگون
۴۴۵ کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہیں ھ ابو ہریرۃ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً مسلم میں ابو ہریرۃؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہیں بھیجا کہ میں لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون میں تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفیں دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ غارت ہون
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو
۴۴۶ ہرچند کفر میں عذاب ہے لیکن دنیا میں ایسا عذاب نہیں کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا وہ سب پہ ہوا تھا ق انس اِنِّي
لَمْ اَبْعَثْهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
ریشمی کرتہ میرے پاس ہے اسواسطے نہیں بھیجا کہ تو اوسکو پہنے بلکہ تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کرتہ عمر فاروقؓ کو بھیجا عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا مردون کو حرام ہے بیچنا درست ہے لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہے

یا یون فرمایا کہ مقرر جیسے یہ دنیا کی دس گنی جگہہ موجود ہی سو کہیگا ای رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہوکر کہا
عبداللہ بن مسعود راوی حدیث نے کہ البتہ مینے دیکھا حضرت کو کہ بیشک ہنسے یہانتک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کے زمانے مین خیال تھا لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص تھے مین ادنی بہشتی ہی یعنی جب ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جہان تک اوسکا نگاہ جائیگا اوسکا
مکان ہوگا تو مرتبے والونکے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اونکے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہ کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بعید جیسے آدمی کے
٤٣٨ خیال مین نہین آسکتی ق عایشۃ انی لاعلم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی قالت فقلت
ومن این تعرف ذلک فقال اما اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد و
اذا کنت غضبی قلت لا ورب ابراهیم قلت اجل واللہ ما اہجر الا اسمک بخاری مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ نے کہ مینے کہا کہ
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو یا کہتی ہی نہین قسم کھاتی ہون محمد کے
رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا بس
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھربار کے معاملات مین معاذاللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان مین خلل ڈالے سوتون کے سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت یعنی جلن اور جلن عورتون مین پیدایشی بات ہی شرع مین
اسپر پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز و نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصًا وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو م عایشۃ ٤٣٩
انی لافعل ذلک انا وهذه ثم نغتسل مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یعنی عایشہ
ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین ف کسی نے حضرت سے مسئلہ پوچھا اگر عورت و مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل لازم ہی یا نہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے
٤٤٠ شعر در طلب کردن حقیقت کار ٭ از خدا شرم دار و شرم مدار ہق ابو ہریرۃ انی لانقلب الی اهلی فاجد
التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعها لاکلها ثم اخشی ان تکون صدقۃ فالقیها بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے
پاتا ہون سو اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال
حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہرچند یقینی بات نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاطًا حضرت اوسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ تقوی
٤٤١ اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ ابو ہریرۃ انی لاول من یرفع راسہ بعد النفخۃ فاذا
موسی متعلق بالعرش بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکے کے
بعد پھر یکایک دیکھونگا کہ موسی عرش کو لپٹے ہین ف قیامت مین صور دوبار پھونکا جاویگا پہلی بار مین لوگ مر جاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

٤٥٢ کہ تو مسلمان ہوا ہی اُسنے کہا کہ نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کو کافر سے مدد چاہنی شاید کہ وہ کافر ہیں ق الْمِسْوَرِ بْنِ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ
الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ
شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي أَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهُ بخاری اور مسلم میں مسور بن
مخرمہ اور مروان ابن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنیکو نہیں آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنیکو آئے ہیں اور مقرر
قریش کو لڑائی نے سست کر دیا اور اونکو ضرر پہنچایا ہی سو اگر وے صلح چاہیں تو میں اونکے لیے کچھ مدت مقرر کروں اور ہمکو وے کعبے جانے سے
نہ روکیں پھر صلح کی مدت میں اور کافروں پر اگر غالب ہو جاؤں تو اگر قریش داخل ہوا چاہیں جس میں لوگ داخل ہوئے ہیں یعنی مسلمان ہوئے ہیں
تو مسلمان ہوں اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت میں اونھوں نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہی اوس ذات کی
کی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ البتہ لڑا کرونگا اون سے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہاں تک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے
ف چھٹے سال ہجری حضرتؐ مدینے سے مکو چلے عمرہ کرنیکو جب مکے کی پاس اوس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہی کفار مکہ نے بُدیل بن ورقا کو بھیجا
پیغام یہ کہ ہم تمکو مکے میں نجانے دیوینگے تم سے لڑینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرت بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے
٤٥٣ سال عمرے کی قضا کو تشریف لے گئے ق الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ قَالَهُ لَهُ بخاری مسلم میں
صعب بن جثامہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے اونسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجھکو پھیر نہ دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں ف حضرتؐ حج
یا عمرے کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہ نے گورخر کا شکار کیا اور اوسکو زندہ حضرتؐ کے پاس لے آئے حضرتؐ نے اوسکو نہ قبول کیا اور یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ احرام والیکو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں ہی ان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارے سے بتلایا نہو

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر میں انّہٗ ہی
٤٥٤ ھ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ
انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یوں ہی کہ جب کوئی تم میں مر گیا عمل اوسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی ف
مصابیح میں روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تکلیفوں سے تنگ ہوکر موت نہ مانگا کرو اسواسطے کہ جب آدمی مر گیا تو عمل اوسکا قطع ہو گیا کوئی نیک کام نہیں کر سکتا
اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہی یعنی اگر ایماندار کی عمر تکلیف میں گذری تو صبر کا ثواب پاویگا اور اگر خوشی میں گذری تو
٤٥٥ شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہی ھ عَائِشَةُ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ
وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ
طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ
السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ
مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات تو یہ ہی کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر کہے
اور الحمد للہ کہے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگوں کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دیوے یا کانٹا کو یا ہڈی لوگوں کی

۴۴۷ قَالَ صلعم اِنِّي فَرَطُكُمْ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسْرُعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنِّي مُسْرِعٌ
مِنْ بَعْدِهِ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جنگ تبوک سے پلٹے کہ مین مدینہ جلد جاتا ہون سو جی
۴۴۸ میرے ساتھ جلد چلا اور جو چاہے ٹھہر جاوے یعنی پیچھے سے آوے خ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِّي وَاللهِ مَا
اٰمَنُ يَهُودَ عَلٰى كِتَابِي قَالَهُ لَمَّا اَمَرَهُ اَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ بخاری مین زید بن ثابت سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا البتہ مجھکو واللہ اپنے خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین یہ حضرت نے زید بن ثابت سے فرمایا جب اونسے حکم کیا کہ یہودیون کا خط
پڑھنا سیکھ لین ف مدینے کے گرد قوم یہودی بہت رہتی تھی حضرت سے اور اون سے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرت یہودیونکو بلاکر
لکھاتے پڑھاتے تھے سو حضرت کو خوف آیا کہ کہین لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت نکر دین تب زید بن ثابت انصاری
سے فرمایا کہ تم اونکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو اونھون نے پندرہ روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عربی کے سوا اور بولیون کا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو
۴۴۹ **فصل** اس فصل مین حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّا ہی م الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ قَالَهُ
لِرَجُلٍ مَجْذُومٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِيفٍ مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا اپنے گھر کو
پلٹ جا یہ حضرت نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا ف ثقیف کی قوم مسلمان ہونے کو حضرت پاس آئی اونمین ایک کوڑھی تھا حضرت نے اوسکو بیچ راہ مین سے
بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرت نے اسواسطے اوسکو نہ بلایا کہ کہین اوسکو لوگ حقیر سمجھا نہین تو اوسکو رنج ہو اور بعضے
لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرت نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے
کوڑھی کو اپنے ساتھہ کھلایا ہی اور اگر کسیکو نفرت آوے اور وہ اوسکی صحبت سے پرہیز کرے تو درست ہو اسکا حکم بھی اور حدیث مین
ثابت ہی ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ
لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین سے کسنے اجازت دی ہی اور کسنے نہین دی ہی سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھارے چودھری تمھارا حال ہم سے
ظاہر کرین ف بعد فتح مکہ کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کے جورو لڑکے پکڑے آئے اور اونکا مال ہاتھ آیا حضرت نے قیدی و مال اصحاب کو
مین تقسیم کر دیا بعد اوسکے اوس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ ایک بات
اختیار کرو خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو ملین گی اوس قوم نے قیدیون کو مانگا تب حضرت نے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے
بھائیون نے اسلام قبول کیا ہی مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اونکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوے اور جو اپنا حصہ دیا چاہتا ہو تو اوسکو
ہم اوسکے بدلے جو قیدی پاوینگے تو اوسکا بدلا دینگے اصحاب نے کہا کہ ہم راضی ہین ہمارے حصے آپ خوشی سے اونکو دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک
۴۵۱ شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمھارے واقف و چودھری آپ لوگون کا حال ظاہر نکرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے
اگر لوگ مسلمان ہو جاوین تو اونکے قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرت نے اونکو احسان کی راہ سے دیا م عَائِشَةُ اِنَّا لَا نَسْتَعِينُ وَفِي رِوَايَةٍ
لَنْ نَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین ہی کہ ہم کبھی مشرک
سے مدد نمانگینگے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمھاری مدد کو آیا ہون حضرت نے پوچھا

ٹھیکری دانت تو نہ توڑے اور آنکھ پھوڑتی ہے ف بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے
پھینکتے ہیں سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہے بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہے ق عایشۃ انہ لم یقبض نبی ۴۶۱
قط حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بات یون ہے
کہ کوئی نبی ہرگز نہیں مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت میں نہ دیکھ لیتا پھر مرنے جینے میں اوسکو اختیار دیا جاتا ہے ف حضرت
عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت یہ حدیث حالت صحت میں فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش میں آگئے تو فرمایا کہ الہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللّٰہم الرفیق الاعلی
یعنی الہی میں عمدہ فرشتوں کی رفاقت چاہتا ہون ق عبد اللہ بن عمرو انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا ۴۶۲
علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لہم وینذرہم شر ما یعلمہ لہم وان امتکم ہذہ جعل عافیتہا فی
اولہا وسیصیب آخرہا بلاء وامور تنکرونہا وتجیء الفتنۃ فیرقق بعضہا بعضا وتجیء الفتنۃ فیقول
المؤمن ہذہ مہلکتی ثم تنکشف وتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ہذہ ہذہ فمن احب ان
یزحزح عن النار ویدخل الجنۃ فلتاتہ منیتہ وہو یؤمن باللہ والیوم الآخر ولیات الی الناس
الذی یحب ان یؤتی الیہ ومن بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع
فان جاء آخر ینازعہ فاضربوا عنق الآخر بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے
کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے نہوا مگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق میں برا جانے
اور مقرر اس تمہاری امت کے شروع میں عافیت خدا نے دیکہ رکھی اور پچھلی امت کو بلا لگیگی اور وے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو پہلا ہلکا کر دیگا بعضا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے رو برو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہے پھر وہ مشکل کھل جاویگی اور اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہے یہی میری موت ہے سو جو چاہے
کہ آپ کو دوزخ سے دور ڈالے اور بہشت میں جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت میں آوے کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو جسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت کو اپنی امت پر بہت
کرم تھا اسواسطے جو امت میں فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکی علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا
قتل فرمایا ق ابو ہریرۃ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ثم یجمعہ الیہ ثوبہ الا وعی ۴۶۳
ما اقول بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلاویگا اپنا کپڑا جب تک کہ میں اپنی بات تمام کروں پھر اپنے
کپڑے کو اپنی طرف سمیٹے تو یاد رکھیگا جو میں کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ف ابوہریرہ کو حضرت کی ہزاروں
حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو اونکے یاد پر تعجب تھا تب اونھوں نے لوگوں سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ میں محتاج تھا حضرت کی خدمت

ساوے علی وہ کرے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ خصلتون مین سے کوئی
برابر ہو تو وہ آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ سے دور ڈالی اور ایک روایت مین ہے کہ شام کریگا ایک جو کا آیا ہو تو مین ستا
مطلب یہ ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو اوسنے شکرگذاری کی اون کا
۴۵۶ حق ادا کیا تو دوزخ سے دور ہٹا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کرے خواہ سبکو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھے عن عرفجۃ بن شریح انہ
سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ
کَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کی جمعیت اور ریاست جمع ہوئی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک کو اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی
۴۵۷ تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عن عایشۃ انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہی کہ جاؤ ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جا ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھی
۴۵۸ جب پردہ کرنیکا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جا ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ عن علی انہ قد
شَھِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ
لَکُمْ یعنی حاطب بن ابی بلتعۃ بخاری مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا
شاید کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ
کے حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکہ مین اچانک جا پہونچین اور کافرون کو غافل پا کر مار لین
حاطب نے حال مکہ والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضی اور زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین ہے میرے لڑکے بالے مکہ مین ہین میرا وہان کوئی بھائی بند نہین
ہو اونکی خبرگیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون پر راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ
یہ منافق ہے اسکو مار ڈالئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ
۴۵۹ بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا خ عن ابی ھریرۃ
انہ کان فیما مضی قبلکم من الامم محدثون وانہ ان کان فی امتی ھذہ فانہ عمر بن الخطاب
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونمین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری امت مین
اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہو اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک بیٹھے پیغمبر کے
سوا کسی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جب
۴۶۰ اگلی امتون مین محدث ہوے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا مرتبہ معلوم ہوا ق عن عبد اللہ
بن مغفل انہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکی بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقأ العین یعنی الحذف
بخاری مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن پر زخم پہنچتا ہے مگر

فضیلت اصحاب بدر

قصہ حاطب رضی اللہ عنہ

انکی برائیان انکی بھلائیان کیمیع سلامت تھا لیکن گنہگار ہو جاتے انکے خلاف شرع کامون پر راضی ہوا اور انکا تابعدار ہوا **ف**
پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم ان ظالم حاکمون کو مار نہ ڈالین آپ نے فرمایا کہ نہ مارین جب تک وہ نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کامون مین حاکمون کی
اطاعت حرام ہی اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوے جیسا یزید اور انکی
۴۷۰ کی اکثر اولاد **وصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سر پر انھم ہو **عمر انھم خیرونی بین ان یسئلونی بالفحش او**
یبخلونی ولست بباخل قالہ حین قسم قسما فقال عمر یا رسول اللہ لغیر ھؤلاء کان احق بہ منہم
مسلم مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان لوگون نے مجکو اختیار دیا ہی کہ مجھسے بری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل
مشہور کرین اگر نہ دون اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے مسلمانون کو دیا تھا عمر فاروق نے کہا
یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایماندار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہی کہ اگر یہ مسلم مال کو نہ پاتے تو مجکو
بخیل مشہور کرتے اسواسطے مینے انکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احمق جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے
۴۷۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر انھا ہی **ق عایشۃ انھا ابنۃ ابی بکر**
قالہ عند انتصار عایشۃ من زینب بنت جحش بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت
زینب کی گفتگو سے **ف** بخاری مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے
واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہی لوگ تحفہ بھیجا کرین
عایشہ کی کون خصوصیت ہے ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے مقدمے مین رنج ندو سوا عایشہ کے کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس یہی مطلب کہکر بھیجا حضرت نے
فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے
محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ پھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا سو حضرت زینب نے
حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیان عایشہ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین پھر حضرت عایشہ نے
ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو
جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو بک کے
جواب ہی نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون میں حضرت عایشہ
۴۷۲ کو حضرت بہت چاہتے تھے اور جسنے حضرت عایشہ کو برا کہا اور انسے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا **ق ابن مسعود انھا**
ستکون من بعدی اثرۃ وامور تنکرونھا قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال تؤدون الحق
الذی علیکم وتسئلون اللہ الذی لکم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا انصاری
صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کی تقدیم ہوگی اور وہ کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو کیا حکم کرتے ہین حضرت نے
فرمایا کہ جو ملک کی اطاعت کا حق ہی وہ اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے تو تم الٹ ہی قتال سے

[illegible]

کیا کرتا تھا ہر دم حضرت پاس جو حضرت سے سنتا تھا سو اپنے پیٹ کو مجکو فکر تھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید و فروخت میں مشغول
رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا اپھیلاوے جب تک کہ مین کلام
کر چکون تو وہ میری سنی حدیث کو کبھی نہ بھولیگا چنانچہ مینے اپنا کپڑا اپھیلایا پھر جب حضرت کلام کر چکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
٤٦٤ اوس سے میں کوئی حدیث حضرت کی نہیں بھولا ق ابو ھریرة انه لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة
لا یزن عند الله جناح بعوضة اقرؤا فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھو کہ خدا فرماتا ہے
نہ کھڑی کرینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہیں جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
٤٦٥ اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں ق عایشة انه لیبکی علیها وانها لتعذب فی قبرها یعنی
یهودیة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اوس یہودی عورت پر روتے ہین اور
اوسکی قبر مین اوس پر عذاب ہوتا ہے ف ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت ادھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
٤٦٦ م وائل بن حجر انه لیس بدواء ولکنه داء یعنی الخمر مسلم مین وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
شراب تو دوا نہین ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے ف صحیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہے بلکہ تو خود روگ ہے
٤٦٧ کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا دیتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین م ام سلمة انه لیس
بك علی اهلك هوان ان شئت سبعت لك وان سبعت لك سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ تیری خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے
پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد سات دن میرے پاس رہا تھا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بے قدر نہین ہے لیکن خدا کا حکم یون ہے کہ اگر مین تیرے پاس سات رات رہونگا تو اور بیبیون پاس بھی
٤٦٨ رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا م الاغر المزنی انه لیغان علی قلبی
وانی لاستغفر الله فی کل یوم مائة مرة مسلم مین اغر مزنی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک پردہ سا میرے دل پر
ہو جاتا ہے اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہے کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن
امت کے سمجھانے بجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا اسواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو
٤٦٩ استغفار کرنیکی حاجت تھی تو اورونکو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ م ام سلمة انه یستعمل
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کره فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے میں آئے کافروں کے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب مدت حضرت علی کے گھر رہے
تو حضرت نے پوچھا کتنے دنوں سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہو گئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا حضرت نے حدیث
٣٧٨ فرمائی **وصل** اِس فصل میں حدیثیں ہیں جنکی ابتدا إنّک ہے **ق** أبو ذر إنّک امرؤ فیک جاهلیة هم إخوانکم خولکم
جعلهم الله تحت أیدیکم فمن کان أخوه تحت یده فلیطعمه مما یأکل ولیلبسه مما
یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فإن کلفتموهم فأعینوهم علیه **فائدة** له حین عیّر غلاما
بأمه بخاری اور مسلم میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوذر تو ایسا مرد ہے کہ تجھمیں جہالت کی خو ہے تمھارے
غلام تمھارے بھائی ہیں یعنی آدم کی اولاد ہیں اور تمھارے خدمتگار ہیں خدا نے اونکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی اونکا مالک کیا ہے سو جسکا
بھائی جسکی ملک میں ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو عاجز کرے
سو اونپر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب اونھوں نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف**
ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنے تھا لوگوں نے اوسکا سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا
کپڑا دستور کے موافق بقدر ضرورت دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہیں ہے اور گالی دینا درست نہیں اگر کام بگاڑے
٣٧٩ جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو اگر نہ کر سکے تو آپ بھی اوس کام میں شریک ہو **ق** سعد بن أبي وقاص إنّک أن
تذر ورثتک أغنیاء خیر من أن تذرهم عالة یتکففون الناس وإنّک لن تنفق نفقة
تبتغي بها وجه الله إلا أجرت بها حتى ما تجعل في في امرأتك قال فقلت یا رسول الله
أخلّف بعد أصحابي قال إنّک لن تخلّف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله إلا ازددت
درجة ورفعة ولعلک أن تخلّف حتی ینتفع بک أقوام ویضرّ بک آخرون
اللهم أمض لأصحابي هجرتهم ولا تردهم على أعقابهم لکن البائس سعد بن
خولة **فائدة** له لما عاده بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے
وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے
اوسکا ثواب پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ اپنی جورو کے منہ میں ڈالیگا یعنی اوسکا بھی ثواب پائیگا کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں چھوڑا جاؤنگا
اپنے ساتھیوں کے پیچھے بعد اونکے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے میں چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کریگا تو تیرا
مرتبہ و درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر پاوینگے تجھسے
اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر الٰہی امضا جاری اور تمام رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اونکو ایڑیوں
پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے یعنی باوجود ہجرت کے پھر مکے میں آکر مر گیا یہ حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو
تشریف لے گئے **ف** صحیح بخاری میں ہے سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں حجة الوداع میں بیمار ہوا آنحضرت میری دیکھنے کو آئے میں نے کہا کہ میں بیمار ہوں
زندگی کی توقع نہیں اور میں مالدار ہوں اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوا کوئی میرا وارث نہیں جو ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں دو حصے خیرات
کروں حضرت نے فرمایا نہیں پھر بیٹی کو آدھا مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کروں حضرت نے فرمایا کہ تہائی

۴۷۳ ق زید بن ثابت ... ایسی بادشاہی سلطنت علما کہتے ہیں کہ خدا تمکو صبر کا ثواب دیگا اوسکی اطاعت چھوڑ دو ایسا امر نا کرو تو نہوے
اِنَّهَا طَيْبَةٌ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کپٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص مدینے میں حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پھر
۴۷۴ کہا پھر نہ مانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُمّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ اَنَّهَا قَالَتْ
بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ اِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثَتْ اِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا
بِشَيْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا
اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيْهَا بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے جنکا نام نسیبہ ہے روایت ہے
کہ حضرت نے ایکبار زکوٰة کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر میں حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہیں ہے مگر نسیبہ نے
اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہو جو آپنے اوسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوٰة کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن محتاج کو
پہونچ گیا اور اوسنے پھر کچھ اوس میں سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہو گیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا
۴۷۵ ق عائشہ انها كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ يعني خديجة بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی
اور ایسی تھی یعنی اوس میں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد اوس سے ہوئی ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت کی کسی بی بی پر
رشک نہیں آیا اسواسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجھکو رشک آتا تھا اس واسطے کہ حضرت
اونکو بہت یاد کرتے تھے حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا ایک روز میں نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو بہت یاد کرتے ہیں شاید اونکی برابر دنیا میں
کوئی عورت نہیں ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھا دیا
عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اون سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھیں سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب
حضرت طاہر تینوں بیٹے لڑکپن میں گذر گئے چار بیٹیاں ندہ ہیں یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ سوا حضرت فاطمہ
کے کسی کی اولاد باقی نہیں رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھیں پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن میں گذر گئے خلاصہ مطلب حضرت
کی حدیث کا یہ ہے کہ مجھکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک تو یہ کہ اوس میں خوبیاں بہت تھیں دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی
۴۷۶ ق علي انها لا تحل لي انها ابنة اخي من الرضاعة يعني بنت حمزة مسلم میں علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجھکو حلال نہیں ہے تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی
عورتوں سے اکثر نکاح کرتے ہیں ہمارے خاندان سے کیوں نہیں کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھارے خاندان میں کوئی ہے میں نے کہا کہ ہاں حمزہ کی بیٹی موجود ہے
۴۷۷ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ابو ذر انها مباركة انها طعام طعم يعني زمزم مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
زمزم کا پانی برکت الٰہی ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسی ہی زمزم کے پانی سے آسودگی ہوتی ہے حضرت ابو ذر سے ... السلام

مین غیر ہوا تب پوچھا کہ تجھ کس نے بھیجا ہے مین نے کہا کہ خدا نے تب مین نے پوچھا کہ کیا پیغام لیکر بھیجا ہے تب فرمایا کہ اپنے بندون کو میری بات یعنی پیغام پہنچانا ہے تب پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو ایک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مین نے کہا کہ
حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ
۴۸۳ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہو کر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا ص ابن عمر
اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ اِسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبداللہ
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا مین تک
لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہے صدیق اکبر نے
عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بدون ہتیار لٹک جاتی ہے مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامہ کو
ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرائش کی راہ سے ہے تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بے قصد بے اختیار ہے لٹک جاوے تو معاف ہے
۴۸۴ **وصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَنْتُمْ ہے **ق** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ
ربما در دو نسخہ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ
شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی بالکیت کے بیان مین بہ نسبت
دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھہ کاٹکے دلادون تو وہ شخص نہ لیوے
پرائے حق کو سو اسکے کچھہ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے
دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے
۴۸۵ **ص** اَبُوْ قَتَادَةَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَهٗ قَبْلَ لَيْلَةِ
التَّعْرِيْسِ بِيَوْمٍ مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلے گے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے
جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایکدن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین
۴۸۶ فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب لیٹ رہے نماز فجر فوت ہو گئی پھر قضا جماعت سے پڑھی **ص** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ
فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر
پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچوگے جب تک کہ دن نچڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوسپر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھہ بھی ہاتھ نہ لگاوے
جب تک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ
حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کسنے ہاتھ لگایا معلوم ہوا
دو آدمی تھے حضرت ان پر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر تھوڑا تھوڑا لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ
اور منہ دھو کر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے سے خوب جوش مار کر سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

خیرات کے واسطے بہت ہی بہتر ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثوں کا حق مقدم ہے فقیروں پر تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں
اور جو روپیہ کہ لوگوں کو کھانے کے لیے دیتے ہیں تو اس میں بھی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کو مکے میں رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے
مکے کا رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو ہمیں پھر رہنا مکروہ جانتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب میں نقصان نہیں اور تم کو زندگی
بندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت میں ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور
٤٨٠ ہجرت پر ثابت رہیں بعد اوسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع میں مر گئے تھے افسوس کیا ق ابن عباس اِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ
فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ
بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ
بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ ق بخاری اور مسلم میں
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب ایک قوم کے پاس آویگا جو کتاب والے
ہیں یعنی یہود اور نصاریٰ ہیں تو جب تو اونکے پاس جاوے تو اونکو پہلا اس طرف بلائیو کہ گواہی دیویں اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہیں اور یہ کہ محمد
خدا کا رسول ہے سو اگر وے اس بات میں تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر ہر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں
سو اگر وے اس میں بھی تیرا کہنا مانیں تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اونکے مالداروں سے لی جاوے سو اونکے محتاجوں پر
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانیں تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ میں جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر ایسے مظلوم کی
بد دعا سے سو بات یوں ہے کہ مظلوم کی دعا میں اور خدا میں کچھ آڑ نہیں یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہے کسی پر ظلم نکر ؎ شعر
ازاہِ مظلوماں کہ وقتِ دعا کردن اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ٤٨١ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْأَوَّلُ
اللَّهُمَّ أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَهُ لَهُ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے
فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی ہے جیسا اگلے زمانے میں کوئی شخص کہہ گیا ہے کہ الٰہی مجھے ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی میں سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اپنے دوست کو دے دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہاں ہے سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دے دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
٤٨٢ عمدہ بات ہے عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ
ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَهُ لَهُ حِينَ قَالَ إِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم میں عمرو بن
عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھ سے نہ ہو سکیگا اس وقت میں کیا تو نہیں دیکھتا میرے حال اور لوگوں کے حال کو
دیکھتا ہے یعنی ابھی کفر غالب ہے اور اسلام مغلوب ہے لیکن پھر جا اپنے لوگوں میں پھر جب تو میرا حال سنیو کہ میں کافروں پر غالب ہوا تو میرے پاس آئیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اونسے کہا کہ میں تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم میں عمرو بن عبسہ سے یوں
روایت ہے کہ میں کفر کے وقت میں بھی کافروں کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر میں نے سنا کہ ایک شخص مکے میں غیب کی خبریں دیتا ہے میں اسی
اشتیاق سے مکے گیا دیکھا حضرت کافروں کے غلبے سے اپنے مکان سے نہیں نکل سکتے ہیں حضرت کے پاس گیا پھر میں نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا

تمت الاحادیث المصدرة بانک

کہا ابوسعید نے پھر اترے ہم دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو ملنے والے ہو اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کریگا
سو توڑ ڈالو روزے کو سفر میں صرف روزہ توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہوگیا تب ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم
سفر میں روزے رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال کہ فتح ہوا حضرت مدینہ سے رمضان میں نکلے جہاد کو جب مکے کے قریب پہنچے
تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہے لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہے مگر جہاد میں توڑنا افضل ہے
۴۹۲ کہ وہاں طاقت کا کام ہے بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا ق حُذَيْفَةُ اِنَّكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید تم بلا میں
ڈالے جاؤ ف حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ یا حضرت کیا
ہمارے واسطے کچھ اسکا خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سات سو تک ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پہنچے کہ ہم لوگ
۴۹۳ علانیے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور بعد اسکے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ
اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادٰى لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ بخاری و مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک کہ تم لوگ میرے برابر نہیں جان لو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہوجاتا تو برابر اتنے طے کے روزے رکھتا جاتا
کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں طے کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے
ساتھ طے کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہوگیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا کرتا کہ لوگ عاجز ہوکر طے کرنا
۴۹۴ چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی طے کا روزہ حضرت کو درست تھا اوروں کو نہیں ص ابن عباس اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ
مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل
ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو
قیامت میں یہ کچھ بھی نہ رہیگا پیر تک بھی برہنہ ہوگا جیسے ننگے مادر زاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں وہ حدیث ہے جس میں اِنَّكُنَّ کی لفظ ہے ق عَائِشَةُ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ
۴۹۵ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ق ١٩ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف
ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیسے خلاف بات کی تکرار کرتی ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا کہ جس میں انتقال ہوا
ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکر سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے کہا کہ
ابوبکر نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھاوینگے کھڑا ہونا مشکل ہوگا سن نہ سکینگے قرآن کی آواز لوگ سو آپ عمر کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے
فرمایا ابوبکر ہی سے کہو نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میں نے حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
حضرت کی حیات میں سترہ نماز صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو مرد حضرت کا مصلی تھا وہی حضرت کے
بعد امام ہو سو اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو ویسا ہی کیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیدے تو یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اوسکو ولیعہد کیا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں اِنَّمَا ہے ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ ۴۹۶
مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ

بیان امامت صدیق اکبر بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٤٨٦ اسلیے روایت مین شرار ہو ۔ خ ابو ہریرۃ انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیمۃ
فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ حرص کروگے حکومت پر حالانکہ
حکومت کا قیامت مین پچھتاوا ہوگا یعنی کیون ہم حاکم بنے تھے جو آج حساب و عذاب مین گرفتار ہوے سو وہ دودھ پلانے والی اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری
ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام
حکومت کا برا ہے اوسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار رہتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے ق
٤٨٨ جریر انکم سترون ربکم کما ترون ہذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل
طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری مسلم مین جریر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نکرسکوگے اوسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے
اوسکے دیدار مین کچھ حجاب و آزار نہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہین دیتا سو اگر تم سے ہوسکے کہ نہ غافل ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج
ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف
صحاح مین جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ خدا کا دیدار قیامت مین چاند اور دن کی طرح کھلا ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اونکے نصیب مین نہین
انکار ہی کیا چاہیے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے ٤٨٩ ابو ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا
القیراط ویروی ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ
ورحما مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم فتح کروگے اوس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہے ایک روایت مین آیا ہے
کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو وصیت قبول کرو اوس کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان
اور ناتا ہے ف قیراط نصف دانگ ہے یعنی کچھ وزن مین پانچ جو کے برابر ملک مصر مین اوسکی بہت چال تھی اور بادشاہ مصر نے
ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اور ان سے حضرت ابراہیم پیدا ہوے اسواسطے مصر والون کو امان و پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل
کی ماں مصر کی تھین اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہین تو مصر والون سے عرب کا ننہالی رشتہ ہوا اسواسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کی حضرت نے فرمایا
٤٩٠ خ انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اورونکو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگون کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرو یہانتک کہ
تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایکبار انصاریون کو بلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو
بھی اتنی جاگیر دیجئے جیسے ہمکو دیتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت و ریاست کا حصہ نا
٤٩١ م ابو سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم قالہ حین دنا من مکۃ قال ابو سعید
فمنا من صام ومنا من افطر فقال انکم مصبحوا عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا
ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرت نے جب مکہ کے قریب ہوے

اونکو سبب بیوفائی کے ہوا سو اسکی حرمت اور قدر سمجھتی ہو اور اسکی حفاظت اور اطاعت اپنے لشکر کو ضروری ہو سو اگر سردار خدا کے ڈر سے حکم کرے
499 اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب سے اوسپر عذاب ہوگا ق البراء بن
عازب انما الخالۃ ام بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ما ہی یعنی ماں کے برابر ہی ف
علی مرتضی اور جعفر طیار اور زید میں گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش میں کہ اوسکے ماں باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو ہم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح میں ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح میں ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے
500 نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاتے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اسامۃ بن زید انما الربا
فی النسیئۃ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے میں ہے ف بیاج نام ہی ایک
جنس وزنی میں زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہیں اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا بیاج نہیں سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ
501 لینا بیاج نہیں ہی وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشۃ انما الرضاعۃ من المجاعۃ
بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہی ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام
ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی میں ہے کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک بے دودھ نہیں جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا اعتبار نہین وہ
502 نکاح کو نہیں روکتا م ابو سعید انما الماء من الماء ھذا الحدیث منسوخ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلی تو پانی یعنی غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ
503 ہی چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلی یا نہ نکلے ق جابر انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا
وتنصع طیبہا بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو جیسے بھٹی ہی لوہار کی چھانٹتی ہی میل کچیل کو اور
نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے میں آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
504 یعنی منافق اور بے ایمان مدینے میں نہیں رہ سکتا ایماندار اوسمیں ٹھہرتا ہی ھ رافع بن خدیج انما انا بشر اذا امرتکم بشیئ
من دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیئ من رایی فانما انا بشر مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہون جب میں تمکو تمہارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب میں تمکو کچھ اپنی عقل سے
دنیا کی صلاح بتلاؤن تو میں بھی آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے میں آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور میں پیوند کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری طاعت تمپر دین کے کامون میں ہی اور
دنیا کے کام میں واجب نہیں اسواسطے کہ میں بھی آدمی ہون دنیا کے کام میں اگر میری عقل میں کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین میں جو میں فرماتا ہون وہ اللہ کا حکم ہو
505 اور کرنیکے نفع نقصان کو میں بیان ہو ق ابن مسعود انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب میں بھی
بھول جاؤن تو مجھکو یاد دلا دیا کرو ف صحاح میں عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا ہی حضرت نے فرمایا کیا بات کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے بجاے چار کے پانچ

عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوا اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمھاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہو جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہے مثل تمھاری اے مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو اے مسلمانون سو وے لوگ تم ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری دونی ہے سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی عجیب ہے کہ کام ہمنے خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہری تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین پھر خدا فرماویگا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہون اوسکو دون ف یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور یہی شکل بلکہ بطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ متی کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور ٹھہرا کے اونھین اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہوگئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری دینے کی مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم موخر ہو جائینگے بہت لوگ ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدگی اور ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ سب سے پچھلی امت ہے یہ خدا کا کرم ہے یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو

۴۹۷ کیا ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے

۴۹۸ تئین آپ ہلاک کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو ه اَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین ہے سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑتے ہین اور بچتے ہین

ف بیان تفضیل امت محمدی از حدیث انجیل

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

فرمایا کہ میں نے تم کو جیسا کہ حکم دیا تھا تو ہر حال کہ سیتا ہوا لتا ہے حدیث فرمائی یعنی شرح میں دیکھا حضرت بلال نے بچی کی ماہرت ثابت گرمی سے
بازرہنے ہیں اسی کی ظاہر ماہم مر ہر چیز سے جب تھا تمھارا دین کہ کیا تھا میہا ہے ہوا ٹھا لیا یہ کہ میں تھا نہ تھا سخت گرم

511 ف ابو ہریرہ انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ امام تو اسی لئے ٹھہرا یا گیا کہ اسکی پیروی کیجیے سو اسکے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرے ف اس حدیث سے
کہ اگر امام کسی عذر سے نماز بیٹھ کر پڑھتا ہو تو مقتدی کیا کرے امام محمد کے نزدیک جب امام بیٹھ گئے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھیں اور
امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز میں امامت کا درست نہیں اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے
ہو کر نماز پڑھیں چنانچہ حضرت نے آخر عمر میں بیٹھ کر امامت کی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پہلے فعل سے یہ حدیث تو لی
512 منسوخ ہوگئی ف ابن عباس انما حرم من المیتۃ اکلھا تھا عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مردار کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرت نے ایک مری ہوئی بکری کہ پھینک دی تھی فرمایا کہ اسکی کھال کیوں نہ کھینچ لی اور دباغت سے
کیوں نہ پاک کر لی کہ تمہارے کام آتی لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال لینا تو منع نہیں
513 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور سینگ ناخن اور پر اور پٹھا لینا درست ہے خ ابو ہریرۃ انما سمی
الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاذا ھی تھتز تحتہ خضراء بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام
اسی لئے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین میں ایک بار بیٹھے تھے سو سبز ہو گئی ف خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے انکی برکت
514 زمین سرسبز ہو گئی تو وہ خضر مشہور ہوئے یعنی ہرے بھرے ف عمار بن یاسر انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ھکذا
ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاہر کفیہ ووجھہ وفی روایۃ ثم
ضرب بیدیہ الی الارض فنفض بیدیہ فمسح بوجھہ وکفیہ ق الا لہ بخاری اور مسلم میں عمار بن یاسر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ
زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونوں اپنی ہتھیلیوں پر اور اپنے منہ پر اور دوسری روایت یوں ہے کہ پھر
دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں کو یہ حضرت نے عمار کو فرمایا ف روایت ہے
کہ حضرت نے عمار کو کسی کام کو بھیجا تو انکو نہانے کی حاجت ہوئی تو مٹی میں پانی نہ پایا تو مٹی میں یوں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل میں پانی
سب جگہ پہنچانا ضرور ہے ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمار کہتے ہیں کہ یہ قصہ میں نے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونوں کا بدلا ہے جیسا کہ پانی ہو یا نہ ہو امام احمد کے مذہب میں تیمم ایک ضرب ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظم اور
امام شافعی اور امام مالک کے مذہب میں تیمم میں دو ضربیں ہیں اور انکی دلیل اور حدیثیں ہیں چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر سے روایت کی
کہ حضرت نے فرمایا کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب منہ کو اور دوسری ضرب ہاتھوں کو کہنیوں تک اور سنن ابی داؤد میں عمار سے اسی طرح کی روایت ہے
515 حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم میں نہیں باقی اسکی تفصیل شرح سفر السعادت کی شرح میں مذکور ہے ابن
عباس انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف وفی الذی یصلی وھو معقوص متفق علیہ مسلم میں عبد
اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اسکی مثال جو بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا نماز پڑھے

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پس یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان مقتضا بشریت ہے پیغمبر کو بھی ہوتا ہے لیکن
٥٠٦ پیغمبر کے سہو میں حکمت الہی ہوتی ہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ اسی سے معلوم ہوا ق اُمّ سلمہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهُ يَاتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ
قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں
البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے
تو فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے موافق سو جو کوئی ہو کہ جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اوسکو لے چاہے اوسکو
٥٠٧ چھوڑ دیوے ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا
سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا انکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اون میں کوئی شریف
اور رئیس چوری کرتا تھا اوسکو چھوڑ دیتے بے سزا لیے اور جب اون میں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم خدا کی اگر فاطمہ
محمد کی بیٹی چوری کرے تو مقرر اوسکا ہاتھ کاٹوں ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف زادی تھی اوسنے چوری کی لوگوں نے اوسکی
سفارش کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی میں سفارش کرتے ہو اوسکی سفارش حضرت نے نمانی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے
ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں رعایت کسی کی روا نہیں ہے اگلی امتیں اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانے میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی
کرنے سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفے اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنی
حسین کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے
٥٠٨ برابر ہے شریف اور رذیل کا اس میں کچھ فرق نہیں خ ابن عمر اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ
صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی مدت جو تم سے
اگلے امتیں ہو چکیں ہیں اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی
٥٠٩ زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ پھنسو خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
شَيْءٌ وَّاحِدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں حضرت نے خیبر کا
پانچواں ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں
اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور سب حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئی
کفر اور اسلام میں رنج اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہی سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی بنی مطلب کو آل میں داخل سمجھتے ہیں
٥١٠ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
کسی گھر میں جانے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف صحاح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر میں جھانکنے لگا حضرت نے

بیٹے میں ایک شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتیں اوسکی ظاہر ہوتی تھیں بعض لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ دجال ہے ایک روز عبداللہ بن عمر کو ملا عبداللہ نے
اوسکو غصہ دلایا غصے سے ایسا پھولا کہ راہ بند ہو گئی حضرت حفصہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمر کو تب یہ حدیث سنائی یعنی دجال غصہ ہو کر
نکلیگا تو نے ابن صیاد کو کیوں غصہ دلایا شاید یہی دجال ہو تحقیق یہ ہے کہ اسکے سوا دجال اور شخص ہے چنانچہ اوسکا مفصل حال اوپر حدیث میں
٥٢١ تمیم صحابی نے اوسکو جزیرہ میں دیکھا اوسکا قصہ حضرت سے کہا خ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ
ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو یہی کفایت کرتا ہے کہ تین چلو
اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہا لے تو پاک ہو جاوے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت میں اپنے
سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہوں کیا میں غسل کی حالت میں چوٹی کھول ڈالا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالوں کی جڑ تک پانی
٥٢٢ پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل میں جوڑا کھولنا ضرور ہے ع عُمَرُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا
خَلَاقَ لَهُ مسلم میں عمرؓ فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ

٥٢٣ تیسرے باب میں جو حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لا آیا ہے ق اَبُو مُوسٰى لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُشْرَكُ
بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ ایذا
سنکر صبر کرنے والا اور عفو کرنے والا نہیں حال تو یہ ہے کہ لوگ اسکے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اولاد اوسکی ٹھہراتے ہیں پھر بھی ان کافروں کو آرام میں رکھتا
ہے اور روزی دیتا ہے ق اِبْنُ مَسْعُودٍ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ
لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں
اوسی واسطے اوسنے بیحیائی کے کام ظاہر اور چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت
پسند آتی ہو اور اسی واسطے اوسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہے اور اسما بنت ابی بکر کی روایت میں یوں ہے کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہیں
٥٢٥ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَهُ لِاَعْرَابِيٍّ دَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ
بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھے کچھ حرج نہیں یہ تپ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اگر خدا چاہے یہ حضرت نے
ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیماری پوچھنے کو گئے تھے ف یعنی بیماری مسلمان کے گناہ دور کرتی ہے پھر کچھ حرج کی بات نہیں سنت ہے کہ بیمار کو دیکھنے
٥٢٦ جاوے تو یوں کہے لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اوسکا مطلب یہی ہے جو اوپر بیان ہوا م جَابِرٌ لَا تَاْكُلُوا بِالشِّمَالِ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے
ف سنت ہے کہ شریف کام داہنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کپڑا پہننا اور کمتر کام بائیں ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک
٥٢٧ سکھانا م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَاِذَا
رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ امام سے آگے نہ بڑھو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو

۵۱۶ ف ان کو چاہئے کہ نماز پڑھا کرین اور ... حدیث مین ... انّما مثلی
ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الدوابّ والفراش یقعن فیه وانا آخذ بحجزکم وانتم
تقحّمون فیه مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثال اور میری امت کی مثل ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر
کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم گرے پڑتے ہو اوس مین ف یعنی لوگ بعد
گناہون سے تامل کرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے ان نادانون کو بچات
۵۱۷ دیتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان سمجھتے نہین ف ابوہریرہؓ انّما هذا من اخوان الکهّان
قاله لحمل بن مالک بن النابغة بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ کاہنون
کے بھائیون مین سے ہے ف ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرت نے اوسکے عوض مین ایک غلام دلایا
تو حمل بن مالک نے سجع جوڑ کے یون کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلک یطل یعنی کیون عوض دیجیے اوسکا جسنے
نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرت نے اوسکے حق مین حدیث فرمائی کاہن عرب مین وے لوگ تھے جو ہونے والی باتین
جنون سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچی بات مین سو جھوٹ ملا کر سجع یعنی تک جوڑ کے نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص بھی
ویسی ہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہے یہ بھی انہین مین داخل ہے اسیطرح ہندوستان مین بھی ناحق ناحق خلاف شرع باتون مین
نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بدعتی تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہے معاذ اللہ کہ خدا اچا ہے بھنگ بوزہ
نا نماز روزہ کسینے بھنگ بوزہ دیا کسینے نماز روزہ اسی طرح اور بہتری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور
۵۱۸ خدا و رسول کے دشمن هم عبداللّٰه بن عمرو انّما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الکتاب
مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے ف
عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین اختلاف کرتے تھے حضرت اونکی گفتگو سنکر غصہ ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی
مطلب یہ کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو آدمی اختلاف نکرے یہ نہین کہ ایک کو تو مانے اور دوسری قرأت کا انکار کرے
۵۱۹ بلکہ دونون کو مانے ف زینب بنت جحش انّما هی اربعة اشهر وعشر وقد كانت احداكن
فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی رأس الحول بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت کی
خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس دن کی تو عدت ہے اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے
بعد ف مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت سے ایک عورت نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے سو وہ عدت بیٹھی ہے اور اوسکی آنکھ دکھتی ہے
کیا مین اوسے سرمہ لگادون حضرت نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے دنون مین دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور
برے کپڑے پہنتی سرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا گدھا یا کوئی پرندہ لاتے اسکو چھوتی اور مینگنی اسکے پھینکتی تب
عدت سے باہر آتی شرع مین یہ مصیبت سو تھوڑی ہی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کتنے دن خاوند کے گھر مین رہے اور کچھ سنگار نکرے سو حضرت نے
۵۲۰ فرمایا کہ اسلام مین ان کی مصیبت کیسی آسان ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین ہو سکتا حفصہؓ انّما یخرج من غضبة یغضبها
یعنی الدجال مسلم مین حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال نکلے گا غصہ سے کہ غصہ کیا کریگا ف حضرت کے وقت

مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بناؤ روح والی چیز کو نشانہ **ف** عبد اللہ بن عباس نے چند جوانون کو
دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ بٹھا کے تیر اوس پر مارتے ہین یعنی اوسکو نشانہ بنائے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے اس پر لعنت کی ہے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ
زندہ جانور کو چونگ بناتے ہین نہایت ظالم ہین اور کمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہے
٥٣٤ **ق** ابن عمر لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھر مین جب سویا کرو **ف** اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہے بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدھی رات کو گھر جل گئے تھے
٥٣٥ **خ** ابو ہریرة لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو کیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو **ف** بعضے نوجوان اصحاب کہتے تھے کہ اگر ہمکو کافر ملین
تو خوب مارین اونکو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگ گئے تو گنہگار ہوگے
٥٣٦ **خ** ابو ہریرة لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
٥٣٧ فرمایا اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہے جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے **ف** یعنی گھرون مین مردون کی
طرح بے عمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے **م** ابو مرثد الغنوي لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَ
٥٣٩ لَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو **ف**
یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور پاخانہ اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین
٥٤٠ **خ** ابو ہریرة لَا تَحَاسُدَ وَلَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ
رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا
لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک ولیت یون ہے کہ حسد کرنا
لایق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ جسکو خدا نے قرآن دیا ہے سو وہ اسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہے تو وہ کہے کہ اگر مجکو
بھی قرآن آتا یا تحقیق ہوتی جیسے اسکو ہے تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے دوسرا وہ جسکو خدا نے مال دیا ہے سو وہ اسکو بجا خرچ کیا کرتا ہے
تو وہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہے تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہے **ف** حسد یہ ہے کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور
چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہے اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا اللہ سے غصے ہوتا ہے کہ کیون اسکو دیا مجکو نہ
دیا اگر کسی کی نعمت دیکھکر آرزو کرے کہ خدا مجھکو بھی ایسا دے تو درست ہے یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین
٥٤١ **ق** ابو ہریرة لَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکرو اور دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالچ نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت
نرکھو اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیر نکرو اور ہو جاؤ خدا کے بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت
٥٤٢ اور پاسداری ہوتی ہے ویسی سب مسلمانون کرو اور کفر کی بری عادتین چھوڑو **م** ام الفضل لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ
وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

رکوع مین کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللّٰہم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ ہے کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع
۵۲۸ اور سجدہ پہلے کرے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین ست ق ابن مسعود لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتها لزوجها کانہ
ینظر الیها بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان
کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے ف یہ بات کہ دوسری عورت کی شکل اپنے خاوند سے کہیگی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اسواسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا بعد کی
۵۲۹ ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہے ص ابو ہریرۃ لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو میوہ کو جب تک اوسکی بہتری ظاہر ہو
یعنی جب تک گدر نہوا اور نہ میوہ کو چھوہارے کے عوض ف اوسے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہو ف
امام شافعی نے کہا کہ جبتک کہ پھل گدر نہو بیچنا درست نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر پھل کو پھل کے عوض بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
۵۳۰ اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہو گیا ھ ابو ہریرۃ لا تبدؤا الیہود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدہم
فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو
اور جب تم اونسے ملاکرو کسی راہ مین تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور جو
اگر وہی سلام کرین تو جواب مین کہیے وعلیکم یعنی تمپر وہ ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ اوس زمانے مین لوگونکو اپنے ہلاک ہونیکا خوف تھا
۵۳۱ ذلت کے لائق ہے ق ابو بشیر لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم مین ابو بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف
گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے یا اسواسطے کہ دوڑانے اور چرنے مین کہین اٹک نجاوے یا یہ ہے
۵۳۲ لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین ھ ابن عمر لا تبیعوا
الثمر حتی یبدو صلاحہ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو میوہ کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر
۵۳۳ اور زرد نہ ہوا اور صحیح نہ ہو ص عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرہم بالدرہمین مسلم مین عثمان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینار کے عوض اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درم کے عوض ف یعنی چاندی سونے مین
۵۳۴ زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ابو سعید لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی
بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائبا بناجز
بخاری مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر کو برابر اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی
مگر برابر کو برابر اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول اپ کی چیزین جب ایک ہی جنس ہو تو اوسکا برابر
بیچنا درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور ٹھہرا لینا بیاج ہے اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو
یعنی نقد ٹھہرا اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی جائز نہین درست
۵۳۵ چاندی سونے کے مین اگر برابر ہے لیکن اگر بہت میل ہو تو اوسکو حساب کر لیوے ط ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت میں بیہوش ہو جاوینگے تو اول میں ہوش میں آؤنگا تو میں موسیٰ کو اس طرح دیکھونگا کہ
عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجرا ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ
یہ ہے کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اگر حضرت کو فضیلت ہے تو اور راہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی
551 حقارت نکلے **خ م** ابو طلحۃ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری میں ابو طلحہ سے روایت ہے
552 کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہیں جاتے اوس گھر میں جسمیں کتا ہو یا جاندار کی تصویر ہو **ق** ابن عمر لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسھم ان یصیبکم ما اصابھم الا ان تکونوا باکین بخاری او مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانوں میں جن لوگوں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہیں تم پر عذاب پڑے جیسا اون پر پڑا اگر وہاں خوف سے روتے
جاؤ تو مضایقہ نہیں **ف** بخاری او مسلم میں ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک میں جسکا نام حجر ہے گذرے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہاں سے جلد نکل گئے اور وہاں کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہوا
کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہاں قیامت تک خدا کی مار او برکتی رہتی ہے قوم ثمود میں حضرت صالح پیغمبر تھے جب ان لوگوں نے پیغمبر کو نہ مانا تو ان پر عذاب آیا
553 سب مر گئے اونکا مکان شام او حجاز کے درمیان ہے ۵ ام سلمۃ لا تدعوا لانفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی
ما تقولون مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کرو اپنی جانوں کے واسطے سوا نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین
کہتے ہیں تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ اسکا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم میں اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے
554 تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہیں برا مکرو نہیں تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جابر لا تذبحوا الا
مسنۃ الا ان تعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال کرو قربانی میں مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم
555 درست نہیں لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے **م** ابو ہریرۃ لا تذھب اللیالی والایام حتی یملک
رجل یقال لہ جھجاہ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن آخر نہو نگے جبتک بادشاہ نہوگا وہ جسکا
نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہیں کہ کب ہوگا
556 اور کہاں ہوگا **ق** ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض
بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ و جریر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جائیو کہ تم لوگوں میں بعضے
بعضوں کی گردنیں مارین **ف** حضرت نے آخر عمر میں حجۃ الوداع میں یہ حدیث فرمائی یعنی آپسمیں ایک دوسرے کو قتل کرنا کافروں کی
557 عادت ہے تم ایسا نکرنا **ق** انس لا تزال جھنم تقول ھل من مزید حتی یضع فیھا رب العزۃ قدمہ
فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضھا الی بعض بخاری او مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ
بزای المعجمۃ ۱۲
دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم اور سمٹ
جائیگی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھوں کافر اوسمیں پڑینگے اوسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اوسمیں رکھیگا تب

ف امام شافعی کے مذہب میں پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہوا ایک یا دو بار سے نہیں موجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایک بار
٥٤٣ دو بار بھی نکاح منع ہو اسواسطے کہ قرآن میں مطلق ہے ایک بار دو بار کی قید نہیں واللہ اعلم م عائشۃ لا تحرم المصۃ ولا
٥٤٤ المصتان مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہیں کرتا م ابو جری الہجیمی
لا تحقرن من المعروف شیئا ولا تعد اخاک عدۃ فتخلفہ مسلم میں ابو جری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھو یعنی ثواب سے خالی نہیں اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
٥٤٥ کرے م عبد الرحمن بن سمرۃ لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم مسلم میں عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ
٥٤٦ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم درست نہیں م عبد المطلب بن ربیعۃ
ان ہذہ الصدقۃ لا تحل لمحمد انما ہی اوساخ الناس مسلم میں عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مال
نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے ف یعنی بنی ہاشم نے حضرت سے کہا تھا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوٰۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تا کہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اوروں کو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری آل ہو تمہارے
لائق نہیں کہ لوگوں کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ انکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
٥٤٧ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی م ابو ہریرۃ لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام
من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ
احدکم مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتوں میں سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضائقہ نہیں کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو ان میں جمعہ بھی آجائے
ف جمعے میں غسل کرنا اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہے اسواسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اون کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہیں
٥٤٨ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں ہے کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاوے م ابن مسعود
لا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فہلکوا بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اختلاف نکیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تم سے آگے تھے اونھوں نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے ف عبد اللہ بن مسعود سے
مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا تھا میں اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونو
٥٤٩ خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرأت جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو م ابو ہریرۃ لا تخیروا بین
الانبیاء بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبروں میں ایک دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری
میں سب برابر ہیں یہ نجانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ پیغمبروں کا ایمان لانا فرض ہے باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہے
٥٥٠ اوسکے بیان اور اعتقاد میں مضائقہ نہیں ف ابو سعید لا تخیروا بین الانبیاء فان الناس یصعقون
یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا انا بموسی آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری
افاق قبلی ام جزی بصعقۃ الطور بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے کہا کہ سب پیغمبروں میں مجکو بہتر نکہو

مبر کریں یعنی اپنا اختیار کریں اور جدا ہوں تو پہلے عائشہؓ سے اللہ اور رسول کو اختیار کریں اور دنیا چھوڑا اور عمر بھر باقی رہیں حضرت کی
۵۶۵ اور حال کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیوں سے نفرت آئیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذر چکا
عَائِشَةَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردونکو
گالی مت دو اور برا مت کہو سو وے تو پہونچ گئے اپنے کیے کو ف یعنی مردونے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر میں ثواب یا عذاب اونکو پہونچ گیا اب اونکو
۵۶۶ برا کہنا بے فائدہ ہے بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے ص أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ برا کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے
برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام
نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اور ہمیں کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم میں اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن
میں جا بجا اونکی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تا قیامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو برا کہنا
۵۶۷ کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اون سے اور بولوں جو حضرت کے اصحاب کو برا کہتے ہیں و دیدہ و دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہیں ص سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ
لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا
إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ مسلم میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی
والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا اسو تو یوں کہیگا کہ یہاں فلانا غلام ہے جیسے یسار وہ
نہ ہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہاں نہیں ہے یہ نام تو چار ہیں سواسے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یوں ہے
لوگوں کا کہ غلاموں کے اکثر نام بہتر رکھتے ہیں مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک او وفادار اور
حال آنکہ کبھی اسکا مطلب الٹا ہو جاتا ہے تو اوسکو بد فالی جانکر غمگین ہوتے ہیں جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب میں کہا کہ نہیں یعنی
نجات اور مبارک نہیں تو مطلب الٹا ہوا اسواسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمیں رنج ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم
۵۶۸ ابتداء اسلام میں تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا ق عُمَرُ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا
تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ قَالَهُ
لَهُ حِينَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ بخاری و مسلم میں
عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقہ کو اگرچہ تجھکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقہ کا
پھیر لینے والا ویسا ہے جیسا اپنی قے کا کھانیوالا یہ حال کیا ہے حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے کہا جب اونہوں نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا میں کسیکو دیا تھا
پھر اوسنے اوسکو ضایع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروقؓ نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ میں
۵۶۹ دیوے اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنی سفر
کرنا سوا تین مسجد کے نہیں درست ایک تو اوس والی مسجد یعنی کعبہ دوسری مدینہ میں حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام میں مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کی

اوسکا پیٹ بھر دیگا اور جوش دیگا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہی اور کیسا ہی یہانتک قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہی ویسا ہی
۵۵۸ ماننا چاہیے اور یہ ماننا چاہیے واللہ اعلم ع جابر لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین الی یوم القیمۃ
فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ
اللہ ھذہ الامۃ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہو کر قیامت
تک پھر اوتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی علیہ السلام کہ آؤ امامت کرو ہمکو نماز پڑھا دو تو عیسی کہینگے کہ نہین
تمہین آپسمین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہی اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا
اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام کا ہمیشہ ہی
۵۵ اور جہاد جاری ہی ق انس لا تزرموہ دعوہ یعنی الاعرابی الذی بال فی المسجد بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹو اوسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو تاکہ پیشاب کر لیوے اوس گنوار کو جسنے مسجد مین پیشاب کیا
ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب
۵۶۰ اب کر لینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان نجاست نہ چاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ع زینب
بنت ابی سلمۃ ربیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باھل البر
منکم مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون
پاک ہی تم مین ف مصابیح مین زینب سے روایت ہے کہ میرا نام برہ تھا اوسکے معنی ہین پاک پھر حضرت نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور
یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس ع ابن عمر لا تسافروا بالقرآن فانی
لا آمن ان ینالہ العدو مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نہ کیا کرو قرآن کو لیکر مین ڈرتا ہون کہ
کہین دشمن اوسکو پا جاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اوسکی بے ادبی کرینگے اور لشکر اسلام زیادہ ہو
۵۶۲ تو قرآن لیجانا مضائقہ نہین ق عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسئل الامارۃ فانک ان اعطیتھا عن غیر
مسئلۃ اعنت علیھا وان اعطیتھا عن مسئلۃ وکلت الیھا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مانگ حکومت اور سرداری کہ اگر حکومت تجھکو بے مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجھکو حکومت مانگنے سے
۵۶۳ ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی ع ابو ھریرۃ لا تسئل المراۃ طلاق اختھا لتستفرغ
ما فی صحفتھا ولتنکح فانما لھا ما قدر لھا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن
کے طلاق کو کہ اونڈیل لیوے جو اوسکے تھال اور رکابی مین ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا اسکو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق کے اوسکے خاوند سے نکاح
کر لیوے سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو دار مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نہ چاہے کہ اوسکا
۵۶۴ مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشۃ لا تسئلنی امراۃ منھن الا اخبرتھا یعنی باختیار
عائشۃ ایاہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اون مین سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتلا دونگا یعنی یہ بات
کہ عائشہ نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان اللہ اور رسول کو اختیار کرین یعنی فقر وفاقہ پر

ہے مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ کی بیجا تعریف سب بڑہا کر بیجا تعریف کی
اور انکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم بھی ویسے مسلمانون ویسی تعریف نہ کیجیو کافر ہو جاوگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے
کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سواے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم
سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سواے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو جاہلون میں مشہور ہی کہ نبی ہر کام مختار ہین جو چاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہی آمین تو پیغمبر کو خدائی تک کی اور جس بات سے حضرت نے
منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ ۵۸۰
نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قاله** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی نکر سو البتہ ابو بکر قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہی اور البتہ میرا انمین رشتہ ہی تو ہجو نکر جب تک ابو بکر سے ان کے نسب
تجکو الگ نکر دیوے حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہے کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی
حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ فرمائی یعنی قریش سے میرے رشتہ داری ہین اس طرح انکی ہجو نکرنا کہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی **خ** ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ بخاری مین عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ **ف** علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی
بے دین لوگون کو جلوا دیا تھا جب عبد اللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا نہ جلاتا البتہ انکو قتل کرتا اس واسطے
کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ
قاله لَمَّا أُخْبِرَ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ
وَمَنَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ
بِعَوْفٍ فَأَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے حاکمون کو تمھارا مثل اور ان حاکمون کی
مثل تو ایسی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین اور انکو چرایا کیا پھر انکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لے گیا انکو
حوض پر سو اوسمین گھسین پھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور سب تلچھٹ اونپر یعنی غنیمت کا
مال تو لشکر کو ہی اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے
حضرت کو خبر کی تو قوم حمیر سے ایک شخص کے مارڈالنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دی کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس اسباب
بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد کو دیدے سب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس سے نکلے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو
سنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہے کہ ہجری آٹھوین سال ایکو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام مین
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر تیار سردار ہے بعد اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ موتہ کے مکان مین

۵۸۹

داؤد اور سلیمان کی بنائی **ف** اکثر اهتیاط والے عالم بسبب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر مین سفر کیجے
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہے یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے
ان تین مسجدونکے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین سوائے مسجدونکے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبہ مین نماز
٥٧٠ میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدونسے لاکھہ بار افضل ہے **م** ابو برزة لا تصاحبنا ناقة
علیها لعنة مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ساتھہ وہ اونٹنی نرہے جسپر لعنت ہے **ف** حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تنبیہ کیواسطے فرمایا کہ تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑے معلوم ہوا
٥٧١ کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہین **م** ابو هريرة لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب او جرس مسلم مین ابوہریرہ سے
٥٧٢ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ساتھہ نہین رہتے ہین فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہے **خ** ابو هريرة لا تصدقوا
اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الينا الاية بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو جو ہمپر اترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اوترا **ف** حضرت کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل طور
سے کہو کہ ہم قرآن و توریت انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا **خ** ابو هريرة لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعها فانه بخير النظرين بعد ان يحلبها ان شاء امسك وان شاء ردها
وصاعا من تمر بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین جو کوئی انکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ لوٹا کر پھیر دیوے مگر ایک صاع کھجور بدلا دیکر **ف** دستور تھا کہ دو دن کا کئی دن کا دودھ
گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے مذہب مین بدلا دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانا اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب لا میں
٥٧٤ یہ مضمون مذکور ہو چکا **م** ابو هريرة لا تصم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ولا تأذن في بيته وهو شاهد
الا باذنه وما انفقت من كسبه من غير امره فان نصف اجره له مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت رکھے خاوند ہوتے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے
حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو رنج نہو جب سنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو
٥٧٥ تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین **ق** عمر لا تطروني كما اطرت عيسى بن مريم وقولوا عبد الله و
رسوله بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نہ کرو جیسے بیحد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

[illegible]

قبول نہین ہوتی جو حرام مال کے غسل کا ہاتھ دینی شئے سے کچھ ثواب نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی ۵۸۳
يَتَوَضَّأَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹے اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نہ کرے ف
وضو ٹوٹتا ہے اوس چیز سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور بیہوشی اور دیوانگی سے ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۵۸۴
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث میرے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری
بیبیون کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین ف حضرت کے پاس کچھ زمین مدینہ مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین
سو حضرت کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے
تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے بچے خدا مین صدقہ ہے
کارندے سے مراد یا خلیفہ ہے یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اوسکی حکمت یہ کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبر کی محنت
اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اونکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہ
کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبر سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبر کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل
تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ ق اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ ۵۸۵
اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ
اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهٗ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مت مار اوس کافر کو جو مسلمان ہوگیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو بعد قتل اوسکے
برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرت نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا
ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہوگیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون
بچ گیا اگر تو اوسکو اب ماریگا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ق عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ ۵۸۶
فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف
دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہے تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے
زیادہ مال چراوے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اس سے کم چراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب
تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے
تو ہاتھ کاٹا جاوے اس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہے جسمین دس درم کی قید ہے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا ۵۸۷
لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ قَالَهٗ حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نہ کرو یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب کسی نے اوس شرابی کو جسکو حد لگی تھا
یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہوچکی تو اوسکو برا نکہو اس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہے
مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ ۵۸۸

نصاریٰ سے لڑائی ہوئی لشکر نصاریٰ لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلواریں
اونکے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں غرض بڑے معرکہ سے فتح نصیب کی اوسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اور اوسکا اسباب مال
خالد نے کہ اوس وقت حاکم تھے نہ دیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا
جب مدینہ میں لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تونے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اب اوسکا اسباب دیدے پھر خالد جو عوف کے پاس سے گذر کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جو ہمنے تمسے کہا تھا کر دکھلایا
خالد کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اب اسباب نہ دے اور حاکموں کی قدر دانی کی معلوم
ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں کی خاطر داری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ایک سپاہی سردار پر جرأت نکرے ۵۷۹ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ قَالَهُ
لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ أَوْصِنِي بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر
ف اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ
خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ برا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا ۵۸۰ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ الْعِشَاءُ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى اسْمِ
صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ وَيُرْوَى صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ الْعِشَاءُ
وَإِنَّمَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ بخاری میں عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نکریں بادیہ عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمر سے غالب نہو دیں جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اوسکا نام عشا ہے اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے میں اونٹنیوں کا دودھ دوہتے تھے اور دوسری روایت میں ہے
کہ تمہاری اوس نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہے اور جنگلی لوگ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دوہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہو کہ نماز کا شرعی نام بدل جاوے اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے
اس واسطے منع کیا ۵۸۱ أَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا
قَالَهُ لِأَخِي بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم میں ابوسعید اور ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا مت کر ناقص کھجور کو چاندی کے روپئے سے بیچ ڈال اور پھر مول لیا کر روپیوں سے عمدہ قسم کی کھجور حضرت نے قوم بنی
عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہاں سے عمدہ قسم
کھجور جسکو جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر
ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ لینا بیاج ہے ایسا نکیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہی ہے کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب اسباب کی خرید میں سمجھو کہ عمدہ اور ناقص ایک جنس میں برابر چاہیے ۵۸۲ ابْنُ عُمَرَ
لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون طہارت
اور پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور صدقہ قبول نہیں مال غنیمت کی چوری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

ایمان جبر ہو جب عذاب کو سامنا ہوا تو ایمان لا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
سامنے آیا ہے ق عائشة لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ۵۹۴
حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور عزی کو پوجا وینگے ف لات اور عزی عرب مین بت تھے حضرت کے وقت مین توڑے
گیے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے ص ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تعود ارض ۵۹۵
العرب مروجا وانهارا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ پھر جاویگی عرب کی زمین چراگاہ
سبزہ زار اور نہرین ف عرب کی زمین سخت ہے نہ سبزہ نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانہ مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
عرب سے مراد یہ ہے یعنی آخر زمانہ مین لوگ عمارتونکو بلند بناوینگے یا یہ مراد ہے کہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی خ ابو هريرة لا تقوم الساعة ۵۹۶
حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر وراءه اليهودي يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله بخاری مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم ای مسلمانون یہودیون کو قتل کروگے یہانتک کہ کہیگا پتھر کہ
جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا ای مسلمان یہ یہودی ہے میرے پیچھے تو اسکو مار ڈال ف قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو چن چن کر قتل کرینگے خ ابو هريرة ۵۹۷
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين
كأن وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہانتک
کہ ای مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو ملک عجم مین ہین سرخ منہ والے بیٹھی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے منہ اونکے جیسے ڈھالین ہین
تہ بتہ اور پیٹ چڑھا یعنی اونکے گول منہ مین موٹی موٹی جوتیان اونکے بال کی ف خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے
اور غالب ہوے ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كأن وجوههم المجان المطرقة بخاری ۵۹۸
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے کہ جنکے منہ جیسے ڈھالین تہ بتہ
جمی ہوئی ہین یعنی موٹے منہ گول گول ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ۵۹۹
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی
ہین ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہو چکا ق ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان ۶۰۰
دعواهما واحدة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ آپسمین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی ہوئی اور ہر دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا اله الا الله محمد
رسول الله تھے ص ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش ۶۰۱
من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين
سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث
لا يتوب الله عليهم ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتح الثلث لا يفتنون ابدا

تقعد جاریة لا تقولی هٰذه وقولی ما کنت تقولین بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہو
اور وہ بات کہو جو آگے کہتی تھی **ف** بخاری مین یہ پوری روایت یون ہے کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آکے بیٹھے اور لڑکیان
جنگ کے گیت گاتی تھین دف بجا کر پھر ان مین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہے تب حضرت نے
یہ معرفت فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک شادی کے دنون مین لڑکیان
دف کے ساتھ گیت گائین جسمین باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہے **م**
۵۸۹ انس لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی مگر برے
۵۹۰ برے لوگون پر **ف** یعنی جس وقت قیامت ہوگی کوئی ایماندار نہ رہیگا سب کافر ہونگے **خ** ابو هریرة لا تقوم الساعة
حتی تأخذ امتی ما اخذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقیل یا رسول الله کفارس والروم
قال ومن الناس الا اولئك بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی جب تک نہ کریگی میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی برابر جیسا اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین ویسی ہی سب کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہو جاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گانا بجانا سننا شراب پینا نہ مانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا افسوس کہ یہ سب مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا
۵۹۱ ہندوستان مین جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا **ق** ابو هریرة لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز
تضیء اعناق الابل ببصری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی جب تک کہ نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کر دیگی بصری کے اونٹون کی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچیگی **ف** حجاز عرب مین
ایک ملک کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہے اور بصری ایک شہر کا نام ہے تاریخ مدینہ مین مذکور ہے کہ اول جمعہ رمضان سنہ ۶۵۴ھ مین ایسا زلزلہ آیا کہ لوگون نے
جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اور اوسمین سے بلند آگ نکلی چالیس دن قایم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجاتی تھی سیکڑون کوس تک روشنی پہنچی تھی آخر سلطنت عباسیہ کا ویسا اجر اگندہ سو برس سے زیادہ ہوا اور جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا یہ معجزہ ہے حضرت کا **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة
۵۹۲ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی جب تک کہ چوتڑ نہ ہلاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین
بتکدہ ذی الخلصہ کے گرد **ف** دوس ایک قوم کا نام ہے یمن مین ابو ہریرہ بھی اسی قوم سے ہین ذو الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا
اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی تب حضرت نے اوس بت کو تڑوا ڈالا اس حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہو جاویگی
۵۹۳ اوس بت کو پھر بنا لینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی **ق** ابو هريرة لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس
من مغربها فاذا راها الناس امن من علیها فذلك حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوس وقت نہ فایدہ کریگا کسی جان کو ایمان جو اوسکے پہلے سے ایمان نہ لایا **ف** یعنی جب دیکھے گا

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اصل عرب اوسکی اولاد مین سے ہو فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا اسکا حکم ہوگا لوگ اوسکے آگے
قابو مین ہونگے جیسے بکریان چرانیوالے کے قابو مین کہ جدہر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اوپر حدیث مین گذرا
٦٠٥ ق ابو ہریرہ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ
صَدَقَتَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہانتک کہ تم مین مال بہت ہو جاویگا تو مال والا
یہانتک کہ مالدار فکر مین پڑیگا کہ کون اوسکی زکوۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہو جاوینگے
٦٠٦ کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہوگی ق ابو ہریرہ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قایم ہوگی یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کاش کسی طرح مین اسکی جگہہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے
قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبر والون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے
پہلے ہونیوالی چیزون کی خبرین دی ہین ایک بعضی چیزین ہو چکین ہین بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے بھی ہوگا
٦٠٧ ق ابو سعید لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ هٰذَا حَدِيثٌ
مَنْسُوخٌ حُكْمُهُ صدقنی بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوا قرآن کے جو لکھا ہو اسکو
مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا صغانی اس کتاب والے نے کہ حکم حدیث کا
اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت ڈرے کہ کہین
قرآن اور حدیث ناواقفون کے نزدیک ملجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع
کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب
مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر
علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا اختلاف جدا اور نصاری کی کہ اونکی کتابین نہایت
عجب گھال میل ہین چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عقل
٦٠٨ سمجھ سکتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق علی لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ
بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا دوزخ مین
٦٠٩ جاویگا ق عمر لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے
٦١٠ کہ حضرت نے فرمایا کہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اسکو نہ پہنیگا ق حذیفہ بن الیمان لَا
تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے
برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین سو یہ سب چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی
ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب و تافتہ اور سائی

فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم
الشيطان أن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون وذلك باطل فإذا جاؤا الشام خرج فبينما
هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلوة فينزل عيسى ابن مريم فأمهم فإذا رآه
عدو الله ذاب كما يذوب الملح في الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولكن يقتله الله بيده فيريهم
دمه في حربته مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کی نصاریٰ کا لشکر اعماق مین
یا دابق مین اوتریگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وہ لوگ اوس وقت تمام روے زمین کے بسنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدی کا لشکر ہے پھر
جب باندھینگے دونون لشکر تو نصاریٰ کہینگے کہ چھوڑ دو ہمارے درمیان اور ان مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کے لونڈی غلام بنائے ہین
تاکہ ہم اون سے لڑیں تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمہارے اور اپنے بھائی مسلمانون کے درمیان نہ چھوڑینگے یعنی تم اس سبب سے کہ مسلمان ہین ہمارے بھائی ہین
سو یہ ممکن نہین پھر دونون فریق سے لڑائی لگینگے تو تہائی مسلمانونکا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی قبول نہ کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا
وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا
تختگاہ شہر ہے فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا
کہ دجال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور دجال آنیکی خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا
تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنیکی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریمؑ کے بیٹے اوترینگے پھر اونکو نماز
پڑھاوینگے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھیگا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے سو اگر اوسکو خدا چھوڑے تو وہ خود بخود
گل جاوے یہانتک کہ مر جاوے لیکن اوسکو خدا قتل کرویگا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجال کے تابعدار کو دکھلاوینگے سب لوگونکو اوسکا خون
دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانونکے
عمل مین ہے چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اوسمین عمل ہو جاویگا پھر امام
۶۰۲ مہدی کی وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے۔ ع انس لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الأرض الله
الله مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی یہانتک کہ نہ کہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین
ایک تو یہ کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہیگا یعنی سب کافر ہو جاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر
۶۰۳ کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار کو نہ کہیگا کہ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر ع ابو هريرة لا تقوم الساعة
حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون
ويقول كل رجل منهم لعلي أكون أنا الذي أنجو مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم
ہوگی قیامت یہانتک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوس مین نمود ہوگا اوس پر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ایک سیکڑے سے
ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی امید ہے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سونا مین ہی بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کی دریا کا
۶۰۴ نام ہے ع ابو هريرة لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه بخاري
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگونکو اپنی لاٹھی سے

خبر فتح قسطنطنیہ قریب قیامت وظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقتل دجال

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ تر کیا کرو تونبے میں اور نہ مرتبان میں ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے
٦١٨ استعمال اول منع ہوئے ھ ابو ہریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ
من البخیل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو تمہارا نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں لوٹاتا اور نذر کے سبب تو البتہ بخیل کا
مال خرچ ہوتا ہے ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر مل جاتی ہے نذر کرنا بیفائدہ ہے اور درست نہیں اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے
٦١٩ ق جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء ق الہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے مجھے فرمایا نہ تم اوتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکانا تم اپنے آٹے کی جب تک میں آؤں ف مصابیح میں جابر سے
روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نکھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے اپنے پیٹ میں پتھر باندھے میں نے اپنی بی بی کو کہا کہ حضرت
بہت بھوکے ہیں سو اوسنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی میں کھانا پکانے کو پھر میں نے حضرت
کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلیں حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس جابر نے تمہاری دعوت کی ہے پھر حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن مبارک ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمی نے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے
بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اوتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے ق
٦٢٠ ابو ہریرۃ لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال
ان تسکت بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نہ لی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہے کو بتلاویگی حضرت نے
فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے ف یعنی کواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے
نہیں تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظم کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور
جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہے
٦٢١ چھوٹی ہو یا جوان ھ ابو ہریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح میں ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی میں اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہیں درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہے اسی حدیث سے مجتہدوں نے قاعدہ نکالا ہے
٦٢٢ کہ جو ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر اون میں کوئی مرد ہوتی تو اون میں باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہیں درست ھ ابو ہریرۃ
لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا
٦٢٣ اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی
السحر بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانیکا ارادہ کرے سو سحری
وقت تک ملاوے ف یعنی اگر روزہ شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے اور اگر ملاوے برابر دو یا تین روزے رکھے
٦٢٤ اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہیں درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توکی فیوکی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

اور اطلس کو پہننا اور عنابی زیبا مردون کو حرام ہے اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطر دان یا پاندان بنانا حرام ہے اگرچہ کلف ہی
منظور ہے تو اور قسم کے کپڑے اور عمدہ قسم کی چینی اور بلور اور شیشے کی برتن کیا کم ہین ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کی برتنون کو استعمال کرکے
٦١١ خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ
شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوسمین برکت
نہوگی ف یعنی جو چمٹکر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے
م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بنیاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بنیا ای کھیپ کا مالک بازار مین
آوے تو اوسکو مختار ہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہے درست رکھے اور چاہے تو درست نہ رکھے بلکہ پھیر دے ف یعنی ناج بازار مین بیچ لیوے شہر سے کوس دو کوس آگے
بڑھکر ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے اسواسطے کہ اسمین نقصان ہے ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ
٦١٣ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا م جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا
تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى
الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین اونوا اوٹھا کر
اگڑون بیٹھ یعنی بدن کھلجاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل
سکین اور نہ رکھ ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر جب چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلے گا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے
ق ابن عمر لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہے تو مسجدون مین اونکا جانا منع کرتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہے کہ حضرت کے زمانے مین
٦١٥ عورت کا مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہے اب درست نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے
زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمہارا کنوان یا حوض یا تالاب ہے اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے نہ چرنے دوگے تو تمہی
٦١٦ زیادہ بدکام ہے یعنی پانی روکنے سے غرض تمہاری یہ ہے کہ اس بہر سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا نہ چارا چریگا م أَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم مین ابو قتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور
نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علحدہ علحدہ ف عرب کھجور اور منقے تر کرکے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
٦١٧ فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمین جلد نشا ہو جاتا ہے ق أَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری و

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور نہ شگون بد ہے نہ
کچھ حقیقت غول مین اور بھوت بھی بے ضرر ہے کالنگ نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو صاحب ہے کہ وہ دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے
سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور گمان تھا کہ جنگل مین بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین
سو فرمایا حضرت نے کہ یہ بھی بات غلط ہے بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک ہین وہ جسکو چاہے ہوا اور ادھر اودھر بہکا دے
٦٣٤ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب جنگل مین تمکو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین تعین
تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرتے اور اوسکا گوشت بتون پر چڑہاتے اور رجب
٦٣٥ کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ
عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهُ لِرَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تجھکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو تو نے اوس عورت سے صحبت داری کی اوسکے بدلے مین آگیا
اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگناہ اپنی جورو کو عیب لگایا
٦٣٦ جھوٹھے پر بدکاری کے جھوٹھا پھر حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جو مہر مین دیا تھا وہ دلوا دیجے ق اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے ف بخاری مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینہ اور خیبر کی زمین تھی تب
صدیق نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین صدقہ ہے خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد
اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اوسمین
نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہے خلاصہ مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا
کہ پیغمبرون کے مال مین میراث نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی بھی اسکے راوی ہین غرض یہانتک کہ اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین
٦٣٧ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَهُ
لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہانتک کہ
مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے تب حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشام
سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق نے کہا یا رسول سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے

لا تُوكِي فيُوكِيَ الله عليكِ لا تُحصي فيُحصيَ الله عليكِ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجھے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کر دیگا تجھ پر راہ خدا مین دینا اگر جتنا تجھ سے ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو گھر
تو خدا بھی تجھے گن کے دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دے اگر خدا بھی تجھکو بے حساب دیگا اور اگر تو روکیگی تو خدا
٦٢٥ بھی روکیگا م جُبَيرُ بنُ مُطعِمٍ لا حِلفَ فِي الإسلامِ وَأيُّما حِلفٍ كانَ في الجاهِلِيَّةِ لَم يَزِدهُ
الإسلامُ إلّا شِدَّةً مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ
اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ
ایک قوم دوسری قوم سے متقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہین ہے
٦٢٦ لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہے م ابنُ عُمَرَ لا شِغارَ فِي الإسلامِ مسلم مین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا
اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کر دے گویا بدلا کیا کرتے تھے اور اس تبادلے کو مہر سمجھتے تھے سو دین اسلام مین یہ حرام ہوا
٦٢٧ ق أبُو سَعِيدٍ لا صاعَينِ تَمرًا بِصاعٍ ولا صاعَينِ حِنطَةً بِصاعٍ ولا دِرهَمَ بِدِرهَمَينِ بخاری اور مسلم مین
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ ایک
درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہے م أبُو هُرَيرَةَ
٦٢٨ لا صَلوٰةَ إلّا بِقِراءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے
٦٢٩ معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہے م عائِشَةُ لا صَلوٰةَ بِحَضرَةِ الطَّعامِ ولا وَهُوَ يُدافِعُهُ الأخبَثانِ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا سامنے موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب پاخانہ و پیشاب غالب ہو ف
یعنی جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے تب نماز پڑھے تاکہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اسی طرح جب پاخانہ و پیشاب زیادہ لگے
٦٣٠ تو اوس سے فراغت کر کے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نرہے ق عُبادَةُ بنُ الصّامِتِ لا صَلوٰةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِفاتِحَةِ
الكِتابِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ف
امام شافعی کے مذہب مین بدون الحمد پڑھے نماز نہین ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ق
٦٣١ عَلِيٌّ لا طاعَةَ في مَعصِيَةِ اللهِ إنَّما الطّاعَةُ فِي المَعرُوفِ بخاری و مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کسیکی اطاعت نچاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہے ف یعنی بادشاہ یا ماں باپ یا استاد کی نیک کام مین
٦٣٢ اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نچاہیے خ أبُو هُرَيرَةَ لا طِيَرَةَ وَخَيرُها الفالُ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون بد لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورون کی آواز و
شگون لیتے تھے سو اسکو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم اور خیال ہے بحکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سنکے نیک
گمان کرنا خدا کی طرف سے جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یون گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح و سالم ہوا اور یہ جو فالنامے جیسے
٦٣٣ مشہور ہین انمین فال دیکھنا ہرگز درست نہین انمین تو صریح کفر ہے غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ق جابِرٌ لا عَدوٰى

وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پورا ایمان والا ہوئے کا تم مین سے کوئی جب تک مین
اوسکے نزدیک زیادہ دوست نہوجاؤن اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہیے اور میری رضامندی
اوسکی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایمان والا ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس سب مٹائی اور شریعت محمدی کی پیروی اور تعظیم اطاعت
کی اور ظاہر اور باطن سے حضرتؐ پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور وہی سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات
٦٤٤ حاصل نہین وہ شغال نگین ہی مولوی ہو یا فقیر الہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین ف اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا جب تک کہ
اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات نچاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو
بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے
٦٤٥ اس حدیث پر عمل اوس صاف دل کا ہے وہی جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نبیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہے
اور قیمت چکتی ہو تو اوسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اوس وقت دوسرے
٦٤٦ کو بیچنا درست ہے جَابِرٌ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نبیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگون کو آپسمین خرید و فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف
یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نبیچ میرے
پاس رکھ جا مین جبکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرتؐ نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہ سبکے نزدیک درست نہین ہے اور اگر ارزانی
٦٤٧ ہو اور کسیکو ضرر نہو تو بعضون کے نزدیک درست ہے م اَبُوْ سَعِيْدٍ هـ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابوسعیدؓ سے اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نرکھیگا جو خدا اور قیامت
کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہین جنھون نے حضرتؐ کو اپنے شہر مین رکھا اور حضرتؐ پر اپنا جان و مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے
٦٤٨ اونکی محبت حضرتؐ نے ایمان مین داخل کی هـ عَائِشَةُ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ
لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر مین دوا لگائی گی حلق مین مین دیکھتا جاؤن
عباس کے سوا کہ وے تمھارے ساتھ موجود نتھے ف حضرتؐ کو بیماری مین غش آیا حضرتؐ کی بیبیون نے حضرتؐ کے حلق مین بے اجازت دوا لگائی
تھا جب حضرتؐ ہوش مین آئے وہ دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب انہین
٦٤٩ عذاب نکرے اونہین تعضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض لیتے تھے هـ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اوس سے نہاوے ف
یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اوسمین پیشاب کرنا نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لایق نرہیگا ق
٦٥٠ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نقصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

آپ کو زیادہ چاہتا ہوں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب حضرتؐ کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی
جان سے زیادہ تر دوست رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کچا ہے اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے
عداوت رکھے اور شریعت محمدیؐ کے خلاف کسیکا کہنا نمانے اور جو شادی یا غمی میں برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے یا نوکری
چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہیں حضرت کی محبت میں کچا ہے الٰہی بحرمت کرم ہمکو اپنے
حبیب کی محبت میں پکا کرے آمین یارب العلمین خ اَنَسٌ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَّ مِنْهُ دِرْهَمًا یَعْنِی مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ
بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمیں سے یعنے عباس کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر
میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اونمیں عباسؓ حضرتؐ کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین
تو چھوٹین انصاریوں نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑ دین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیسا مال کیسا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات میں خویش و بیگانہ برابر ہے برادری کی حمایت کیا ہے
٦٣٩ م بُرَیْدَةُ بْنُ الْحُصَیْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ نَشَدَ
فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم میں بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو نپاوے
مسجدیں تو بنائی گئیں ہیں جس واسطے بنائی گئیں یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں تلاش کرتا تھا سو اوسنے یوں کہا کہ کوئی سرخ اونٹ
بتلاوے کہ کہاں ہے ف یعنی مسجدیں عبادت کے واسطے ہیں کوئی چیز اوسمیں تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمیں بات کرنا درست نہیں اسواسطے
حضرتؐ نے اوس تلاش کرنیوالے کو بددعا دی مسجد میں سوال کرنا درست نہیں بلکہ دینا بھی مسجد میں درست نہیں ق ابْنُ عَبَّاسٍ
٦٤٠ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ
فتح ہونے کے نرہا ف جب تک کہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والوں کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگوں پر وطن چھوڑنا اور مدینے میں
حضرتؐ پاس آ رہنا کافروں سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نرہا لیکن کافروں کے ملک سے ہجرت
٦٤١ کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے م اَبُوْ قَتَادَةَ لَا هُلْکَ عَلَیْکُمْ
اَطْلِقُوْا لِیْ غُمَرِیْ قَالَهٗ ظُهْرَةَ لَیْلَةِ التَّعْرِیْسِ مسلم میں ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم پر ہلاکی نہوگی
کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرتؐ نے جس رات کو شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلتے فرمایا ف جنگ تبوک
سے جب حضرت پھر آئے تو موسم گرمی کا تھا پانی کہیں نتھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں پیاس کے مارے تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے میں بند تھا اور وضو کر کے تھوڑا پانی اوسمیں ڈالا پھر اوسکو اپنے منہ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ
٦٤٢ اوسمیں پھونکا پانی میں اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا تیس ہزار کا یہ حضرتؐ کا معجزہ ہوا م ابْنُ عُمَرَ لَا یَاْکُلُ
اَحَدُکُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِیَتِهٖ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ هٰذَا حَدِیْثٌ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَکَرْنَاهُ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نکھاوے کوئی اپنی قربانی میں سے زیادہ تین دن سے کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے
٦٤٣ منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچویں باب میں ذکر کیا ہے ق اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ

بیعت حضرت صلعم ... امت ... نبوی

... ہجرت ...

... بابی

کو وہ ایک بکری ہو جاوے مثلاً دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں جُدا جُدا ہین تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ دونون بکریان اکٹھی کر دین
تو ملا کر ایک شخص کی بتلا دین تا ایک بکری زکوٰۃ مین جاوے اور اگر علٰیحدہ علٰیحدہ ہین تو دو بکریان زکوٰۃ مین جاتین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا لیکن زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تا کہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس
بکری سے کم مین زکوٰۃ نہین تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھ اوسکو اناج سے
چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اوس مین کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور
اناج سول لیوے یہ لوگ خدا کو دہوکا دیتے ہین بازی بازی برتش با بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور
٦٥٩ عذاب کیا ح عَايِشَةَ لَا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین بھوکے
٦٦٠ رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ
یَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا
ایمان والے کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا
اوس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی مدد کی اسواسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے
٦٦١ اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُو بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ
بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ کعبے
کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرتؐ نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کر کے مکہ مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی
کہ سب کو یہ حکم پہنچا دو کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ جن کپڑون مین
٦٦٢ گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین پہنا ہوا احرام ہی ضروری ہے کعبے اور مسجد مین ق اَبُو بَكْرَةَ لَا يَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ
اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی
حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوس وقت نہ فیصلہ کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش
چاہیے کہ سچ اور جھوٹ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو بہت جاگا ہو تو بھی
٦٦٣ اوسے حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین ح اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِهِ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ
ضُرُوعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسی کے جانور کو بے اوسکے اجازت بھلا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکر اوسکا خزانہ
توڑ کر اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اون جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح
٦٦٤ حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے کوئی کسی کے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ

نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرتے اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین
651 نماز پڑھے ق ابو هريرة لا يتقدمن احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل
كان يصوم صوما فليصمه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن
یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کے پیر کو دوشنبے
یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کا
652 ایک دو روزے رکھنا درست نہین ق انس لا يتمنين احدكم الموت لضر نزل به بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نکیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور
باقی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الہی زندہ رکھ مجکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجکو دے
جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور
653 اگر فساد زمانے سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ق عثمان لا يتوضأ رجل فيحسن الوضوء فيصلي
صلوة الا غفر الله له ما بينه وبين الصلوة التي تليها بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو مرد وضو کرے ساتھ اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچا دے پھر نماز پڑھے کوئی نماز تو خدا اوسکی گناہونکو
معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی ص ابو هريرة لا يجتمع كافر و
قاتله في النار ابدا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین
ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ نہ جاویگا دوزخ سے بچا ص ابو هريرة لا يجزي ولد والده الا ان
يجده مملوكا فيشتريه فيعتقه مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو
کسیکا غلام پاوے تو اوسکو مول لیکر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو
656 مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق ابو بردة بن نيار لا يجلد احد فوق عشر جلدات
الا في حد من حدود الله بخاری اور مسلم مین ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی کو نہ مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی
حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے
مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے
657 نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرتؐ کے زمانے مین ایمان اور حیا
غالب تھی تو اوس وقت مین کم کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق ابو هريرة
لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح مین
658 ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ق ابو بكر لا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة بخاری مین ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نہ ملا جدا جدا جانورون کو اور نہ جدا کرے ملے جانورونکو زکوۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی

حضرتؐ نے فرمایا کہ منگنی کرے تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہہ شادی کی نسبت
ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا ملال نہیں کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہیں
670 خ ابو ہریرۃ لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل
النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی
دوزخ میں مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ
اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام میں رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے
671 کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام میں رہتا تو اوسکو افسوس پر افسوس ہوگا م جابرؓ لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ
من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسیکو اوسکا عمل بہشت میں نہیں لیجاویگا
اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل مجکو بہشت میں لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف
اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نیک کام کچھہ کام نہ آویگا میسا بعضے بددین سمجھتے ہیں سو اسلئے کہ قرآن میں ہے کہ خدا نیکوں کے ثواب و محنت کو
ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہیں ہوتا تو نیک کام
میں بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت میں جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اوسکی نشانی ہے
672 م انسؓ لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ
بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلم سے امن نپاوے ف ہمسایہ کو رنج دینا ایسا حرام ہے کہ بہشت سے محروم
673 رکھتا ہے ق جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم میں جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
674 فرمایا کہ بہشت میں نجاویگا برادری کا توڑنے والا یعنی جو برادری سے احسان اور سلوک نکرے خ حذیفۃ لا یدخل الجنۃ
قتات بخاری اور مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے
675 کیواسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی م ابن مسعودؓ لا یدخل الجنۃ
من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ
حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہے
یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتا اچھا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے جمال یعنی ستھرائی کو دوست رکھتا ہے
یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگوں کو ذلیل اور حقیر جاننا
676 خ ابو بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان
بخاری میں ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے میں نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے
ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم میں دجال کا ڈر ہوگا مگر مدینے کے حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہے

بیان حقیقت

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ
لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین حلال ہے خون کسی مسلمان کا
جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کی اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاح والا مرد یا نکاح والی عورت
جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا اسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی
665 مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کاری نکاح والا مرد ویکر خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا ف جابرؓ لا یحل
لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین حلال ہے تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکے مین
قتل کے واسطے ف عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے اور باوجودیکہ کفار مکے نے حضرتؐ سے
بہت سی بے ادبیان اور دشمنیان کین جب حضرتؐ نے مکہ فتح کیا تو اون کافرونسے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون
لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو ہمارا بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہے سو کر جب حضرتؐ نے فرمایا کہ مین
666 وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تہا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تم پر کچھ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین
اور تمکو مین معاف کیا اور یہ بات یہ بیت فرمائی ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین کسی عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی
منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہو ویکے اور ایک روایت مین یون ہے کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف
اور عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو
667 سفر کرنا بغیر اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین سو واسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین ف اُمِّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ
مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا
بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو تین دن سے زیادہ کسیکے
غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہے ف یعنی کسی عزیز کے
غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہے سنگار کرے اس
نہ زیور اور برس دن خاوند کے غم مین بیوہ یا فقیری کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام کا سوگ کرنا اور سنگار نہ کرنا
668 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ
فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات
چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیا مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ملاقات درست ہے تین
دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین لیکن اگر دین کے سبب سے رنج ہو تو تین دن سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہے
چنانچہ حضرتؐ نے چار صحابی جو جہاد کے بخاری والے ہی نہ گئے تھے اوسی طرح جاپ کے بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جو روسے نہ بولنا واسطے کہ تین دن سے
669 زیادہ بھی درست ہے ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

ممانعت قتل مسلم اگر رسم اسلام ہو

بیان علم آنحضرتؐ باوجود قدرت انتقام

ممانعت سفر عورت بغیر محرم

ممانعت سوگ عورت سواے خاوند

ممانعت ترک ملاقات مسلمان

٦٨٤ یعنی ظالم پر جو بادشاہ دیوان کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت ہو نگی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ
مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہے جب تک اوسکو نماز ہی روکے ہے نہین کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والون کی طرف
آنے سے روکتی ہے سواے نماز کے **ف** یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہے وہ سب نماز مین داخل ہے نماز کے برابر ثواب انتظار کا
بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین بیٹھا ہو **خ** ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِيْ فُسْحَةٍ
٦٨٥ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین
کی راہ سے کشایش اور امن و امان مین رہے جب تک ناحق خون نکیا ہو **ف** معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے
جسکے سبب سے دین مین تنگی ہوجاتی ہے مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا
اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہے **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل ابن
٦٨٦ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے **ف** سورج ڈوبتے اول وقت روزہ
کھولنا مستحب ہے اور سبب بہتر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہے دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہے
٦٨٧ **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قایم رہینگے حق دین پر قیامت تک **ف** بعضے
کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے باشندے یا عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک مین دریا نہین کھیتون کو لوگ
٦٨٨ ڈول اور چرس سے سینچتے ہین واللہ اعلم **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ
اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قایم
اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبل نے
کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہے علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین بدعتی
٦٨٩ لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے بتاتے ہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُوْنَ
يَسْاَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے
رہینگے اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان دل مین
خیال ڈالتا ہے کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہے خدا نے تو شیطان پوچھتا ہے کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ہو اللہ احد پڑھا کرے
یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہؓ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا تو مین
نے اوٹھا اور کہا سچ فرمایا تھا حضرتؐ نے کہ ایسے سوال کرنیوالے احمق بھی ہوتے ہین **ف** ہر انسان صاف طبیعت کی یہ بدیہی بات
ہو کہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اوسکو بناوے اور ہزارون دلیل عقلی سے بھی یہی بات ہے
ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہو عقل مین نقصان اور عجب حماقت کا سوال ہے کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے
پیدا کرنیوالے کو پوچھنا عجب نادانی ہے اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہو تو وہ خدا کا ہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے

٦٧٧ م ام مبشر لا یدخل النار احد یا ام غت الشجرۃ مسلم مین ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ مین
نجاوے گا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور قرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اونسے راضی ہوا قرآن مین اونکا ذکر کیا ہے
٦٧٨ سو انکو حضرت نے فرمایا کہ اونمین سے کوئی دوزخی نہین وے سب بہشتی ہین ص ام مبشر لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب
الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتھا فقالت حفصۃ بلی یا رسول اللہ فانتھرھا فقالت حفصۃ و
ان منکم الا واردھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد قال اللہ تعالی ثم ننجی الذین
اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا مسلم مین ام مبشر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
مین درخت والی اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے انکو جھڑکا
پھر حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہے کہ پھر ہم
بچا لیوینگے پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ سبکا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سبکا گذر ہوگا
٦٧٩ لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گر پڑینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا ص عبد اللہ بن عمرو لا یدخلن رجل بعد
یومی ھذا علی مغیبۃ الا ومعہ رجل او اثنان مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ جاوے کوئی مرد
اس دن کے بعد اوس عورت کے پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا
خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی میں شیطان کے سبب فساد ہے اسواسطے
٦٨٠ حضرت نے خلوت منع فرمائی ق ام سلمۃ لا یدخلن ھؤلاء علیکم یعنی المخنثین بخاری و مسلم مین حضرت ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ
مرد آیا حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہے مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہیجڑا او زنانہ مرد ہو
٦٨١ خ ابو امامۃ لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ الذل قالہ لما رای شیئا من الۃ الحرث
بخاری مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہے یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اس قوم مین ذلت کو داخل
کرتا ہے یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور
بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کیواسطے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہے حدیث مین اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد چھوڑین
٦٨٢ اور دنیا کے کمانے مین مشغول ہون تو نہین ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہو جاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اسامۃ
بن زید لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم بخاری و مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میراث
نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین میراث نہین ہے اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان
٦٨٣ بیٹا اوسکا حصہ نپاوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا خ جریر لا یرحم اللہ من
لا یرحم الناس بخاری مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

٦٩٨ مدینے کی اور بشارت ہی ہونگے رہنے والونکو اور اشارہ ہے اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا بہتر ہین ص ابو سعید
لا یصلح الصیام فی یومین یوم الاضحی ویوم الفطر من رمضان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ
٦٩٩ رکھنا حرام ہے سب مجتہدون کے نزدیک ق ابو هریرة لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقه
منه شیء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر
اوس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ بے تعظیمی ہے نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدھے کا لنگ باندھے اور آدھے سے
کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہے صرف لنگ باندھکے نماز پڑھے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامی
٧٠٠ نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہے ق ابن عمر لا یصلین احد الظهر وفی العصر الا فی بنی قریظة
قاله منصرفه من الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت ہے مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرت نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی
تھے مدینے کی قریب دو تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت مین اور اونمین صلح تھی جب پانچوین سال ہجرت کے بعد جنگ احد کے کفار قریش
عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافرون کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرون کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین
باقی قصہ حدیث کا یون ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جاتا رہا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نتھی
کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز
نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جا کر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہے پھر حال یعنی بعضون کی نماز پڑھنیکا
اور بعضون کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون اچھا سمجھے ف جیسا کہ حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ایسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن و حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سنت و جماعت چارون اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہین اور جو بعضے نادان
کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین
حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب مین ہوا اور حضرت نے درست رکھا خ ابو هریرة لا یصم احدکم یوم الجمعة
الا یوما قبله او بعده بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یون
مضائقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کو روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے
خواہ جمعہ اور ہفتہ روزہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین
خ ابو هریرة لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین ناپاک ہو کر ف یعنی حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب مین

٦٩٠ جب ایسا وہم کسیکو خیال آئے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے خ ابن عمر لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ
مَا بَقِیَ مِنْھُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ امر خلافت اور سرداری کا قوم قریش
کے واسطے رہیگا جب تک اون مین سے دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہے
٦٩١ کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہے م ابو ھریرۃ
لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا اِلَّا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ
چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین مگر خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ
٦٩٢ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا م سلمان لَا یَسْتَنْجِ اَحَدُکُمْ
بِدُوْنِ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے
ف پاخانہ کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی
٦٩٣ حاصل ہو تو کفایت کرتا ہے اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہین ق ابو ھریرۃ لَا یَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو گیا تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی
حق تلفی ہے خ ابو سعید لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پہونچتی ہے وہان تک جن اور آدمی اور کوئی چیز
سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کیواسطے بلایا کرتا تھا
گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان دے
ق ابو ھریرۃ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ
یَنْزِعُ فِیْ یَدِہٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اشارہ نکرے کوئی
اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین
ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہے کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل ٹھہر کر دوزخ مین پڑے معلوم ہوا
٦٩٦ کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے م ابو ھریرۃ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْٔ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پیوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک
حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے اسواسطے کہ کھڑے ہونے سے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا بعضی روایت مین آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے
اور طب مین بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسواسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پیتے تو قے کر ڈالتے
٦٩٧ اور اکثر علما تو قے کرنا واجب نہین م ابو ھریرۃ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَاۗءِ الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ مِّنْ
اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَوْ شَھِیْدًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے
مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشواؤنگا یا اوسکا گواہ ہونگا ف فضیلت ہے

منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے رب سوا خدا کے بولنا کسیکو مناسب نہیں ح ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم اللہم اغفر لی ۷۰۸
ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ کوئی کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے یا خدا مجپر رحم کر تو چاہے بلکہ چاہئے کہ یکا قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر
کوئی جبر کرنے والا نہیں جو دعا قبول ہونے نہ دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہے کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہیں پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے
تو میری دعا قبول کر اسمین بے پرواہی نکلتی ہے اور تردد اور احتمال ہوجاتا ہے تو شرط کرنا اور قید لگانا ایسا ہے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کر کے
یقین ہو کہ میری عاجزی ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہیں اوسکا روکنے والا کوئی نہیں ابن مسعود ۷۰۹
لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من
یونس بن متی بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس
پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونس بن متی سے بہتر بنے ف یعنی سب پیغمبر سب جہان سے افضل ہیں
اونپر کوئی فضل نہین جتا سکتا ق عایشۃ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری و مسلم ۷۱۰
مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا لیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا
نفس بد مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ
نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے نام کو بہلے سے بدل ڈالتے تھے م ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی ۷۱۱
کلکم عبید اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین
تمہاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہئے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوان مرد اور میری جوان عورت ف یعنی
بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تا کہ غلامون کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م ابو ہریرۃ لا یقولن احدکم ۷۱۲
یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کوئی ہرگز نکہے کہ ہائے کمبختی زمانے کی
اسواسطے کہ زمانہ کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہے ف زمانہ کو بدکہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کی قبضہ قدرت مین ہے اوسکا پھیرنے والا
خدا ہی تو زمانہ کو بدکہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اوسکی تقدیر کو بدکہا اور اگر زمانہ کو خود مالک مختار جانکر بدکہتا ہے تو صاف کافر اور مشرک ہوا
معلوم ہوا کہ زمانہ اور فلک کو بدکہنا جیسی کہ شاعرون کی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین م جابر لا یقیمن احدکم اخاہ ۷۱۳
یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھادے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کی مکان پر جا کر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو
ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہے کہ کھل
بیٹھو جبتا کہ سب کو جگہ ہو جاوے ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری ۷۱۴
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکی مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

درہ در دہ حوض یعنی چاروں طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہو پانی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور
بو نہ بگڑے اور امام شافعی کے مذہب میں قلتین مانند دریا کے ہے جب تک رنگ او مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مشکے جسمین پانچ سو رطل
۷۰۳ بغدادی پانی سماوے ﻫ ابو هريرة لا يفرك مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا رضي منها آخر مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان عورت مسلمان سے دشمنی نرکھے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف
یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان ملتی ہے چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی
اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جو رو خاوند کی ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت
۷۰۴ رکھنے کو فرمایا خ ابو بكرة لا يفلح قوم ملكهم امرأة بخاری مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی
بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کیواسطے عقل او تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل ہے بندوبست
ممکن نہین تو رعیت برباد ہو جاے اسیواسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جو مرد جورو کے
۷۰۵ قابو مین ہوا خراب گیا ﻫ مطيع بن الاسود لا يقتل قرشي صبرا بعد هذا اليوم قاله يوم فتح مكة
مسلم مین مطیع بن اسود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نقتل ہوگا قوم قریش سے کوئی عاجزی و بیکسی سے آج کے بعد حضرت نے فتح مکہ کے دن
فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہے
حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہوگئے
بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے
شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے اور فصل ربیع شرح مصابیح اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمعیل کی کتاب السیر سے نقل کیا ہے
کہ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم ﻫ ابو هريرة لا يقعد قوم يذكرون الله
الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین
اور خدا کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہے اور اونپر آرام او چین اوترتا ہے اور خدا اونکا ذکر کرتا ہے اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون او پیغمبرونکی
سو ہین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک
ہوین خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر انکا ذکر خدا کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین
جو مجھکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنے والون کی اور ذکر سے قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا
۷۰۷ درود کلمہ پڑھنا ناسب ذکر مین داخل ہین خ م ابو هريرة لا يقل احدكم اطعم ربك وضئ ربك اسق
ربك ولا يقل احدكم ربي وليقل سيدي ومولاي بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم مین
نکہاکرے یعنی غلام سے کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہے اور چاہیے یون
کہے کہ فلانا میرا سید ہے اور مولی ہے یعنی میرا سائین ہے ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

قصہ ابن خطل در فتح مکہ

فضیلت ذکر

کہ مسئلے لاحق ہے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ ۴۲۲
يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ
حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَمَدَّ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے
کسیکو بلال کی اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہے
وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو اوٹھے اور سحری کہانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کرے اور بعضی اس حدیث کے
راویون نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا کہ جب
اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پہیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی چوڑی ہو
ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اوس وقت تک روزہ دار کو کہانا پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوس وقت
درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پہیلی ہوتی ہے اوس وقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ ۴۲۳
لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین
بطور قسم فرماتا ہے کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچہہ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہے کہ
کہ دو یا ایک چہوٹا لڑکا بہی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اس واسطے کہ لڑکے کی موت کا ماں باپ پر سخت داغ ہوتا ہے اور پہر اونہی باوجود اس مصیبت کے
صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی ہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا م جَابِرٌ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ ۴۲۴
الظَّنَّ بِاللّٰهِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکہتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین
خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف غالب رکہے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ تہمت گناہ کہ نیکیان لکہ کر اوس وقت
خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکہے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان
اوس وقت موجود ہون وہ بہی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈہارس بندہے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِلصِّدِّيْقِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو ۴۲۵
لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی
کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکہے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیق نے کچہہ حضرت سے معجزہ
نہ چاہا اور نہ کچہہ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی
برابر کوئی مرتبہ نہین ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ قَالَهٗ عِنْدَ نَزْعِهٖ فَرُّوْجَ حَرِيْرٍ لَبِسَهٗ ۴۲۶
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اوتارتے
جسکے پہنے تہے فرمایا ف فرّوج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچہے سے دامن چاک ہو سواری کیواسطے خوب ہوتی ہے سو ویسی ریشمی قبا
کسی نے حضرت کو بہیجی تہی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تہا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑہی بعد نماز کے اوسکو برا جان کر اوتار ڈالا
پہر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بہی ہو م ابن عباس ۴۲۷

٧١٥ اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین بیٹھا
یا کوئی شخص کسی مکان یا بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اوس شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو ص ابو ہریرۃ
لا یقولن احدکم للکرم فانما الکرم قلب المؤمن مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہرگز نہ کہے کوئی انگور کو
کرم سو کرم حقیقت مین ایماندار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسواسطے کہ اوسکی شراب
کے پینے سے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین
بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدایق الاعناب کہا کرو یعنی انگور
٧١٦ ہا لکہ بری چیز کا اچھا نام رکھے ق سعد بن ابی وقاص لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح
فی الماء بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کر کے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے
٧١٧ نمک پانی مین گل جاتا ہی ق ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا
مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعھما حتی یکونا اسفل من
الکعبین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کوٹ
اور نہ پاجامہ اور نہ ایسا کپڑا جس مین ورس یعنی سندھ خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون
موزون کو ٹخنون تک کاٹ کے پشت پا سے نیچے کر جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہے کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین
٧١٨ ص عمارۃ بن رویبۃ لا یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا مسلم مین عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ جاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر
٧١٩ کاروبار دنیا کا وقت ہی اسواسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق ابن عمر لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار ف یعنی ایماندار دین
کے کام مین ایکبار دھوکا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے نفس سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچھتا کر
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت
سے اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرونکا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد مین آیا
اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرونکا ساتھ نہ دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم با
٧٢٠ فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا ق ابن عمر لا یمسکن احدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح فی
الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے
اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین پانی پینے کے
وقت شاید ناک یا منہ سے کچھ نکل پڑے اور گھن آوی اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی جا ضرور و پیشاب کی جگہہ اوسکا لگانا مناسب نہین
٧٢١ خ ابو ہریرۃ لا یمنع احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھنا چاہے تو اوسکو نہ روکے

[illegible]

٤٣٤ ص جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تم سے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد اسکے
عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ راضی پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورون کی لوگ دیا کرین
٤٣٥ اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے ص ابو سعید اذا اتبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی
توضع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک کہ گردنون سے زمین پر نہ رکھا جاوے
ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھنے کے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے
٤٣٦ ق ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
٤٣٧ جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے ص ابو سعید اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف
٤٣٨ یعنی اول ناپاکی دھوکر پھر وضو کرے کہ اس سے قوت ہوتی ہی قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی خ ابو ھریرۃ اذا اتی
احدکم خادمہ بطعامہ فلیجلسہ معہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ
او اکلتین فانہ ولی حرہ و علاجہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس اوسکا خدمتگار
کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیو اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اس واسطے کہ خدمتگار
کھانا پکانے میں اوسکی گرمی اوٹھاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضروری ہی اگرچہ اوسکا
کھانا مقرر ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا اگر جب
٤٣٩ نہیں کھلاویگا تو بہتر دینا عمدہ کھانا ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا
ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جائے ضرور کو
جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جائے ضرور کے وقت بلکہ پورب پچھم بیٹھا کرو ف جائے ضرور اور پیشاب
کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہیں جنگل ہو یا آبادی ہو اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور
آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر کی ایک روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو
٤٤٠ یہ مدینے والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ھریرۃ اذا
احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فاحببہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اھل السماء
ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو
بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت کرتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو
دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت ڈالی جاتی ہی
یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی تو

لا ینفرن احد حتی یکون اٰخر عہدہ بالبیت بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پھرے
حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرے ف یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو ہو طواف کعبے کا کرے اسکو طواف وداع
٧٢٨ اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظمؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے عائشۃ لا ینفعہ انہ لم
یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین قالہ لہا حین قالت یا رسول اللہ ابن جدعان کان
فی الجاہلیۃ یصل الرحم ویطعم فہل ذلک نافعہ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکو
کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ اے رب میرے گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضرت عائشہؓ نے
کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین بڑا صلۂ رحم سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف
یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے
٧٢٩ نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہے ابن عمر لا ینقشن احدکم علی نقش خاتمی ہذا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے ف چھٹے سال ہجری کے حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ
بادشاہون کو نامہ لکھیں بعد اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرتؐ نے
مہر کھدائی چاندی کی نگ پر تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرتؐ کے بعد انگوٹھی ابی بکر صدیقؓ
پاس رہی انکے بعد عمرؓ پاس وہی پاس رہی انکے بعد حضرت عثمانؓ پاس رہی پھر انکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرتؐ نے منع کیا
٧٣٠ کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرتؐ کی مہر ہے یا کسی اور کی عثمان لا ینکح المحرم
ولا ینکح ولا یخطب مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام
باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہوکر اوسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا
نکاح نہین درست جبتک حج سے فراغت نہ پاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نہ کرے اونکے نزدیک اس حدیث کے یہ معنی کہ نکاح نکرے یعنی
٧٣١ صحبت نکرے اسواسطے کہ حضرتؐ نے اپنا نکاح حضرت میمونہؓ سے احرام مین کیا ابو ہریرۃ لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے
حضرتؐ نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے خود
فرمایا ہے کہ بیماری کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار
جانورون کے ملنے سے اللہ کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانیکا تو حق شرک مین گرفتار رہینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

٧٣٢ چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اذا اور اذن ہے جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعہ حتی تستوفیہ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو غلہ اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اوسکو اپنے قبضے مین
٧٣٣ نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کئے اناج بیچنا نہین درست ہے جریر اذا ابق العبد
لم تقبل لہ صلوۃ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

امام اعظمؒ کے کہتے ہیں کہ ایک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہے اسواسطے کہ وقت ناقص تھا اور ابھی ناقص ہی رہی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہیں کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص ہوئی سچا ہے حنفی کہتے ہیں کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرتؐ نے وہ حدیثیں فرمائی جسمیں طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہو واللہ اعلم ص ابو ھریرۃ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص

۴۴۵ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی آواز شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے اسیواسطے حضرتؐ نے اور حدیث میں فرمایا ہے کہ جب کوئی جنگل میں شیطان اور بھوت ستاویں یا نظر پڑیں تو اوسوقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاویں اور یہ مجرب عمل ہے ص ابو موسٰی اذا اراد اللہ رحمۃ

۴۴۶ امۃ من عبادہ قبض نبیھا قبلھا فجعلہ لھا فرطا وسلفا بین یدیھا واذا اراد ھلکۃ امۃ عذبھا ونبیھا حی فاھلکھا وھو ینظر فاقر عینہ بھلکتھا حین کذبوہ وعصوا امرہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیکا تو اوس سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا میر منزل بنا دیتا ہے اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اور اوس امت کے پیغمبر کے جیتے جی مارتا ہے امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور خوشی بخشتے امت کو مار کر جب کہ اوسکو اون کافروں نے جھوٹا کہا اور اوسکے حکم کو نہ مانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے غم میں صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم میں اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرتؐ نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان دل نہوں میری وفات کو غضب الٰہی نسمجھیں خدا کی رحمت سمجھیں اسیواسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہیں اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے واسطے کہ اوس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت

۴۴۷ صالح علیہم السلام کی امتوں کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ف عدی بن حاتم اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ بخاری اور مسلم میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالیں تو بھی کیا شکار حلال ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالیں تو بھی حلال ہے جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ شامل نہیں شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا میں نے کہا کہ میں بے پر اور بے پیکان کے تیر سے شکار کرتا ہوں اور شکار کو حاصل کرتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بے پیکان کی تیر لگے پھر وہ تیر شکار کے جسم میں گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بینڈا ہوکر لگا ہو تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب پہ شکار پر چھوڑا ہو تو کھلا ہوا ہو اگر کتا خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لیا تو حلال نہیں تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑ دے

اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور نیک لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اور اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریفین کرین تاکہ نیک راہ پر چلین یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت نہین
اچھی کہ عوام بیان کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جانکر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین حقیقت مین یہی عداوت ہے
٧٤١ ص جابر اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ
يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی محبت ٹھہر گئی
یعنی اوسکا خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو عقر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری
عورت کا خیال ہے ف بیگانی عورت کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اوسکا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایکبار دوبار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال رفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین سو اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین گرفتار ہو جاوے
٧٤٢ ق ابو هريرة اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى
سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ٹھیک بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو برس تک
اور جو بدی کریگا تو وہ اوتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو
دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہے دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہے جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی
اگر کریگا تو اوتنی ہی ہوگی اوسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہئے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اوتنا ہی رکھے اور
نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال
٧٤٣ تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی ھ ابو ھريرة
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلْ عَرْضَهُ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور
گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی سات ہاتھ کی ٹھہراؤ ف یعنی اگر راہ ورا ہو جسمین شہر والونکی آمد و رفت ہو
اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو ایسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت
بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی
٧٤٤ چاہیے کہ جسمین محلے والون کا حرج نہو مثلاً سواری اور جنازہ جانیکو تنگی نہو ع ابو هريرة اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً
مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ
قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی
نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج
نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع و غروب کے وقت
سجدہ حرام ہے لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب میں تمام کرے اور یہی مذہب ہے اماموں کا سوا

ف بیان رحمت الٰہی بر مسلم گنہگار

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی ہر اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کرے اور پر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون جہل منع ہو روزہ دار کو

ف یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص تہوڑا کرے سمجھے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجھکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل بنون اپنے

۷۵۵ روزیکا ثواب کہوون ق جابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الغَیبَۃَ فَلَا یَطرُقُ اَھلَہٗ لَیلاً بخاری اور مسلم مین جابر سے

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہے تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف رات کے

آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی بال بنالے اور غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دہوکر صفائی حاصل کرے

کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کہانے کا سامان ہو سکتا ہو رات کے آنے مین یہ کچھ ممکن نہین ہو سکتا نقل ہے کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ

چھوڑکر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان ہوا کہ عورت مرتکب کار بد ہو اپنے

یار کو لیے بیٹھی ہے اوس کمبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسلئے

حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین قیاس

۷۵۶ اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین م ابو سعید اِذَا اُعجِلتَ اَو اُقحِطتَ فَلَا غُسلَ عَلَیکَ وَ عَلَیکَ الوُضُوءُ ق قالہٗ

لِعِتبَانِ بنِ مَالِکٍ فَھُوَ حَدِیثٌ مَنسُوخٌ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین

تو جلدی یا سستی ہو منی الا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجھکو لازم ہے یہ حضرت نے عتبان بن مالک سے فرمایا اور یہ

حدیث منسوخ ہو ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکر جلدی سے بدون فراغت

اٹھ کے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین بھی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا

۷۵۷ پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت بے انزال سے بھی غسل واجب ہے ق عمر اِذَا اُعطِیتَ شَیئًا مِن غَیرِ مَسئَلَۃٍ فَکُل وَ

تَصَدَّق بخاری اور مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تجھکو بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو کہا اور خدا کی راہ مین دے

ف عمر فاروق کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروق نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دیوے لیکن

سوال کرنا دو طرح ہی ایک زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی

۷۵۸ حرام ہو ق عمر اِذَا اَقبَلَ اللَّیلُ وَ اَدبَرَ النَّھَارُ وَ غَابَتِ الشَّمسُ فَقَد اَفطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر

فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن پچھم اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے

۷۵۹ ق ابو ھریرۃ اِذَا اقتَرَبَ الزَّمَانُ لَم تَکَد رُؤیَا المُؤمِنِ تَکذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب زمانہ نزدیک ہو گا تو نہین لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹا ہووے ف اس حدیث کے معنی دو طرح ہین ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی

تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا

ہوتا ہے اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے

۷۶۰ موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد جیسا صاف ہوتے ہین ق ابو قتادۃ

انصارِی حارث بن ربعی اِذَا اُقِیمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰی تَرَونِی بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ جنکا نام حارث بن ربعی ہے

[illegible]

اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نہ کھاوے جب سمجھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں مسلمان کا نام مسلمان کے
دل میں ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکاری کتے
کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہو تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز میں
جمع ہوگئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہے ساتویں یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے
اور اگر بے زخم صدمے سے مر جاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا لاٹھی یا پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اوس حربہ سے
۷۴۸ ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار ق ابو موسیٰ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ
لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو
اوسکو اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہے کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور گھس جانا اور دستک دینا بجائے اجازت مانگنے کے ہے شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
۷۴۹ نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہے خ ابن عمر اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَأَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا
بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد میں جانے کی نماز کیواسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے
۷۵۰ خ ابن عمر اِذَا اسْتَاْذَنَکُمْ نِسَاءُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کے واسطے تم سے اجازت مانگیں تو انکو اجازت دو ف اس مضمون کا تفصیل بیان
۷۵۱ آگے ہو چکا اب عورتوں کے نکلنے کا فتویٰ نہیں زمانہ بگڑ گیا م جابر اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
۷۵۲ فرمایا کہ جب کوئی استنجے کیواسطے ڈھیلے لیوے تو طاق یعنی تین یا پانچ یا سات ق ابو ہریرة اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ
مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیَاشِیْمِهٖ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے ف سوتے میں بلغم
اور رطوبت دماغ سے اوترکے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو یہ عین وہی شیطان کی بات ہے یا سچ مچ وہانکو
۷۵۳ شیطان رہتا ہو واللہ اعلم ص ابو ہریرة اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا
ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جب تک اوسکو تین بار نہ دھولیوے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ ف
اکثر عرب جا ضرور پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اسواسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھولیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق
۷۵۴ ابو ہریرة اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ
اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو فحش بکے

766 کھاوے سارے جب بچے تو چاہیے کہ نہ چھانٹے سے بچے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھ سے پیتا ہے ص ابو ہریرہ

اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

767 کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ کس انگلی مین برکت ہے ق ابو بکرۃ اذا التقی

المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دو

مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہے کہ ابو بکرہ اس حدیث

کے راوی نے حضرت سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرت نے فرمایا

کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول

مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہو اور اگر

ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے اور

اگر صبر نہ کر سکے کہ وہ اون سے مدافعت مین کسی طرح بچ سکتا نہین تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہے اس طرح کا قاتل

768 دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہوں اونکا قتل بھی درست ہے ص عثمان بن ابی العاص الثقفی اذا اممت قوما

فاخفف بہم الصلوۃ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے

ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لمبا نکرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی

بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کی چھوٹ ہون

اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنتی لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہے

769 ق ابو ہریرۃ اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم

من ذنبہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین

اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ کہ

دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمہارا اور اونکا

770 آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ص ابو ہریرۃ اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا خلع

فلیبدأ بالشمال ولینعلہما جمیعا او لیخلعہما جمیعا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پاوں سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پاوں سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونوں جوتیان کو

ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پاوں مین جوتا پہنے اور دوسرا پاوں ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے

771 ق ابن عمر اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو پہنچتا ہے جو قوم مین ہو تو وہ مین سب پر عذاب پہنچتا ہے پھر قیامت مین

اوٹھائے جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کبھی قوم پر عذاب آتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیا ہی تک ہوتا ہے

آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوگئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اگر وہ نہ مانتے تو

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو مت اٹھا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لیا کرو ف حضرت گھر سے مسجد کو آتے تھے سنت گھر میں
پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرت گھر سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بن دیکھے
نماز اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوٹھیں اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام و
٧٦١ مقتدی کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کریں ھ ابو ہریرۃ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا
المکتوبۃ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہیں سوا فرض کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی کہتے ہیں فجر کی
سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھ کے جماعت میں ملے اور اگر جانے کہ سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت چھوڑ دے جماعت
میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہو اور اگر اول رکعت کا
٧٦٢ سجدہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کی خ ابو اسید الساعدی اذا اکثبوکم فارموهم
واستبقوا نبلکم بخاری میں ابو اسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تمہیں جھنڈ باندھ کر آویں تو اونکو تیر مارو
اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھ کر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا کرینگے بہت دور سے
٧٦٣ مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیروں کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں ص ابن عمر اذا اکفر الرجل اخاه
فقد باء بها احدهما مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں
کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت میں جسکو کافر کہا تو بچا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو حقیقت میں اوسکو کفر کہنے والے پر پلٹ
پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے
غضب میں گرفتار ہووے ہاں یوں کہنا مضائقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کے کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر
کسیکا کفر بدلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے
اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے میں ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں
٧٦٤ ق ابن عباس اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقها او یلعقها بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پونچھے جب تک ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسیکو چٹا دے ف
یہ حکم اسلیے ہوا کہ اونگلیاں بعد کھانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت ہے حلیمی نے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض
ہیں حلال رزق کھانا اور اوسکو خدا کی عنایت جاننا اور اوس پر راضی ہونا اوسکو کھا کے گناہ نکرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا
ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور دو زانو یا ایک زانو اوٹھا کر بائیں پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑوں بیٹھکر بھی کھایا ہے
اور ادب بھی چار ہیں اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاوہ انکے یہ ہے
کہ دسترخوان پر جو گرے کھانے کو چنا اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اونگلیاں چاٹنا اور مکروہ چیزیں ہیں کھانے کو سونگھنا اور
٧٦٥ پھونکنا ص ابن عمر اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب بیمینه فان الشیطان
یاکل بشماله ویشرب بشماله مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو داہنے ہاتھ سے

فرمایا جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوبے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ جب
کہ سب غروب ہو جائے ف سورج کے طلوع اور غروب میں نماز پڑھنا حرام ہے ص اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ ۷۷۹
فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہوں
کیواسطے تو دونوں میں دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جس وقت دو سامنا کرے ف یعنی جس وقت ایک امام سے مسلمانوں نے بیعت کی ہو
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرا امام بیعت کچھ اور مسلمانوں کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر میں ہوں
یا دو شہروں میں دارالاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی میں اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو
یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اوس
صورت میں اوسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے میں بڑے بڑے فساد ہیں مثل مشہور ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سماتیں
اور دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت میں دو امام مقرر ہوئے ہوں تو دونوں کی امامت درست نہیں پھر
اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگوں کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت بعید دو ملکوں میں ہوں جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک سے دوسرے
ملک میں آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اس صورت میں دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے
پیچھے اہل سنت وجماعت کا یہ مذہب ہے کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراویں اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر
واجب جانیں تا امام کافروں سے جہاد کرے مسلمانوں پر کافروں کو غالب ہونے نہ دیوے بدکاروں کو سزا دیوے احکام شرع کو جاری کرے
کوئی ظلم کرنے نہ پاوے محتاجوں اور یتیموں کی خبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو
تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ لگا رہے قریش کی قوم سے ہو کہ سوائے قریش کے اور کسی قوم کا امامت میں حق نہیں باقی
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابوں سے دریافت کیا چاہیے ص اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ ۷۸۰
بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مسلم میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے
منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گھس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد وغبار
کہ جمہائی لیتے اکثر انمیں سے کوئی چیز منہ کے اندر گھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھر میں
آتی ہے اور بدن میں سستی لاتی ہے اور وقت عبادت بخوبی نہیں ہو سکتی یہی غرض شیطان کا ہے ص اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ ۷۸۱
فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَيُرْوٰى اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ
فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی التحیات پڑھ چکے تو چاہیے کہ چار چیزوں کی پناہ مانگے
یعنی کہے کہ اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت میں یعنی یہ ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ چار چیزوں کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافروں کا صحبت ہی

٧٧٢ تو اوسکے ساتھ کیون ہے ق عائشۃ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ فلہا اجرہا
بما انفقت و لزوجہا اجرہ بما اکتسب و للخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم من اجر بعض شیئا
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بغیر اتلاف کے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہے اور اوسکے خاوند کو کمائی کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہے نہ گھٹاویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب
--- ملیگا ف بدون گھٹائے یعنی اتنا نسبت والے ان سکے ثواب کے ناقص کرین اور یہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے منع نکیا ہو ھ عائشۃ
اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب
راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے
٧٧٣ بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے منع کیا تھا نہ اوسکو اجازت دی تھی ق ابو ہریرۃ اذا انقطع شسع نعل احدکم
فلا یمش فی الاخری حتی یصلحہا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا
٧٧٥ تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نکرے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلا ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاون
ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہو اور ہو سبب تکلیف ہے اور عیب بھی ہے ق ابو ہریرۃ اذا اوی
احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول
باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا
بما تحفظ بہ الصالحین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے
یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہے
پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی آخر تک دعا کے معنی یہ کہ الٰہی میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اوسکو اوٹھاونگا اگر تونے
میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین مرگیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تونے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور
بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے ف سنت ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف
٧٧٦ منہ کرکے سووے بستر جھاڑ لینا خصوصًا اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہے ص ابو ہریرۃ اذا باتت المرأۃ ہاجرۃ
فراش زوجہا لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ
سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھ کے تو فرشتے اوسکو صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے
٧٧٧ ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہے ق ابن عمر اذا بایعت فقل لا خلابۃ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے
عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے مین فریب کھاتا ہے نقصان اوسکا ہوتا ہے حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول
لیا کر اوسنے کہا کہ مجھ سے صبر نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہدیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا
٧٧٨ تو پھیر پھیر جاویگی گویا مول لینا شرط کیساتھ ہوا ق ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبرز
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

اور نماز اوسکو نصیب ہوے ﺻ عائشۃ اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل ٧٨٧
مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوچھاؤں ہاتھوں میں اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے میں تو ضرور
واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیاں اور دو رانیں یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نکلے
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ﺻ ابن عمر اذا جمع ٧٨٨
اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ہذہ غدرۃ فلان بن فلان مسلم میں
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلوں و پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز قول توڑنیوالے کا
جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغا بازی فلانی فلانے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
قیامت میں فضیحت کریگا سبکے آگے ﺻ طلحۃ اذا حدثتکم عن اللہ بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ ٧٨٩
مسلم میں طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب میں تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کروں تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ میں مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ باندھونگا یعنی خدا کی حکم پہونچانے میں حضرت معصوم ہیں اونمیں چوک یا بھول چوک ہونا ممکن نہیں ف
اس حدیث کا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرتؐ نے ایکبار انصاریوں کو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہوئی تب
حدیث فرمائی یعنی دین میں تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمہیں خوب جانتے ہو ق مالک بن الحویرث
اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما ق الہ لہ ولصاحب لہ بخاری و مسلم میں
مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونوں میں بڑا
امام ہو اور یہ حضرتؐ نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ ہم دو آدمی حضرتؐ پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی میں بھی
ہوتی ہے اور جب علم میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امام ہو ﺻ ام سلمۃ اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ ٧٩١
یؤمنون علی ما تقولون مسلم میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق میں
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مر گیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں
تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اوسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیاں ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہے اور اوسکے برکاموں کا ذکر نا نہ چاہیے ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران ٧٩٢
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے میں حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہیں
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمیں چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنیکا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے میں خوب غور کی اور قرآن
اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہیں اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب بعد کوشش کے
چوک پر پکڑ نہیں اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت میں صاف مذکور نہیں اوسکو اپنے قیاس سے

یابت وولت جنہوں کو بھلا دی اور صورت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہو نا سنت ہی کہ بعد التحیات و درود کے دعا مانگے

٧٨٢ ق ابو هريرة و ابو سعيد اذا تنخم احدكم فلا تنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق

عن يساره او تحت قدمه اليسرى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی

کھنکھار کے تھوکے تو اپنے منہ کے سامنے تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانون کے تلے تھوکے ف ایکبار حضرت نے

مسجد مین قبلے کی دیوار کی طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو کھرچ ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اسواسطے

منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے

٧٨٣ تھوکنے کو فرمایا اسوقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ص ابو هريرة

اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع

الماء او مع اخر قطر الماء واذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او

مع اخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء

حتى يخرج نقيا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار شک ہے

راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی دھوتا ہی اپنے منہ کو تو نکل جاتے ہین اسکے منہ سے گناہ جو دیکھا اپنی آنکھ سے یکبار پانی

گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوتا ہی تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کیا

پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوتے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی

کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہ سے پاک صاف ہو جاتا ہے ف اس حدیث مین فضیلت ہے وضو کی علوم ہوا

کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابر اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج

الامام فليركع ركعتين بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے

واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ دو رکعت تحية المسجد پڑھنا ضرور ہے

اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض

٧٨٥ فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق ابو هريرة

اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان

زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہے اسواسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ

خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا

قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہی دلیل ہے شیطان کی

٧٨٦ قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہ نہین ص ابو هريرة اذا جلس احدكم على حاجته فلا يستقبل

القبلة ولا يستدبرها مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی پاخانے کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کرے

[illegible]

احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسألك من
فضلك مسلم میں ابو حمید یا ابو اسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو چاہیے کہ یوں کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یوں کہے کہ اے اللہ میں تیرا فضل اور رزق چاہتا ہوں ف مسجد میں جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے
٧٩٨ ص جابر اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم
ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر الله عند
طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر میں آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا
خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر میں داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہے تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونوں ملا ف یعنی گھر میں آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے گھر میں
اور کھانے میں بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہیں ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور رہنے میں شریک ہوتا ہے
٧٩٩ ص صهيب بن سنان اذا دخل اهل الجنة الجنة يقول تبارك وتعالى تريدون شيئا ازيدكم
يقولون الم تبيض وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فيكشف الحجاب فما اعطوا شيئا
احب اليهم من النظر الى ربهم مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت میں
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ دیجئے تمکو وے بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہیں کر چکا تو ہمارے مونہوں کو کیا بہشت میں
ہمکو نہیں داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہے تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت میں ایماندارون
کو دیدار الہی جیسا چاہیے نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا نہ کھائیگی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا
٨٠٠ جو اس نعمت سے بے نصیب ہیں وہ انکار کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی ق انس اذا دعا احدكم فليعزم
المسألة ولا يقولن اللهم ان شئت فاعطني فانه لا مستكره له بخاری مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے میں مطلب حاصل ہونے کا تعین رکھے اور یوں نہ کہے اے خدا تو مجھکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں جو
٨٠١ جبر سے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا جاتا ہے ق ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فابت فبات غضبان
غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلاوے مرد اپنی جورو کو اپنے
٨٠٢ بچھونے پر پھر اوسنے نہ دے انکار کی سو تمام رات بھر غصے میں رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہیں ق ابو هريرة
اذا دعي احدكم الى الوليمة فليأتها بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے ولیمہ کیواسطے
بلایا جاوے تو مان جانا چاہیے ف ولیمہ اوس کھانے کا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستوں اور عزیزوں کو
جمع کر کے کھلاوے کھانا اور ولیمہ سنت ہے حضرت اور اصحاب کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے میں جانا واجب ہے نجانے تو گنہگار ہووے اور
٨٠٣ بعضوں کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہیں کچھ عذر ہو تو نکھاوے ص ابو هريرة اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل

قرآن اور حدیث میں غور کرنیکے تمکلے تو مقرر ثواب پاویگا اگرچہ ایک مسئلہ ہو دو ثواب ہیں اور اگر چوک گیا ہے تیں تو ایک ثواب
بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اوسکو بہت علم اور فہم ضرور ہے
اسیواسطے اہل سنت میں چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہو گئے کیونکہ برابر اُنکے کسیکو علم اور فہم حاصل نہیں ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے
زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے قرآن و حدیث کے معانی کو
۷۹۳ سمجھنا نہایت مشکل ہے ح جابر اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُرے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنیکو شیطان بُرے
۷۹۴ واہی خواب دکھلاتا ہے سو وہ کسی سے کہنا کیا ضرور ہے ح ابو هريرة اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ
يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلَى رَبِّهِ ثُمَّ
يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ
نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا
بِهِ اِلَى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ
عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بندے ایماندار کی روح نکلتی ہے تو اوسکے آگے
دو فرشتے آتے ہیں اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہیں کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا
اور مشک کا اور کہتے ہیں آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے آباد رکھا
پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہیں پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب
نکلتی ہے کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابو ہریرہؓ نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہیں آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی
طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابو ہریرہؓ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا
جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے کپڑے سے ناک بند کی ف جو یہ حکم ہوا
کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایمانداروں کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہے اور کافروں کو کافروں کے بدتر مکان پر
۷۹۵ رکھو جسکا نام سجین ہے ح ابن عباس اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ مسلم میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب صاف ہو گیا چمڑا اصلاح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف
کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے
۷۹۶ نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہیں ہوتا ح ابو هريرة اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ
يَجْلِسَ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف
اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد میں بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں کی عادت ہے
۷۹۷ کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہیں خصوصاً جمعہ کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں سو بیجا ہے ح ابو حميد او ابو اسيد اِذَا دَخَلَ

فهو اهلكهم مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوگئے تباہ ہوگئے
تو وہ سب سے زیادہ تباہ ہے یعنی تباہی والا ہے اس نے لوگوں کو تباہ کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو اللہ کی
رحمت سے ناامید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے تباہ ہوگئے مغرور نفس میں ہیں کبھی بخشے نہ جاوینگے تو حقیقت میں یہ شخص خود تباہ ہوگیا
اسواسطے کہ لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور اسکا ... اور دوسرا مطلب کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوگئے
تو حقیقت میں یہ خود برباد ہوا لوگوں کی غیبت کی اور آپکو بہتر سب سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے
یوں کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے میں برباد ہوئے ہیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور اسکو ذلیل جانے تو درست
۸۱۰ نہیں حدیث کے موافق ص ابو هريرة اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا فان غم عليكم
فصوموا ثلثين يوما مسلم میں ابوہریرہ سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسکو دیکھو یعنی عید کا
۸۱۱ چاند تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر آئے تم پر تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو ص ام سلمة اذا رأيتم هلال ذي الحجة واراد
احدكم ان يضحي فليمسك عن شعره واظفاره مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحجہ کا
چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخنوں سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہے
کہ چاند دیکھنے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے
۸۱۲ ص ابو ثعلبة الخشني اذا رميت بسهمك فغاب عنك فادركته فكل ما لم ينتن مسلم میں ابو ثعلبہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہوگیا یعنی کہیں چھپ گیا یا بھاگ گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو
کھا جب تک بدبو نہ کرے ف اگر شکار زخمی ہوکر شکاری کے ... سے یا تیر سے اور کہیں چلا جاوے تو اگر شکاری اوسکی تلاش میں نہ بیٹھا ہو تلاش
کی حالت میں اوسکو مرا ہوا پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہیں تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر اوسی دن پاوے تو حلال ہے
۸۱۳ اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبودار گوشت کھانا اکثر کے نزدیک مکروہ ہے ق ابو هريرة اذا زنت امة احدكم
فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم
ان زنت الثالثة فتبين زناها فليبعها ولو بحبل من شعر وروي ثم ليبعها في الرابعة بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہوجاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار
خواہ گواہوں سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی
حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہوجاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے
یعنی پوری قیمت کا خیال نہ کرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا
کہ لونڈیکی حرام کاری کو عیب نہ جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان میں ہے تو فرمایا کہ پھر زنا کی
زنا لا کر ... حد ... کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو نصف ... ہوتی ہے گھرکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہیں ... امام شافعی
کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بغیر حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے
۸۱۴ ابو هريرة اذا سافرتم في الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم في السنة فبادروا

فلیقل انی صائم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو
تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی نہ جانیکے عذر سے
٨٠٤ مین عذر یون ہین تو کہانا نا اوسکو رنج نہو ص ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما
فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کہانیکے واسطے بلایا جاوے
تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کو نیک دعا کرے اور اگر بے روزہ ہو تو کہانا کہاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا
حرام ہے کہا ہین اگر عذر ہو تو مختار ہے اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے
٨٠٥ اور اگر نہ موقوف ہوسکے تو بچ جاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے ص جابر اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق
عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو برا معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تہکتہکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا
کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ
٨٠٦ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہے سو موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ق ابو ہریرۃ اذا رای
احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا
کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر کرے نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہوسکتی اور مکروہ خواب کا کہنا
اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سنکے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہے کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے
تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ق عایشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین
سمی اللہ فاحذروھم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑجاتے ہین
قرآن کی مشتبہ والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اون سے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی
آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کہلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب مین دہوکہا ہے صاف مطلب نہین
سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونھین پر عمل کرنے کا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل تہ کو دریافت کرنیکا حکم نہین قرآن مین
حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جنکے دلون مین کہوٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا
کھوج کرین تو وہ لوگ اونھین کہوٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور پتہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ
اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو
خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور ہے جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون
٨٠٨ ق عامر بن ربیعۃ بن ثمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ھذا حدیث منسوخ بخاری
اور مسلم مین عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہانتک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث
٨٠٩ منسوخ ہے ف اول یہ حکم تھا پہر حضرت نے موقوف کیا ص ابو ہریرۃ اذا ایتم الرجل یقول ھلک الناس

جس نے میرے وسیلے کا ... معنی ان کلمات کے یہ ہیں کہ پڑھو مجھپر درود مسلم سے کہ جو کوئی مجھ پر ایکبار درود پڑھے گا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو وسیلہ بہشت میں ایک بہت عمدہ مقام کا نام ہے نہیں لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے
خدا کے بندوں میں سے اور امیدوار ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا یعنی وہ عالی مقام مجھے کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ
وسیلہ مانگیگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول
حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمیں وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشوا دیوے اور درود کی بڑی فضیلت
اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایکبار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبروں سے ہمارے
حضرت افضل ہیں اسواسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سوا حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اللّٰھم صل وسلم وبارک علی عبدک
۸۲۱ وسیدنا محمد وآلہ اجمعین ف ابو سعید اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن بخاری اور مسلم میں
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہے ف مگر دوسری حدیث میں ہے کہ بجائے
۸۲۲ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے ف ابو ھریرۃ اذا سمعتم نھاق الحمیر فتعوذوا
باللہ من الشیطان فانھا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا
رأت ملکا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب تم سنو گدھے کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے
اسواسطے کہ انہنے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اسواسطے کہ اوسنے فرشتے کو
دیکھا ہے ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہے اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہے گدھا بسبب حماقت
اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللہ اعلم
۸۲۳ ق ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ
بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیوے تو دم
۸۲۴ نہ چھوڑے پانی میں اور جب پاخانے میں آوے تو نہ چھووے اپنا ذکر اپنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے ف ابو ھریرۃ
اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا
تمہارے کسیکے برتن میں پیوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھووے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ اگر کتا جھوٹا کرے برتن کو تو سات بار
دھووے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے سات بار دھونیکا
۸۲۵ اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتوں کو ناپاک نہ جانتے تھے ص ابو سعید اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی
ثلاثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان
کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان مسلم میں ابو سعید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی کو شک ہووے اپنی نماز میں سو نہ جانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کرے
چھوڑ دے اور جسپر یقین رکھتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام پھیرنے سے پہلے اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہونگی تو وہ سجدے ملکر جفت
یعنی چھ ہو جاویں گی اور اگر نماز پوری چار ہی کے پورا کرنے کو تو وہ سجدے ناک رگڑنا شیطان پر ہوگا ع یعنی جب شک پڑے

بہا نقیہا واذا عرستم فاجتنبوا الطرق فانہا طرق الدواب وماوی الہوام باللیل مسلم عن ابی ہریرۃ
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ
کر منزل پر اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلوں کو طے کر ڈالو اور اونٹوں کا گودا ختم یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا
نہ سوکھنے پاوے طاقت اونکی سنجالی باوجود کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلیں کر کے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرت نے فرمایا کہ جب تم
پچھلی رات کو منزل پر اوترا کرو تو رستوں کو چھوڑ کے علیحدہ اوترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمد و رفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام
815 ہیں رات کو ف اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں بہت کو بتلائیں ص العباس اذا سجد العبد سجد معہ
سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ مسلم میں حضرت عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اوسکے
ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں اوسکا منہ اور اوسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اوسکے گھٹنے اور دونوں اوسکے قدم
816 ف سنہ سجدہ کرتا ہے یعنی ہاتھ اور ناک ص البراء بن عازب اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک
مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا کر دونوں
817 اپنی کہنیوں کو ف یعنی سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے ق انس اذا سلم علیکم
اہل الکتاب فقولوا علیکم بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تمکو کتاب والے
یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی ف سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کہ کافروں کو بلکہ علیکم
818 کہنے کو فرمایا یعنی تمپر وہ بات ہو جسکے تم لائق ہو ق ابو ہریرۃ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ
وعلیکم السکینۃ والوقار ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے
آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہے اوسکو آپ تمام کرو ف معلوم ہوا
جماعت کیواسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز میں سے نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علما کے
819 نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے ق اسامۃ بن زید اذا سمعتم الطاعون بارض فلا تدخلوہا
واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تم کسی زمین میں وبا سنو تو اوسمیں نہ جاؤ اور جب وہی زمین میں وبا پڑے جسمیں تم ہو تو وہاں سے نہ نکلو ف جس ملک میں وبا ہو نہ جاوے
کیونکہ اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اوسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور جو اوس سے بھاگ
کہاں بچیگا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنیوالا شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جس طرح
820 کافر لڑائی سے بھاگا ص عبد اللہ بن عمرو اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی
فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی
الجنۃ لا ینبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت
علیہ الشفاعۃ مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

فقال كيف اضاعتها قال اذا وُسِّدَ الامرُ الى غير اهله فانتظر الساعة بخاری میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کیجائے تو انتظار کر قیامت کی پھر حضرت سے اوس مرد نے کہا جب کہ کہا تھا کہ قیامت
آویگی پھر اوس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع ہونا کیا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا
٨٣٢ ف یعنی بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی طریق موسیٰ اذا عطس احدکم فحمد الله فشمتوه وان
لم یحمد الله فلا تشمتوه مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد لله کہے تو اوسکو نیک دعا
٨٣٣ یعنی یرحمک الله کہو اور اگر الحمد لله نہ کہے تو سکوت کرو ح ابو ہریرة اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله ولیقل
له اخوه او صاحبه یرحمک الله فاذا قال له یرحمک الله فلیقل یهدیکم الله ویصلح بالکم بخاری میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد لله کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب میں یرحمک الله کہے یعنی خدا تجھپر
رحم کرے اور جب اوسکو یرحمک الله کہے تو چھینکنے والا اوسکو دوسرے کہے کہ یهدیکم الله ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ دکھاوے اور تمہارے دل کو
سنوارے ف چھینک صحت کی دلیل ہے سو اسواسطے الحمد لله کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضوں کے نزدیک واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب
٨٣٤ ص عبد الله بن عمرو اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول
کما امرنا الله فقال او غیر ذلک تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون
او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المهاجرین فتحملون بعضهم علی رقاب بعض مسلم میں عبد الله بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گذار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے
ہم شکر گذار ہونگے کہینگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گذاری نکروگے بلکہ ہوس کروگے پھر آپس میں
حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نہ مانوگے پھر آپس میں بغض و عداوت رکھوگے راوی کو شک ہے کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین میں یعنی جا گھسوگے اونکے مسکنوں کو بعضوں کی گردنوں پر
یعنی ایکو دوسرے کے قابو میں کروگے یا اونکو تکلیف مالا یطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث میں ملک ایران کی فتح ہونے کی آگے سے
خبر دی تھی سو ویسا ہی ہوا اور دولت کی خرابیاں و فساد بھی سو صدیق اور فاروق کی خلافت میں اونکے بند و بست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان کی آخر خلافت میں مسلمانوں میں فساد شروع ہوا اور حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی خلافت میں زیادہ ہوا پھر تو یزید پلید اور
مروان اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت میں ظاہر ہی ہے اب بڑی لوٹیان اور بیحد فساد اور خرابیاں ہوئیں سارا عالم جانتا ہے جیسا
٨٣٥ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا خ ابن عمر اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجه بخاری میں عبد الله بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ منہ کو بچاوے ف یعنی جب کسی کا مالک یا استاد ہو کوئی سزا دینی
ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اوسکا منہ میں زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا منہ اشرف جسم ہے اور مسلمان کی ہو تو
٨٣٦ جب تک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے منہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہیں ہے ص ابو ہریرة اذا قال احدکم آمین و
قالت الملائكة فی السماء آمین فوافقت احدهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی وقت کسی نے آمین کہی اور فرشتوں نے آسمان میں کہی پھر موافق ہوگئی ایک آمین دوسری سے تو بخش دیے اوسکے پہلے گناہ

ف معجزہ خبر فتح ایران و روم و وقوع ہونا آئندہ

تیسری رکعت ہو گئی ہے یا چار تو شک چھوڑ دے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اگر کو چھوڑ دے جیسے ظہر کی نماز میں تین رکعت کو
اختیار کرے بعد اوسکے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہو گئی ہونگی تو دو سجدہ سہو کے ملکر چھ رکعتیں ہو
اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہ تو شیطان ڈالتا ہے جب نماز پوری ہوئی تو سجدہ دو نگا
ثواب ملیگا اور شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے
۸۲۶ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ف ابن مسعود اذا شک
احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسجد سجدتین بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک ہے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر نماز پوری کرے پھر دو سجدے
کرے ف پوری روایت مصابیح میں یون ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں
گمان غالب اور اٹکل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہے جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے
۸۲۷ وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سرے سے نماز شروع کرے ص زینب بنت ابی معاویۃ الثقفیۃ امرأۃ عبد اللہ بن
مسعود اذا شھدت احدٰکن صلوۃ العشاء فلا تمس طیبا مسلم میں زینب عبداللہ بن مسعود کی بی بی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو
۸۲۸ اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو برا خیال آوے ص ابو ھریرۃ اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعا
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہے
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت
علی مرتضی سے ہے ص ابو ھریرۃ اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم الضعیف والسقیم و
۸۲۹ الکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیونکو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف و بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا
۸۳۰ اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ص عبد اللہ بن عمرو اذا صلیتم الفجر فانہ وقت الی ان یطلع
قرن الشمس الاول ثم اذا صلیتم الظھر فانہ وقت الی ان یحضر العصر واذا صلیتم العصر فانہ
وقت الی ان تصفر الشمس واذا صلیتم المغرب فانہ وقت الی ان یسقط الشفق واذا صلیتم
العشاء فانہ وقت الی نصف اللیل مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ عصر آوے اور جب تم
عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہان تک کہ سورج پیلا ہو جاوے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی ڈوبے
اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک ف ہر چند مغرب کا وقت سرخی ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہے
مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد آدھی رات کے
۸۳۱ مکروہ ہے ص ابو ھریرۃ اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قالہ لرجل قال متی الساعۃ

صفۃ الجمعۃ صفۃ الامام الاوقات

رکعتین خفیفتین م مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی پڑھے
ف حضرت نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہے جب اول ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز خوشی
طول قرأت سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہوں اور ہلکی رکعتیں اسواسطے فرمائین تا کہ بے وسوسہ ادا ہوں اسواسطے کہ
حدیث مین آیا ہے کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہ صورت اول دو رکعتین ہلکی پہلے پڑھے
٨٤٣ تب کہ حضور دل حاصل ہے بعد فرض کے سب نفلوں سے تہجد کی نماز افضل ہے اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین م ابو ہریرۃ
اذا قام احدکم من مجلسہ ثم رجع فہو احق بہ م مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی اوٹھ جاوے
اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحقدار ہے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی
صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا
٨٤٤ شخص اپنی جگہہ بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی م ابو ذر اذا قام احدکم یصلی فانہ یسترہ اذا کان بین
یدیہ مثل اخرۃ الرحل فاذا لم یکن بین یدیہ مثل اخرۃ الرحل فانہ یقطع صلاتہ الحمار والمرأۃ
والکلب الاسود م مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہو جاتی ہے جب اوسکے
آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑتا ہے گدھا
اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور اونگلی برابر موٹی لکڑی
کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضائقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہے اور
اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز
ٹوٹتی ہے سب علما کے نزدیک ابو سعید کی حدیث دلیل ہے کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ مین حضرت کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے م ابو ہریرۃ اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد
اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلی امر ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود
فابیت فلی النار م مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہے آدم کا بیٹا قرآن سجدہ کی آیت پھر سجدہ
کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت ہے
اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میں نے نہ مانا تو مجھکو دوزخ ہے ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے
٨٤٦ م جابر اذا قضی احدکم الصلوۃ فلیجعل لبیتہ نصیبا من الصلوۃ فان اللہ جاعل فی بیتہ من
صلاتہ خیرا م مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ
رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہے ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل
گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تا کہ خیر و برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو
٨٤٧ ق ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام
علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ

٨٣٧ پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں **ف** یعنی جب ایک ہی وقت میں آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ملی **ح** کہ قال رسول اللہ ﷺ
اذا قال احدکم لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر لیٹ جاتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت میں کافر ہے تو وہی ہے ثابت ہا اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والے پر
٨٣٨ پلٹ پڑا **ق** ابوہریرۃ اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ
من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو اللہم ربنا لک الحمد اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول سے موافق پڑا اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہوجاوینگے **ف** امام اعظم اور امام مالک وامام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا
لک الحمد کہیں اور امام شافعی کے نزدیک دونوں قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کریں لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
٨٣٩ معلوم ہوتا ہے **خ** ابوہریرۃ اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول
الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تم آمین کہو
٨٤٠ اسواسطے کہ جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے **م** عمر اذا قال المؤذن اللہ اکبر
اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان
لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم
قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ
ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ
من قلبہ دخل الجنۃ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم میں سے جواب میں کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر موذن جب کہے اشہدان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہدان محمدا رسول اللہ پھر جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت میں جاوے **ف** اس حدیث میں حضرت نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کام چھوڑ کر اذان کا جواب دے تاکہ بہشت کی بشارت میں داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان میں کئی اذانوں کی آواز آتے ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دینا اوسی کا
٨٤١ جواب دینا واجب نہیں ہے اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے **م** ابوہریرۃ اذا قام احدکم من
اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب کوئی رات کو اوٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو
کہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہئے کہ لیٹ رہے **ف** یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے پڑھے نیند کے غلبے میں بے بات منہ سے نکلے
٨٤٢ ایسے کو چاہئے جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز پڑھے **م** ابوہریرۃ اذا قام احدکم من اللیل فلیصل

فضیلت جواب اذان

تخالف بین طرفیه وإذا کان ضیقا فاشدده علی حقویك ق اسکو بخاری اور مسلم نے جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لمبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھون پر ڈال اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی یہ حضرت نے جابر سے
فرمایا ق ابو هریرة اذا کان یوم الجمعة کان علی کل باب من ابواب المسجد ملائکة یکتبون الاول ٨٥٤
فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین ان کاغذون کو جن مین لوگون کے نام لکھے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنیوالون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
ق ابو موسی اذا کان یوم القیامة دفع الله الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکك ٨٥٥
من النار مسلم نے ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی
یا ایک نصرانی دیوے گا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی خلاصی کا بدلا ہے یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا
تو چھوٹ گیا ف یہودیون نے بہت پیغمبرون کو ستایا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا اور اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا اسواسطے خدا نے مسلمان کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین ہے انصاف ہے کہ تابعدار کو فکر اور دوزخی منکر کو نکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہے جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی
پھر کیا حاجت تھی ق جابر اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه مسلم نے جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ٨٥٦
کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف
پاک کپڑا ہو اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کم نہو ق ابو هریرة اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ٨٥٧
ثلثة الا من صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له مسلم نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اونکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک خیرات
جسکا فائدہ ہمیشہ جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے
بعد موت کے عمل نہین ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاریہ یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلق مسلمانون کو ہے
جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرا اور مسافرون کی سبیل اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین
پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ یا شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف
ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنی بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین ملتا حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
سامان سے آدمی نام و نشان مر جاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوسکے سوا صدقہ جاریہ کی

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتیں جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتیں جیسے نماز اور حج وغیرہ
اور مال کی عبادتیں جیسے زکوٰۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہیں سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہے ہمکو
اور سب خدا کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ ہے خدا کا اور
اوسکا رسول ہے ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نماز میں بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو
فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تم نے کہا کہ خدا کے نیک بندوں پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے
٨٤٨ آسمان اور زمین میں ہیں خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ
ضرور نہیں نماز میں التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام مالک کے مذہب میں سنت ہے ق ابو ہریرۃؓ
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف
خطبہ سننا واجب ہے اوس وقت بولنا درست نہیں اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی ثابت ہوا
٨٤٩ زبان سے منع کرے اشارہ سے کرے ق ابن عمرؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ
وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے
جب تک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا
رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوک کا نہیں ہے اور کھانا کھاتے تک جماعت ہوچکیگی تو نماز میں شریک ہووے
روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے میں جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس نے
٨٥٠ ابو ہریرہ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز میں دل نہ لگا رہے ق ابن عمرؓ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ
فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے منہ کے
٨٥١ سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ اوسکے روبرو ہے ق ابن مسعودؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی چھپکے کان میں بات نکریں ایک کو
چھوڑکے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہیں جانتے ہیں یا کچھ میری
بدی کی فکر میں ہیں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب چار آدمی ہوں تو دو آدمی کو چھپکے بات کرنا مضائقہ نہیں یعنی اس صورت میں
٨٥٢ رنج نہ ہوگا ص ابو سعیدؓ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم میں
ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے وہ ہے جو قرآن
خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرتؐ کے وقت میں جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے قاری کو عالم پر
مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہے کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہے کہ نماز میں اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کرلیگا
٨٥٣ نرا قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہے اور کس سے مکروہ ہوتی ہے ق جابرؓ اِذَا كَانَ وَاسِعًا

مانے جب بندہ عبادت کا ابتدا ہو مکمل ہوجائے بصورت جب بیمار ہونے کے سبب ہو تو دونوں قسموں کا ایک ہی مطلب ہے واللہ اعلم

۸۶۱ خ ابو موسیٰ اذا مرض العبد او سافر کتب له مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا بخاری میں ابو موسیٰ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہے بندہ یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے وطن میں اور
صحت کی حالت میں کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی
نماز کے برابر ہے جو کھڑے ہوکر پڑھتا تھا اور مسافر کی دو رکعتوں کا ثواب چار رکعت کے برابر ہے جیسا وطن میں پڑھتا تھا اور بعضے کہتے
ہیں کہ وظیفہ اور نفلوں کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن میں کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہیں کرسکتا ۸۶۲ ہ ابو ہریرۃ
اذا مضی شطر اللیل او ثلثاہ ینزل اللہ تبارک وتعالی الی السماء الدنیا فیقول هل من سائل
یعطی هل من داع فیستجاب له هل من مستغفر یغفر له حتی ینفجر الصبح ویروی من یقرض غیر
عدیم ولا ظلوم ویروی عدوم م مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب آدھی رات جاتی ہے
یا تہائی رات باقی ہے خدا تعالی بڑی برکت والا اوترتا ہے پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہے کہ کوئی ہے مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہے
دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہو کوئی ہے گناہ بخشانے والا جسکے گناہ بخشے جاویں اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت میں
یوں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس نہیں اور ظالم نہیں یعنی خدا کو اور ایک روایت میں بجای عدوم عدیم ہے لیکن
مطلب ایک ہی ہے ف خدا تعالی جسم سے پاک ہے اوترنا چڑھنا اوسکی شان میں نہیں مطلب ہے کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت
الہی اپنے بندوں پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہے تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت
نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہے اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرضوں کے سب نفلوں سے بہتر ہے افسوس صد افسوس
کہ یہ دولت بیدار کو ہو اور اہل غفلت اوس وقت نیند میں یا ناچ رنگ میں اوس دولت سے محروم رہیں الٰہی اپنے کرم سے وہ وقت
نماز کا شوق ہمارے دلوں میں ڈالدے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھا دے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور ظالم نہیں یعنی قرض
اس خیال سے مفلس کو نہیں دیتے کہ یہ کہاں سے ادا کریگا اور بدمعاملہ کو نہیں دیتے کہ یہ کہا جاویگا دغاباز ہے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا
کہ میں مفلس نہیں کہ جو دے سکوں اور ظالم نہیں جیسے تم ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سات سو
۸۶۳ دیتا ہوں پھر میری راہ میں دیتے ہوے تمکو کیا اندیشہ م ابو بکرۃ اذا نزلت او وقعت فمن کانت له ابل
فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه
فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن له ابل ولا غنم ولا ارض قال یعمد الی سیفه
فیدق علی حده بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت
اللهم هل بلغت فقال رجل ارایت ان اکرهت حتی ینطلق بی الی احد الصفین او احدی
الفئتین فضربنی رجل بسیفه او یجیء سهم فیقتلنی قال یبوء باثمه واثمك ویکون
من اصحاب النار مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ فساد میری امت میں اوترے تو جسکے
اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جسکی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہے

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کامون سے
بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مرد حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان رہا **بیت**
٨٥٨ زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **ق** ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ
والعشی ان کان من اھل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اھل النار فالنار ثم یقال ھذا مقعدک الذی
تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان
صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین
یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن تجہ کو بھیجا جاویگا **ف** دکھلانے کا یہ فائدہ ہی کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج و حسرت
٨٥٩ زیادہ ہو **ق** ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدنا او سوقنا و بیدہ نبل فلیاخذ بنصالھا ثم لیاخذ
بنصالھا ثم لیاخذ بنصالھا بخاری و مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین
تیر ہون تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے **ف** گانسی پکڑ لینے کو اسواسطے فرمایا کہ کسی
شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجہین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص ذکر کیا کہ
وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چہاتی بندوق اور برچھے کو دونون پاؤن پر چڑہا لیجانا درست نہین
٨٦٠ کہ اکثر دغا ہو گئی ہی **ق** ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان و اربعون لیلۃ بعث اللہ الیھا ملکا فصورھا
وخلق سمعھا و بصرھا و جلدھا و لحمھا و عظامھا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک
ما شاء و یکتب الملک ثم یقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء و یکتب الملک ثم یقول یا رب
رزقہ فیقول ربک ما شاء و یکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی
امر و لا ینقص مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفہ پر بیالیس راتین گذر جاتی ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتہ کو
بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
یہ مرد ہوویگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی اور
موت کب ہی سو فرماتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا
فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوس مین نہ کچھ
بڑھتا ہی نہ گھٹتا **ف** فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی مرضی کا ان مین
ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرہ سی بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ کیا اوسکا حاکم اسکا نام ہے
عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بے حکم اوسکے کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی
کھوپڑی مین یا ہاتھ پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب
کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی
اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ کہ بیالیس

[illegible]

٨٦٨ لگنے لا تقصد کرے سو اپنی جان کو کرنے لگے م ابو ہریرۃ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ
اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہان تک
کہ آواز سنے یا بو پاوے ف یعنی جب تک وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے
٨٦٩ اور بو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہہ سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہے م طلحۃ اذا وضع احدکم بین یدیہ
مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک مسلم مین طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آگے سے گذرے
٨٧٠ خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت
قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء
الا الانسان ولو سمعہ صعق بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اسکو لوگ
اپنے مونڈھوں پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہے ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہے سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہے
٨٧١ تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہے م ثوبان اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا
الی یوم القیمۃ مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو اوس سے قیامت
تک نہ اوٹھے گی ف حضرت سچے تھے اور حضرت عثمانؓ اوس طرح سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا جس وقت سے
لڑائی یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف نہ ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا
٨٧٢ ویسا ہی ہوا ق عائشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء بخاری مسلم مین حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول
کھانے سے فراغت کر کے پھر نماز پڑھو تا کہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا ہو ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجھکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تا کہ مجھکو اعلی ترین سند
حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخرش ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب
مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے جماعت سے مغرب کی نماز پڑھی اور حضرت رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ چند لوگ ہین
سو حضرت نے مجھکو کھانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تب مجھکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو
بلایا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونہون نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا کہ خدا نے نہین کہا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا
٨٧٣ شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہے خ ابو ہریرۃ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جب کہ ناوقت ہوں فتنہ انکے زمانہ میں وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
ستھ پتھر سے اوسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نرکھے پھر جو ممکن ہو اگر نجات کی جلدی کرے اپنے بچاؤ میں بعد اوسکے
الہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الہی میں تیرا حکم پہنچا چکا الہی میں تیرا حکم پہنچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے
تو اگر مجھے زبردستی کریں یہاں تک کہ صفوں میں یا دو گروہوں میں کسی طرف کھینچ لیجاویں پھر وہاں کوئی مجکو تلوار مارے
یا کوئی تیر آنے اور مجکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیوں میں داخل ہوگا ف
حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وقت فتن میں
گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانوں کی جنگ میں یکسو ہو بیٹھے جیسا
٨٦٤ اسی حدیث کے ق ابن عمر اذا نصح العبد لسیدہ و احسن عبادۃ ربہ کان لہ الاجر مرتین
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت
کی تو اوسکے دو ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا
٨٦٥ شخ ابو ہریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت میں اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے
ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہیں مال اور شکل میں اونکو دھیان کرے
تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری حاصل ہو اسواسطے کہ دنیا میں جو شخص ہے اوس سے ہزاروں بدتر بھی عالم میں موجود ہیں مثلاً
اگر کوئی محتاج ہے تو ہزاروں محتاج بھی ہیں اور بیمار بھی ہیں اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو بہت سے محتاج بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور کافر بھی تو
اوس سے ہزار درجے بہتر ہے تو جان لو حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل میں آنے نہ پاوے اور خدا کا
شکر دل سے نہ نکلے کہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح میں پوری روایت یوں ہے کہ دنیا میں کمتر لوگونکو دیکھے اور دین میں اپنے سے
بہتر لوگونکا دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبی کا غرور نہ دل میں سماوے مثلاً اگر شخص پانچگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہو تو دونوں کا فضل ہوا اسی طرح لاکھوں بندے ایسے ہیں جو عبادت اور پرہیزگاری میں بہتر موجود ہیں اگر یہ دھیان کرے گا
تو دینداری میں آپ کو کمتر اور پست جانیگا اور اگر دینداری میں اپنے سے کمتر لوگوں کا خیال کریگا کہ فلانا نماز نہیں پڑھتا فلانا مقدور
٨٦٦ ہو کر حج نہیں کرتا زکوۃ نہیں دیتا تو اپکو شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق میں برا ہے خ انس اذا نعس احدکم
فی الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو
اوسکو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ جانے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنی پڑھنی سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی
٨٦٧ حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کچھ کا کچھ بکتا ہے اور کچھ کا ق عائشہ اذا نعس احدکم
وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وہو ناعس لا یدری لعلہ
یذہب یستغفر فیسب نفسہ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اونگھے نماز میں
تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ مغفرت

تیرے بڑے فضل سے کیونکہ تو قادر ہے مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا دانا ہی الٰہی اگر تو جانتا ہی که یه کام بهتر هی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا که میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پهر برکت دے مجکو اوسمین الٰہی اگر تو جانتا هو که یه کام میرے حق مین برا هی میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا که میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو مجهسے اور مجکو اوس سے ہٹادے اور مقدر کردے میرے واسطے بهتر کام کو جهان کهین کے هو پهر مجکو اوس سے راضی کردے **ف** جابر سے روایت ہے که حضرت نے همکو استخاره سکهلایا جیسے قرآن سکهلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت هی که دو رکعت پڑهکے یه دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین یا سات روز کرے انجام بخیر هوگا یا خواب مین کچهه حال معلوم هوگا یا دل مین کرنا یا نه کرنا جم جاویگا غرض یه که جس کام مین اس طرح استخاره کیا اوسکا نقصان نهین هی اسنت استخاره اسی طرح اور یه جو شیعه تسبیح سے استخاره کرتے هین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخاره کرتے هین سو اوسکی اصل نهین اور بدعت هی کیونکه شرع مین کوئی قاعده مقرر نهین **فصل** اس فصل مین حدیث هی جسکے سر پر ق هی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے که حضرت نے فرمایا جب اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اوٹها اوسکی طرف ایک مرد اوٹها جو اپنی قوم مین سردار بے شرم بڑا دبنگ تها ابو زمعه کے برابر **ف** ابو زمعه ایک بڑا کافر تها حضرت کو بهت تکلیف دیتا تها آخر کو اندها هوگیا تها اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اسکو قوم ثمود کے بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا تها که جیسے ابو زمعه هی اس امت مین

الْبَابُ الْخَامِسُ

٨٧٩ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث هین اول قسم وه حدیثین هین جنکے سر پر ق هی **ق** اَنَسٌ مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ **فَقَالَهٗ** لِرَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے که حضرت نے فرمایا مین تمهارے واسطے کوئی علاج نهین پاتا سوائے اسکے که تم اونٹون مین جا کر رهو یه حضرت نے قوم عکل کے آٹهه آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و هوا ناموافق پڑی تهی سو اونهون نے کها که یا رسول الله همارے واسطے دوده تلاش کیجیے **ف** چند لوگ مسلمان هوکر مدینے مین بیمار هوگئے جلندر کی بیماری اونکو تهی حضرت کے اونٹ چرائی پر تهے اونکو وهان بهیجدیا جب وه دوده سے اچهے هوگئے تو چرانے والے کو اندها کرکے اوسکو قتل کرکے اونٹ هانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی اونکی آنکهون مین پهرا کے اندها کیا پهر اونکے هاته پاؤن کٹوا ڈالے آخر سب کو مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکه ماریوالونکی یهی

٨٨٠ سزا هی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو هریره سے روایت ہے که حضرت نے فرمایا که خدا نے کوئی چیز سننا ایسی نهین سنی جیسی پیغمبر کی قرات سنی برابر جب که پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑهتا هی یعنی پیغمبر کا قرآن پڑهنا آواز سے خدا کو بهت پسند هی **ف** قرآن خوش آوازی سے پڑهنا درست هی بلکه مستحب هی بشرطیکه حروف کی کمی زیادتی نهو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے

٨٨١ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابو هریره سے روایت ہے که حضرت نے فرمایا که مین تمکو نهین دیتا اور تم سے نهین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا هون رکهتا هون جهان مجکو حکم هوتا هی **ف** حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

فلیغمسہ ثم لینزعہ فان فی احد جناحیہ داء وفی الاخر شفاء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہے
اور دوسرے مین شفا ہے ف دوسری روایت مین آیا ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو بچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے
٨٧٤ معلوم ہوا کہ یہ حیوان نجس نہیں ہے ورنہ پانی ناپاک ہوتا ص جابرؓ اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما
کان بھا من اذی ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ
فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھا لیوے اور جو کچھ کہ غبار اوسپر لگا ہوا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اونگلیان نہ چاٹ لے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی
کس چیز مین برکت ہے ف گرا لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہے کہ ناحق ضائع کرنا ہے اور اونگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے
٨٧٥ اور برکت کی امید ہے ص عبد اللہ بن مغفل اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات و
عفروہ الثامنۃ فی التراب مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منہ ڈالے تو اوسکو
٨٧٦ سات بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق ابو ہریرۃ وجابر بن سمرۃ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ
بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزھما فی
سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد
کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہان کا بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ ضرور اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین خرچ ہونگے ف یعنی روم اور ایران
بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نرہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار کا لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم پہنچے تو اسی حساب سے سب خزانہ
٨٧٧ ایران کا بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ص جابرؓ
اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک
واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ
امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم ان ھذا
الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی
واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کر کے پھر یہ دعا پڑھے اللھم تا آخر
یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

ٹھیک ہوتے ہو جیسے آپ اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لائے ریشمین کپڑے پر لکھی ہوئین حضرت حرف شناس نہ تھے تب پھر حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم الٰہی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا حضرت خدیجہ سے فرمایا کہ مجھکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجھکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا یہ نہین ہوگا آپ خوش رہیے خدا آپکو ہرگز نہ برباد کریگا آپ تو راستگو ہین برادری سے بھلائی کرتے ہین محتاج کو دیتے ہین غریبون کی خاطرداری کرتے ہین لوگونکے مصیبتون مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اوسنے جب حضرت سے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اوترا تھا یعنی جبرئیل کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری قوم تجکو نکالیگی حضرت نے فرمایا کہ کیا میری قوم مجکو نکال دیگی ورقہ نے کہا کہ ہان

٨٨٦ یہی سنت ہے سب پیغمبرون کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اوتری پھر سورۂ مدثر اوترا اور قرآن اوترنا متواتر ہوا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ **قَالَهٗ** حِيْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا **ف** لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند ان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ ادنیٰ نیکی کا ثواب اور ادنیٰ بدی کا عذاب ضرور آویگا ہدایہ مین لکھا ہے کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہے

٨٨٧ **ص** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا

٨٨٨ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے **ف** حضرت سلیمان کو حق تعالیٰ نے دوائون کے خواص الہام کیے اکثر طب اونھین سے معلوم ہوئی ہے معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جانکے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کی ہے

٨٨٩ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِيْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہ سے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے حق تعالیٰ شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرا تابع ہوگیا ہے مجکو بدکام کا وسوسہ نہین دیتا خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے بے ڈر نہین ہوسکتا یہی عقیدہ ہے

[illegible]

زیادہ مانگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہے خ المقدام بن معدیکرب ۸۸۲
ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی الله داود کان یاکل من عمل یدیه
بخاری میں مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد
کا پیغمبر وہ بھی اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے
حضرت داؤد عبادت گوشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے آئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے
انہوں نے کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اوس میں یہ خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد
نے جناب الہی میں عرض کی کہ الہی مجھکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اوسی کسب سے اپنا خرچ
کرتے تھے مستورد بن الفهر فی ما الدنیا فی الاخرة الا کما یجعل احدکم اصبعه السبابة فی الیم فلینظر ۸۸۳
بم ترجع مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کوئی اپنی کلمے کی اونگلی دریا میں ڈالے
پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لاویگی **ف** یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ
ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک خ ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منها فی هذه الایام قالوا ولا الجهاد ۸۸۴
فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج یخاطر بنفسه وماله فلم یرجع
بشیء یعنی ایام العشر بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہے
ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے افضل نہیں مگر اوس مرد کا جہاد افضل ہے کہ جو نکلا اپنا جان و مال نثار کرتا پھر نہ لیا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا **ف** معلوم ہوا
کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عایشة ما انا بقاری **فقاله** للملك الذی جاءه
بغار حراء فقال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا
بقاری فاخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقاری
فاخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق
الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری میں
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تو پڑھا نہیں یہ حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے
غار میں آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجھکو پکڑا اور سخت دبایا یہاں تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا
اور کہا کہ پڑھ میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجھکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہاں تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجھکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہاں تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نہ تھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہو گئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے میں
ایک غار ہے اوسکے غار میں ذکر و فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے اور خواب دیکھتے سو

سب نے گمان کیا صحابہ نے جیسے وہ تعجب معلوم ہوا کہ جو یہ تھا تو حضرت اوس چیز کے سبب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم
مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی
کہ خوف کی حالت میں آپ سب کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے ق ابو سعید مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ ٨٩٧
عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کو کوئی روزی کشادہ تر صبر سے
ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر
ای قناعت تونگرم گردان ❊ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ❊ ق زید بن ثابت مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ ٨٩٨
اَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ
بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کیواسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے
گمان کیا کہ وہ تم پر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اوسکے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی
فرض نماز مسجد میں افضل ہے ف حضرت نے ایکسال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے
اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی صحاب
سمجھے کہ حضرت سوتے ہیں بعضے اصحاب کھانسنے لگے تا کہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح
کی نماز تم پر فرض ہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھروں میں جا کر پڑھو حضرت عمرؓ نے جو تھے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز
مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کروائی تھی
اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نرہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے
بلکہ حضرت کی سنت ہے ق عائشہ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بخاری ٨٩٩
اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجھکو ہمسایہ کے احسان کی وصیت کرتا رہا یہاں تک
کہ میں نے گمان کیا کہ جبرئیل ہمسایہ کو وارث کر دیگا ف یعنی یہاں تک ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنیکی تاکید کی کہ میں
سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسائگی کی کمال تاکید ہے ط ابو الدرداء مَا طَلَعَتْ ٩٠٠
شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم میں
ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلدی
دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا
خواہ مخواہ نقصان ہوتا ہے ق ابو سعید مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے ٩٠١
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پر کچھ مضائقہ نہیں ایسا نہیں کیا کرو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو
حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اون سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ط انس مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهُ ٩٠٢
وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں مگر
اوسکو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی سے ہر کام سنور جاتے ہیں

٨٩٠ ق ابو هريرة ما بعث الله نبيا الا رعى الغنم فقالوا وانت فقال نعم كنت
ارعاها على قراريط لاهل مكة بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپ نے بھی بکریان چرائی ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان
چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھین تا کہ آدمیونکی سرداری کرین
٨٩١ قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سونے کے ھ ھشام بن عامر الانصاري ما بين خلق آدم الى قيام الساعة
خلق اكبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق
شر وفساد مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اوس سے بڑا نہین
٨٩٢ ق اسامة بن زيد ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو مردونپر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے
٨٩٣ غرضکہ اکثر فساد عورتون کے سبب سے ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمر ما تزال المسألة بالعبد
حتى يلقى الله وما في وجهه مزعة لحم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا
یہ نوبت پہنچاویگا کہ خدا کو ملیگا منہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا
٨٩٤ ق ابن عمر ما حق امرئ مسلم يمر عليه ثلث ليال الا وعنده وصية بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لایق ہے مسلمان کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا
کسی کی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھ رکھے تا کہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو
اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھ رکھنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے
٨٩٥ ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها
حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يسئلوني خطة يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم
اياها بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی
جسکا قصوی نام ہے اور یہ اوسکی خو نہین ہے لیکن اوسکو بند کیا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہے اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر مین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول
کرونگا ف حضرت جس برس احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحاب نے کہا
اونٹنی تھک گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اوسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین
٨٩٦ ہو چکا ق انس ما رأينا من شيء وان وجدناه لبحرا يعني فرس ابي طلحة الذي كان يقال له مندوب
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہے
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا مانگ کے لیکر سوار ہو گئے تنہا

اعتراض نہین بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین مگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی
۹۰۶ اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ق انسؓ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ
۹۰۷ اور اوسکا رسول ہے مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہو ق ابو ہریرةؓ
مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ
وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گیے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی
جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہو جاوے اور لوگ اونپر ایمان لاوین لیکن حضرتؐ کا معجزہ یعنی
قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہین اور جب قیامت تک باقی رہا
تو ہر قوم حضرتؐ کے معجزے کی دلیل تعلیم رہی ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اسواسطے حضرتؐ نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی
امت سے میری امت کے لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرتؐ سے ہزارون معجزے ہوے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اسواسطے حضرتؐ نے
صرف اسیکو ذکر کیا عادت الہی یون جاری ہے کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو اوسکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ [illegible]
سبسے بڑھکے عنایت ہوتا ہے کہ لوگونکو بات پیغمبری کی ثابت ہو اور معلوم ہو جاوے چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو بھی
اوسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے معجزات مین اکثر شفا بیماری امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا ہمارے
حضرتؐ کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرتؐ کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہ ہو
ایک سورہ کے برابر کہو کسی سے کہہ نہ سکا سب فصحاء عرب عاجز ہو گئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑکے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
۹۰۸ بنا لیتا برخلاف توریت انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہو گیا ق انسؓ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ
مُسْلِمٍ يَّمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ
بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو جوانی کو نہین پہونچے
مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب اپنی رحمت کے باپ کے اوپر لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت
۹۰۹ زیادہ ہوتی ہے اوتنی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا ق مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَّا مِنْ
اَمِيْرٍ يَّلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسارؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے
مگر یہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین داخل نہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے

۹۰۳ اور منی نکلتی ہی نرمی سے شمون سنت بن عباس ہی اتنی مدہ جراحی سے دوست شمہ ہوجاتا ہی ق انس ما کان اللّٰه
لیسلطک علی ذلک او قال علیّ قاله لصاحبة الشاة المسمومة بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کردیتا یا یون فرمایا کہ مجپر قادر کردیتا یہ حضرت نے زہردار بکری والی سے فرمایا ف
خیبر مین ایک یہودی عورت نے بکری مین زہر ڈالکے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا
اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو
۹۰۴ اس زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمہ سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ق کعب بن عجرة ما کنت اری
ان الجهد بلغ بك هذا او یؤذی بك ما اری اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ایام او اطعم
ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع من طعام واحلق رأسك قاله لہ بخاری اور مسلم مین کعب بن
عجرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہنچی ہوگی اور ایک روایت مین ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف
ہوگی جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا ہی تجکو ایک بکری نملیگی مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا دے
ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے
ہانڈی پکاتے تھے اور سر کے جوئین اونکی منہ پر جھڑتی جاتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا
درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجون کو کھانا کھلادے ہر ایک کو ڈیڑھ سیر
۹۰۵ اور آدھی چھٹانک گیہون کے برابر خ سہل بن سعد ما لی الیوم فی النساء من حاجة قاله لامرأة عرضت
نفسها علیه بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین
یہ حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے پیش کیا ف خدا کا حکم تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون
مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرت پر وہ عورت حلال تھی ایک بار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے
اپنی ذات حضرت کو بخشی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین بعضے اہل [illegible]
مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین انکے واسطے حلال کردی تھین بھلا اگر
پیغمبرون کو عورتون کی طرف خواہش نہین ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبر ہوجاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا مین نہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی
بلکہ جو انجیل کے اندر پولس حواری نے اپنے مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون لکھا ہی کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہے
اور مشہور ہی کہ حضرت داود کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتین تھین سارہ اور ہاجرہ اور قطورہ
اور حضرت موسی کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم
اگر عورتین کرنا پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسی اور حضرت داود کیون کرتے اور کیا
خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشین حلال کی تھین اور حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت
قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الہی کے نکرنا کمال عفت اور پاکیزگی کی دلیل ہی غرض کہ نصاری کی اور

يُعَذَّبُ بِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اوسکا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوة نہیں دیتا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاینگے پھر دوزخ کی آگ میں تپا دیئے جاوینگے پھر اوس سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دوبارہ گرم کرکے داغے جاوینگے یہ عذاب اوسکو اوس دن ہوا کریگا جسکا لنبان پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون میں زکوة نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہے ہنسنون میں نماز روزے کا بیجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس کہ زکوة دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس روز کے چالیسواں حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حالانکہ شادی غمی اور نام نشان کے کامون میں ہزارون روپے برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوة کے نام سے جیسے قبض روح ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلون کو دیکھا کہ اونھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ میں دیا پھر جب کوئی مصیبت پڑی تو حاکم اور اور سوار توڑتے نے اوس مال کو چند روز میں اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجئے اور غیر اوسکو اوڑاوین اور پھر پچاس ہزار برس کے دن میں ایسے سخت عذابون میں جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہے کہ ان باتون میں خوب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوة نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے کہ زکوة دینے سے مال کم ہوجاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوة والے مال میں برکت دینے کا وعدہ کیا ہے شعر

زکوة مال بدر کن کہ فضلہ رزرا ✦ چو باغبان بہرد بیشتر دہد انگور ابو الدرداءؓ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو ۹۱۳
لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ابودرداءؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنیوالے کے واسطے دعا کرتا ہی اور
حدیث میں آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا مقبول ہی اسواسطے کہ خوشی کی مدد اور ریا دور ہے ام حبیبہؓ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ ۹۱۴
يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتین سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر خدا اوسکے واسطے بہشت میں گھر بناویگا راوی کو شک ہی کہ اسطرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث میں بارہ رکعت سنت موکدہ کی فضیلت کا بیان ہے
یعنی دو رکعت سنت فجر کی چار ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ق معقل بن یسارؓ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً ۹۱۵
يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے
اوسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی عبد اللہ بن عمروؓ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ ۹۱۶
تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

۹۱۰ ہوگی حق میں تیرے سو عمل میں لاوے اور عالم اپنی نیت سے نافل ہوا اپنے عیش و آرام میں تو پہونچے معروض ہو ابن عباس سے
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ
فِيهِ مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو مر جاوے پھر اوسکے جنازہ پر چالیس آدمی کہ
شرک نہ کرتے ہوں خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوں مگر اونکی سفارش اوسکے حق میں قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس
مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ ابن عباس تلاش کرتے جنازے کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے
تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہو سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی
۹۱۱ میں آیا ہے کہ تین صفیں کریں **ح** جابر مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا
كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا
جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ
غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَ
تَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ
فَاَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَاِذَا رَاٰى اَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت
دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اوس سے زیادہ ہوکر یعنی شمار میں یا دہ ہونگے یا ڈیل میں اور اونکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانوں و تلووں سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلوں کا مالک نہیں جو اونکی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ وہ گائے بیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اوس سے زیادہ ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگوں سے اوسکو
ماریں گے اور اپنے پانوں سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکریوں کا ایسا نہیں جو اونکی زکوۃ نہیں ادا کرتا مگر وہ بھیڑ بکریاں قیامت
کے دن جتنی کبھی تھیں اوس سے زیادہ ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان میں بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور اپنے
کھروں سے اوسکو روندینگی کوئی اون میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہیں جو اوسکی زکوۃ نہیں دیتا مگر
قیامت میں وہ مال اوسکا گنجا اژدہا بنیگا اور مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا منہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو وہ اوسکو دیکھ کر بھاگیگا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پروا نہیں پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے بچاؤ کی
کچھ تدبیر نہیں تو ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس اژدہے کے منہ میں ڈالدیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو چاندی سونے کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا سو اسلئے ہوگا کہ جب
۹۱۲ سانپ بہت بڑا اور نہایت زہردار ہوتا ہے تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہیں **ح** ابو ہریرہ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ
لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

ف عذاب تارکان زکوۃ

عقوبت مانعین زکوۃ از حیوانات و اموال

مسلمان کے دل میں کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے ق علیؓ ما منکم من احد الا ۹۱۹
وقد کتب مقعده من الجنة ومقعده من النار فقالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا
فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فسیصیر لعمل السعادة واما
من کان من اهل الشقاوة فسیصیر لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق
بالحسنی الی قوله للعسری بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا
نہیں کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ میں لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے
پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہے جو قسمت میں ہے سو ہوگا تو حضرت نے
جواب میں فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت
یعنی نیکبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختوں سے ہوگا تو وہ شتابی سے
بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام
کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان
کر دینگے کفر کی سختی اہ ف اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا
تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو
بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے
بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اوسکا
سبب ہے اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اوسمیں بحث اور گفتگو کرنا
حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا
کہ اندھیری رات ہے سمندر میں مت پیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں ص ابن مسعودؓ ما منکم من ۹۲۰
احد الا وقد وکل به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة قالوا وایاک یا رسول الله قال
وایای ولکن الله اعانني عليه فاسلم فلا یأمرني الا بخير مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نہ نیک بہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیکی والا مقرر کیا گیا
ہے لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری
مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے تابعدار ہے سو مجھکو سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں بتاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان
مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت جماعت کہ سوا پیغمبر کے اور کوئی گناہ سے معصوم نہیں ع عمرؓ ما منکم من ۹۲۱
احد یتوضأ فیبلغ الوضوء او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية يدخل من ايها شاء
مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبہ کو پہنچا دیوے یا پورا وضو کرے پھر اوس کے بعد کہے

اِلَّا تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کے لشکر کی لڑائی کرے اللہ کی راہ مین پھر غازیونکا
مال لیوے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ غنیمت نہ پاوین کام آویں یعنے شہید ہوجاویں تو اونکی
مزدوریان پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سر دست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ ثواب عقبی
سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی
٩١٧ سے نہایت افضل ہی ق عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ
اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مسلم مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین ہی جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے
پھر کلی کرے پھر ناک مین پانی ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے منہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا منہ دھوتا ہی
جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھ اپنے دونون
کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ اونگلیونکی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالونکے
کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ
گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف و خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لایق ہی ویسی اوسکی بڑائی کی اور اپنے
دل کو خدا کیواسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن
اوسکی مان نے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اوسکا
٩١٨ بیان آگے ہوچکا خ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ
اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى
اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری مین عدی بن حاتم سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان
درمیانی دوبھاشیا نہوگا یعنی دو بدو و بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا
اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے منہ کے سامنے ہی سو بچو
دوزخ سے اگرچہ آدمی کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچو ف یعنی ایسا سخت وقت
ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہوگی
پھر حضرت نے اوس نازک وقت کے بچاو کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر گر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

مستحب ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب تہا ملک باقی رہتا ہو اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے
۹۲۷ ق عائشۃ ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بھا عنہ حتی الشوکۃ یشاکھا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پہونچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہانتک کہ کانٹا چبھنے
سے بھی ف یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھہ جانیکے تو بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے
۹۲۸ بخشنہ نوازی اسلام ہو ق ابوھریرۃ ما من مکلوم یکلم فی سبیل اللہ الا جاء یوم القیمۃ وکلمہ یدمی
اللون لون دم والریح ریح مسک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو
خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ سا اور بو اوسکی مشک کی سی بو
ف زخم سے خون اسواسطے جاری ہوگا تاکہ اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے
۹۲۹ ق ابوھریرۃ ما من مولود یولد الا والشیطان یمسہ حین یولد فیستھل صارخا من مس الشیطان
ایاہ الا مریم وابنھا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اسکو
چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ رو اوٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا
ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی ماں نے حضرت مریم اور اونکے اولاد کے واسطے خدا سے
دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف میں وہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے انکو
۹۳۰ اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا م عائشۃ ما من میت یصلی
علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اوسکی
مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبداللہ بن عباسؓ کی روایت مین چالیس خاص
مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس کی دعا کفایت کرتی ہے
۹۳۱ ورنہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہو ق انس ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا وانہ
اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا
ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف ر یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے ایکبار
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا
دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور کانا ہونا ناقص ہونا ہے خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی لفظ ہوگی ہر
۹۳۲ مسلمان کو نظر آویگی کافر اونکو نہ سمجھیگی م ابن مسعود ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ من امتہ
حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون

کہ سوای خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا رسول ہی مگر
تو کھول دیے جاتے ہین اوسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے اوسکا جی چاہا بہشت مین جاوی ف اس حدیث مین بھی
۹۲۲ طرح پر وضو کرنے اور بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی خ ابوھریرۃ مامنکن امراۃ تقدم ثلٰثۃ
من الولد الا کان لھا حجابا من النار بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہیں جسکے
بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مرگیے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہون جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے
ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکی صحبت مین ہر دم مرد حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ
باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے گذرے ہون
۹۲۳ حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچاوینگے م ام سلمۃ مامن مسلم تصیبہ مصیبۃ فیقول ما امرہ اللہ انا للہ وانا
الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اخلف اللہ لہ خیرا منھا
مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہے
کہ انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم خدا کی ہین اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے
مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مستحب ہے ایکبار
چراغ گل ہوگیا حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چراغ گل ہونا کونسی مصیبت ہے
جواب دیا انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ
۹۲۴ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیے م عثمان مامن مسلم یتطھر فیتم الطھور الذی کتب اللہ علیہ
فیصلی ھذہ الصلوات الخمس الا کانت کفارات لما بینھن مسلم مین حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے یعنی غسل یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو
۹۲۵ وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہوجاوینگی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹاوینگی ق ابن مسعود مامن مسلم
یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقھا بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا مسلمان کوئی جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوای
بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی ف یعنی ایک
۹۲۶ رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے م جابر مامن مسلم
یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ صدقۃ وما سرق منہ لہ صدقۃ ولا یرزؤہ احد الا کان لہ صدقۃ
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بوے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاویگی
اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوس مین سے چوری جاویگی خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات
ہوگی ف حدیث مین درخت لگانیکے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اوسیطرح اوسکے پھل وغیرہ چرانے مین اور کسی طرح درخت کے
نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہے معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ جنگلون مین

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَاۗءِ مسلم مین عائشہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کی دن سے زیادہ ترکوئی دن نہین جسمین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو تحقیق حق تعالیٰ کی اوس دن
رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے خدا حج کرنیوالون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہے کرم سے کیسے لوگ کیا چاہتے ہین ف
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے اوس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن سب دنون سے افضل ہے ھ اُمِّ سَلَمَةَ ٩٣٧
مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنیکے سبب سے اوسکی عزت
اور قدر بڑھاتا ہے ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہے چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک
ثابت ہوتا ہے اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور ناچاری معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے
نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیک بخت آدمی ہے کہ باوجود
کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی ہے اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا ھ الْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖٓ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا كُنْتَ اٰذَنْتَنِيْ ٩٣٨
فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الْمِقْدَادُ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم مین
مقداد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر کیون تو نے پہلے نہ مجھکو بتلایا تو ہم
اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے یہ حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف
مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد سے یون روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوک کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا
اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے آنحضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودھ دوہا کرو ہم اونکا دودھ دوہا کرتے تھے
سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اسطرح آہستہ سلام کرتے
کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت
انصاریون کے گھر تشریف لے گئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا سیر نہ ہوا پھر شیطان نے میرے دل مین خیال ڈالا کہ حضرت جا کے کھا چکے ہین یہ
تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجھکو پچتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید حضرت
وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نہ پاوین تو مجھکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد ہوجاوے غرض کہ اس خیال سے میری نیند
اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آگئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ پینے
کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجھکو بددعا کرینگے سو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی سیر کر اوسکو جو
مجھکو کھلاتا ہے اور پانی دے اوسکو جو مجھکو پلاتا ہے مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے
بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لیگیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے
ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجھکو دیا مینے پیا جب مجھکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے
یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہونا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے تبلاتا ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی
اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہے حضرت کی دعا کی ھ عَائِشَةَ مَا خَلَفَ اللّٰهُ [illegible] ٩٣٩

مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی امت
سے خالص جانثار لوگ اوسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
تابعداری کیا کرتے ہین بعد چند کے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہے
اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے اور ان تین کامون کے سوا پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی قدیم
دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور مددگار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندار پر واجب ہے کہ اونکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرے عمدہ مرتبہ تو
یہی کہ ہاتھ سے مٹاوین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتون کو بد جانین اور سوا ان تینون کے
کوئی الگ بات بھی نکرین اسمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ ہم اپنے خود اور عیسی اپنے دین کو کیا ضرور
جو ہم سکو بد کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلطی ہی بلکہ ایمان کا نشان یہی ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا نہ سنت
٩٢٣ کی طرف اوسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت ق عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو
٩٢٤ موت نہین آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے خ ابو سعید مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا
وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ جہان مین پیدا ہوگی
ف یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اون مین سے کوئی بچ رہی اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت عدد کا
مین آ جیگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہے حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے
اولاد ہو اگر حکم ہو تو صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہی وہ ضرور
٩٢٥ ہوگی اور تمہاری تدبیر کچھ نہ چلیگی ق انس مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا
وَإِنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری
جملہ حالیہ
اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو اور اوسکو خوش معلوم ہو یہ بات
کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوگی اوسکو آرزو نہین کہ پھر
دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین بارہ خدا کی راہ مین قتل
ہووے تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے
٩٢٦ اوسکو کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے اور زیادہ تر رضا کے نزدیک عزت پاوے ع عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا

مشکوٰۃ مین بہ لفظ خلوف ان بدعت کو تینی در نصیبہ سلوٰن بابان ان ١٢

خیال نار ان اصحاب بہت دونار

بیان عمل نفس ... مین بسبب شہید ... فضیلت

نوع آخر موسوم بقسم کی حدیث جسکے سرے پر ما استفہامیہ ہے یعنی وہ لفظ ما کہ جسکے معنی کیا ق انس ما بال ۹۴۳
اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس
منی قاله حین سمع ان نفرا من اصحابه قال بعضهم لا اتزوج النساء وقال بعضهم لا آکل اللحم
وقال بعضهم لا انام علی فراش بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگوں کا جنھوں نے
ایسا ایسا کہا لیکن میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور روزہ توڑتا بھی ہوں اور عورتوں سے صحبت کرتا ہوں
سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہیں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب آپ نے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمیں کہتے ہیں کہ میں عورتوں کی
صحبت ابھی چھوڑ دی اور بعضا کہتا ہے کہ میں گوشت کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہے کہ میں بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب جو بڑے
عابد اور زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیوں سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اور حضرت کا جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا
اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں خدا نے اونکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کئے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہیں ہمکو زیادہ عبادت کرنا
چاہیے سو ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ عورتوں کی
صحبت ابھی چھوڑ دی کبھی اونکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے میں حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے تھے قسم ہے خدا کی میں تم
سے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہوں پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکر فرمائی یعنی اگر رات دن ہمیشہ عبادت کرنا اور مباح چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا
تو میں ضرور ایسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تم سے زیادہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت
میں میانہ روی پسند ہے اسواسطے کہ جو زیادہ وظیفہ کرتا ہے وہ آخر گھبرا جاتا ہے اور خدا نے یہ حکم نہیں کیا کہ تمام دن رات عبادت ہی کیا کریں اور
آرام نکریں بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دئے ہیں اور ہمیں ہزار ہا حکمتیں ہیں اور مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی جان پر ایسی مشقت نہ ڈالے نفل عبادت
اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاویں اور تندرستی اور کاہلی بھی نہیں چاہیے کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیانی
راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی ق عائشة ما بال اقوام یتنزهون عن الشیء اصنعه فوالله ۹۴۴
انی لاعلمهم بالله واشدهم له خشیة بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے
اون لوگوں کا جو ایک بہت دور کھینچتے ہیں اوس چیز سے جو میں کرتا ہوں سو قسم ہے خدا کی کہ میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں خدا کو اور
اونکی نسبت میں خدا سے نہایت خوفناک ہوں ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگونکو اجازت دی کرنیکی تو بعضے لوگوں نے
اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے میں تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی
شرع میں اجازت اور رخصت ہو اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہیں ہے شعر بعبث صفا
کوش و سعی و نقی ٭ ولیکن سفر ای بہ مصطفی ق ابو سعید ما تربة الجنة قاله لابن صیاد فقال ابن ۹۴۵
صیاد درمکة بیضاء مسك یا ابا القاسم قال صدقت مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت
کی خاک کیا ہے یہ حضرت نے ابن صیاد سے پوچھا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید سیدہ مشک ہے اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے
سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینہ کے یہودیوں میں ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتیں جنوں سے دریافت کر کے
لوگونکو بتاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت میں مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہیں بعضے اصحاب

مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلافی کرتے ہین ف
ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمہارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے
دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہے اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلافی نہین کرتے اس کا
کیا سبب ہے جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا اور تصویرون نے کیونکہ جس گھر مین کتا یا تصویر ہوتی ہے فرشتے اوس مین نہین جاتے

۹۴۰ م ابو سعید مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللهُ
بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور
نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اوسکو فکر مین ڈالے مگر خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہون کو دور کرتا ہی ف
یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نکرے اور اوسکو اپنے
۹۴۱ گناہونکی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہی ق عایشہ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ
اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِي صَلٰوةَ الْعِشَاءِ بخاری و مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا
کے نماز کی زمین والون سے تمہارے سوا کوئی ف ایک رات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضی لوگ سو گئے تھے پھر
یہ حدیث فرمائی یعنی اس وقت تک زمین پر تمہارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تھے منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے
زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمہارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے
۹۴۲ پڑھنا افضل ہی ق ابو هريرة مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ
فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَمُّ رَسُوْلِ اللهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا
ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یون حال ہی کہ خالد پر تم
سقدر زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارونکو اور گھوڑونکو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کیواسطے وقف کر دیا ہے
اور عباس ابن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہی اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دو برس کے سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل
کرنیوالے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل و خالد و عباس زکوۃ نہین دیتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونیکے
بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا ہے پھر بھی ناشکری کرتا ہی اور زکوۃ نہین ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اونے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہے
اس عبارت سے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ
جسقدر مال اونے وقف کر دیا اوس پر زکوۃ واجب نہین اور عباس کے حق مین فرمایا کہ اون پر دو سال کی زکوۃ ہی اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ
حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ مین مہلت دیوے اور ایک
روایت مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا تھا
سو اوسکو زکوۃ مین مجرا دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو
اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

ختم الربع الاول از ترجمہ مشارق الانوار

ساتھ جانے کے واسطے سواری سہل ہوتی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا سبب اوس لڑائی سے پیٹ رہے
۹۴۹ یہ حدیث غصہ سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ **ف** قَالَ لِثُمَامَةَ
بْنِ أُثَالٍ قَبْلَ إِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہے یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرت نے ایکبار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہے ثمامہ نے کہا کہ خیر ہے ای محمد اگر تو نے مجھکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا
تو شکر گذار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق نہ بھولونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہے تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہے ثمامہ نے وہی جواب پھر دیا حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی پائی تو ثمامہ باغ مین
جا کر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روی زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن تھا سو اب تو تیرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تیرا شہر سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر
کہا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجھکو پکڑ لیا اب مجھکو کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے اوسکو بشارت دی
اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بیدین ہو گیا ہے ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ
۹۵۰ ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا **ص** جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ
أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي **قَالَهُ** لِجَابِرٍ وَقَدْ أَرْسَلَهُ فِي حَاجَةٍ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ
مُتَطَوِّعًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجھکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب نے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف منہ کئے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے کی طرف منہ ہوا ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع
۹۵۱ سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ مَا لَكَ وَلَهَا
دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ
الْإِبِلِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے تیرے واسطے اور کیا ہے اوسکے واسطے یعنی گائی اونٹ کے
بھٹکنے سے تجھکو کیا کام چھوڑ دے اوسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پاؤن سے چلکر پانی پیویگا اور درخت
کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاویگا **ف** کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورون کا مسئلہ پوچھا حضرت نے یہ کہا

اوسکو وبال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اسواسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ
بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ
امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پر
کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی
سو اوسکو حضرت نے قبول نہ کیا تھا ف اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپکو بخشی حضرت نے قبول نہ کیا
تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے
جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی لے آ اوسنے
کہا کہ مجھکو وہ بھی نہ ملے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح
گذارا ہو سکیگا آخر شخص نا امید ہوکر وہ شخص اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجھکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں
مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا میں نے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی جو تو اسکو سورتیں یاد کروا دے
یہی اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن کی دس درم سے کم مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل وہ حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب
مسلمانوں کو تنگی تھی ح ابن مسعود مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ
بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ
الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد کے بعد کچھ نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا پھر حضرت نے فرمایا
پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ولیکن پہلوان وہی ہے جو غصے
کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نکرے گالیاں نہ بکے ف یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اونکو کہتے ہیں جو
تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام
آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی
شفاعت بھی کریگا تو یہ صورت اولاد کے کام آنے کی ہے اور جس کا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد
ہے تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب ہونے نہ دے اگرچہ ظاہر میں کم زور ہو
ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَهُ لَهُ مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم میں
کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا گیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرت
نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک

۹۶ مشارق الانوار

جسکو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا چاہیے جیا ہی کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ جب تو نے
سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی بجانا تو عورتوں کے
واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مردوں کو خیال
آتا ہے **ف** صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ایک قوم میں صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگوں نے ابی بکر کو امام بنا کر نماز
شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور اصحاب نماز میں تھے تو حضرت بھی صف میں نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوئے اصحاب نے دستک دی تاکہ صدیق
حضرت کے آنے سے خبردار ہو جاویں اور صدیق کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں تو
صدیق نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف میں کھڑے ہیں حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر کو کہ وہیں ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر
نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجھکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف میں برابر ہو گئے اور حضرت نے
آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیوں وہان قائم نہ رہا صدیق اکبر نے کہا کہ ابی قحافہ
کے بیٹے کو یہ لیاقت نہیں کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت فضیلت
ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون
٩٥٦ کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے **ق** ابن عباس **خ** جابر ما منعك من الحج وفي رواية
ابن عباس ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما والآخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي **قاله** لام سنان
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے اور صرف بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے سنان کی ماں سے کہا تجکو کسنے
منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبد اللہ بن عباس کی روایت میں یون ہے کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے
کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنیکو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان میں
عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے
٩٥٧ **نوع الخامس** دوسری قسم کی حدیث **م** ابو ذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان الله
وبحمده **قاله** حين سئل اي الكلام افضل مسلم میں ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے
جو خدا نے اپنے فرشتوں کے واسطے یا اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے
٩٥٨ **نوع الخامس** دوسری قسم کی حدیث **خ** ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار بخاری میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو سو دوزخ میں ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے
٩٥٩ **ق** رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم
عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اوس پر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اسمیں تمکو اسکا سبب بتلاونگا
دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافروں کی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں مسلمانوں کو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہیں **ف**

جواب یا مجر لعنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونیکا کچھ خوف نہیں جوتا اوسکی پاس موجود ہی یعنی اوسکی ٹاپ چلنے پھرنے بھرکو مضبوط ہی مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس سہنے کی بڑی طاقت ہے کہ وہ تین ہشت ہشت روز تک بے پانی اونٹ رہا ہی غرض یہ کہ اوسکو پکڑے
۹۵۲ اوریہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہی ح جابرؓ مَا لَكِ یَا اُمَّ
السَّائِبِ اَوْ یَا اُمَّ الْمُسَیَّبِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّهَا تُذْهِبُ
خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو کیا ہوا ای سائب کی ما
جو تو کانپ رہی ہی یا راوی کو شک ہی کہ حضرت نے سائب کی ما کہا یا مسیب کی ما فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہی خدا اوسکو بے برکت کرے
تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے تپ کو اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہی کا میل دور کرتی ہی ف
یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہے لیکن جب اوسکے سبب سے گناہ دور ہوتے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ دوستی کا نشان ہو اسی طرح
۹۵۳ ہر بیماری کا حال ہی ح عَائِشَةُ مَا لَكِ یَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ہوا تجکو
ای عائشہ کیا تجکو رشک آیا ف مسلم مین حضرت عائشہؓ کی پوری روایت یون ہی کہ حضرت ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین
تشریف لیگئے مردون کے واسطے دعا کرنے کو مین سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین دھڑکا پیدا ہونے لگی جب حضرتؐ تشریف لائے تو
میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مینے کہا ای حضرت مجھ سی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے ح جابر بن سمرة
۹۵۴ مَا لِیْ اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا
حِلَقًا فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاكُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ
فِی الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اوٹھاتے دیکھتا ہون تمہارے ہاتھ گویا چنچل گھوڑونکی
دمین ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑونکی دمین ہلتی ہین ٹھہرتی نہین ایسے تمہارے ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلایا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا متفرق دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد
ہمارے پاس ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرت نے فرمایا پورا کرلیتے ہین پہلی صفونکو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوئے
کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے ف سنن ابی داؤد مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے
تھے تو داہنے بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوا کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفونکا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف نہ بھر جاوے
۹۵۵ دوسری صف نہ بنانا چاہیے اور جبتک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ بنانا چاہیے اسی طرح اور صفونمین سما نا رکھنا ضرور ہی ح سَهْلُ بْنُ
سَعْدٍ مَا لِیْ رَاَیْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ مَنْ نَّابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَیْهِ
وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ بخاری و مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مینے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

اگر خود بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرون کا آنا اور انکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورون کی تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا
آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہے کہ بیدون محنت کچھ نہین ہوتا خوبخود بدلنے کا طریقہ چاہیے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھو
۹۶۳ نوعٌ آخر دوسری قسم کی حدیثین ق ابو هريرة ما بين النفختين اربعون بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین ف یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
۹۶۴ یا چالیس برس ابوہریرہ نے کہا کہ یقین مجکو معلوم نہین جیسے حضرت سے یون ہی سنا ہے جیسا تمسے کہا ق عبد الله بن زيد
الانصاري ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید انصاری سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہے ف بعضی روایتون مین
گھر ہے بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب کا ایک مطلب ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان جتنا گز کا فرق ہے یعنی اس قدر مکان بہشت مین اٹھ جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہے
۹۶۵ اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین یہ معمول ہے کہ وہان اکثر لوگ خاص کرکے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین ق ابو هريرة
ما بين لابتيها حرام بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
۹۶۶ شکار وغیرہ کرنا حرام ہے ف اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا ق ابو هريرة ما بين منكبي الكافر
مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز سوار کی ف یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
۹۶۷ م انس ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر
کے دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہے ف صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہے مدینے سے تا کئی مہینے کی
۹۶۸ راہ ہے مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہے فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے برے بیان ہے ق ابي بن كعب يا ابا المنذر اتدري
اي اية من كتاب الله معك اعظم قال قلت الله لا اله الا هو الحي القيوم قال فضرب في صدري
وقال ليهنك العلم يا ابا المنذر مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے جو تیرے ساتھ ہے ابی بن کعب نے کہا کہ مین بولا کہ الله لا اله الا هو الحي القيوم یعنی آیۃ الکرسی تب آپ نے
ابی بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرا سینہ ٹھوکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر ف ابی منذر کنیت ہے ابی
بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
۹۶۹ اسواسطے سب آیتون سے افضل ہے کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے ق عائشة يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا
وهذا عيدنا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری
عید ہے ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان
دف بجاکر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

یعنی جو تیز چیز لہو یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہا دے یعنی خون کو نکال دے اور سوا اسکے نام اوسپر وقت ذبح کیا جاوے تو وہ گوشت
حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جدے ناخن
٩٦٠ اور جدے دانت سے حلال کرنا درست نہین اور اکھڑے دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست ہے ق عُمَرُ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ
وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ بخاری اور مسلم مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانیوالا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو
تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو مجھسے
زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا مال بنا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بن طمع
اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال اور طیب نہین **نقل ہے** کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوسنے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مینے روٹی دی تو قبول نکی
اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول
نکی اور جب مینے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے نا امید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال
زبان سے منع ہے ویسے ہی باطنی سوال بھی اسے منع ہے ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي ٩٦١
عُمْرَتِكَ يَعْنِي مِنَ الْاِحْرَامِ وَاجْتِنَابِ الطِّيْبِ بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اسیطرح عمرہ مین بھی
ف مصابیح مین یعلی سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبو اور جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا
ہے اور یہ جبہ مین پہنے ہون مجھے کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
٩٦٢ ق اَبُو سَعِيْدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ
يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع نرکھونگا اور جو سوال
اور حرام کامون مین سے اپنے تئین بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پروائی کی نیت کریگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین اپنے تئین صبر والا بنا دیگا تو خدا اوسکو سچا
صابر کردیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نرہا تب یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے
معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بدخو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیک خو عادت ہو جاتی ہے پھر محنت و تکلیف
اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ بڑی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

بھر وسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہے کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار نہ تھا **ق** سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ۹۷۲
حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر کس چیز نے تجکو منع کیا لوگون کے
نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے
صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے اور
حضرت نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ الشَّمْسُ فَقُلْتُ ۹۷۳
اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْھَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا یُؤْذَنُ لَھَا فَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تعالیٰ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے
سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہے سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ
طلوع کر کے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کے قریب
اور اجازت مانگیگا دورہ کرنیکی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے
سو یہی مطلب ہے قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چلکر بند ہو جاتی ہی جبتک کوئی دوسرے دن نہین چلاتی
اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
اولٹی چال چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ ۹۷۴
مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر جب تو
شوربا پکایا کرے تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایے اور پڑوسیون کی خبر گیری کیا کر یعنی اونکے بھی بانٹ کھایا کر **ف** حدیث مین
بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت **خ** اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اُکْتُمْ ھٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ ۹۷۵
اِلٰی بَلَدِکَ فَاِذَا بَلَغَکَ ظُھُوْرُنَا فَاَقْبِلْ بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ذر چھپائے رکھنا
اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو **ف** ابو ذر رضہ سے
روایت ہے کہ ابتدائی اسلام مین جب کافرون کا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ سمجھا کہ
مبادا جان پر نوبت پہنچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اوس صورت مین دار الاسلام
کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو **م** اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ۹۷۶
ضَعِیْفٌ وَاِنَّھَا اَمَانَۃٌ وَاِنَّھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا بِحَقِّھَا وَاَدَّی الَّذِیْ

تمثیل آفتاب بساعت یعنی گھڑی

تب حضرت نے منہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہیں اسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہیں دوسرے
گانے والیاں لڑکیاں ہیں جوان عورت نہیں جو محل شہوت ہوں تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہیں بلکہ بہادری وغیرہ کی
کہانیاں تھیں پس اسی حدیث سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی اور ختنہ اور عید میں دف بجانا اور گیت کے
ساتھ درست ہے بشرطیکہ دینی کام میں کچھ ہرج نہو اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا شغل خلاف
شرع نہو مگر ہمیشہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا
۹۷۰ تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہیں اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ع عائذ بن عمرو يا ابا بكر لعلك اغضبتهم
لئن كنت اغضبتهم لقد اغضبت ربك يعني سلمان وصهيبا وبلالا حين قالوا لابي سفيان
ما اخذت سيوف الله من عنق عدو الله ماخذها فقال ابو بكر تقولون هذا لشيخ قريش
وسيدهم مسلم میں عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو ضرور غصہ
دلایا ہوگا تو البتہ تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگوں سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہیں جب اون تینوں نے
ابو سفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلواروں نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہیں پایا صدیق اکبر نے کہا تم ایسی بات قریش کے بڈھے اونکے سردار کو
کہتے ہو ف ابو سفیان کفر کی حالت میں حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کا کہا روایت ہے کہ ابو سفیان جبکہ نیا نیا
مسلمان ہوا اور ہنوز دل میں ایمان نہ جما تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس ہو کر نکلا ان تینوں اصحاب نے جوش اسلام سے
وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا ناخوش ہو کر ابو سفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطر داری کی بات کہی اور
اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام
محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینوں صحابیوں کے پاس عذر کرنے کو
گئے اور کہا اے میرے بھائیو میں نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھوں نے کہا کچھ غصہ نہیں اے بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا
۹۷۱ کہ نیک لوگوں کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہے اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہے کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہے ق ع ابو بكر
يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما بخاری اور مسلم میں صدیق اکبر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر
کیا تیرا گمان ہے اون دو میں جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہو ف صدیق اکبر سے روایت ہے کہ ہجرت کے وقت خوف
کفار سے میں اور حضرت غار میں جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر آ پہنچے ہمارے سر پر کھڑے ہوئے جب میں نے
مشرکوں کے پانوں دیکھے تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اون میں سے کوئی اپنے پانوں پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہے ہم دونوں آدمیوں کو ضائع نہ کریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی
نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیق کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے
جو خدا اور رسول کے ساتھ شمار میں آئے دوسرے یہ کہ ایسے سخت وقت میں کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا
ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کیواسطے اختیار کی اس سے زیادہ جاں نثاری کیا ہوگی تیسرے یہ کہ
معلوم ہو کہ ایسے سخت وقت میں جسمیں جان کا خوف ہو اوسکو ساتھ لیتے ہیں جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

[illegible] ترجمہ مشارق الانوار

فضیلت صدیق اکبر

اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایکروز حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا کہ
ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجھکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو مین دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ق
۹۸۰ انس یا ابا عمیر ما فعل النغیر صحیح بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے ابو عمیر اپنے کیا کیا لال نے یعنی تیرے
لال کو کیا ہو گیا ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اور اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا
اور لڑکا اوسکے غم مین اداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے
۹۸۱ لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے ق ابو موسی یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف
ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤدی کا اثر ہی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سبکو غش آجاتا اور اکثرون کی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی لیکن اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف نہ کرے
۹۸۲ بلکہ تلاوت قرآن مجید کہ اسمین ہم عبادت و ہم لذت دونون موجود ہین ص ابو ہریرۃ یا ابا ہریرۃ اذہب بنعلی
ہاتین فمن لقیت من وراء ہذا الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ لیجا میری ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نہ تھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابو ہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت
دینے کو چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابو ہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق نے ابو ہریرہ کو دھکا دیا کہ بیہات لوگونکو
سناتا ابو ہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جا کر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تونے ابو ہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون منع کیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین ہی مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑ دیجیے کہ عبادت کرین آخرش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات سنانی نہ چاہیے
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابو ہریرہ کو اسواسطے دی تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

عَلَيهِ فِيهَا ق لَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور بیشک حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہے مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھکو تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت نہو سکے اوسکو عمل پر متعین نکرے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہے سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو پامال جانکر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
٩٧ خرچ کرے بلکہ اپ کو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ط اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ
لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجھکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارپرداز نہیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہے کہ کسیطرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کیواسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو
بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین ہے اسواسطے تو اکثر سلف کے بزرگون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
٩٨ ط اَبُوْ سَعِيدٍ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ
وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ
وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر واجب ہے کہ لائق ہوگیا بہشت کے پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے کہ جسکے سبب بندے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہے ابوسعید نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین
٩٩ جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا ف یعنی ایمان مغفرت کیواسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے ق اَنَسٌ يَا اَبَا
عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اشْتَكٰى يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ
قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهِ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوعمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہے مراد ثابت سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے اور ابوعمرو کنیت ہے
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے ف انس سے
روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آواز پیغمبر کی آواز
کہ تمہارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس آنا چھوڑ دیا

جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو لڑنا افضل بات ہے ھ عمر یا ابن الخطاب اذہب فناد فی الناس انہ لا یدخل ۹۸۶
الجنۃ الا المؤمنون صحیح مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے جا پکار دے لوگوں میں مقرر یہ بات
ہے کہ نجات نہ ہوگی بہشت مین سوا ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا اوسکے تیر لگا
وہ مر گیا لوگوں نے کہا کہ وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہیں آتی
عبادت کی جڑ ایمان ہے پر خالص نیت سے ھ عمر یا ابن الخطاب الا ترضی ان تکون لنا الاخرۃ ولہم الدنیا ۹۸۷
وفی روی یا ابن الخطاب اولئک عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافروں کے واسطے دنیا
کی آرام ہو یعنی چند روزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یوں ہے کہ اے خطاب کے بیٹے اون کافرون کے واسطے ستھرائیاں اور
عیش آرام کی چیزیں جلدی ہو گئیں دنیا کی زندگی مین ف صحاح مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا
تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوس پر بچھا تھا چٹائی کی نقش حضرت کے بدن مین گڑ گئے تھے اور چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے چھوڑے
بھرے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہیں پوچھتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہے آپ
دعا کیجیے تو خدا آپکو اور آپکی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے اے عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو
مناسب نہیں کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے سو واسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہے اور کافرونکو اکثر عیش اور آرام دنیا مین
اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہیں اسیواسطے اکثر بزرگوں نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین محروم ہوں ھ
سہل بن حنیف یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابدا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضی سے ۹۸۸
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہوں اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نہ کریگا ف جنگ حدیبیہ مین
حضرت نے مصلحت جانکر کافروں سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس
آ جاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کریں اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس چلا جاوے تو کافر اوسکو نہ دیویں اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا
اور عمر فاروق رضی سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت
مین اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے عمر فاروق رضی نے کہا کہ پھر ہم کیوں اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کریں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہوں خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نہ کریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہیں چنانچہ اس صلح کے سبب سے بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان اکٹھا
کرکے آخر مکہ کو بھی فتح کیا یہ حکمت سوا خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی اسیواسطے رنج مین تھے ھ عمر یا ابن الخطاب ۹۸۹
ما یدریک لعل اللہ قد اطلع علی ہذہ العصابۃ من اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد
غفرت لکم مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہے شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ
البتہ آگاہ ہو چکا سو اونسے فرمایا کہ تم کرو جو چاہو ابھی جو چاہو مین نے تمکو بخش دیا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک صحابی سے
بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوسکو مار ڈالوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابہ مین

فضائل اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق رضی کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت و قدر تھی کہ اونکا صلاح اونکے مشورہ قبول ہوتا تھا اس
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہی رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا اله الا الله کہنا دین اسلام کا
۹۸۳ نشان ہی یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین عقیدے داخل ہوگئے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا ف
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی الله عنہ سے یون ہے کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور لگا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑ کے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیالداری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھایا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آجکی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیچلونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیة الکرسی پڑھ لیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدہ کی چیز بتلائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتلائی مینے آیة الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہی لیکن
اس بات مین تجھسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تونے کسکے ساتھ بات چیت کی ہی ابوہریرہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
۹۸۴ کہ وہ شیطان تھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو
میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے پیشتر یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
۹۸۵ یہ معجزہ ہی حضرت کا ف سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے کہ مینے کے قریب کئی کوس پر حضرت کی اونٹنیان چرا کرتی
تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین
اونکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی
موت کا دن ہے اور اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو ہانک لے چلا حضرت کے پاس راہ مین حضرت ملے
یعنی سوار اونکو لیے ہوئے دوڑ جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول الله وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین پینے دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر بھیجے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

امید کا رکھتا ہون یہ کہ رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑہی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑہنا لکہا تھا *

ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیر وان کو بھی اوسکا

٩٩٤ ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑہنے کا **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ

مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ

مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے اے مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ

سے اے عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے اے عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو

دوزخ سے اے فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمہارے بچانیکا خدا کے عذاب سے کچھہ بھی مگر البتہ تمہاری

برادری کا حق ہے سو مین اوسکو ملاونگا تر و تازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا **ف** جب یہ آیت اوتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

یعنی عذاب الہی سے اے محمد ڈرا اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدای اسلام مین سب قریش کو ایکجا مین جمع کیا اور یہ حدیث

فرمائی اور پیچھے تک سب یکجدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الہی سنا دیا یعنی بے عذاب ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر رحمت

نہیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی ہاں

٩٩٥ برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا **ق** اَنَسٌ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ

ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بنی نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کر قیمت لو

بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین گئے تو مسجد تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑہلیتے تھے سو اب جسجگہہ حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا

باغ تھا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کا ارادہ کیا اونکی یہ حدیث فرمائی اون جہان نماز پڑہنے کی بلا قیمت نذر کیا وہان کا فرونکی

٩٩٦ قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان پھینکوا کر مسجد بنائی **ه** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ

فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ

عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْئَلُنِيْهَا

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ

حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب نے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی پہلے حکم بھیجا گیا میری

طرف اسکا کہ پڑہ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرأت مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے

پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑہ قرآن کو دو حرفون مین مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے تیسری بار حکم

بھیجا میری طرف کہ پڑہ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور حکم ہوا کہ تجھکو ہر بار حکم پھیرنے کے عوض جو تو نے اوسکو

پھیر دیا ایک سوال کرنیکی اجازت ہے کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا مینے کہا

ایمان بخشدئے جانیکے لیے ہیں اونکے گناہ پر پکڑ نہیں تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری صحابہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا
کہ اونکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہیں کہ اوسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہیں جسکو خدا نے بخشا اوسکا بخشنے والا
۹۹۰ گویا خدا کو اصلاح دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈاری دے اور پایلی کا پیٹ پھٹے ھ اسامة يا اسامة اقتلته
بعد ما قال لا اله الا الله يعني رجلا من الحرقات من جهينة قال لا اله الا الله اما غشوه مسلمين
اسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اسامہ کیا تو نے اوسکو قتل کیا لا اله الا الله کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا
جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا اله الا الله کہا تھا جبکہ اوسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے
مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو ہمنے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا اله الا الله کہا تو بھی
اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول الله اوسنے بچاو کے واسطے کلمہ پڑھا تھا
یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم
ہی دل کا حال دریافت کرنیکا حکم نہیں اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسیواسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہیں دلوایا
سبحان الله حضرت کے اصحاب کیسے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ھ انس يا انجشة رويدك سوقك
۹۹۱ بالقوارير مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک ف
انس سے روایت ہے کہ حضرت کسی سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیوں کے اونٹوں کو ہانکتا تھا اور وہ غلام خوش آواز تھا ہانکتے
سرود گاتا جاتا تھا اور سرود سے یہی کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہیں تو بیبیوں کو سواری میں تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکو
سرود گانے اور جلد جلد چلنے سے منع کیا اور عورتیں نازک دل ہوتی ہیں اسیواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سا کہا اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہیں کہ خوش آواز غلام عشق انگیز
اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتوں کو
راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون میں عشق کا بھی ذکر ہو درست نہیں کہ یہ شبہ فساد کا سبب ہے ق انس ج يا انس كتاب الله يأمر بالقصاص
۹۹۲ ويروى كتاب الله القصاص قاله لانس بن النضر بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب بدلے کا
حکم کرتی ہی اور دوسری روایت میں یون ہی کہ کتاب الله میں حکم بدلا لینیکا ہی یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب میں حدیث کا قصہ ہو چکا
کہ انس بن نضر کی بہن ربیع کا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینیکا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت توڑا جاویگا پھر
۹۹۳ اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ق ابو هريرة يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته عندك في الاسلام
منفعة فاني سمعت الليلة خشف نعليك ويروى دف نعليك بين يدي في الجنة قال بلال
ما عملت عملا في الاسلام ارجى عندي منفعة من اني لم اتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل
او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب الله لي ان اصلي بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بلال بتا مجھکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک
کیا ہو یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ مینے تیرے دونون جوتیوں کی آہٹ بہشت
میں اپنے آگے سنی بلال رضی الله تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی

سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا تو اوسکے واسطے اوس مال میں برکت دیجاویگی اور جسنے اوسکو جانکی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا
حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اونچا ہاتھ بہتر ہی نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے افضل ہے
دینے کے واسطے آگے بڑھا ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی ف حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کچھہ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا
پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال میں خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے
مال میں برکت نہیں یعنی کتنا ہی اوسکو ملے پر اوسکا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہیں ہوتی
حکیم بن حزام سے بخاری میں روایت ہے کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین نہ مانگونگا پھر
کبھی کچھہ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہیں لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا کر دیتے تھے اور وہ
نہ لیتے تھے ق الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ یَا زُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ بخاری اور مسلم میں ۱۰۰۱
زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھہ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی مینڈون تک پانی
چڑھ جاوے یعنی بالکل بھر جاوے ف مصابیح میں روایت ہے کہ زبیر میں اور ایک انصاری میں کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے
حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی
کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہیں حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم میں دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچیں جب انصاری
نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق میں مروت کی تھی نہ سمجھا تب حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہی کہ جسکی زمین
پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ ابو سعید یَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰی حُکْمِكَ قاله ۱۰۰۲
لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے ہیں تیرے
فیصلہ کرنے پر یعنی حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق میں ف بنی قریظہ یہودی مدینے کے قریب تھے حضرت سے اور اون سے
صلح تھی پانچویں سال ہجری جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرت سے قول توڑکے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک بھاگ گئے تو حضرت نے
بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری اون لوگون نے تنگ ہوکے پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اوترتے ہیں خالی کیے دیتے ہیں اور ہم سعد بن
معاذ کے فیصلے پر راضی ہیں جو ہمارے حق میں وہ حکم کریں ہم اور حضرت اوس پر عمل کریں یہودی اور سعد بیشتر قسم تھی آپس میں مددگار تھے
یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچاوینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے
حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کرے ویسا عمل میں آوے سعد نے کہا کہ اونکے لڑنے والے جوان تو قتل ہوں اور لڑکے اور عورتیں اونکی لونڈی
غلام بنائے جاویں حضرت نے فرمایا ای سعد تونے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت میں آیا ہی کہ وہ نوسو تھے
ق عَلِیٌّ وسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ بخاری اور مسلم میں علی مرتضی علیه السلام اور ۱۰۰۳
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار تیرے ماں باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاص بڑے
تیرانداز تھے جب جنگ احد میں کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اون لوگون پر تیر لیکر
سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح میں علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے کسیکے حق میں نہیں سنا کہ تیرے ماں باپ تجھپر قربان ہوں
سوا سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہے آدمیون کے ...

ای خداوند میری امت کو بخش دے ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دوبار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مینے تیسرا سوال کو اوس دن کے
واسطے کہ جب خلق جھکیگی میری طرف سب یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ف ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
قرآن دوسری قرأت مین پڑھا مین اوس قرأت کو نہین جانتا تھا اور نہ سکہ حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونون قرأتونکو درست
فرمایا سو میرے دل مین اوس وقت ایسا شک پڑگیا کہ حالت کفر مین بھی ایسا شک نہ تھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا
کہ مین غرق کے مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مینے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث بیان کی
حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کر کے سات قرأت یا سات بولیون کی اجازت لی تاکہ امت پر تنگی قرأت
مشکل نہ ہووے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی
اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کچھ
واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش
چاہینگے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی
۹۹۷ ص قبیصة بن مخارق یا بنی عبد مناف انی نذیر انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رأی العدو
فانطلق یربأ اهله فخشی ان یسبقوه فجعل یهتف یا صباحاه مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الہی سے تمہارا ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو
دیکھ لیا کہ غارت کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا اپنے لوگونکو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے پہلے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہین چلانے لگا کہ
اے لوگو خبردار ہو جاو کہ دشمن آپہونچا ف جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈراوے عذاب الہی سے تب حضرت نے
اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی تمکو عقیدہ کامل ہو کہ کافر دوزخ مین پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے
کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد کہ گھبرا کر اپنی قوم کو بچانیکو دشمن سے خبردار کرتا ہے

وانذر عشیرتک الاقربین

۹۹۸ ص ثوبان یا ثوبان اصلح لحم هذه یعنی الضحیة مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان قربانی کے
گوشت کو بنا یعنی پکا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانیکو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت کئی مہینے تک رہا
۹۹۹ تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اوائل مین تین دن سے زیادہ کھانا منع تھا ق ابو هریرة
یا حسان اجب عن رسول الله اللهم ایده بروح القدس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی
ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرونکی ہجو کرنا
۱۰۰۰ درست ہے بشرطیکہ اوسمین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہے ص حکیم بن حزام
یا حکیم ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فیه ومن اخذه باشراف
نفس لم یبارك له فیه وكان كالذی یأكل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلى بخاری مین حکیم بن
حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اوسکو لیا دل کی

يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ **فَقَالَ** لَهُ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبداللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبداللہ بن عمرؓ کو فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع
1010 کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کبھی نہ چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا **خ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ
كُنُوْزُ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ
مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ
بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا
جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی
تو نے حیرہ دیکھا ہے مین نے کہا مین نے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلیگی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کرتا کہ کوئی
محتاج اوسکو لیوے سو نپاویگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھاشیا جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجھا دے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا مین نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پہنچایا سو وہ کہیگا کہ ہان بھیجا پیغمبر نے تیرا پیغام پہنچایا
پھر خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر فضل و کرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوا ہی دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوائے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین کہ مینے اپنی
آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتے تھے اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین مین بھی موجود تھا
اور جو تم لوگونمین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نرہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہے کہ
1011 حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا اس مضمون کی حدیث کئی بار ہو چکا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ
اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ سعد بن ابی وقاص سے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماویں اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت سخت دل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا اوسیکی قدرت ہے
۱۰۰۴ ص سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ جَحَفَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہاں ہے تیری ڈھال جو میں نے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چھوٹی ڈھال دی تھی سلمہ نے
۱۰۰۵ کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب میں ہو چکا ص سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ يَا سَلَمَةُ
هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ يعني امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو دیدے
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہیں ف
سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمیں سے ایک عورت مجکو ملی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخرش وہ عورت میں نے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی لئے انکو خلاص کروایا
۱۰۰۶ ابن عباس يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عباس کیا تمکو تعجب نہیں آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور
اوسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کی نکاح
میں رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچوں میں روتا پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہیں
قبول کرتی تھی تب حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کر لے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اوسکی سفارش کرتا ہوں
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہیں اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہووے اور اوسکا خاوند غلام
تھا اوسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہے اور امام
۱۰۰۷ مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہیں ص ابن عمر يَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَقَالَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ
قَالَ زِدْ فَزِدْتُ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ ای عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ
بن عمر نے سو میں نے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو میں نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمر سے
پوچھا کہاں تک اونچا کرنا چاہیے اونھوں نے کہا کہ آدھی پنڈلیوں تک پائجامہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیوں تک
۱۰۰۸ مستحب ہے ق ابو موسى يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهُ لِأَبِي مُوسَى بخاری اور مسلم میں ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا میں تجکو نہ بتلادوں
ایک خزانہ بہشت کے خزانوں سے وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی کا نام عبداللہ بن قیس ہے
اون سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر میں تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہیں
یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہے اور میں حضرت کے پیچھے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا حضرت نے
۱۰۰۹ یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت میں اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

ثابت ہوئے جیسے کہ یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب خضوع دل سے چاہیے ادھر ادھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہے اور
یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے **ق** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ ١٠١٥
لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَیْکَ نَهَارًا قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاہُ بِہٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اونہوں نے کہا یا رسول اللہ
البتہ آپ کے اوپر تو دن ہے یعنی آپ روزہ دار ہیں اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اونہوں نے کہا سو وہ
اوتر اسپر اونہوں نے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر اور رات
آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے تو وہ ہو تو روزہ دار روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں
حضرت کے ساتھ سفر میں تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
کہ بعضے لوگوں کو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی تو وقت ہے
روزہ کھولنے کا **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَرْجِسٍ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَّ اَبِصَلٰوتِکَ وَحْدَکَ اَمْ ١٠١٦
بِصَلٰوتِکَ مَعَنَا قَالَہٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ
فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَہٗ مسلم میں عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فلانے
دونوں نمازوں سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اونے شاید دو سنت رکعتیں مسجد کے
ایک کنارے میں پڑھیں پھر حضرت کے ساتھ نماز میں داخل ہوا **ف** یعنی جماعت ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب
ہے اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت میں شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے **م** عُمَرُ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَ ١٠١٧
یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰہُ حَقًّا
فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ
غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے
فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تم سے اللہ اور اوسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تم نے سچ مچ پایا سو میں نے تو جو خدا نے مجھسے وعدہ کیا تھا سچ مچ پایا
تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہیں دھڑوں سے جنمیں روح نہیں ہیں حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اون سے زیادہ نہیں
سنتے یعنی تم اور وہ میرے کلام کی سماعت میں برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہیں دے سکتے **ف** جب جنگ بدر میں
ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو حضرت نے اونکے دھڑ ایک کنوے میں ڈالو دیے پھر اوسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث
فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سچ ہوا بعضے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ مردوں کو سماعت ہے اور موت سے روح کو فنا نہیں اور قبرستان میں مردوں کو سلام کرنا دلیل ہے اونکی سماعت کی اور حدیث میں ثابت ہے کہ

کہ اے علی مرتضیٰ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں **ف** جس
سال حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر نے حضرت مرتضیٰ علی کو ہلکا جان کر
اونکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور منافقوں کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو
عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھہ رتبہ نہیں جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تھے اپنے
بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی ہی تیری عزت
میرے نزدیک ہے ہاں اتنی بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں اسواسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی پیغمبر ہونا
ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ اس حدیث
سے علی مرتضیٰ کے خلافت کی حقیقت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سواے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو سراسر بیجا بات ہے اسواسطے
کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ حضرت یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ یہ مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں اس طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کو جاتے تک خلافت ہے ہمیشہ نہیں
جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی دم تک تھی جب تک حضرت موسیٰ طور سے تشریف لائے تھے ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو
خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں اونکے سواے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق اور فاروق اعظم کے فضائل بھی
احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو لینا اور اوسکے
سواے اور حدیثوں کو خیال نکرنا یہ جہالت ہے یا تعصب **ح** عمر یا عمر الا تکفیک اٰیۃ الصیف التی فی اٰخر سورۃ ١٠١٢
النساء قالہ حین اکثر علیہ فی السؤال عن الکلالۃ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اے عمر کیا تجکو کفایت نہیں کرتی اے عمر گرما کی آیت جو سورہ نسا کے آخر میں ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے
بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مرد و عورت ہے جسکا باپ اور بیٹا نہو سورہ نسا کی آخر آیت یہ ہے یستفتونک
قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ط یعنی اے پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہو اور اوسکی
بہن ہو تو آدھا مال اوسکا لیوے اور اگر دو بہن ہوں یا زیادہ تو دو تہائی لیویں اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت
گرمی کے موسم میں اوتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا **ح** ابو هریرۃ یا عمر اما شعرت ان عم الرجل ١٠١٣
صنو ابیہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخیں ہیں
ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوۃ کی
تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی **ح** ابو هریرۃ ١٠١٤
یا فلان الا تحسن صلاتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف یصلی فانما یصلی لنفسہ انی لابصر
من ورائی کما ابصر من بین یدی مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانے تو کیوں نہیں اپنی نماز اچھی سے
پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر میں دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے
جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں **ف** ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا اور ادھر اودھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت

معاذ نے سورہ بقرہ پڑھنا شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کو محنت سے ہم اونٹ سے پانی سینچتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں ہے کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورہ بقرہ پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھکے چلا گیا
معاذ نے مجھکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہے بڑی قرأت سے نماز پڑھکر اس سے
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بیمار اور ناتوان کی مرضی طول قرأت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہے کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو انکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
1020 ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ
قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذُ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا
يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا خدا کا حق ہے
بندوں پر معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندوں پر یہ ہے کہ اوسکی بندگی کریں
اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکریں اے معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے بندوں کا خدا پر جبکہ وہ ایسا کریں یعنی عبادت کریں اور شریک نہ جانیں
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہے کہ انکو عذاب نکرے ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہے اور بندوں کا
1021 خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہے ق الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ
بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اوٹھا وضو کے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت کے
سفر میں ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ چلا حضرت نے اول حاجت ضروری سے فراغت کی شامی جبہ حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی
تنگ تھیں آستین میں سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزوں پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے سے وضو کروانا
1022 درست ہے نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں ملیق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار
کیا سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا
1023 جنگ خندق کے ایام میں ق أَبُوْ سَعِيْدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ
فَشَكَوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا
وَاحْبِسُوْا أَوِ ادَّخِرُوْا مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے جورو لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو بہار است [illegible] تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف
1024 یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ

جب موسی کو ذبح کیا لوگ پھرتے ہین تو مردہ لوگ کون کہو تون کی جب سنا ہی بعضے کہتے ہین کہ انکو عیاث بن غوث کہتے تھا
جاورن کا غون نے سنا جس طرح شکیرین نے حضرت کے ہاتہ میرے تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اونکے کانو کی دہمی قرنکی طاعت کا بکہ نز
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہے کہ خدانے اوسوقت اون کافرونکو زندہ کر دیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسیطرح ۱۰۱۸
حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے واللہ اعلم ص قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ
ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ
أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ
الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ
سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَقُومَ وَالصَّوَابُ يَقُولُ وَكَذَا أَخْرَجَهُ
أَبُو دَاوُدَ وَعَيَّا اللّامَ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اوتنا مال ملجاوے
پھر رکرہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقہ کی
نوبت پہونچے یہانتک کہ کھڑے ہو کر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہے تو اوسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک
کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے
کھانا ہے سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حتّٰی یقوم کی روایت ہے اور ٹھیک یقول ہے جس طرح ابو داود نے لام سے
روایت کیا ہے ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح ہے کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت
یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کرادیوے اور اوس قدر مال کو اپنے ذمّے پر کرلیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہے عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور
فاقے کی گواہی تین آدمیون کی غرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہے کسی عالم کے نزدیک شرط نہین کہ بغیر گواہی کے فاقہ والیکو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہے لیکن ان تین صورتون مین درست ہے انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ سے روایت ہے کہ مین مال کا ضامن ہوا اور حضرت سے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ٹھہر جا کہ زکوٰۃ کا مال
آوے گا تو مین تجھکو دونگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ جَابِرٌ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۱۰۱۹
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَنَحْوَهَا قَالَهُ لِمَنْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بخاری مین
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ انداز ہے پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلٰی اور انکی
اتنی بڑی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جبکہ اونہون نے عشا کے وقت سورہ بقر پڑھی تھی ف صحاح
مین جابر سے روایت ہے کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایک بار

ف
علت سوال درسہ صورت
اعالبقل

حضرت عائشہ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگیے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کر کے مدینے کے قریب پہنچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین حاجت ضروری کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کر کے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجھکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ رہے ماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجھکو سوتے دیکھا تو پہچانا کیونکہ پردہ سے پہلے اوسنے مجھکو دیکھا تھا اوسنے افسوس و تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اوسکے کہنے سے میری آنکھ کھلی مین جاگ پڑی اور اوسکی کوئی بات مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ٹھیک دوپہر کے وقت لشکر مین پہنچی تو تہمت کرنیوالون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبد اللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکے بیمار ہوگئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجھکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجھکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوسوقت تک گھر مین پاخانے نتھے مین شب کو مسطح کی ماں کے ساتھ حاجت ضروری کو گئی اوسکا پیر چادر مین الجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بد دعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بد دعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجھکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا اماں یہ کیا بات ہی جسکا لوگ چرچا کرتے ہین میری ماں نے کہا ای بیٹی تو صبر کر جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اوسکو اسیطرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجھکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی کا اترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجھکو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ خیال مین نہین آتا اور علی ابن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اونکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن یہ لونڈی کہ پیچھے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دیگی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تونے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجھکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجھکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا لیکن اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سویا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگیے اور منبر پر سے حضرت نے فرمایا یعنی ای مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیگا کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجھکو تحقیق کچھ کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو طیار ہون اگر تہمت کرنیوالا ہماری قوم یعنی اوس سے ہو تو ہم اوسکی گردن مار دین اور اگر دوسری قوم یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنیوالونکو

الا نصار الم اجدكم ضلالا فهداكم الله بي وكنتم متفرقين فالفكم الله بي وعالة فاغناكم الله بي
بی بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ انصار بھلا نہ تھے تم گمراہ نہیں پایا خدا نے تم کو ہدایت کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم متفرق تھے سو خدا نے تمہارے آپس میں الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تم کو
مالدار کر دیا میرے سبب سے ف جنگ حنین میں جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلموں کو مال بہت دیا اور انصار کو نہیں دیا
تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت ہم کو نہیں دیتے اور ان کو دیتے ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپکتے ہیں یعنی جو ہمارے ہاتھ سے زخمی ہو کر مسلمان ہوئے ہیں
پس حضرت نے ان کو ایک خیمے میں جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوئے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ
کفر میں باہم ان میں بڑی عداوت تھی بڑا کشت و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونوں گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت محبت ہو گئی یہ احسان
1025 جتلایا حضرت نے ق ابو هريرة يا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادركته رغبة في قريته قالوا قد كان
ذلك قال كلا اني عبد الله ورسوله هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تم نے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہے اپنے شہر کی انصار نے کہا
یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اوس کا رسول میں نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمہاری طرف
اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور موت میری تمہاری موت کے ساتھ ہے ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ جب کہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوس کو امان ہے اور جس نے ہتھیار ڈال دیے اوس کو امان ہے تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادروں کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق
1026 ابن مسعود يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم میں سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اس واسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے اور جس کو خانہ داری کی
طاقت نہ ہو تو چاہیے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اس واسطے کہ اوس کے حق میں روزہ رکھنا خصی کرنا ہے ف یعنی جس طرح خصی کر ڈالنے
سے شہوت باقی نہیں رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اوس کے حق میں نکاح کرنا مستحب ہے
کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہ ہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی ق
1027 عائشة يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني اذاه في اهل بيتي فوالله ما علمت على
اهلي الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا خيرا وما كان يدخل على اهلي الا معي
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرے بدلا لیوے
اوس مرد سے جس کی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہنچی سو خدا کی قسم نہیں جانا میں نے اپنی بی بی کو مگر نیک
اور البتہ لوگوں نے ذکر کیا ہے اوس مرد کو جس کو نہیں جانا میں نے مگر نیک مرد اور میری بی بی پاس کبھی نہ جاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف
یہ حدیث مگر اہل افک کی ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی منافقوں کے سردار نے حضرت عائشہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

ہینے مین کہ دیکھا ملک الشیو اسطے اپنا ملک شام چھوڑ کر اکثر یہودی مدینے مین آ بسے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہوں اور جب کافرون سے لڑتے تو
یہ دعا مانگتے کہ الٰہی جو پیغمبر آخر الزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب سمجھو
جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا تھا ویسے ہی ہمارے
حضرت کو نہ مانا مگر جو اونمین نیک نہاد تھے اعتقاد رکھتے تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے
نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین م المغیرة بن شعبة اي بني وما ينصبك منه انه لا يضرك
يعني الدجال ق له اخرجه البخاري الا لفظة اي بني مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پوہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی
روایت کی مگر ای بیٹا کی لفظ اوسمین نہین ہے ف مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے پوچھا کہ تو
کیون گھبراتا ہے لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے
۱۴۳۲ ق اسامة بن زيد اي سعد الم تسمع الى ما قال ابو حباب قال كذا وكذا ق اله لسعد بن عبادة حين
عاده وابو حباب هو عبد الله بن ابي بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سعد کیا تو
نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور
ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی ف حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے
ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بندکی
اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہو کر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام تو اچھا
کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اوسکو سمجھاو عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان
موجود تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمکو بھی جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور
کافرون مین غل ہوا نوبت لڑائی ہونے کی قریب تھی کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا
یا رسول اللہ وہ حسد کی جہت سے معذور ہے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکو سردار کرین اور تاج
رکھین اب جو آپ دین حق لائے اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور
۱۴۳۳ آدمی کو دین داری سے اکثر باز رکھتا ہے م العباس بن عبد المطلب اي عباس ناد اصحاب السمرة ق اله يوم
حنين مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا
ف حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مین اور ابو سفیان بن حارث حضرت کا ساتھ ایک دم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیر اندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا کہ جلدی نہ
کرین اور ابو سفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی
ہے انکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہی سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے
بچھڑون کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے کنکریان کافرون پر مارین لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوئی

قتل کرینگے کیا تو منافق ہے جو منافقوں کی حمایت کرتا ہے غرضکہ قریب تھا کہ کشت و خون ہو جاوے حضرت نے سبکو چپکا کیا بعد اسکے
روایت ہے کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ اے عائشہ تیرے حق میں ایسی ایسی باتیں کہی گئیں
اگر تو بے گناہ ہے تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو خدا گناہ
معاف کرتا ہے جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجھکو معلوم ہے کہ آپکو اس بات کی خبر پہنچی ہے
اور آپکے دل میں جم گئی ہے سو اگر میں یوں کہوں کہ میں اس عیب سے پاک ہوں تو حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کروں
تو حضرت اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوا حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہیں ہے جنہوں نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُونَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے حضرت میرے پاس سے نہ اٹھے تھے کہ وحی کے نشان
حضرت پر ظاہر ہوئے اور سورہ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنیوالوں کی مذمت بیان کی پھر حضرت نے خوش ہو کر فرمایا کہ اے عائشہ
بشارت ہے تجھکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے باپ نے کہا اے عائشہ اٹھ کر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر میں اسوقت نہایت غصے
میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی میں تو خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اتریگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا **ف** اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہو اسکو عیب لگاتا ہے وہ آخر کو فضیحت
ہوتا ہے اور پاکوں کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ کو برا کہا مقرر اسنے حضرت کو رنج دیا اور ان میں
منافقوں میں سے بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہیں چنانچہ اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن وحی آنے تک
حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** ابو سعید یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ
أَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عورتوں کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیوں میں تمھیں مجھکو
زیادہ نظر پڑیں یعنی دوزخ میں میں نے عورتیں مردوں سے زیادہ دیکھیں **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتوں کے گروہ پر گذرے
پھر یہ حدیث فرمائی عورتوں نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ دوزخ میں ہیں حضرت نے فرمایا کہ سب کو سا کرتی ہیں
اور اپنے خاوند کا حق نہیں مانتیں یعنی ناشکری کرتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہے **ق** ابو ہریرۃ
یَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ مسلمان ہو جاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیوں سے فرمایا جب انکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عائشۃ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا
وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا قَالَهُ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَبْلَ إِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے یہودیوں کے گروہ تمہاری کمبختی ہے خدا سے ڈرو سو قسم ہے اس
خدا کی جسکے سوا کوئی لائق پوجنے کے نہیں البتہ تم جانتے ہو کہ میں بیشک خدا کا رسول ہوں اور بیشک تمہارے واسطے حق میں لایا ہوں
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے میں آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت میں حضرت کی
نشانیاں تم کو نہیں یہودیوں کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم میں پیدا ہوگا اور مکے سے ہجرت کرکے

دنیا میں جسکو ملتا ہو اوسکی تلاش بے فائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطے کہ محنت ضروری ہے کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق
نوکری کرنا خصوصاً جبکہ اوسمیں کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ میں بے خواہش اسکو کچھہ دیوے یہ سب سبب حلال روزی کے
حاصل ہووے حلال اور پاک ہو غرض کہ جس ایماندار کو قیامت میں خدا کو منہ دکھانیکا یقین ہے اوسکے نزدیک حلال قدر طلب کرنا مقدم ہے
1037 حرام خور خدا اور مومنوں کی گنتی میں نہیں ح ابن عباس ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا
الصالحة يراها المسلم او ترى له الا واني نهيت ان اقرأ القرآن راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا
فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوش خبری کی چیزوں سے اب کچھہ باقی نہیں رہا سوائے ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ میں قرآن پڑھوں رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع میں تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو
اور سجدے میں دعا میں کوشش کرو کہ سزاوار ہے سجدے میں تمہاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے وقت سر مبارک پر پردہ
اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ یہ انتقال ہوتا ہے میرے بعد کوئی نبی
نہیں ہاں مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہے قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے
یا اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود میں قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر رکھنا
عاجزی کا کمال ہے رحمت الٰہی جوش میں ہوتی ہے م ابو سعيد ايها الناس انه ليس بي تحريم ما احل الله لي
ولكنها شجرة اكره ريحها يعني الثوم قاله حين قال الناس حرمت حرمت حين قال من اكل
من هذه الشجرة الحديث مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میرے اختیار میں حرام کرنا نہیں
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب لوگوں نے
کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے ف یعنی حرام حلال کرنا بدون خدا کے
1039 حکم کے میرے اختیار میں نہیں یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت شرعی نہیں کراہت طبعی ہے م انس ايها الناس اني
امامكم فلا تسبقوني بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فاني اراكم امامي ومن
خلفي ثم قال والذي نفس محمد بيده لو رأيتم ما رأيت لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قالوا وما رأيت
يا رسول الله قال رأيت الجنة والنار مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں مجھ سے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ میں دیکھتا ہوں اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے
اوس ذات پاک کی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
آپنے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہے رکوع
اور سجود اور قیام اور قعود میں امام سے سبقت حرام ہے جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرے پھر ہنسنے کی برائی
1040 بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہے اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری علم ہے خ ابن عباس ايها الناس
عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع قاله يوم عرفة بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے

۱۰۳۴ بعنی ق المسیب بن حزن ابی عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ ق لہ لابی طالب
عند وفاتہ بخاری اور مسلم میں مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہو لا الہ الا اللہ یعنی اس کو تو اپنے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے میں جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشوا لونگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا تھا
مرتے وقت ف ابو طالب کی وفات کے وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان دونوں نے
کہا اے ابو طالب کیا تو عبد المطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اسی طرح وہ کلمات کہتے تھے آخر ابو طالب نے
۱۰۳۵ کہا کہ وہ شخص عبد المطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نہ کہا ق ابو موسیٰ ایہا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم
لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم ق الہ فی سفر وکانوا
یجھرون بالتکبیر بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنی شور نکرو اللہ بہرے
اور غائب کو نہیں پکارتے ہو تم سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے یہ حضرت نے سفر میں فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر میں زیادہ شور کرنا درست نہیں اس واسطے کہ زیادہ شور کرنے میں اپنے
۱۰۳۶ حواس بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسرے کے بھی ھ ابو ہریرۃ ایہا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا
وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین قال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی
بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل
یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ
حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا پاک ہے
نہیں قبول کرتا ہے مگر عمل پاک اور مال پاک کو اور بیشک خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبروں کو فرمایا قرآن میں اے پیغمبرو کھاؤ
پاک مال و حلال رزق اور نیک عمل کرو میں البتہ تمہارے عمل کا جاننے والا ہوں اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اے ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزوں کو جو دیں تمکو میں پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے
دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اور یوں کہتا ہے کہ اے میرے رب اے میرے رب اور حال اونکا کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام ہے
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہی ہے جس میں کسیکا دعویٰ اور جھگڑا نہو اور شرع میں
درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہیں اس واسطے کہ مالک کا دعویٰ اس میں موجود ہے اور حرجی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ
اوس میں بظاہر دعویٰ نہیں لیکن اس طرح مال لینا شرع میں درست نہیں تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ
خدا اوسکو قبول نہیں کرتا اس واسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے میں پیغمبروں اور مسلمانوں کو خدا کا
ایک سا حکم ہے اس میں وہ نادان لوگ غلط کہتے ہیں کہ ہم صاحب ہیں اور غیر لوگ برابر نہیں جو انکی طرح طلب حلال میں جانفشانی اور محنت
کریں پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حقوق میں سب سے بڑا حق حلال
روزی تلاش کرنا مقدم ہے بغیر اسکے عبادت میں کچھ مزہ نہیں نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ حلال

اسپر ساباعہ غیر شکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بلکہ فرح رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی مخالف نہیں کہ حضرت اپنی بیبیوں کو
سال بھر کا قوت دیتے تھے ھ جابر یا بنی سلمة دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے قوم بنی سلمہ اپنے گھر ہی میں بنے رہو تمہارے نقش قدم لکھے جاتے ہیں اپنے گھر ہی میں بنے رہو کہ تمہارے نقش قدم
لکھے جاتے ہیں ف بنی سلمہ انصاریوں کی ایک قوم تھی انکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اور قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسیں حضرت نے
یہ حدیث فرمائی دعا یعنی ہرچند مسجد دور ہے گھر سے تمکو آنے جانے میں تکلیف ہے لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہے کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمہارے
واسطے لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے معلوم ہوا کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں ف ام سلمة یا ابنة ابي امية سألت عن الركعتين بعد
العصر وانه اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد
الظهر فهما هاتان بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی تو نے مجھ سے بعد عصر کے دو رکعتوں کا
حال پوچھا سو اسکا حال یہ ہے کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو انھوں نے مجھکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے
رکعتوں سے سو وہ دو رکعتیں یہی ہیں ف مصابیح میں کریب سے روایت ہے کہ مجھکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ کے پاس بھیجا
کہ بعد عصر کے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے یا نہیں حضرت عائشہ نے مجھکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے
منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک دن میں نے عصر کے بعد رکعت پڑھتے دیکھا تو بیٹی ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ وہ رکعتیں ظہر کی قضا تھیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہوں تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا
حضرت کو خاص تھا اب درست نہیں اس واسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جائز نہیں خ انس یا ام حارثة انها جنان في الجنة
وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں تو یوں نہ کہہ کہ بہشت
میں کئی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا تو بہت اونچی بہشت میں ہے ف حارثہ بدر میں شہید ہوا تھا اوسکی ماں نے حضرت کے پاس آکر کہا
یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت میں ہو تو میں اوسکے غم میں صبر کروں اور اگر جنت کے سوا کہیں اور ہو تو محنت کرکے اوسکو رو لوں تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس میں
1050 ہے جو سب سے عمدہ اور بلند ہے خ ام خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص وقيل بنت خالد بن سعيد يا ام خالد
هذا سنا يا ام خالد هذا سنا والمعروف سنه في الموضعين بخاری میں خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی ام خالد سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام خالد یہ سیاہ دھاری کی چادر اچھی ہے اے ام خالد یہ اچھی ہے اور ایک روایت میں سنا کی جگہ سنہ ہے دونوں حبشی زبان کے لفظ ہیں اور
دونوں لفظوں کے معنی اچھی کے ہیں ف ام خالد سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے انمیں ایک چادر سیاہ دھاریدار
اون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ میں یہ کس کو دوں صحابہ چپ رہے اور میں کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجھکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی
1051 اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہوں مستحب ہے ھ عائشة يا ام سلمة لا تؤذيني
في عائشة فانه والله ما نزل علي الوحي وانا في لحاف امرأة منكن غيرها بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تو مجھکو رنج نہ دے عائشہ کے مقدمے میں اس واسطے کہ سوا عائشہ کے تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں مجھ پر

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خوب دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں ہے حضرت نے عرفہ کو دن ایسا
ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہیں اور دوڑاتے ہیں
۱۰۴۱ تب یہ حدیث فرمائی ع علی یا ایہا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم مسلم میں حضرت مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدیں اونکی قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر تمہارے غلام گناہ کریں تو اونکو سزا دو جیسے وطی حرام
یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہے اور امام اعظم کے
۱۰۴۲ نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں ح ابو سعید یا ایہا الناس ان اللہ
یعرض بالخمر ولعل اللہ سینزل فیہا امرا فمن کان عندہ منہا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ
مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہے شراب میں شاید کہ آگے اتاریگا اوس میں
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کریگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو سو چاہئے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھا لیوے ف جب
قرآن میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے
نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پروا سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہے تب حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہے پھر
کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا اب جسکے پاس
شراب ہو سو نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہا دی کہ تمام مدینے میں بہ گئی ح سبرۃ
بن معبد الجہنی یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم
ذلک الی یوم القیمۃ من کان عندہ منہن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما آتیتموہن شیئا
مسلم میں سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے
اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو اونکو دیا ہو یعنی مہر آج
اوسکو کچھ بھی پھیر نہ لیوے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول مباح تھی پھر حرام ہو گئی
۱۰۴۴ باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی ح جابر یا ایہا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد
عامی ہذا مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نکرونگا
اس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی سال انتقال فرمایا ﷺ اور اسکو
۱۰۴۵ حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول و فعل حجت ہے ح ابو ہریرۃ یا ایہا الناس قد فرض اللہ
علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف
۱۰۴۶ یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ ابو امامۃ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ
شر لک ولا تلام علی کفاف مسلم میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو خیرات خرچ
کرنا بہتر ہے تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہے تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل و عیال کے قوت رکھنے سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا ضرورت کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں کچھ گناہ نہیں ہے

۱۰۵۵ هانئ يا ام فلان انظري اي السكك شئت حتى اقضي لك حاجتك قاله لامرأة كان في
عقلها شيء فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فلانی کی ما
دیکھ جونسی گلی میں تیرا جی چاہے تا کہ میں تیرا کام کر دوں یعنی حضرت نے اوس عورت سے فرمایا کہ عقل میں جسکے خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے
کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپ سے کچھ کام ہے ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال
۱۰۵۶ اخلاق سے اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے ق عائشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عائشة
قاله حين قال فيها اهل الافك ما قالوا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا ہے جس سے تجھکو شک ہو یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب حضرت عائشہ کے حق میں تہمت کرنیوالوں نے
۱۰۵۷ کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا ق عائشة يا بنية الا تحبين ما احب قاله
لفاطمة حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه ينشدنه العدل في ابنة
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہ چاہیگی جو میں چاہتا ہوں حضرت نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے
کہا جب انکو حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہ کے حق میں برابری چاہتی تھیں ف دوسرے باب میں اسکا قصہ مفصل
ہو چکا ق عائشة يا عائشة اشعرت ان الله افتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد
احدهما عند راسي والاخر عند رجلي فقال الذي عند راسي للذي عند رجلي او الذي عند
رجلي للذي عند راسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم قال
في اي شيء قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذي اروان
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا جس میں میں نے اوس سے حکم چاہا تھا یعنی
میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس سو کہا جو میرے سر کے پاس تھا
اوس سے جو میرے پاؤں پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب میں کہا
اسپر جادو کا اثر ہے اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہے اوسنے کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے
کہا کہ کنگھی میں اور اون بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کی بالی کے غلاف میں اوسنے کہا کہ وہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان
کے کنوئیں میں ف مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا اثر کہ وہ کام جو حضرت نے نکیا
میں کر چکا اور بخاری میں یون روایت ہے کہ حضرت بیبیوں سے صحبت کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت پر ایسا ہی تھا یعنی حضرت نے جادو کے بعد ادا
کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئیں پر تشریف لیگئے اوسکے نکالنے کے لیے حضرت کو صحت حاصل ہونیکو کہا یا
حضرت اوس جادو کے بعد کہ یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکال دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تو شفا دی میں کسواسطے لوگوں میں فتنہ انگیزی کرون
اور منقول ہے کہ حضرت پر جادو کا اثر ہونیکی یہ حکمت تھی کہ لوگ حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر
۱۰۵۹ پر جادو نہیں کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے تئیں بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا ق عائشة يا عائشة
الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض يعني يوم القيمة بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

تفتیش ازواج حضرت عائشہ ۱۰۵۸

ف بیان اثر سحر بر آنحضرت صلی اللہ علیہ و السلام و اظہار کردن انسان بر وجود قدرت

میں نہیں اوترتی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ
حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عائشہ کی کیا
خصوصیت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ جو میں لیٹا ہوں بیبی کمال یہ ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بیبی کے
پاس مجھکو وحی نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب بیبیوں سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں آپکی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہوں
یا رسول اللہ **ص** انس یا ام سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ١٠
ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لہا
باھل ان تجعلھا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا یوم القیمۃ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم
کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ میں تو آخر آدمی ہوں راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی
راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی کو اپنی امت سے میں بد دعا کروں کہ اوسکے وہ لائق نہو الٰہی اوس بد دعا کو اوسکے گناہ کی
طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے بدلے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو **ف** انس سے روایت ہے
کہ میری ماں ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجھکو بڑھنا نصیب نہوجیو اوس لڑکی نے رو کر
ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجھکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی حضرت نے فرمایا کیسی دعا ام سلیم نے کہا
کہ اوس لڑکی روتی اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجھکو یوں دعا دی کہ تو عمر دراز نہوجیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کیونکہ قصور
وا لیکن میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اوسکے بدلے خدا کے نزدیک اوسکے حق میں برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی مشفق
ماں باپ اپنے لڑکے کو کہتے ہیں جیسے ای کمبخت اری بے نصیب مگر دل سے اوسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو
کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نسبت اپنے خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصور کے حق میں کبھی بد دعا نکل جاوے
تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو **شعر** اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ۔ ایسی شفقت کسی ماں باپ میں بھی نہ بنی ۔ اب تو امت کو
ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول ۔ راہ اوسکی چلیں بدعت کی کریں بیخ کنی ۔ **ص** انس یا ام سلیم ان اللہ قد کفی واحسن ١٠٥٣
قاللہ یوم حنین مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافروں کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اونپر احسان کیا
یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کیوں تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ میں نے
اس لیے یہ باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرت نے ہنسکے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی
تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں **ق** انس یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالہ حین راھا تجمع عرقہ ١٠٥٤
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو کیا کرتی ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا
جمع کرتے دیکھا **ف** انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر میں آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا
میری ماں یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پونچھتی ہے
ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمیں میں آپکا پسینا ڈالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے
اور دوسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرت نے فرمایا تو سچ بھی

منتخب الاحادیث از صحیح مسلم و مشارق الانوار

کر رہے ہیں جبکہ حضرت نے فرمایا کیا تجھے گمان ہے کہ ظلم کرے گا تجھ پر خدا اور رسول اسکا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی کے یہاں
جاؤنگا حضرت عائشہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہیں خدا اسکو جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں جانتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس آیا تھا
جبکہ تو نے دیکھا پھر اوس نے مجھکو پکارا اور تجھ سے چھپایا سو میں نے اوسکو جواب دیا اور تجھ سے میں نے چھپایا اور جبرئیل کبھی تیرے پاس نہیں آیا تھا
اور تو نے اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میں نے گمان کیا تھا کہ تو سو گئی سو مجھکو برا لگا کہ تجھکو جگاؤں اور ڈرا میں کہ تو گھبراوے پھر جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجھکو حکم کرتا ہے کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردوں پاس جا پھر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائے اور لیٹے کہ حضرت نے گمان کیا میں سو گئی پھر حضرت اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور
آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجھکو یہ شک ہوا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہیں میں بھی اپنی کرتی پہن کر اور اوڑھنی اوڑھ کے
حضرت کے پیچھے چلی یہاں تک کہ حضرت قبرستان میں گئے اور بہت دیر تک وہاں کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھا کے دعا کی بعد اسکے
حضرت وہاں سے پھرے تو میں بھی پھری حضرت جھپٹے میں بھی جھپٹی سو میں جلدی سے آگے آ کر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینہ کے
قبرستان کا نام ہے حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہے کوئی دو قدم کا فرق ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جانا اور مردوں کے واسطے دعا کرنا سنت
۱۰۶۵ ہے ق عائشة یا عائشة ما یؤمنی ان یکون فیه عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای
قوم العذاب فقالوا هذا عارض ممطرنا ف اه لما قالت له یا رسول الله اری الناس اذا
راوا الغیم فرحوا رجاء ان یکون فیه المطر واراك اذا رایته عرفت فی وجهك الكراهیة تمامی مسلم
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ کون چیز مجھکو نڈر کرتی ہے کہ اس آندھی اور بدلی میں عذاب ہو اس واسطے کہ ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہو چکا ہے آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہے پانی کی برسانے والی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا
کہ حضرت عائشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں لوگ جب بدلی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اس میں مینہہ ہوگا اور
آپکو دیکھتی ہوں کہ جب بدلی دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے ف حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے
کبھی حضرت کو کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ حضرت کا کوا نظر آ جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبرا کر دعا
خیر کرتے خوف سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو میں نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی بیخوف ہو سکتا کیا مقام ہے آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کا یہ کہ ان کا عذاب تیز آندھی
۱۰۶۶ حل ہوا انبکی سیکا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرے تو معنی بات میں لرزتا ہے ف عائشة یا عائشة متی دخل هٰهنا الكلب همنا
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ یہ کتا اس مکان میں کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت
جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر میں کتا گھس آیا تھا اس سبب سے نہ آئے یہ بات کی تھی جب حضرت کو حال
۱۰۶۷ معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی ص ابو هریرة یا عائشة ناولینی الثوب فانی هی لخمرة فقالت
انی حائض فقال ان حیضتك لیست فی یدك مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ
مجھکو کپڑا اوٹھا دو دوسری روایت میں ہے کہ بوریا اوٹھا دے سو حضرت عائشہ نے کہا کہ مجھکو حیض کے دن ہیں تب حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ میں نہیں ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہے اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ میں تو کچھ نجاست نہیں لگی

فرمایا کہ اے عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہاں فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف عن حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اوٹھینگے میں نے کہا یا رسول اللہ عورت و مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے ہوش کہاں ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کسی کو دیکھے
۱۰۶۰ ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تو زبان دراز نہ ہو
ف اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زبان دبا کے سلام کی حضرت عائشہ نے انکو اسی طرح جواب دیا اور لعنت کی
۱۰۶۱ تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی فحش اور بیہودہ کہا اور حد سے زیادہ کیوں کہا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ
الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں ہمیشہ اس کھانے کی تکلیف پاتا ہوں جو کہ خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت ایسا ہے کہ مجکو معلوم ہوتا
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کی وجہ سے
۱۶۲ اب میرا انتقال ہے خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَعْنِي
رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میرے گمان میں نہیں کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہوں اس دین کو جس پر ہم ہیں یعنی دو مرد منافق ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں جو کچھ گمان کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونوں کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیاں جو ہیں ظاہر تھیں ان میں لیکن جو اسلام کی حقیقت ہے اسکا یقین حضرت
گمان کیا یقین نہیں اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے خ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریوں کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دن میں چھپا نہو
۱۰۶۴ اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو ص عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَا لَكِ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ فَقَالَ
لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ
عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَانِي حِينَ
رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ
وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ
أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم چڑھا اور ہانپتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی سبب نہیں ہے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو مجھکو ظاہر باطن کا واقف خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر میں نے حضرت کو سب حال
بتلا دیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہی سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا ہاں سو حضرت نے مارا ہاتھ سے میری چھاتی پر ایسا دھکا مارا

بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی با وجود غصے کے ایسی حرکت
نکرے کہ آخر کو پچھتاوے ق ابو ہریرۃؓ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ بخاری اور مسلم مین ۱۰۷۵
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ہے بے پروائی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی حقیقت مین دل کی بے پروائی ہے
ف یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۔ تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
کچھ حاجت نہی تو تونگری دل ہے نہ مال ق ابو ہریرۃؓ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ۱۰۷۶
وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارا اور ایک لقمہ اور دو لقمے
طمع و سبد پھیر کر حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہے جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہے اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ ہین
کہ با وجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے چمٹ کر یعنی لپٹ کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محتاج لوگ جو سوال
نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ ثواب ہے گدائی فقیر سے اور اونکا حق مقدم ہے اونکے حق سے اسواسطے کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کرلیا ہے اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور یہ بیچارے بے زبان ہین خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل و قناعت سے
۱۰۷۷ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا بخاری مین
عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کے عوض احسان کرے لیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے
مقابلے مین اونسے احسان کرے اوسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر
بھی ایسا کرتے ہین ق اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ ۱۰۷۸
اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِاَسْمَاءَ حِيْنَ قَدِمَتْ مِنَ
الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
عمر میرا حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہے اور تمکو اے جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہے یعنی عمر
فاروقؓ نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرتؐ کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتدائے
اسلام مین جعفر طیار نے مع چند اصحاب کے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرتؐ اور باقی اصحاب نے مدینے مین ہجرت کی اور فتح خیبر
ہوا تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر کے آئے تب عمر فاروقؓ نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا
کہ اے اسماء ہم حضرتؐ کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے کہ اسماء نے کہا کہ اے عمر ہم دور ملک مین تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسماء نے یہ گفتگو حضرتؐ سے بیان کی تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے کہا کہ وہ جہاز پر آئے تھے

۱۰۶۸ ق عايشة يا عايشة والله لكان ماءها نقاعة الحناء ولكان نخلها رؤس الشياطين في
بير ذي اروان نجاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عائشہ اللہ کی قسم اوس کنوئین کا پانی ایسا ہے جیسے مہندی
بھگویا پانی اور اوسکے کھجور کے درخت ایسے ہین جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان جو کنوئین ہے ف حضرت پر جادو ہونیکا قصہ گذرا اور اوس
۱۰۶۹ کنوئین کی ہیبت اور ویرانی کا حال حضرتؐ نے بیان کیا ق عايشة يا عايشة هذا جبرئيل يقرئك السلام
نجاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عائشہ یہ جبرئیل ہین تجکو سلام کرتے ہین ف یہ قصہ حضرت
عائشہ سے یون مروی ہے کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہین جو مین نہین دیکھتی
اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہے اور سلام کا
۱۰۷۰ جواب زیادہ کر کے دینا افضل ہے جیسے عائشہؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی ص عايشة يا عايش هلمي المدية مسلم
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عائش چھری دو ف عایش لغت ہے عائشہ کا مصلحہ مین اور ایک سینگدار
سیاہ مینڈھے کو حضرتؐ نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھ سے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرتؐ نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو
۱۰۷۱ پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور محمدؐ کے گھر والون سے اور محمدؐ کی امت سے ص عايشة يا فاطمة
بنت محمد يا صفية بنت عبد المطلب يا بني عبد المطلب لا املك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمدؐ کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین
مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرا مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اتری کہ اپنے پیغمبر اپنی برادری والونکو
عذاب الٰہی سے ڈراوے تب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال سے مین تمکو دے سکتا ہون آخرت کا
۱۰۷۲ مین مالک اور مختار نہین بلکہ ایمان اور نیک عمل کرو میری قرابت پر نہ بھولیو ق ابو هريرة يا نساء المؤمنات لا تحقرن
احداكن لجارتها ولو كراع شاة محرق هكذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء المسلمات
لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة نجاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے
کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نہ جانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پائون کی جلی تلی ہوئی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہے اور جو روایت
ہے اونکی یہ کہ ای مسلمان عورتو ناچیز نہ جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ
ہمسیونکو آپس مین محبت اور الفت چاہئے تو آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تو محبت کا دھیان چاہئے نہ خیال چیز کا عورتون کی عادت
ہے اسواسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کہان رہے بلکہ عداوت پیدا ہوگی

الباب السادس

۱۰۷۳ چھٹے باب مین ہشت قسم کی حدیثین ہین اول قسم وے ہین جنکے سر پر لیس آیا ہے خ عائشة ليس احد يحاسب الا هلك
نجاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا ف قیامت
مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال کھول دئے جاوینگے اور کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہے ایمانداروں کا اور دوسری طرح
۱۰۷۴ کا یہ کہ اوسمین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرون کا حساب ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ق ابو هريرة ليس الشديد

دیا جب انکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دی تھی ف طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین
عدت کے اندر جب تک خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک
واجب نہین ہے جب تک حاملہ نہو اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو
اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے
جو بھیجے اوسکی ناخوشی حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین
۱۰۸۶ ق جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا
کچھ نیکی کا کام نہین ہے ف حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہے اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا
ہوا لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا اچھا نہین ہے امام اعظم کا
مذہب ہے کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نرکھنا دونون درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا افضل ہے ق
۱۰۸۷ ابو موسی لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم مین سے
نہین جو غم اور مصیبت مین بال منڈوائے اور کپڑے پھاڑے اور منہ پر طمانچہ لگاوے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم
مین یہ کام کرتے جس طرح ہندوؤن مین بال منڈانیکی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین
یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر
لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین ق انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکۃ و
المدینۃ لیس نقب من انقابہا الا علیہ الملائکۃ صافین یحرسونہا فینزل السبخۃ ثم
ترجف المدینۃ باہلہا ثلث رجفات فیخرج الیہ کل کافر ومنافق بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے
مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی نکرتے ہونگے سو دجال اوتریگا مدینے کے قریب
شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق
۱۰۸۹ ق ابو ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وہو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس
منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار
علیہ کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا
ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین
جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص
دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین ہے پس وہ ہم مین سے نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکاریگا کسی کو کافر کہکے یا کہیگا
خدا کا دشمن کہے اور حال اسکا یہ ہو کہ وہ ایسا شخص نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسطرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی کہ نہ عیب
لگاویگا کوئی کسی مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار یا کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

۱۰۷۹ جنت میں جانا اور آنا جائز ہے سہو اتحاف ق عثمان لیس بالکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی خیرا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو ملاپ کرا دیوے دو میں اور کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہرچند جھوٹ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کے درست ہے کہ دروغ مصلحت آمیز

۱۰۸۰ از راستی فتنہ انگیز خ الصعب بن جثامة لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری میں صعب بن جثامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجھکو پھیر دینا نہیں ہے لیکن ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ میں صعبؓ نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرتؐ نے نہ لیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا حضرتؐ نے یہ حدیث

۱۸۱ فرمائی یعنی اگر ہم لوگ احرام باندھے نہ ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے م ابو هريرة ليست السنة بان لا تمطروا ولكن السنة ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شيئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے ولیکن قحط وہی کہ جس میں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین میں کچھ نہ اوگا وے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ

۱۰۸۲ برسے اور زمین میں کچھ نہ اوگے کہ اس میں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق ابو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة بخاری مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو اون پر زکوٰۃ ہے م جابر ليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة وليس فيما دون خمسة اوسق من التمر صدقة مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہارے میں زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ کے ہوتا ہے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اس سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمدؒ کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہوں زکوٰۃ نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوہ میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوٰۃ ہے یعنی

۱۰۸۴ دسواں حصہ ق عائشة ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه قاله لها حين قالت كلنا نكره الموت بخاری اور مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یوں نہیں ولیکن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوس کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے تو خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں ہے مرتے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور

۱۰۸۵ موت کو برا جانتا ہے م فاطمة بنت قيس ليس لك عليه نفقة قاله لما طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة مسلم میں فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوس پر واجب نہیں یہ حضرتؐ نے فاطمہ سے فرمایا جب کہ

ظلم ہو اور شرک بڑا گناہ ہے اور شین جس کی کہ اکبری ہے معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث میں بعضی جگہ لفظ تمام بمعنی بعض خاص ہے عموم ہمیشہ ظلم کے لیے
اور قرینہ بھی موجود ہے **فصل فی نعم و بئس** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن میں نعم اور بئس کا لفظ ہے م جابر ١٠٩٤
نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اچھا سالن سرکہ ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ حضرت نے
ایک گھر میں روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگوں نے کہا اور کچھ موجود نہیں سرکہ ہے حضرت نے اوسکو منگا کر حضرت اوسکو کھانے
جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ ہے اوسکے واسطے زیادہ سامان کا
ایک بار رہنا البتہ مت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق میں خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریاں ہوتی ہیں اور سرکہ
بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے ق حفصۃ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم میں حضرت حفصہ سے ١٠٩٥
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا ف عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں
دیکھا کہ مجھکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے میں نے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب ایک فرشتے نے مجھ سے کہا مت ڈر یہ خواب میں نے اپنی بہن
حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہے کہ اوس رات سے عبداللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ
تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے خ ابو ہریرۃ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ ١٠٩٦
مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہے
خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہے خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف
اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنیکو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہے
م ابو ہریرۃ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ وَيُرْوَى نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ ١٠٩٧
نِعِمَّا لَهُ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہے ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت میں یوں ہے
کہ کیا اچھی بات ہے غلام کے حق میں کہ مر جاوے خدا کی بندگی اور اپنے میاں کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے کیا اچھی بات ہے اوسکے حق میں
ف عابد غلام میاں کا تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی
م عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ خَطَبَ عِنْدَهُ ١٠٩٨
فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى مسلم میں عدی بن حاتم سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یوں کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جسنے
حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یوں خطبے میں اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دونوں کی
نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا پھر اوسکو اوسنے
سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر ف ابو ہریرۃ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَ ١٠٩٩
يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار بلائے جاویں اور محتاج چھوڑے جاویں اور جو دعوت قبول نہ کرے اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور اوسکے رسول کی
نافرمانی کی ف اکثر ولیمہ متکبروں کے کھانے میں سوا بڑے لوگوں اور مالداروں کے محتاجوں کو نہیں پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے کہ اوس میں کفر کا خوف ہے اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھ کر کسیکو کافر کہے تو درست ہے لیکن بہتر ہے کہ احتیاط ضرور ہے کہ بیجا طعن نہ ہو اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ق
۱۰۹۰ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اَوْ دَعَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر نہیں جو مصیبت مین گالونکو پیٹے یا گریبان کو
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تینوں کا مون مین سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ف کفر کے بول
یعنی واویلا و مصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہای یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کر کے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہی ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
۱۰۹۱ دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہیں جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور بد اور مد کی رعایت نکرے وہ ہماری سنت پر نہیں ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون میں اور سفر میں
شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ ایسی فصاحت و بلاغت بشر سے ممکن نہیں اور اگر قرآن کا
مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت و پند نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے
اوسکا دل سرد نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
۱۰۹۲ بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہے کہ اسمین قرآن کی عظمت و جلال مین خلل پڑتا ہی ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ
مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا وَيُرْوٰى
لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل
ہو مگر آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کی راہ نکالی اور
دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
۱۰۹۳ اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالیگا اوسکے کرنے والونکے برابر اوسکے گردن پر بھی وبال پڑیگا ق اِبْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ
هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ قَالَهٗ
لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یون نہیں جیسا تمنے گمان کیا ہے مطلب تو یون ہی جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرا تحقیق شرک کرنا بڑا ظلم ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب یہ آیت اتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن کا امن ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور انھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو اصحاب
ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرا گئے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہیں بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

بعض ملک ہاتھا سو صدیق اکبر کی خلافت میں سب ہاتھ سے اوگیا حضرت کو خواب میں خدا نے فتح اسلام دکھلائی صرف ان دو
جہوٹون ملکون کا سعد ہونا تھا سو اوسنے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب میں کنگن ہاتھ میں دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی و تشویش ہے
اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد کو خواب میں پہننا دیکھے تو بُرا ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن میں
1103 گہرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللہ اعلم ق ابن عمر بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتی
انی لاری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولته قال
العلم بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک
پیالہ لایا گیا سو میں نے اوسمیں سے پیا یہان تک کہ میں دیکھتا تھا کہ تازگی سیرابی کی میرے ناخنون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر جو بچا
اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہے
ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب میں دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا
جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت میں اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی
کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت میں تمام ملک میں اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر میں علم دین کا بہت چرچا ہوا
خ ابو هریرة بینا انا نائم اذا زمرة حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی و بینهم فقال هلم فقلت
الی این قال الی النار والله قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك علی ادبارهم القهقری ثم
اذا زمرة حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بینی و بینهم قال هلم قلت الی این قال الی النار والله
قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا علی ادبارهم فلا اراه یخلص منهم الا مثل همل النعم بخاری میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے
درمیان سے ایک مرد نکلا اونے اون سے کہا کہ آؤ سو میں نے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں نے کہا کہ کیا حال ہے انکا یعنی
انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر ایک دوسرا
گروہ ظاہر ہوا یہانتک کہ میں نے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اونسے کہا کہ آؤ میں نے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی
طرف میں نے کہا کیا حال ہے انکا یعنی کون قصور ہوا اوسنے کہا مقرر یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو میں نہیں گمان کرتا
کہ اونمیں سے کوئی بچے مگر جیسے بہکے چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کے کمتر بچتے ہیں ف یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر
جنہون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے
اپنی خلافت میں اونکو قتل کیا اور بعضے لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلایا بعضے جو بد مذہب اس حدیث کا مطلب اپنی عداوت کے
سبب سے یون بیان کرتے ہیں کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہیں جو سب سر حق پر تھے اور جنکو تعین انکی ہی شکل کے سینے کسی جہ
سے پوچھا کہ خلفا و ساعظم ہوتے ہیں اونسے کہا کہ چار رفیق حضرت کے اصحاب کے بزرگی قرآن و حدیث میں مجمل اور مفصل مذکور ہے اس مقام پر بیان
ظاہر ہے سکتا ہے باطل ہونگی خواب میں کچھ کی بہ نسبت اصحاب قاتل کیگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کے یہ تہمت انکی طرف کسطرح ممکن ہیں
1105 خدا کی مار اون بیہودون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں ف ابو سعید بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون

معلوم ہوا اگر محتاجون کو بھی دیکھے تو بتلا بھی ہو جاوے اور محبت قبول کرنیکو واسطے کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی پر چلو کیونکہ اونکی
آپس مین محبت و الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہے محبت یا دوستی کا پھر سبب ہے حضرت رسول کی دوستی
۱۱۰۰ محبت ٹوٹتی ہے اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ہے **ف** ابن مسعود بئس ما لاحدہم ان یقول نسیت آیۃ
کیت وکیت بل ہو نسی واستذکروا القرآن فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم
بعقلہا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہے ہر ایک مسلمان کو کہ یون کہے کہ مین بھول گیا آیت
قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن آدمیون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے
اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین **ف** اونٹ جہان رسی کھولا بھاگا اور اسی طرح جب حافظ قرآن
نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہے اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین
اور کم غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہے لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلا جاوے تاکہ ایسی نعمت عظمی کہ بڑی
محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے مفت برباد نہو قرآن کا بھلا دینا گناہ کبیرہ ہے اسکو آسان بات نجانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نکہے کہ مین قرآن
بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نکہے کہ اپنے پر گواہی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے
۱۱۰۱ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر بینا اور بینما کا لفظ ہے **ق** جابر بینا انا امشی اذ سمعت صوتا
من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالسا علی کرسی بین السماء والارض فجئثت
منہ فرقا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک
فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ ناگہ مین نے
آسمان سے ایک آواز سنی مین نے سر اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہو
سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجھکو اوڑھایا
پھر خدا نے یہ آیتین اتارین کہ اے کپڑے میں لپٹنے والے اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر
کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی منع کر **ف** اول اقرا کی سورت اوتری پھر قریب
۱۱۰۲ تین برس کے وحی نہ آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا **ق** ابو ہریرۃ
بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذہب فکبرا علی واہمانی فاوحی
الی ان انفخہما فنفختہما فذہبا فاولتہما الکذابین اللذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب
الیمامۃ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے سو رکھے گئے دو کنگن سونے کے میرے
دونون ہاتھون مین سو مجھپر بہت بھاری ہوئے اور انہون نے مجھکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجھکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک دے سو مین نے اونکو پھونک دیا سو
جاتے رہے تو اون دونون کنگنونکی تعبیر مینے او ن دو جھوٹھون کی جنکے بیچ مین مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا **ف** صنعا یمن
ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی
منکر تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا

ولکن لا غنی لی عن برکتک ۔ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو ان پر
سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب بھر بھر کر اپنے کپڑے میں لینے لگے سو ان سے ان کے رب نے کہا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھکو مالدار اس سے جسکو تو
دیکھتا ہے بے پروا نہیں کیا یعنی محتاج نہیں کیا پھر کیوں سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ کیوں نہیں مجھکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھکو تو
مال کی کچھ پروا نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پروائی نہیں ف اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے
نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہو سکتا کہ اوسکو نظر مالک کی
مہربانی پر ہے مال پر نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہے اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش ملے تو اوسکو عنایت خدا کی
1109 سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہیں ہے ابو ہریرۃ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاۃٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَۃٍ اِسْقِ
حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ حَرَّۃٍ فَاِذَا شَرْجَۃٌ مِّنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ
ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّہٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ
مَا اسْمُکَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لِمَ تَسْئَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ
اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ہٰذَا مَاءُہٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ
فِیْہَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ ہٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْہَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ
ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْہَا ثُلُثَہٗ ۔ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں ایک مرد تھا ایک بیابان میں کسی جگہ میں
سو اوس نے ایک آواز سنی بدلی میں کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ تو وہ بدلی ایک طرف کو ڈھل گئی پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں ڈال دیا
تو ایک چھوٹی نالی نے ان نالیوں میں سے اوس پانی کو لے لیا سب سو وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں
کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا کہ اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو
بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا سو اوس نے کہا میں نے وہ آواز سنی جسکا
پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سینچ تو فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکے سو تو اس باغ میں اپنے خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کیا کرتا ہے باغ والے نے
جب تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ بتاتا ہوں گا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی
میں اور میرے لوگ اوس میں کھاونگا اور ایک تہائی اوسی باغ کی درستی میں پلٹ کر خرچ کرونگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع تہائی مال
خدا کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینھ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے
کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کھیت و باغ میں پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں مسلمان کو لازم ہے
کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اور اسکو اتفاقی نہ جانے اور اپنے حق میں عطاء الٰہی سمجھے
1110 مَالِکُ بْنُ صَعْصَعَۃَ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ
وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَیْنَ ہٰذِہٖ اِلٰی ہٰذِہٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَہَبٍ
مَمْلُوْءَۃٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّۃٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یَضَعُ
خَطْوَہٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْہِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ہٰذَا

قصۂ الاخیار از حضرت مولانا

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری و مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو پیش کیے گئے اوپر میرے اور اونپر کرتے ہیں بعضے انمیں سے پہنچتا تھا چھاتی تک اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن الخطاب پیش کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اسکو زمین پر گھسیٹا جاتا تھا یعنی بہت لمبا تھا اصحاب نے کہا کہ آپنے
اسکی کیا تعبیر کہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے میں مناسبت یہ ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے اور سردی گرمی سے
بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین بہت کامل تھا اور

ف فضیلت عمر فاروق

۱۱۰۶ حد سے زیادہ تھا ؏ ابو ہریرہ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا
فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئیں پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہوا ہے سو میں نے اوس سے پانی کھینچا جتنا
خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اونکے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو
معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن الخطاب نے لیا سو نہ دیکھا میں نے ایسا عجیب بڑا زور آور کسیکو نہیں دیکھا عمر کی طرح پانی
کھینچتا ہو یہانتک کہ اونسے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ہے
اور یہ عمل ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کنوئیں پر لاتے ہیں پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان میں بٹھاتے ہیں اور ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہے اس حدیث میں ترقی اسلام اور صدیق اکبر و فاروق اعظم کی خلافت کا اشارہ ہے یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول
آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلیگا چنانچہ صدیق کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں
مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے
انکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران و عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر معہ گانو فتح ہوئے
اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ و غنی ہوئے جو حضرت کے بعد

ف فضیلت صدیق و فاروق و اشارہ خلافت شیخین

تحفة الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

۱۱۰۷ ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلادیا ف ابو ہریرہ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ
اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکھا تو دیکھا کہ وہاں ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی
ہے میں نے پوچھا یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر کا محل ہے سو مجھکو عمر کی غیرت یاد پڑی میں پلٹا یا پشت پھیری یعنی مرد کو اوسکی عورت یا
اجنبی مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے میں وہاں نہیں گیا ف بخاری میں پوری یوں روایت ہے کہ عمر فاروق
نے جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کیا حضرت کیا آپ پر مجھکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث میں عمر فاروق کو

ف بشارت جنت بعمر

۱۱۰۸ بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی ؏ ابو ہریرہ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ
رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ

على موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك
لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل
أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى
موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني
عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى
فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت فقلت أمرت
بخمس صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك
وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى
استحييت ولكن أرضى وأسلم فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث
المعراج متفق عليه لكني تتبعت فيه سياق البخاري بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا جو
کچھ کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا
طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا
تھا منتہاے نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے آسمان پر پہنچا جبرئیل نے جا کر آسمان کا دروازہ کھلوایا تو دربان
فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون ہے تیرے ساتھ جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرے باپ آدم ہیں
اونکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک
کہ دوسرے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کہا فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے
جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا
تو دیکھا کہ وہاں یحیی اور عیسی کو دیکھا اور یہ دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہیں سو اونکو سلام کر تو میں نے اونکو سلام
کیا سو اون دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے جو کہا فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں
کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ یوسف تھے
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہانتک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے جو کہا وہاں نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا میں
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب
میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس تھے جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہیں سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا

[illegible]

قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

عقد الجمان ... مشارق الانوار

یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہے لیکن ہمنے یہیں بخاری کی روایت کی پیروی کی ہے ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام
ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے میں داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو خرچ کی کمی سے اوسکو
اوسکی طرف علیحدہ کر دیا کعبے کا نا بدان اوسی طرف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم میں تھے اور بخاری کی دوسری
روایت میں ہے کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر میں تھے تو مطلب یہ ہے کہ اول حضرت گھر میں تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم میں لے گئے پھر وہاں سے معراج کو
چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونوں درست ہیں اور بعضی روایت میں ام ہانی کا گھر مذکور ہے ام ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام
حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور پھر عرب میں ایک مکان ہے وہاں کے مشکے بڑے بڑے ہوتے ہیں ف حضرت کا دو بار سینہ
چیرکے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن میں تاکہ کھیل کود کی ہوس نہ ہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس نہ رہے اور بہشت دیکھیں
ایسی کامل صفائی ہو کر دربار الہی کی لیاقت اعلی درجے کی حاصل ہوئی ف حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نہ تھا اس واسطے کہ پیغمبر لوگ
حسد وغیرہ سے پاک ہیں بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ میں مدت تک اون میں سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم
لائے تو بہشت میں بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر میں بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت میں میری امت سے
زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہیکو کم کرواتے ف حضرت موسی نے ہمارے
حضرت کو لڑکا حقارت سے نہیں کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہیں بلکہ یہ بھی حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا
کہ سب پیغمبروں سے افضل ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلی ہیں یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی
سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہروں کا نمونہ ہیں یا حقیقت میں نیل اور فرات کی مدد اونہیں نہروں سے ہوتی ہو گو ہمکو
نظر نہ آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس میں گئے وہاں دو رکعت نماز
پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور میں جو ساتویں آسمان پر ہے ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہیں پھر کبھی دوبارہ
نہیں پلٹ آتے ہیں اور بیت المعمور ہر چند ساتویں آسمان پر ہے لیکن ہر ایک آسمان میں اوسکی سیدھ پر اوسی طرح کا عبادت خانہ ہے
اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہے بالفرض اگر وہاں سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب حضرت پانچ وقت کی
نماز پر راضی ہو گئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس ہو گئیں سو امت پر تخفیف بھی ہوئی
اور تقدیر الہی کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے میں ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج بدن کے ساتھ ہوئی یا روح
سے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہے کہ بیداری میں روح اور بدن دونوں سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثوں سے صاف یہی ثابت ہوتا ہے
اور اگر خواب میں معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات میں نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کے
حضرت سے سب نشانیاں نہ پوچھتے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے میں رہا تو خطابی نے کہا کہ شاید
دو معراجیں ہوئی ہیں ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمیں اختلاف ہے کہ معراج میں حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہ حضرت عائشہ
اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہے کہ نہیں دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس
سے ایک روایت یوں ہے کہ آنکھ سے دیکھا اور عکرمہ سے یوں روایت ہے کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم ف مکے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے
وہ کافر ہے اس واسطے کہ قرآن میں اوسکا صاف بیان ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہے ق

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ پانچوین آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے پوچھا گیا اسنے کہا یہ کون ہے
جبرئیل نے کہا مین جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب آیا کیا اچھی آمد آیا
جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارون تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہے سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا
نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے پوچھا گیا اسنے کہا یہ کون ہے
جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب آیا کیا
اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسی تھے جبرئیل نے کہا یہ موسی ہے سو اونکو سلام کر تو مینے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا
پھر کہا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین آگے بڑھا تو موسی رویا کسی نے کہا تیرے رونے کا کیا سبب ہے کہا مین
روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا
ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے پوچھا گیا اسنے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا مین جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے
کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے
کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہے سو اسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اونسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر
پھر وہان سے سدرۃ المنتہی یعنی پرلے سرے کا بیری کا درخت بلند ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون
کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہی ہے اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین
جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور بلند ہوا یعنی ظاہر کیا گیا
کعبہ جسپر ہردم فرشتون سے بھرا رہتا ہے پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے میرے سامنے کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا
جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہے جس مین تو اور تیری امت ہے پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس
وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسی کے پاس ہوکر نکلا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا ہے موسی نے
کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکیگی اور البتہ اللہ کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین بنی اسرائیل کا علاج کر چکا ہون بہت سخت
کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس اور اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھرا سو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اتار ڈالی پھر مین
موسی پاس پھر آیا تو موسی نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کیطرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے
دس نمازین اتارین پھر مین موسی پاس آیا پھر موسی نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اتارا پھر مین آیا گیا
پھر موسی نے اوسیطرح کہا تو پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسی پاس گیا پھر موسی نے اوسیطرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز
پانچ نمازونکا حکم ہوا سو مین موسی پاس پھر آیا تو موسی نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسی نے کہا
مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون
نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لئے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہانتک کہ مین
شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن مین راضی ہوا اور مانے لیتا ہون پھر جب مین موسی کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے
جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہے

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

بیٹی تھی کہ مین اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو مینے اوسکی طرف مائل ہوکر
چاہا اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نہ مانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین لوگون سے اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون کے
اندر واقع ہوا اوسنے کہا اے خدا کے بندے تو خدا سے ڈر اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ
بکارت نکر تو مین وہ سنکر کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی لی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس تہ سے ایک ٹکڑا سو ان خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا الٰہی مینے ایک مزدور ٹھہرایا
اوس پر تین پھر مزدوری سو یہ تین سولہ رطل چاول تھے جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے دیا اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے منہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم کر مینے کہا ان بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف جا اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر اور مجھسے مسخرا پن کر سو مینے کہا مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سب تیرا ہی مال ہے سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خاص اعمال کو خدا ہی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین
دخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑی کمال کی بات ہے
اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضاے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کے بے اجازت
اوسکا مال بوئے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** ابو ہریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا
التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینما راع
فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ
الذئب فقال لہ من لہا یوم السبع یوم لیس لہا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ھما ثم بخاری مسلم نے ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا مین
اس بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا ہون مین کھیتی کے واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی باتین کرتا ہے تو حضرت نے
فرمایا کہ بیشبہہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر اور عمر سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو
اوسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اونمین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین وہ چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون اوسکا بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن وہی اسکا کوئی چرانے والا میرے سوا ہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

ابن عمر بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر فاووا الى غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من
الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله
يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار
ارعى عليهم فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بني وانه نأى
بي ذات يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقي الصبية قبلهما والصبية
يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دابي ودابهم حتى طلع الفجر فان كنت تعلم اني فعلت
ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء ففرج الله منها فرجة فراوا منها السماء
وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها
فابت حتى اتيتها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها
قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استاجرت اجيرا
بفرق ارز فلما قضى عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم ازل ازرعه
حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي قلت اذهب الى تلك البقر
ورعاءها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر
ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله
ما بقي بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ انکو مینہ نے لیا
تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر انکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو انکو اوس نے بند کر لیا تو انکے بعض نے بعضے سے کہا دیکھو تو
اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو انکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے تو ان مین سے ایک نے
کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرا ماباپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان
چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو دوہتا تھا دودھ تو پلاتا تھا سو اپنے ماباپ سے شروع کرتا تھا تو انکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا
اور البتہ ایک دن مجھکو درختون نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور تھا سو مین گھر نہ آیا یہانتک کہ مجھکو شام ہو گئی تو مین نے ماباپ کو سوتا پایا پھر مینے
دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماباپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ مین انکو نیند سے جگا دون اور برا لگا
اونسے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور انکا حال
صبح تک یعنی مین کھڑا انتظار مین رہا وہ نہ اٹھے اور بات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے پہلے نہ پلانا لڑکون کو بایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہے
کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضا مندی کے واسطے مینے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین
سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ قصہ یہ ہے کہ میری ایک چچا کی

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو
جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون اور بال جوڑے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس
عورت پر جو اپنا بدن گدوائے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے اسواسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہے اور تیز وے
١١١٨ اسمین اوسنے بھی بڑا ادمی ہو کر مارے **ق** عائشة لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم
مساجد بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصارے پر کہ اون لوگون نے
اپنے پیغمبرون کی قبرونکو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے کہ مبادا
کہین میری امت بھی یہود اور نصاری کی طرح میری قبر کو سجدہ ٹھہرائے اور جندب سے روایت ہے کہ مینے پانچ روز حضرتؐ کے انتقال سے
پہلے حضرتؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرونکو سجدہ گاہ نہ بنائیو
مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرونکی طرف سجدہ کرتے
تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرتؐ نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہے وہ قبرون پر بیجا ہے خواہ پیغمبر کی قبر ہو
خواہ اولیا کی اسواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور انکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے اور اسیواسطے قبرستان
مین نماز پڑھنا منع ہے ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرتؐ نے انتقال کے وقت تاکید سے
منع کیا تھا یہود نصارے سے بھی زیادہ لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور انکا موں کے کنارہ کرے
١١١٩ محمدی بنین آمین **ھ** ابن عمر لعن الله من مثل بالحيوان مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا
لعنت کرے اوس پر جو جانور کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے **ھ** علی
١١٢٠ لعن الله من لعن والديه ولعن الله من ذبح لغير الله ولعن الله من اوى محدثا ولعن الله من
غير منار الارض مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے اور خدا
لعنت کرے اوس پر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین
رکھے اور خدا لعنت کرے اوس پر جو زمین کے حد اور نشانیان مٹاوے **ف** ماں باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے
ہوتا ہے یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اپنے دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیگا وہ اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی
سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے لعبوت
کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری
یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کا
بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور جو
بعضے لوگ یہ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گائی اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا کے واسطے
ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو یہ شبہہ جاہلانہ ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ جب خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے
کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر نے اور نہ تھے اس مجلس میں ابوبکر و عمر
وہاں نہ تھے ف یہ قول راوی کا ہے یعنی ابوبکر اور عمر وہاں نہ تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکر اور عمر اوس مجلس میں
نہیں تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہے یعنی باوجودیکہ بیل اور بھیڑیے کے وقت کلام دونوں شخص موجود نہ تھے مگر اونکو اسکا یقین ہے یعنی بیل اور بھیڑیے
کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکے
۱۱۱۳ ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جیسا حضرت ایمان لائے ق اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ میں سو اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اوسکو
علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے
۱۱۱۴ اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہ کی مغفرت کا سبب ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ
تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد اپنے بالوں کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا
چلا جاتا تھا کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین میں دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر لڑکھڑاتا دھنستا چلا جاتا ہے ف ہر چند ستھری پوشاک
پہننا بالوں میں کنگھی کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی اپنی آرائش سے گھمنڈ میں آیا اور اپنے آپکو دور کھینچا
تو مورد غضب الہی میں گرفتار ہوا خواہ دنیا میں جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت میں اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہیں پہنا
اور اپنی اولاد کو بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہیں کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالوں میں کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی نظروں میں چھا نہ لگے
اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ شخص صرف راہ کی کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین میں دھنسایا گیا تو ان حدیثوں سے ایک
قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بد کام اگرچہ ظاہر میں خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

فصل

۱۱۱۵ فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر لعن کی لفظ ہے ق جابر لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ ق لَمَّا رَأَى
حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ بخاری و مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو
داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا ف جانور کا منہ داغنا حرام ہے سب علما کے نزدیک مونہہ کے سوا اور
۱۱۱۶ بدن بیماری کے واسطے داغنا درست ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ
يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے
تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ف چور کے ہاتھ کاٹنے میں نصاب شرط ہے امام اعظم کے نزدیک
دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہے تو مطلب اس حدیث کا
یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہے جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہے جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی
ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چراویگا تو شاید اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا
۱۱۱۷ یا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اب منسوخ ہے ق ابن عمر لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

زینت آرائش کی ... غرور و تکبر ... شد ۱۲

مختصر الاخبار ترجمہ مشارق الانوار

1123 ابا برکت مومن ابو هریرة لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری مین ابو ہریره سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ چلتا ف یہ بات ہے نبی کی
اطاعت اب ہے نہ یہ بات کی اطاعت نہیں تو اس حدیث مین اگر ظاہری معنی مراد ہو تو مطلب صاف ہے کہ دین کی باتون مین اگرچہ راہ حق کا طریقہ مراد ہے
تو مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کامون مین اور سیاحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطر داری منظور ہے یہ حدیث انصار کی بزرگی پر دلیل ہے

1124 ف ابو هریرة لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فحذفته بحصاة ففقأت عینه ما کان
علیک من جناح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
1125 اوسکو کنکری مارے سو اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا ہے ابو ایوب لو انکم
لم تکن لکم ذنوب یغفرها الله لکم لجاء الله بقوم لهم ذنوب فیغفرها لهم مسلم مین ابو ایوب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر تمہارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اور قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب روز عبادت کرین بعضون کا ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہے کہ گناہ پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہے ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہے کہ گناہون کو معاف
بھی کرتا ہے یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرتے رہیں ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھین نا امید نہو جاوین کیونکہ نا امیدی
کفر ہے اور اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ سامان کفر ہے
ف ام حبیبة بنت ابی سفیان لو انها لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انها ابنة اخی
من الرضاعة ارضعتنی واباها ثویبة فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درة
بنت ابی سلمة قاله لما عرضت علیه اختها عزة بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابو سفیان کی
بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی کیونکہ درہ
میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہے کہ مجکو اور اوسکے باپ کو ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہے سو تم میری بیبیو نہ لایا کرو اپنی بیٹیان اور
اپنی بہنون کو نکاح کرنے کو میرے ساتھ یہ کہا کہ یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونہون نے اپنی بہن عزہ کا نکاح حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن جسکا عزہ نام ہے آپ نکاح کیجیے حضرت نے نمانا اسواسطے کہ دو بہنون کا
نکاح میں ساتھ ہی ایک سے نکاح کرنا درست نہیں پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت میں نے سنا ہے کہ ابو سلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہے آپ
نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہے کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہے یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہے اور دوسرے
1126 دودھ کے رشتے سے میری بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہے ابو برزة الاسلمی لو اهل عمان اتیت ما سبوک ولا
ضربوک قاله لرجل بعثه الی حی من الاحیاء العرب فسبوه وضربوه مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کی کسی قوم پاس بھیجا تھا
اون لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان نام ہے ملک یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہے وہان کے لوگون کی خوش خلقی

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض روپیہ جو گنا ہے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور صحبت مین اپنی مدد
اور نسبت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھینگے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہین
انصاف کی راہ یہ ہے بدلیل قرآن و حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فیما معنی المختار وہ
اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سوا اسکے داخل ہونے ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف
ذبح کے وقت خدا کا نام ذریعہ حلال ہوجاتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور صحیح سمجھ بھی دیوے آمین اور بیچ
بیچ بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت نہین ہے اوس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو
بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور او ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی
اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کی حدین اور کنارے اور
دیہات کی حدین اور اونپر درخت او ٹیلی یا اونکی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین فساد
ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے
مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوا اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان
اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلاشبہ ثابت ہے تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہے لیکن ہر دم اسکا وظیفہ بنا لینا کچھ کام کی بات
نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہیگا کہ مسلمان فاسق
کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہے اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ
اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماں باپ کی گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسیطرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر کوئی لفظ ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ ۱۱۲۱
الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ تَابَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا
اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب یہود ایمان لاوین اور
دوسری روایت یون ہے کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو سب مسلمان ہوجاوین کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف یعنی اگر ان بڑے
یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کے ایمان لاتے تب تک یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور سمجھ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے
تابع ہین اور انکا بھیڑ ہونا سا خواص ہے کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ ۱۱۲۲
اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنا یعنی شروع اللہ کے نام سے الہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان کو ہماری اولاد سے تو اوسکو جو اولاد
جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی اولاد قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ
صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھے صرف آب ریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر وہ

ہے تعجب دیکھا خشناک پڑتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابوجہل نے کہا لات اور عزی کی قسم کہ اگر مین اوسکو اس حالت مین
دیکھونگا تو اپنے پانون سے اوسکی گردن کچل ڈالونگا ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ پاپی اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا
تو اولٹے قدمون خوف کے مارے بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اوسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق
نظر پڑی اور اوسکے گرد ہولناک نہایت آگ اور بہت پر معلوم ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے
۱۱۳۴ اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہے ھ أَبُو مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ قَالَهُ
له مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن سنتا تھا تو تجکو معلوم
ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرت نے ابو موسی سے فرمایا ف ابو موسی نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے
۱۱۳۵ کہ حضرت اودھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سنا کیے صبح کو یہ حدیث ابو موسی سے فرمائی خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ
مَا رَأَيْتُ هَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي قَالَهُ لِمُسَيْلِمَةَ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو
جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اوسکو ہرگز نہ ہٹا سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ
خدا تیرے کونچے کاٹیگا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب
دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات مین ملک یمامہ سے
بہت اپنی قوم کا ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تا کہ مین ملک کا
مالک بنون تو مین اسلام قبول کرون اوسکے بعد آپ ہون تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر پر
اور کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے
قرآن کے مقابلہ مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات تیرے سننے کے لایق نہین اوسکی جوابدہی کو میری
طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابت بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرت کے خطیب چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو
ایسا جواب دیا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا دعوی کیا حضرت کو
خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمہارے شریک ہین سو سب ملک کی نصف زمین آدھی تمہاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین حقیقت مین
خدا کی ہی اپنے بندون مین سے جسکو چاہتا ہی اوسکو دیتا ہی اور آخرت تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی
چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اوسکے تابعدار ہو گئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کی اور اسکو
مارا اور اوسکے لوگونکو مٹایا اگر صدیق اکبر اوسکو نہ مارتے تو آجتک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھتے جاتے بڑا دین مین فساد پڑتا جیسے شیعی سنی
مین بحث رہتی ہی اور اوسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی طرح سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین
۱۱۳۶ ایسے ایسے عمدہ کام اون سے ہوئے خ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ إِنْ رَأَيْتُ
مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

قصۂ مسیلمہ کذاب

۱۱۲۸ یا زمزمی کا بیان کیا ق ابن عمر لو ترکتہ بیّن یعنی ام ابن صیاد بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مدینہ میں ایک
ایک لڑکا تھا جنون سے رمل کرتا تھا اپنی باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک دن باغ میں کچھ پڑا ہوا کچھ گنگنا رہا تھا حضرت
ادھر سے نکلے درختوں کی آڑ میں ہو کر چاہا کہ اوسکی آواز سنیں اوسکی ماں نے کہا اے ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ چپ ہو رہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر اوسکی ماں نہ کہتی تو کچھ اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا درست ہے

۱۱۲۹ تاکہ اوسکے بطلان سے لوگوں کو خبردار کرین ق جابرٌ لو ترکتیہا ما زال قائماً قالہ لام مالک حین
عصرت العکۃ التی کانت تہدی فیہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم میں جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک نچوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جب کہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جس میں سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک انصاریہ ایک بی بی تھیں اونکی روایت ہے کہ میرے پاس ایک مشک
گھی تھا میں اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز میں نے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چک گیا
میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق

۱۱۳۰ ابو ہریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیراً ولضحکتم قلیلاً بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیاں اور قبر کے تنگی اور عذاب
اور قیامت کی مصیبتیں اور دوزخ کی آفتیں اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو خواب و خور بھول جاؤ خوشی پر غم غالب

۱۱۳۱ ہو جاوے غفلت کا سبب یہ ہے جو تم سنتے ہو ف علیٌ لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ یعنی النار
التی اوقدہا عبداللہ بن حذافۃ السہمی امیرہم من امر آثم بخاری اور مسلم میں علی مرتضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ میں جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا ایک
سردار تھا حضرت کے سرداروں میں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
ہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے میں آ گئے اور بہت سی آگ دہکائی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ میں گھس جاؤ
اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تم پر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہے سو ہم آگ میں کیونکر
گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا رسول کی اطاعت و ماں باپ کی اطاعت اور دنیا دار کی
اطاعت خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ میں نہیں ہے یعنی بری

۱۱۳۲ اور نیک کام میں ہے ق ابو ہریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اہدی الی ذراع او کراع لقبلت
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں دعوت میں کسی کی دست پایہ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر کوئی ایک دست یا پاؤں کا
مجکو تحفہ دیا جاوے تو قبول کروں ف یعنی دعوت اور تحفے میں تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نکیجیو مسلمان کی خاطر داری ضرور ہے

۱۱۳۳ ق ابو ہریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضواً عضواً یعنی ابا جہل مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس آتا تو البتہ اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اوچک لیجاتے ف ابو جہل نے ایکبار کافروں سے پوچھا کہ تمہارے

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر نہیں کام کرتی ہے تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث میں فارسیوں کی
باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال کے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم اور امام
اونکے شاگرد اور صدہا محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمائے دین نے فرمایا ہے کہ اگر امام اعظم نہ ہوتے تو دین کا بھید لوگوں کو سمجھنا مشکل ہوتا
١١٤١ عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل میں ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہ ہوتے ح جبیر بن مطعم لو کان المطعم
بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له يعني اسارى بدر بخاری میں جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں اونکو چھوڑ دیتا یعنی حضرت نے جنگ بدر کے
قیدیوں کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی جنگ میں ایک کافر تھا حضرت کے اوپر اوسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا
١١٤٢ اور ان قیدیوں کی سفارش کرتا تو میں چھوڑ دیتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے ح اسامة بن زيد لو كان ذلك
ضارا ضر فارس والروم يعني العزل عن المرأة مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیوں اور رومیوں کو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ میں اپنی عورت سے صحبت کرکے
باہر انزال کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ تو کس واسطے یہ کرتا ہے اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ لڑکے کو
کچھ ضرر نہ ہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمیں کچھ ضرر ہوتا تو فارسیوں اور رومیوں کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے
والی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں اور حمل بھی رہتا ہے اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیا میں تجربہ معتبر ہے ق
١١٤٣ انس لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى اليهما ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم الا التراب و
يتوب الله على من تاب بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اونکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہیں بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہے ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی میں کسی طرح نہیں بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہیں ہوتی اسکا پیٹ
قبر کی خاک کے بغیر کوئی چیز نہیں بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را یا قناعت
١١٤٤ پر کند یا خاک گور بعضی روایت میں آیا ہے کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی ح ابو هريرة لو كان لي مثل
احد ذهبا لسرني ان لا يمر علي ثلث ليال وعندي منه شيء الا شيء ارصده لدين بخاری میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجھکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین راتیں نگذرتیں اور مجھے
اوسمیں سے میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھوں ف حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ
١١٤٥ کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے ح جابر لو لم تكله لاكلتم منه ولقام لكم قاله لرجل جاءه
يستطعمه فاطعمه شطر وسق شعير فما زال الرجل ياكل منه وامرأته وضيفهما حتى كاله مسلم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج نبڑ رہتا یعنی حضرت کے در سے دیکھا جو
حضرت سے اناج مانگنے آیا تھا اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب من کے جو دیے اوسمیں سے وہ اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہاں تک کہ اوسنے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہے اور اول باب میں

اگر وہ بے ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد کو کعبہ پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اونکی گردن
کچل ڈالونگا ف اسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا ق جابر لو قد جاء مال البحرین قد اعطیتک ۱۱۳۷
ھکذا وھکذا وھکذا قالہ له بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو مین تجھکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا ف
جابر سے روایت ہے کہ مجھسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آوے
تب مینے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مینے اون روپیونکو اپنے دونون ہاتھ بھر کے گنا تو
پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدہ کو
پورا کرے ھ ابو ھریرۃ لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم قالہ حین قیل لکل عام یعنی ۱۱۳۸
وجوب الحجۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج واجب ہوجاتا اور پھر تمسے
نہو سکتا یہ حضرت نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے ف حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا
سو تم حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے یہ حدیث
فرمائی یعنی بے تامل اور بے فائدہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے ق عمران بن حصین لو قلتھا
۱۱۳۹ وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح قالہ لاسیر من بنی عقیل اصابوا معھا العضباء فاو
ثقوہ فقال انی مسلم ه بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت مین کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف مصابیح مین عمران بن
حصین سے روایت ہے کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی
عقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجھکو کیون پکڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہم قسم لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہے جب
حضرت وہان سے ہٹے تو اوسنے کہا اے محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونیکے تو اسلام
ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب بھی بیشک نہین سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے ق
۱۱۴۰ ابو ھریرۃ لو کان الایمان معلقا بالثریا لناله ابناء فارس وفی روایۃ لو کان الایمان عند الثریا
لناله رجال او رجل من ھؤلاء ه بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان ثریا مین لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد
اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر ایمان ثریا پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پالیتے ف مصابیح مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت اوتری وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی پاک ہے
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وہ لوگ کون ہین جو
عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین چند ستارون کا نام ہے جو بہت اونچے ہین

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھسٹتے ف یعنی اگر اذان اور صف اول کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی صف اول میں داخل ہوں پھر چارہ نہیں کہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہوگا تو بذریعہ قرعہ ڈالیں جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف اول میں داخل ہو اور اگر جماعت فجر و عشا کا ثواب معلوم ہو او مسجد میں بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤں سے نہ آسکیں تو لڑکوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آویں حدیث میں اذان و صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر و عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تاکہ لوگوں کو تکلیف نہو

1151 اور جلدی پوری ہو خ ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ بلیل ابدا بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جو کہ تنہائی میں ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے ف معلوم ہوا کہ اکیلا تنہا سفر کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اس میں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں رات کو وحشت و وہم اور ضرر درندوں اور چور وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو بطریق اولی تنہا درست نہیں [illegible]

1152 **فصل** اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر لولا کا لفظ ہے ق ابن عباس لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا کذلک یعنی صلاۃ العشاء قالہ حین اخرھا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو میں انکو واجب کر کے حکم کرتا عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں ایک بار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی ف معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے

1153 یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے م ابو ہریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نجانتا تو میں انکو واجب کر کے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز میں ف مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک ظہر اور عصر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو دفع ہوتی ہے وضو اور قرائت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی اچھی ہے

1154 پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی خ انس لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر ہجرت نہوتی تو انصاریوں میں سے میں ایک مرد ہوتا ف یعنی انصاری صحابی

1155 مجھکو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمیں موجود نہوتی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا م انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا ف یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردوں کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا ہے آدمی

1156 اور جن اسواسطے نہیں سنتے کہ انکی زندگی ناخوش ہو جاوے م ابن عباس لولا انا محرمون لقبلناہ منک قالہ للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحش مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اونسے گورخر کو شکار کر کے حضرت کو تحفہ دیا تھا ف یعنی محرم کو شکار لینا درست نہیں اسواسطے ہم قبول نہیں کرتے معلوم ہوا کہ عذر سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

فضیلت تاخیر نماز عشاء

فضیلت مسواک بہنگام نماز کردن

اس مضمون کی حدیث ہے کہ اناج کے تولنے ناپنے میں برکت ہے تو مطلب یہ ہے کہ بھول نہ بیچنے اور بیچنے کے وقت تولنا ضرور ہے تا کہ کمی بیشی نہو
اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین بے برکتی ہے اسواسطے کہ تولنا اونکا خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے
۱۱۴۶ ھ ابن عباس لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین
علی المدعی علیہ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو
دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر توقسم ہے ف یعنی اگر شرع مین مدعی
سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت سے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کر ڈالتے اور مال ضبط کر لیتے اسی واسطے
شرع مین قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہے
تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہے
۱۱۴۷ ق ابو ھریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییاس من الجنۃ ولو یعلم المؤمن
بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یامن من النار بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اگر کافر خدا کی سب کی
رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اگر ایماندار خدا کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے
ہرگز نڈر نہو ف شعر اگر بردہد یک صلای کرم ◦ عزازیل گوید نصیبی برم ◦ دران دم کہ از فعل پرسند و قول ◦
اولوا العزم را تن بلرزد ز ہول ◦ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہے ویسی اوسکی صفت
۱۱۴۸ ق ابو جھیم عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف
اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری اور مسلم مین ابو جہیم سے روایت ہے جنکا نام عبداللہ بن حارث
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو وہان کا ٹھہرا رہنا چالیس برس یا
چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی نے صاف روایت نہین کی کہ یا
یہ حضرت نے فرمایا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہے کہ چالیس برس مراد ہین مہینے یا دن ضعیف ہین واللہ اعلم
۱۱۴۹ نمازی کے آگے چلنا اوسوقت مین گناہ ہے جب اوسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہین ق ابو ھریرۃ لو یعلم
المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ
ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے
تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا
۱۱۵۰ ق ابو ھریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ
لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما
ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت
کی اول صف مین ہے پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوا قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب
ہے ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ مسلم مین ام الحصین سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگرچہ نکٹا ہو حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف**
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالایق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہے اس غلام سے مراد وے حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف
۱۱۶۳ سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **ھ** جابر اِنْ بِعْتَ مِنْ
أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان کے کوئی میوہ بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی
قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مشتری سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کردیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے
۱۱۶۴ پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین **خ** ابن عمر اِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ
النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ يَعْنِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین سو البتہ تم اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید
سرداری کے لایق تھا اور سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے **ف** زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کرکے شام مین بھیجا تھا جب وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث
۱۱۶۵ سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوے **خ** ابن عمر اِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا
بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پایون کی نلی کی طرف بلایا جاؤ تو بھی قبول کرو **ف**
۱۱۶۶ یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو **خ** البراء بن عازب اِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ
فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ
قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَصْحَابِهِ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اوچک لیگئین تو بھی تم اپنی مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو
ہم نے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرت نے جنگ اُحد کے دن عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا **ف**
جنگ اُحد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور اُحد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنگی عبداللہ بن جبیر کے
متعین کرکے اونسے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جو ناکے پر تیرانداز تھے
کافرونکی شکست دیکھکے وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نمانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر اودھر سے مسلمانون پر لوٹ پڑے یہ سبب شامت نافرمانی

١١٥٧ دیتے ہے ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے
ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ مین عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم مین عمرہ کرنا نہایت بد تھا
تو اس رسم بد کے دور کرنیکے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع مین بنیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جنکے ساتھ قربانی نہو
وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے مین
حضرت کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اوتار ڈالتا
١١٥٨* ق اَنَسٌ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُهَا بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوۃ کی ہو تو مین اوسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
١١٥٩ کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْلَا
اَنْ یَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَ
یَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا
ساتھ نہ چھوڑتا لیکن مین بار برداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جس پر اصحاب کو سوار کرون اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان
مجھسے چھوٹ رہین ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت اونکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہون یعنی
حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتداے اسلام مین بے سامانی اوقات سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے
اس سبب سے حضرت بھی رک جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ بچارے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث
١١٦٠ مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت کرنی کا بیان ہے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ
لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت
نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی ف حضرت موسی کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور
سلوی اوترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نرکھا کر ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے
سبب سے گوشت کو باسی اوٹھا رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑا ہوا رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی
رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نرکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم
سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدم سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یہ خیانت کی کہ حضرت آدم
١١٦١ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م ابْنُ عُمَرَ
لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت مین لیجاتا ف
اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ ہے کہ آدمیون کو ساہی اہل خوف اور گنہگار آنا بکو اور ارشاد ہوا کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف
نہین تاکہ اوسکی رحمت و غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہے
١١٦٢ فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لَیْتَ اور اِنَّ کی لفظ ہے م اُمُّ الْحُصَیْنِ الْاَحْمَسِیَّةُ اِنْ اُمِّرَ

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سواوس انصاری نے مشک میں دودھ
ملا کر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہیں اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
۱۱۷۲ باسی پانی کیمونہ لگا کر پینا سنت ہے ق جابرؓ ان کان فی شیٔ من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة
من عسل او لذعة بنار بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن میں سے کسی دوا میں بہتری ورشفا
ہے تو سینگی کے کھچنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ سے داغنے میں بھی شفا ہے ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہے اور اگر سوداوی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اوسکی تدبیر ہے اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبد اللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا بہتر ہے اور پچھنے لگانے
سے یعنی اوس سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہے اور شنبے اور یکشنبے اور چہارشنبے اور
جمعے مین منع ہے لیکن بخاری مین حدیث ہے کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہے کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذؓ کے ہاتھ
مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا علماے
حدیث نے کہا ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہے اور جس وقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سواے
۱۱۷۳ داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہے م جابرؓ ان کدتم انفا لتفعلون فعل فارس
والروم یقومون علی ملوکهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما
وان صلی قاعدا فصلوا قعودا ق وله حین صلی قاعدا والناس خلفه قیام فاشار الیهم فقعدوا فلما
سلم قال مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الدجال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون و رومیون کا سا کام کرتے
کہ وے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا کیا کرو بلکہ تابعداری کیا کرو اپنے امامون کی
اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور گر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جبکہ بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب انکے پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث
فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے
۱۱۷۴ ہلانے کے واسطے درست ہے م معیقیب بن ابی فاطمة ان کنت لا بد فاعلا فواحدة مسلم مین معیقیب بن
ابی فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہو تو ایکبار کر ف ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو
۱۱۷۵ تو ایکبار کر لینا مضائقہ نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا خ جبیر بن
مطعم ان لم تجدینی فأتی ابا بکر قاله لامرأة امرها ان ترجع الیه فقالت ارایت
ان جئت ولم اجدک بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھکو نہ پاوے تو ابو بکرؓ پاس آئیو یہ حضرت نے

1167 اسلام کی شکست ہوئی ق ابو ہریرۃ وزید بن خالد الجهنی ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت
فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بیعوها ولو بضفیر یعنی الامۃ غیر المحصنۃ بخاری میں ابو ہریرہ اور زید بن
خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مار پھر اگر حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مار
پھر اگر حرامکاری کرے تو بھی کوڑے مار پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو اگرچہ بالونکی رسی ہی کے ساتھ ہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرامکاری کرے تو اوسکو
سزا دو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو اگرچہ کم قیمت ہو جیسے بالونکی رسی ہندوستان میں کیا یہ رسم ہو گئی ہے کہ لونڈیان حرام کرتی ہیں اور انکے
بے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اپنا اوپر وبال لیتے ہیں اونکا نکاح کر دیتے ہیں نہ اونکو بیچ ڈالتے ہیں اسکی جوابدہی اور عذاب قیامت
1168 میں مالکون کی گردن پر ہوگا ق ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان
یعافیک قالہ لامرأۃ کانت تصرع بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر
اور تجھکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کرون اللہ تجھکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری کے گر پڑتی تھی
ف عطا کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ یا حضرت دعا کیجیے کہ میری
مرگی دور ہو جاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت
بدن میرا کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنیکا بدلا
1169 بہشت ہے ق عائشۃ ان شئت فصم وان شئت فافطر قالہ لحمزۃ بن عمرو الاسلمی وسالہ
عن الصیام فی السفر وکان یسرد الصوم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے
تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی
عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی خ ابن عمر
1170 ان قتل زید فجعفر وان قتل جعفر فعبد اللہ بن رواحۃ قالہ حین امر فی غزوۃ موتۃ زید بن
حارثۃ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے
تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے یہ حضرت نے فرمایا جب جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا
اسواسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی تین ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اونکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر جیسی حضرت
فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی تدبیر سے فتح نصیب کی
معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جس طرح یہ فعل اکثر نیو مین معمول ہی کہ امیر اگر اعلیٰ مارا جاوے تو فوج
نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور یہ معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ صحابہ نے
خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت صحابہ کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف
معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہے
1171 تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہو گئی ق جابر ان کان عندک ماء بات فی شنۃ والا کرعنا بخاری اور مسلم میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک میں ہو تو سب سے بہتر ورنہ ہم منہ لگا کر یہی پانی پی لیوین ف

فضیلت صبر

فرض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ میں ان میں زیادتی کرونگا نہ کمی
جب وہ چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ضمام کے کلام کا یہ مطلب نہیں کہ سوا فرض کے میں سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض جو ہیں ان میں کمی
زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی میں میری
۱۱۸۱ طرف سے کچھ کمی زیادتی نہ ہوگی جیسا کہ حضرت سے سنا ہے ویسا ہی اون سے کہونگا ھ ابو هريرة لئن كنت كما قلت فكانما
تسفهم الملّ ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك قاله لرجل قال يا رسول الله
ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي
مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھہ ڈالتا ہے
اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے
کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہیں کہ میں تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجسے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اون سے
احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہیں اور میں اون سے غمخوری کرتا ہون اور وے مجسے جہالت کرتے ہیں گالیان دیتے ہیں ف
یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہے تو وے لوگ تیرے ساتھہ بدسلوکی کرنے سے دوزخ میں پڑینگے کہ باوجود تیرے احسان اور غمخوری کے کچھہ تیرا کا
حق نہیں ادا کرتے اور تو اپنی خاطر جمع رکھہ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا میں کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا اسواسطے کہ خدا
کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی بہت خوبی ثابت ہوئی

۱۱۸۲ فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر خیر کی لفظ ہو ق حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى بخاری اور مسلم میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی تنگدست
یا محتاج کو خیرات کرنا ضرور نہیں اوسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ اونکا حق فقیرون کے
۱۱۸۳ حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو ق ابن مسعود خير الناس
قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں یعنی اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں
جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہیں یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہیں
یعنی تبع تابعین پھر ان تینون کے بعد ایسے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا
بے علمی اور بے دیانتی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمیں کہاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
شرح میں لکھا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ ساٹھہ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک
سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھہ مقرر نہیں حضرت کے اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے آخر صحابی کی موت تک ایکسو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا اسی وقت میں نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
اور معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوا اور اوسکو فتنہ کیا کرکے قرآن کے مسئلہ میں عقیدے
بگڑ گئے اور علماء اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام میں بڑی مصیبت پڑی ملک الدین ... اور شیعہ

فصل الاول فی افضل الصدقة

خیر القرون ثلثہ در ظہور بدعات و تقسیم بعد تہذیب و بیان حقیقت بدعت

اوس عورت سے کہہ دینے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن
ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن یعنی آنحضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے پاس آنا
1176 جو کچھ تمہاری حاجت ہو وہ پوری کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث مین صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ
نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي
يَنْبَغِي لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمہارے واسطے سامان
کر دیوین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کہتے ہین کہ
حضرتؐ نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آ کر اوتر جاوین تو اونکی ضیافت اوسقدر تم کو کرنی ہوگی تو یہان
حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر کو جبر اور زبردستی مسلمان سے اپنی مہمانی لیلینی ہان البتہ یہ ہے کہ مہمانداری کرنی مستحب ہے
1177 ح اَنَسٌ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انسؓ نے روایت کی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا آنے نہ پاویگا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاویگی یعنی تمہاری موت کی ساعت آ پہنچیگی
ف جنگلی لوگون نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کر کے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ لڑکا بڑھا ہونے نہ پاویگا کہ تم سب مر جاوگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی ہے مثل مشہور ہے کہ آپ اپنی جان مین گئے گویا سارا جہان گیا ان لوگون
نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرتؐ نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل سمجھتا
1178 ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہین جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا
خَيْرَ فِي قَتْلِهِ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تو اوسپر
قابو نہ پاویگا اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے
حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرتؐ وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گیے وہ نہ بھاگا حضرتؐ نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا
ہے اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہے اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین
اسکی گردن کاٹون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہے تو اسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے
1179 ہاتھ سے مقدر ہے اور اگر یہ دجال نہین ہے تو اوسکے دھوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہے ھ ابْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَ
صُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی
ضرور روزہ رکھونگا ف حضرتؐ مکے مین عاشورے کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے
فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت منسوخ ہو گئی مستحب جانکر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اوس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین تاریخ کا روزہ رکھونگا تا کہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرتؐ کا
1180 انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے ھ اَنَسٌ لَئِنْ مُسِكْتَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ فَاَلَهُ
لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو ضرور جنت مین جاویگا یہ حضرتؐ نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین
فرمایا ف اصحاب سمجھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ جسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرتؐ نے اوسکو بتلائے پھر وہ بولا

خوف ہو اور عورتون کی صفون مین پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردون سے قریب ہے تا کہ خیال پردہ بھی
نہین اور پچھلی صف مردون کی دور ہے اور اسمین پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر سے کنا لازم ہے اور انکا ایک مقام پر متصل ہونا
نجا ہے ۱۱۸۷ خ جابر خیرکم احسنکم قضاءً بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہ ہے جو قرض
ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین کوتھے
اونٹ آئے حضرتؐ نے جابرؓ کو فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابرؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ
قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہے اور اس طرح کے قرض مین افزونی بیاسود مین داخل
نہین اسواسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط تھی حضرتؐ نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن والی
پیمانے والی چیزون مین ہوتا ہے جانورون مین کمی بیشی بیاج نہین ۱۱۸۸ خ عثمانُ وعلیٌ خیرکم من تعلم القرآن وعلمه بخاری
مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم لوگون مین وہ بہتر ہے جو قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھاوے ف
خواہ صرف اوسکا پڑھے اور قرات کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگونکو سمجھاوے لیکن ان
یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض ترتیل حروف ق
۱۱۸۹ ابو ھریرۃ خیر نساءٍ رکبن الابل نساءُ قریشٍ احناه على ولدٍ فى صغره وارعاه على زوجٍ
فى ذات يده بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین انمین قریش
کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قسم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر بڑی نگہبانی اپنے
خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہو گئی تھین حضرتؐ نے چاہا کہ اوس سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرتؐ تمام خلق
سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین مین نہین چاہتی کہ آپکے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین
بڈھی بھی ہو گئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور
ام ہانی کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورتون مین یہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہو اور لڑکونکو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضایع ہونے نہ دے
۱۱۹۰ ق علیٌ خیر نسائها مریم بنت عمران وخیر نسائها خدیجة بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل ہے اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہؓ سب عورتون سے
افضل ہے ۱۱۹۱ م ابو ھریرۃ خیر یومٍ طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه ادخل الجنة
وفیه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا افضل دن جس پر آفتاب
نکلا جمعے کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا ہوا اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گیے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت قائم ہوگی جمعے
کے دن ف جمعہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا کہ ہفتے سے پیدائش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدائش
سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاری یہ سمجھے کہ ابتدای پیدایش عالم کی یکشنبے سے
ہوئی اور انکا گمان فاسد ہے حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب کرتے ہین اسکے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ہے اور اسلام مین جمعے
بڑا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی اور انسان

دین مین کمی ہوتی گئی اب تک جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا او خیریت کم ہوجاویگی او یہ مطلب نہین کہ بالکل
خیریت نرہیگی اسواسطے کہ امت محمدیہ قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ
اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول و فعل اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین بے رد و انکار رائج تھا
وہ حق ہے اوسکو قبول کیا جاتا ہے اور جو قول و فعل اون تین زمانوں کے بعد مین رائج تھا وہی بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا جاہیے کہ اوس مین سے
دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہو چکی ہین اور ہونگی خوبی اونکی برائی اور گمراہی بوجہ جاوے
۱۱۸۴ **ع** ابو ھریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونھم قال ابو ھریرۃ واللہ اعلم
اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یستشھدوا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب میری امت سے بہتر وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وے لوگ بہتر ہین
جو اون سے ملے ہوے اور اونکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانہ کو بہتر کہا یا نہین حضرت نے فرمایا
پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور سمانے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے **ف** یعنی اونکو خوف خدا اور خوف
قیامت نرہیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کرین بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے
ریاضت اور محنت چھوڑکر بدن کی آرائش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندہ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھے لوٹنے کی
کچھ پرواہ نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار رہینگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے
خلاصہ مطلب کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول و فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوا اصحاب و تابعین اور تبع تابعین کے
کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکرین امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین تھے دین کا جھنا
اونکی محنتون کے سبب سے مسلمانون کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون مین داخل تھے اسیواسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے مین اونکو اپنا
۱۱۸۵ پیشوا بنایا **ع** انس خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشھل ثم بنو الحارث بن الخزرج
ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلون سے
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے
سب محلون مین خیر اور خوبی ہے **ف** مدینہ مین انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اسواسطے سبکی مجمل
۱۱۸۶ تعریف کی مگر جن لوگون سے زیادہ تر جانثاری ہوئی اونکے علحدہ علحدہ نام لیکر خوبی بیان کی **ع** ابو ھریرۃ خیر صفوف الرجال
اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مردون کی صفون مین پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے عورتون کی صفون مین بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی
صف ہے **ف** حضرت کے وقت مین مرد اور عورتین جماعت کی نماز مین شریک ہوتے تھے اول مردون کی صفین ہوتی تھین بعد اوسکے
عورتون کی سو فرمایا کہ مردون کی صفون مین اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوے امام سے قریب عورتون سے نہایت دور اور پچھلی
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کرکے نماز مین آئے امام سے دور پڑے عورتون سے قریب ہوے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہونے مین فساد کا

تفاوت درجات فضیلت انصار

گاہگاہ کرنے مین اوسکا اثر دل مین نہین رہتا جیسے بجلی کے چمکنے سے ادھی دم تو روشنی ہوجاتی ہے پھر آخر کو تاریکی ہی اسیواسطے طریقت کے مشائخ
نے وصیتون مین فرمایا ہے کہ جب کوئی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو
ھ ابو ھریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدھا و ابغض البلاد الی اللہ اسواقھا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے 1196
کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر
بازار ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہوئے کہ عبادتگاہ ہین اور انمین خدا یاد آتا ہی اور بازار اسواسطے
ناپسند ہوئے ہین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین
خ عبد اللہ بن عمرو احب الصیام الی اللہ صیام داود کان یصوم یوما و یفطر یوما و احب 1197
الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل و یقوم ثلثہ و ینام سدسہ بخاری مین
عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے تھے اور
ایکدن نرکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داود علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو سوتے تھے اور تہائی رات
تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن نرکھنا
اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہوجاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے
پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت
اور جاگنا ہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین
زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سونا مستحب ہے تاکہ فجر کی نماز خوبی سے
ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سونے سے دور ہوجاوے ھ سمرۃ بن جندب احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ 1198
والحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر لا یضرک بایھن بدات مسلم مین سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہین
ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ کہے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب برابر ہی
ق عقبۃ بن عامر احق الشروط ان توفوا بھا ما استحللتم بہ الفروج بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے 1199
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اوس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تم نے عورتون
کی شرمگاہین حلال کرلین ف جو شرطین لوگ قرار کرکے نکاح مین واجب الادا ہین سوا نہین سے اول تو مہر ہی دوسرے نان نفقہ
تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر
ادا کرنے کا قصد نرکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جو سوکے گھر مین رہنا ہو سوکو لانے گھر
نہ بلانا یا پہلی سوکی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جو سوکو طلاق دینا ق ابو ھریرۃ ان اخوف 1200
ما اخاف علیکم ما یخرج اللہ لکم من زھرۃ الدنیا قالوا وما زھرۃ الدنیا یا رسول اللہ
قال برکات الارض قالوا یا رسول اللہ ھل یاتی الخیر بالشر قال لا یاتی الخیر الا بالخیر لا یاتی

[illegible] فضیلت اعتدال در عبادت

جنس کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہے کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوں
ہر چند بنظر ظاہر بہشت سے نکلنا انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں تمام احسانوں کی اصل ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کو زمین پر آنے کے سبب
1192 میں بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے جو زمین پر تمام عمر کی اولاد قیامت تک آباد اور گلزار رہیگی عوف
بن مالک خیار ائمتکم الذین تحبونهم ویحبونکم وتصلون علیهم ویصلون علیکم
وشرار ائمتکم الذین تبغضونهم ویبغضونکم وتلعنونهم ویلعنونکم مسلم میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم انکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وے ہیں
جن سے تم بغض رکھو اور وے تم سے بغض رکھیں تم انکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوگی تو انتظام
بخوبی ہوگا اسواسطے انکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوگی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے انکی مذمت کی اس حدیث میں
حاکموں کو نصیحت ہے کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف و عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم و غفلت بغض کا
1193 سبب ہے **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہے ح ابن عباس ابغض الناس الی الله ثلثة ملحد
فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ بغیر حق لیهریق دمه
بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی
زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم کی راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا
صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے ف حرم میں کجروی کرنا یعنی ایسے کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور شکار
کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہیں چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا
بھی وہاں دونا عذاب ہے اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہے اسیواسطے ابن عباس نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف میں
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کی نسب میں طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی
1194 کچھ حاجت نہیں ح ابو هريرة اثقل صلوة على المنافقين صلوة العشاء وصلوة الفجر ولو يعلمون
ما فيهما لاتوهما ولو حبوا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی
نماز ہے اور اگر وے لوگ جانیں جو کہ انمیں ثواب ہے تو مقرر اونکے واسطے آویں گھسٹتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا میسر ہوتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑ نکلنے ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اسواسطے
ان دو نوع وقتوں کی نماز اونسے نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے اور دل چراوے اوسمیں نفاق کی علامت
1195 موجود ہے لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجھائے اور توبہ کرے ق ابو هريرة وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها
وان قل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ
ہوتا ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف یعنی ہمیشہ عمل خدا کو اسواسطے پسند ہے کہ اسکا کرنے والا ایسا غافل نہیں کہ کبھی کرے کبھی نہیں اور دوسرا
سبب یہ ہے کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اس عمل کی برکت سے ملکہ پیدا ہو جاتا ہے اور بڑھتا ہے اسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے

سب جھوٹا ہی ہوتی ہین یعنی سوا ہی خدا کے ہر شئے فانی ہو ف زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا
یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت
اور نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی
۱۲۰۳ اور حدیقہ حکیم سنائی کا ھ ابو ھریرۃ اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے
سے آئینہ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسیواسطے فاسق کی خواب اکثر
۱۲۰۴ پریشانی کی ہین ھ ابو ھریرۃ اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَخْبَثُہٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ لَا مَلِکَ
اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غضب کا سزاوار خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلید وہ
مرد ہی جسکا نام شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے ف ایران کے بادشاہون
کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور ضد ادب بھی تھی اسواسطے
حضرت نے منع کیا اور چاہیے کہ کب مناسب ہے کہ چھوٹا منہ بڑا بول کہ جو اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درست نہین جیسے
۱۲۰۵ رحمن اور قدوس ھ جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا
قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قرات زیادہ علما نے کہا ہے کہ دن کو
۱۲۰۶ رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ھ ثوبان اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ
عَلٰی عِیَالِہٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی دَابَّتِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُہٗ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین
ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی
جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی
ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ مملوک ہے
خصوصًا جہاد مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہے معلوم ہوا کہ نفقہ اپنے
نفس سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور عمال آنکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی
۱۲۰۷ ھ ابو ھریرۃ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَہْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ
صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہے اور افضل
نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورہ کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز
اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر سب سے ہی اور وقت اگر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اوسمین خیال نہین ہی
۱۲۰۸ ھ ابو ھریرۃ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہی رب سے سجدہ کی حالت مین سو سجدہ مین بہت دعا کیا کرو ف سجدہ مین کمال تعظیم کا ہے
اور سجدہ کی نہایت عاجزی ہی کہ آدمی اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھتا اس سبب اوسکو اس حالت مین قرب حاصل ہے

الخیرُ اِلّا بالخیرِ اَیاتی الخیرُ اِلّا بالخیرِ اِنّ کلّ ما اَنبتَ الربیعُ یقتلُ او یُلِمُّ وفی
یقتلُ حَبطًا او یُلِمُّ اِلّا آکلةَ الخضرِ فانّها تاکلُ حتّی اِذا امتدّت خاصرتاها استقبلتِ الشمسَ ثمّ
اجترّت وبالت وثلطت ثمّ عادت فاکلت اِنّ هذا المالَ خضرةٌ حلوةٌ فمن اخذه بحقّه
ووضعه فی حقّه فنعمَ المعونةُ هو ومن اخذه بغیرِ حقّه کان کالذی یاکلُ ولا یشبعُ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہی وہ چیز ہی جو خدا تمہارے واسطے نکالیگا دنیا کی
زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور اناس
اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور
خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہی کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی خیر سے خیر ہی ہوتی ہی البتہ
ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اوگاتی ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہی یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہی یعنی اگر حد سے زیادہ چرا اور دوسری روایت مین ہی
کہ مار ڈالتی ہی جانور کو ہلاک کرتا ہی پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہی مگر وہ جانور سبزہ کھانیوالی کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا یہان تک کہ
جب اوسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے جا پڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر
چراگاہ مین پلٹ گیا اور اوسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہی سو جسنے اوسکو سچا لیا اور بجا صرف کیا یعنی
حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگار ہی اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنی طمع سے
اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہی کہ جوع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہی اور کبھی آسودہ نہین ہوتا ف
اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی اور دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی تو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقداروں کا
حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہی جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مر گیا تو گھاس نے اوسکے
حق مین کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے
اوس جانور کا حال ہی جسنے گھاس کو چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو
ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا
سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہی اور مصارف خیر مین صرف کرکے اپنے
رب کی شکرگذاری کرتا ہی ق عن عائشة اسرعكن لحاقا بی اطولكن یدا بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت مسلم ۱۲۰۱
ہی کہ حضرت نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہی جسکا ہاتھ زیادہ لمبا ہی یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی
پہلے مریگی جو سخی ہی ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری طور سمجھ کر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے
حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا پھر جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے
سخاوت مراد ہی اور زینب سب بیبیون مین بڑی سخی تھین اس حدیث مین معجزہ ہی کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ق ابو هریرة ۱۲۰۲
اشعر کلمة تکلمت بها العرب کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہی جسکا ترجمہ یہ مصرع ہی کہ غیر اللہ کا نام سچا

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع میں جہاں ہزاروں مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی
اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم میں فساد انھیں تینوں کاموں میں ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو
خون کا جھگڑا دور ہوا کہ ناحق کسی کا گھر ہی چھیننا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا
اوسکی عیب جوئی سے حرام کا ٹھہرا اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطع الطریق چوری
دغا بازی ڈاکہ رشوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہو گئی اسواسطے کہ ان کاموں سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے غرض محافظت نوع انسانی حضرت
کی عمدہ غرض ہے سو اوسکا بیان اس حدیث میں بخوبی سمجھا دیا ق ابو ھریرۃ کل امتی معافا الا المجاھرین و ان 1215
من الاجھار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد سترہ ربہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا
وکذا وقد بات یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہیں معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی اظہار میں
داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت میں ہو کہ اسکے رب نے اوسکے گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود لوگوں سے کہے
کہ او میاں فلانے میں نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے ف
پوشیدہ گناہ کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اس میں گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہیں او صاحب جب کہ خدا سے پردہ نہیں اوسکا آدمی سے پردہ کرنا
کیا ضرور ہے سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب آپ نے نہ چھپایا بلکہ خود اپنا پردہ فاش کیا
تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے
تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گنہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہوں خ ابو ھریرۃ کل امتی 1216
یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن یابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگوں نے پوچھا کہ انکار کرنیوالا
کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری طاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت
سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی بعینہٖ
انکار ہے ق ابو ھریرۃ کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس 1217
تعدل بین الاثنین صدقۃ وتعین الرجل فی دابتہ فتحملہ علیہا او ترفع لہ علیہا متاعہ
صدقۃ والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وبکل خطوۃ تمشیہا الی الصلوۃ صدقۃ وتمیط الاذی
عن الطریق صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمیں آفتاب نکلے آدمی کی ہر ایک ہڈی
اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے مدد کرنا کسی کی اوسکی سواری میں اوسکو سواری پر چڑھا دینا یا اوسکا
اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک
ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے ف یعنی ہر روز ہر آدمی کو

١٢٠٩ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانیے ق اُمِّ حَرَام
بِنتِ مِلحَان اَوَّلُ جَیشٍ مِّن اُمَّتِی یَغزُونَ البَحرَ قَد اَوجَبُوا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت
١٢١٠ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اونپر بہشت واجب ہی ق اُمِّ حَرَام
بِنتِ مِلحَان اَوَّلُ جَیشٍ مِّن اُمَّتِی یَغزُونَ مَدِینَۃَ قَیصَرَ مَغفُورٌ لَّھُم بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم والونکے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے ف ام حرام سے
روایت ہی کہ ایک روز حضرت میرے گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے فرمایا کہ مینے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر بیٹھے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا
اونکو بہشت واجب ہوا مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام
اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک
ہوئین پھر جہاد سے اوترکے گھوڑے پر سے گر کے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوئے
جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے
مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے
١٢١١ آئندہ کی بات کی خبر دی جیسی کہ ہوئی ح ابنِ مَسعُود اَوَّلُ مَا یُقضٰی بَینَ النَّاسِ یَومَ القِیٰمَۃِ فِی الدِّمَآءِ مسلم
مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود اصلی دنیا مین
انسان کی حیات ہی او قتل خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا
حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نسمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا
١٢١٢ خ ابنِ عَبَّاسٍ اَھوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُو طَالِبٍ وَّھُوَ مُنتَعِلٌ بِنَعلَینِ یَغلِی مِنھُمَا دِمَاغُہٗ بخاری مین
عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب ابو طالب کا ہی اوسکے پاؤن مین دوزخ کی آگ کی جوتیان ہین
جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی ف ابو طالب نے کلمہ نپڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے
سب دوزخیون سے اونپر عذاب ہلکا ہی معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کو خیال کیا چاہیے کہ
١٢١٣ کیا ہوگا فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر کُل کا لفظ ہی ق ابو ھُرَیرَۃَ کُلُّ ابنِ اٰدَمَ یَاکُلُہُ التُّرَابُ اِلَّا
عَجبَ الذَّنَبِ مِنہُ خُلِقَ وَفِیہِ یُرَکَّبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی
سوا دمچی کی ہڈی کے کہ اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی مین جوڑا جاویگا ف عجب الذنب وہ ہڈی ہی کہ جو کمر مین نیچے بانوے کی جگہ ہی
آدمی کے بدن مین لوگ اوسکو دمچی کی ہڈی کہتے ہین اسمین فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر دمچی نہین گلتی آدمی کی پیدایش ماں کے پیٹ مین اول اوسی سے شروع
ہوتی ہی اور قیامت مین بھی اوسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اوس سے متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا بنا دیا جاویگا یہ جو فرمایا
١٢١٤ کہ دمچی نہین گلتی یا تو سب نگلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نگلتے ہونگے گرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین م ابو ھُرَیرَۃ
کُلُّ المُسلِمِ عَلَی المُسلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَعِرضُہٗ وَمَالُہٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین

الکوحل کما س ہو جیسے بنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور
امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک بخس حرام شراب وہی ہے جو شیرہ انگور سے بنا اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لا دے
اور جیز میں ایسکے سوا ہے بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاط محققین حنفیہ کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی
اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور در المختار اور جملہ مفتیان نظار میں مذکور ہے چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان کی حرمت پر جواب
۱۲۲۳ استفتا میں اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور بچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے ق ابن عباس
کل مصوّر فی النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا
۱۲۲۴ دوزخ میں ہے ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہے ق جابر کل معروف صدقۃ بخاری اور مسلم
میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے ف یعنی اس میں خیرات کے برابر ثواب ہے
۱۲۲۵ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پیتدی ہے ق ام ہانی بنت ابی طالب قد اجرنا من
اجرت وامنا من امنت ق ا ہ لہا یوم فتح مکۃ بخاری اور مسلم میں ام ہانی ابو طالب کی بیٹی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے
فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق جابر قد اخذت جملک بأربعۃ دنانیر
ولک ظہرہ الی المدینۃ قالہ لہ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ
چار دینار کو لیا اور تجھکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہے یہ حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر سے روایت ہے کہ میں سفر
میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سبکے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پہنچے تو میں حضرت کے پاس وہ اونٹ کو
لیگیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجھکو دیے ف جب چیز
بیچی تو بائع کو اوسمیں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور رعایت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر ا حضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سو اون کی نیا ہی
۱۲۲۷ غرض نہ تھا ق عبد اللہ بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ مسلم میں عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہنچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جو دیا اوسکو دیا
اوسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایمان دار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنور گئی اور حرص
سے حرص دنیا کے تکلیف بھی نہ ہوگی تو گویا دونوں جہان برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف طلق
ظاہر نہیں ہوا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کرتی ہی **شعر** ای قناعت تو نگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
۱۲۲۸ لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع نا مدار صاحب حسنہ کی تلاش کا نام ہی ق ابن مسعود

۱۲۲۶ فی اشتراط منفعۃ المبیع للبائع

خیرات کرنا لازم ہے اسواسطے کہ ہر روز زندگی دنیا اور چنگا رکھنا خدا کا انکا احسان ہے تو بندون کو اوسکی شکرگذاری بھی ضرور
پھر فرمایا کہ شکرگذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمیسر ہو دشوار مشکل ہے بلکہ انصاف کرنا تھکے ماندے کو اوسکی سواری
پہ سوار کر لینا اوسکا اسباب لا دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
1218 ہین نہین ہے جو سامنے آوے اوسکو کہے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگذاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجا لاوے ق ابو موسیٰ
کُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے وہ حرام ہے
ف اسمین بھنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین اسکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہے باقی تحقیق آگے آویگی
1219 ق ابن عمرؓ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہے یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہے راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے اول کونسا لفظ فرمایا
ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہے تو دانا کو لازم ہے کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نہ کرے اپنی تدبیر
1220 اور کرتب کا اوسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر نہ ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باؤلا نہین کیا ق ابن عمرؓ
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون ہے کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہے تو اونسے تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ
اونسے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون
1221 نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین م جابرؓ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ
الْمُسْكِرَاتِ اَنْ يَسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہے وہ حرام ہے بیشک خدا پر اسکا عہد ہے
کہ جو نشہ دار چیز پیئے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرتؐ پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مزر کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہے اوسنے کہا کہ ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث
1222 فرمائی ق ابن عمرؓ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ
يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے
اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا رہا بدون توبہ کے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیئے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جو یا باجرا یا چاول سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

بھوکے سورہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابو طلحہ اور انکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب
کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ انکی شان مین حق تعالی نے
قرآن مین فرمایا ہی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو مقدم
رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہے کہ اہلبیت کا حق چھین لیوین اور احق صدیق اکبر سے
۲۳۲ بیعت کر لین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ ابو هريرة قَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حالانکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا **ف** بیشک حضرت کی امت سب امتون
سے افضل ہے تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہوا چاہئیں اس حدیث سے بڑی فضیلت فاروق اعظم کی ثابت
۲۳۳ ہوئی **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لقد ہے م ابو هريرة لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ
قَالَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلٰثَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے
گرد بڑا مضبوط گھیر بنایا دوزخ کی بچاو کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے
گاڑ چکی ہون **ف** یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت
نوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اوسکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کر دی کہ تو رنج نکر اونکے سبب سے تو بلا
۲۳۴ عظیم سے بچگئی خ عمر لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اوتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی **ف** جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت
۲۳۵ سنکر اونکا غم دور ہوجاوے ق ابو هريرة لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ يَعْنِي الْمُطْرِيَ فِي الْمِدْحَةِ بخاری و
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کر ڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیجا تعریف کی **ف** حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑے مبالغہ سے
کرتا ہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مبالغہ سے روبرو تعریف کرنا نہایت بری بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آجاتا ہی اور آپ کو
۲۳۶ سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی م عمران بن حصين لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ قَالَهُ لِلْجُهَنِيَّةِ
الَّتِيْ اعْتَرَفَتْ بِالْحَبَلِ مِنَ الزِّنٰى مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے
کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو ستر اونکو بھی کفایت کرے اور بھلا اوسنے جو خدا مین اپنی جان نثار کی اس سے
بھی کسیکو افضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا **ف**

قد بلغني انكم قلتم في اسامة وانه احب الناس اليّ بخاري مين عبد الله بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ تم نے اسامہ کے حق مین کچھ کہا ہے اور البتہ اسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہے **ف** اسامہ کو حضرتؐ نے
آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کر دیا ہے اسپر یہ حکمت ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
۱۲۲۹ م ابي بن كعب قد جمع الله لك ذلك كله **قاله** لرجل من الانصار قيل له لو اشتريت حمارًا
تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع بعده من المسجد فقال ما يسرني
ان منزلي الى جنب المسجد اني اريد ان يكتب لي ممشاي الى المسجد ورجوعي اذا رجعت الى اهلي
مسلم مین ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہے خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرتؐ نے اوس انصاری مرد سے فرمایا جس سے
لوگون نے کہا تھا کہ اگر تو سواری مول لے اندھیری اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اوسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اوس مرد کا حال یہ تھا
کہ کوئی جماعت کی نماز اوس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرتؐ کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی
خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا
بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہے جتنا گھر دور اوتنے قدم زیادہ تو اوتنا ثواب بھی
۱۲۳۰ زیادہ ہوتا ہے م ابن مسعود قد سالت الله لآجال مضروبة وايام معدودة وارزاق مقسومة
لن يعجل شيئًا قبل حله ولن يؤخر شيئًا عن حله ولو كنت سالت الله ان يعيذك من عذاب
في النار او عذاب في القبر كان خيرًا او افضل **قاله** لام حبيبة رضي الله عنها لما سمعها
تدعو وتقول اللهم متعني بزوجي رسول الله وبابي ابي سفيان وباخي معاوية مسلم مین عبد الله
بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنے ہوئے دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز جلدی نہ
لاویگا کسی چیز کو اوسکے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہرگز کسی چیز کو اوسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو
دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت ام حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اونکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو
برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابو سفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنی موت
اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہے وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اسکے دعا کی
کچھ حاجت نہین کہ خود بخود ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا رسول کا
۱۲۳۱ حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے **ف** ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما بضيفكما الليلة يعني رجلًا من الانصار
وامرأته بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آجکی رات تمہارا کام
جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا **ف** حضرتؐ کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابو طلحہ انصاری
اوسکو اپنے گھر لیگئے بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اوسنے کہا کچھ نہین ہے مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہے ابو طلحہ نے کہا کہ لڑکون کو بہلا کر سلا دے
اور حضرتؐ کی مہمان کی تو قیر کر سو لڑکون کو سلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اوٹھکر چراغ کو گل کر دیا
تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھانے مین شریک ہین تھا کہانے سے نہ ترسا دے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے

مجھے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی کئی چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجھکو خوب یاد نہ تھین اور مجھکو
رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھاکر میرے سامنے کر دی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی
مجھسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسیکو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسی کو کھڑا
نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگر والے بال والا دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأة کے لوگ اور ناگاہ عیسی ابن مریم کو دیکھا کھڑا
نماز پڑھتا ہی لوگون سے زیادہ تر مشابہت مین قریب عروۃ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین
زیادہ تر اوسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہے صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت
کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ہی ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا
سو اوسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اوسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے
بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھہ آئے تھے اون لوگون نے وہانکی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو
یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کر دی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہانکے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین آتا ہے
کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسیسے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا
جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو خبر لانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا ایک دم مین
جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوا
شنوأة یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگر والے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ
نماز پڑھتے ہین ہر چند اوس عالم مین عبادت فرض نہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأَى
هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِي أَحَدَ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ رَجَعَا بِأَبِي بَصِيرٍ مِنَ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور
مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خوف دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد ہے جو ابی بصیر کو مدینے سے پلٹا لیگئے تھے
ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان
ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے
اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو ہمین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکی بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا
اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہو کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر
مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا جب ذی الحلیفہ
پر پہنچے تو ٹہرنے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہے
ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے اوسکو دیکھکر یہ حدیث
فرمائی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہے ابی بصیر سمجھا
کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کرینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونکو انہون نے مارنا شروع کیے قریش

کیفیت معراج بیان بعض اسرار

۱۲۴ قصۂ احاطہ ...

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو شرعی سزا دیجیے اوسوقت حضرت نے اوسکے ولی کو بلا کے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط باندھے تاکہ بدن کھل نجاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اوسپر نماز پڑھی حالانکہ اوسنے حرام کاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی حالت کو
کسیکو معلوم تھی اوسنے خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گنہگاروں کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ ماری جاے معصوم پر [illegible]
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
۱۲۳۷ ہوتا تھا ایمان اوسکا نام ہے خ ابو هريرة لقد تحجرت واسعا قاله لاعرابي قال اللهم ارحمني
ومحمدا ولا ترحم معنا احدا بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تنگ کیا کشادہ رحمت الٰہی
کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی کو فرمایا جسنے یون دعا مانگی یا الٰہی تو مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
۱۲۳۸ الٰہی [illegible] سارے جہان کے [illegible] کفایت کرتی ہے تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہے ط انس لقد رايت اثني
عشر ملكا [illegible] ايهم يرفعها قاله لرجل جاء وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله
كثيرا طيبا [illegible] فيه وقيل الرجل هو رفاعة بن رافع الانصاري مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا اور جسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہے ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اوسکو
۱۲۳۹ لیجاتے ہین ط ابو هريرة لقد رايت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق
كانت تؤذي الناس مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا
بسبب ثواب اوس درخت کے کہ اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
۱۲۴۰ راحت رسانی بہشت مین پہنچاتی ہے ط ابو هريرة لقد رايتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي
فسألتني عن اشياء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربة ما كربت مثلها قط فرفعه الله لي انظر اليه
ما يسألوني عن شيء الا انباتهم به وقد رايتني في جماعة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلي
فاذا رجل جعد ضرب كانه من رجال شنوءة واذا عيسى بن مريم قائم يصلي اقرب الناس به شبها
عروة بن مسعود الثقفي واذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت
الصلوة فاممتهم فلما فرغت من الصلوة قال قائل يا محمد هذا مالك صاحب النار فسلم
عليه فالتفت اليه فبدأني بالسلام مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اونکے پاس تشریف لائے اونھونے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا ص جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ ١٢٤٥
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی البتہ بھاری پڑین یعنے چار بول یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنی مین اللہ کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی برابر ف حضرت جویریہ کے پاس حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے اور وے بیٹھی ہوئی اپنے جانماز پر ذکر الہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہو اونھونے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری خ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ ١٢٤٦
مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے جو لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا البتہ اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سواے خدا کے کسی سے نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہے کہ ہمنے مکے مین مشرکون سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری پر غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبر اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گیے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا کہ دور تک اکیلا سوار بے خوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہے کہ دیندار کو لازم ہے کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط رہے آخر انجام اوسکو خلاصی ہوگی خ عَائِشَةُ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ ١٢٤٧

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اس شرط سے ہم باز آتے ہیں مسلمانونکو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے
۱۲۴۲ سو ویسا ہی کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانون کو سلامت بچایا م ثوبان لَقَدْ سَأَلَنِي هٰذَا عَنِ الَّذِي
سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ فَقَالَهُ حِينَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ
عَنْ أَوَّلِ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا
اور حال اسکا مجکو اسکا کچھ بھی علم نتھا یہانتک کہ خدا نے مجکو اسکا علم دیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جبکہ علمای یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے ف مصابیح میں روایت ہے
کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبد اللہ بن سلام نے کہ یہودیوں میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہون کہ انکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں
جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے
اور کبھی ماں کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگونکو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجائیگی اور بہشتی لوگ
اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی
۱۲۴۳ تو ماں کی صورت پر ہوتا ہے پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں خ ابو ہریرہ
لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ
عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ بخاری میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابو ہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اسواسطے کہ میں
دیکھ چکا تیری حرص کو باتیں حدیث کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگونمیں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین و نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزاروں حدیث کی اونسے روایت ہے سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی شفاعت پانچ طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا جاوینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوسوقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کروا کے اوس مصیبت سے نجات دلاوینگے اس کا نام شفاعت کبریٰ ہے
یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا اسمیں دخل نہیں دوسری شفاعت اوسوقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کر کے راہ سے پھیر لاوینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہنچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ دوزخ میں چلے گئے ہیں
نکالے جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ گاہ کے جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگونکے اور زیادہ درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرونکو جنہون نے
۱۲۴۴ حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم خ عائشۃ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ فَقَالَهُ
لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگونمیں مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس سے

ف امتحان نمودن علمای یہود حق نبوت آنحضرت صلعم

تحقیق الاحادیث در حصول سعادت از شفاعت

ف صورت شفاعت و تقسیم آن بہ پنج قسم

علیٰ رجالٍ یتخلفون عن الجمعة بیوتھم مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ
حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے ف اس حدیث سے
کمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہے کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے
لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہے کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا
کہ جمعہ فرض عین ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے فرض بالکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر
1249 مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہے خ عائشة لقد هممت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد
أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع المؤمنون أو يدفع الله
ويأبى المؤمنون بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ بھیجون ابی بکر اور اوسکے
بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت
کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوائے خدا کسیکی خلافت نہ چاہیگا اور مؤمنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ چاہینگے
مؤمنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو
تا کہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور خدا
اور مؤمنین نہ مانینگے سوائے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت بدل منظور تھی
اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا
کہ سوا ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سوا صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا
ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر
1250 جیسی دی تھی ویسی ہوئی ص ابو الدرداء لقد هممت أن ألعنه لعنا يدخل معه قبره كيف يورثه
وهو لا يحل له كيف يستخدمه وهو لا يحل له مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا
کہ پیٹ پھولی لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکہ اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا
اور حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکہ اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اوسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہ ہے
کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا پیٹ پھولا تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہے لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہے حضرت نے پوچھا
کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہے لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو پیٹ پھولا ہے اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے
اوسکو بیٹا بنا لیا اور شاید اوسکے اول خاوند کا ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر اور مسلمان مین وراثت
نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکیا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنایا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا
کیونکر درست ہے خلاصہ یہ کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہونے
1251 تب لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مشتبہ نہ ہوئے ص جدامة بنت وهب لقد هممت أن أنهى
عن الغيلة حتى ذكرت أن الروم وفارس يصنعون ذلك فلا يضر أولادهم مسلم مین جدامة بنت

بن عبد كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا
وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبريل
فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال
لتأمره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول
قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني اليك ربك لتأمرني بامرك فيما شئت ان شئت
ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله
من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا **قاله** لها حين قالت هل اتى عليك
يوم كان اشد من يوم احد بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں نے تیری قوم سے یعنی
قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف میں نے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی میں انصاریوں نے مجھسے بیعت کی
جس دم کہ میں نے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول نکیا سو میں رنجیدہ
ہوکر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں جیسر خواس ورستے ہے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو
ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا
قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس
فرشتے سے حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے پھر مجکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد
مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھپر حکم کرے
جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر دبا دوں ان دونوں پہاڑوں کو جنکے درمیان مکہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں
کہ خدا ان کافروں کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاویں یہ حضرت نے
حضرت عائشہ سے کہا جب کہ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت گذرا **ف**
جبکہ ابوطالب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو ظاہر میں حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف میں تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہے وہاں کے رئیسوں سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور
حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختوں نے کچھ حضرت کی بات نہ سنی بلکہ لڑکوں اور شہدوں کو ہشکار دیا اونھوں
نے بہت بے ادبی حضرت سے کی گالیاں دیں اور پتھروں سے حضرت کی ایڑیاں زخمی کر ڈالیں پھر حضرت غمگین وہانسے چلے جب قرن الثعالب میں
پہنچے وہاں ٹھہرے اور یوں دعا کی کہ الٰہی میں اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہوں
تب جبرئیل اور پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافروں کی ہلاکی نچاہی سبحان اللہ کیا ہی تحمل تھا آنحضرت میں صبر تھا
کہ باوجود ایسی ایسی تکالیف کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت
کرے سو ما ارسلناك الا رحمة للعالمين کا مطلب بخوبی سمجھے اللهم صل وسلم على سيدنا محمد سيد
الصابرين وامام الكاظمين ه ابن مسعود لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم احرق 1248

بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و نخواستن ہلاکی شان با وجود اجازت الٰہی
از ترجمہ مشارق الانوار

رَجُلٌ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ
الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہی کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی اور یہ کہ نماز کو ٹھیک سے
اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانہ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی اشتر طرح اور سواری یہ حضرت نے جبرئیل
سے کہا جب کہ جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلا حضرت نے
فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور اوسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو
اور تقدیر کو مانے بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے
کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھسے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہی
جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ نہین جانتا
یعنی قیامت کی بات واقفی مین تم اور مین دونون برابر ہون جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہی کہ لونڈی
اپنے مالک اور سربی کو جنے یعنی مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہ کہ
قیامت کے قریب کنیز زادون کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہی کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون
کو کہ بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہوکے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے **ف** پوری روایت
اس حدیث کی یون ہے کہ عمر فاروق رضی نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ
اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہان تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو کو حضرت کے زانو سے
ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت کے زانو پر رکھین اور کہا کہ اے محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہی حدیث فرمائی ہم اوسکی بات سے متعجب ہوئے
وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا اور اوسکا
رسول ہی زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمہارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھانے کو **ف** اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے
ہین اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہی یعنی سب حدیثون کی یہ حدیث جڑ ہی اسواسطے کہ
جو مطلب اور سب احادیث مین ہین وے سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب اوسمین
شامل ہین حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت سے پوچھین اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ
اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہی اور سب
خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ فرشتے نوری خدا کے بندے ہین ہر رنگ ہر صورت مین بننے پر قادر ہین جب

ف خلاصہ احادیث ... اسلام و ایمان و احسان ...

وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کر دون یہانتک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور
ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی **ف** عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اوسکو
بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین منع ہوا اور اولاد کو کچھ ضرر
نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال ہی کیون حرام و تکلیف دیتا اور مبادا کہ حرام کا عیب گرفتار ہون

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الف لام ہی **خ** سُلَیمَانَ
بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ اِلَیْھِمْ **قَالَہٗ** حِیْنَ اُجْلِیَ الْاَحْزَابُ عَنْہُ
بخاری مین سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے یہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا **ف** جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ
۱۲۵۳ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا **ق** عایشۃ
اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت
عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو اونمین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس
عالم مین بلاپی اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور پھٹکا رہا **ف** یعنی روز ازل
مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی
وے اس عالم مین باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی چھوٹے پھٹکے رہے ہیں کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ اور یہی سبب ہے
کہ ولی سے شیطان و شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی **شعر** حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست
۱۲۵۴ **ص** اَبُوْ مُوْسٰی وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَاِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابوموسیٰ اور ابی بن
کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار ہے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا **ف**
جبکہ کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے
۱۲۵۵ اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرم ہوگا **ص** جابر اَلْاِسْتِجْمَارُ
تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ
بِتَوٍّ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان
مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور سعی یعنی دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہی یعنی سات بار اور جب
کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات **ف** ڈھیلے لینے کو دو بار فرمایا کمال تاکید کے
۱۲۵۶ واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی **ق** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ
اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ
رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا **قَالَہٗ** لِجِبْرِیْلَ حِیْنَ جَآءَہٗ عَلٰی صُوْرَۃٍ

اوس مراقبہ مذکور سے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو بعض نہو
وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویشی بے فقہ کے شیطانی ہے کہ احکام الہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقہ بے درویشی کے
زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہو یہی راہ مستقیم ہے اور باقی
گمراہی **ف** عُمَرُ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ ۱۲۵۷
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے
جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت
خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ
اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت **ف** بعضی روایت مین
یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے جیال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً
نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین بکارکے زبان سے نماز مین کلام کرنا تو ہرگز درست
نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین
اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نکہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون
خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ
اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ملتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے
کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک
عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے
ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین
علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی
اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسیواسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی نیت
سے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نرکھین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو
دین میں ستر جگہہ دخل ہے اور کثرت ہے یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر
متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **ح** اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ ۱۲۵۸
وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا
اور خدا کا رسول انکے دوستدار ہین **ف** حدیث مین ان چند قومون کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچی ہین اور

خفۃ الاخلاص روح ... الاعمال

سکم کے سارے تمام کاموں کا انتظام کرتے ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت اور کتابوں کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا کلام ہی جو
اونہیں ہے سو سب سچ ہی کہتے ہیں کہ خدا کی ایک سو چار کتابیں ہیں دس حضرت آدم پر اوتریں اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت
ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر باقی چار کتابیں تمام عالم میں مشہور ہیں توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہیں اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہیں اور دوسرے وے منسوخ ہیں اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابوں میں مطلب تھے سو سب قرآن میں موجود ہیں تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہیں اور
پیغمبروں کا یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل و پاک لوگ ہیں خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تا کہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی میں کوئی عاقل آدمی شک نہ لا سکے وے سب گناہوں سے
پاک ہیں صغیرہ ہوں یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہی اور حضرت آدم کا گیہوں کھانا بالقصد نہ تھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبروں کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبروں سے ہمارے حضرت افضل ہیں جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان میں
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہو گئے اسیواسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد میں داخل ہی ایمان کا یہ جدا رکن نہیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیاں اور صور کا پھونکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزیں حق ہیں
انمین کچھ شک نہیں اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم میں ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اوسکی خواہش نہ پتا ہلے نہ کوئی بوند ٹپکے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب
یا عذاب کے لایق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہاں طاقت ہی کہ کارخانہ خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہی کہ عبادت میں
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہیں اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہیں
اس تصور میں بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہیں کہ اس تصور میں آدمی ادب چھوڑے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پاؤن ہلا دے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ
تصوف اور سلوک یہی احسان کا نام ہے ظاہر اعمال کو اسلام کہتے ہیں اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہیں اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہیں اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہی اور کبھی اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہیں اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہیں اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہیں اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہیں معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث میں حضرت نے
تینوں مقام کو بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہی فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا اختیار میں جب تک کہ دونون جدا نہین ہوئے یا یون فرمایا کہ اونکو اختیار ہی یہانتک کہ جدا ہوئے پھر اگر وے سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا تبلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وے جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی **ف** یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہہ بیٹھے ہین جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار ہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جب کہ کوئی دونون مین سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمدؒ کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونون طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث مین امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دکاندار کے مال مین برکت نہین ہی کہ جھوٹھ اور دغابازی سے تو بیع ہوتی ہی

١٢٦٧ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ **قَالَهُ** لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاویگی تیری پیٹھ مین یہ حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا **ف** مشکوٰۃ مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے سامنے اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہ ہوے اس بات کو ثابت کرے یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوے مین سچا ہون سو البتہ خدا آیتین اوتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچیگی سو جبرئیل اوترے اور اس مضمون کی آیتین سورہ نور مین اوترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو نکو اور شاہد نہووے اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو اسیون کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہی اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے تھے کہ بالتحقیق خدا کو معلوم ہے کہ تم دو مین سے ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نجان اگر تو جھوٹھی ہی تو بس وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہان تک کہ ہم سمجھے کہ شاید پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سیرین والا اور موٹی پنڈلیون کا پیدا ہو تو تحقیق مین شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اوسکا لڑکا اوسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم نہ پہنچا ہوتا تو مین اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو

١٢٦٨ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمہائی شیطان کی

ف

ف

۱۲۵۹ محبت کی ہوتی ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَّ اٰيَةُ
الْبُخَارِيِّ وَّسِتُّوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہے
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنی ایمان بمنزلہ درخت کے ہے اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وہ اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہے
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو مقرر کردیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین
ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہے اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سواے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا جیسے
ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہے ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہے سو اگر کافرون کوئی نیک بات ہو
تو آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
۱۲۶۰ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی
یمنی ہے ف جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
یمن مین بہت سے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے نسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے
نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہے ق اَنَسٌ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم
ہین ف مصابیح مین انس سے روایت ہے کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپ کے بائین طرف صدیق اکبر تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا ابوبکر صدیق اکبر کو دیجیے حضرت نے اوس گنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہے کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب
۱۲۶۴ نیک عمدہ خو ہے ق اَنَسٌ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہے ف اسواسطے کہ گھوڑے سے جہاد مین مدد ہے بسبب قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے ق
۱۲۶۵ اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہے
اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتارا ہے ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین گچ لگی ہو تو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے
۱۲۶۶ ق حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ
لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے

الغرض اسی قسم کی ہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حُمّی یومی کہتے ہین ق انس و عمران بن حصین اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ ۱۲۷۷
بخاری اور مسلم مین انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتر ہی خ عمران بن حصین اَلْحَیَاءُ ۱۲۷۸
لَا یَأْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہین لاتی ف
یعنی حیا سے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ۱۲۷۹
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کامون سے بچتا ہے
جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ھ ابو موسی اَلْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ ۱۲۸۰
طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ مسلم مین ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دکوے
مالک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہے اوسمین داروغہ و خان سلامان بھی
شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دینے کے کمتا ہے وہ ثواب سے بے نصیب ہے اسواسطے کہ ناک تیوری چڑھاتا ہی اور اوسنے پاک کا
ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین ھ ابو ہریرۃ اَلْخَمْرُ مِنْ ہَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ ۱۲۸۱
وفی روایۃ الکرمۃ و النخلۃ وفی روایۃ الکرم و مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور سے
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظونکا ایک ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور سے بنتا ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انہین دو درختون سے ہوتی ہی سوا اسکے اور کسیکی شراب حرام نہین
ق ابن عمر اَلْخَیْرُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۱۲۸۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے
اور گھوڑے جہاد کے عمدہ سبب ہین تو حقیقت مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ ایمان دار
جہاد کی نیت پر گھوڑونکی پرورش سے غافل نہون ق ابو ہریرۃ اَلْخَیْلُ ثَلٰثَۃٌ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی ۱۲۸۳
رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَہَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا
اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِہَا ذٰلِکَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّہٗ انْقَطَعَ طِیَلُہَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ لَہٗ اٰثَارُہَا وَاَرْوَاثُہَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّہَا مَرَّتْ بِنَہْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ
وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَہَا کَانَ ذٰلِکَ حَسَنَاتٍ لَّہٗ فَہِیَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَہَا تَغَنِّیًا وَّتَعَفُّفًا
ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِہَا وَلَا ظُہُوْرِہَا فَہِیَ لِذٰلِکَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَہَا فَخْرًا وَّرِیَاءً وَّ
نِوَاءً لِاَہْلِ الْاِسْلَامِ فَہِیَ عَلٰی ذٰلِکَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسمون کے
واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ ہے
جسنے گھوڑونکو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وہ
اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہان تک کہ پہونچے تو جتنی گھاس کہ چرتی ہے اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر وہ لمبی
رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایکبار یا دوبار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکے ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وہ کسی دریا پہ

فضائل جہاد از صفحہ [illegible]

١٢٦٩ اترے سے سو جو کوئی تم میں سے جماعی ہووے تیمم ہی کر اسکو پانو اچھتا لگا اوس سے ہو سکے **ق** اَلتَّصْفِيْقُ
لِلنِّسَآءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دستک عورتون کو ہے اور سبحان اللہ
کہنا مردون کو ہے **ف** یعنی اگر امام نماز میں چوکے تو عورت دستک دیکر اسکو خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہے **ق** سَعْدُ بْنُ
١٢٧٠ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ **قَالَهُ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ
قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الْحَدِيْثَ بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تہائی مال میں وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا بڑی فرمایا کہ بڑی ہے حضرتؐ نے سعدؓ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا اپنی بیماری میں کہ میں اپنے
مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں سعدؓ نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں سعدؓ نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ف** حجۃ الوداع میں سعدؓ بیمار ہو گئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ
١٢٧١ اگے مفصل ہو چکا ہے معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہیں درست ہے **خ** اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری میں ابو رافعؓ سے جو آزاد غلام حضرتؐ کے تھے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمسایہ
زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنی جب جگہ بکے تو ہمسایہ کی بے اجازت دوسرا آدمی اسکو نہیں مول لے سکتا اسکو
١٢٧٢ حق شفعہ کہتے ہیں **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن میں اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے
١٢٧٣ اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور جھانجھ سے بھی یہی اخلل ہے کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہے **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ
اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون میں
ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسیطرح **ف** یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت
١٢٧٤ متصل ہے دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہیں تو بہشت متصل ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے **ق** جَابِرٌ اَلْحَرْبُ
خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر
موقوف نہیں فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے **شعر** کار راست کند عاقل کامل بسخن ٭ که بصد لشکر جرار میسر نشود ٭ لیکن بعد عہد و پیمان کے
١٢٧٥ فریب درست نہیں **خ** اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ
الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری میں ابو سعید بن معلیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو
مجھکو ملی **ف** قرآن میں خدا نے حضرتؐ کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن
عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہیں یعنی سکی نماز میں سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی
اور اوسکا نزول بھی دوبار ہوا مکے میں بھی اور مدینے میں اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن میں مفصل ہیں وہ تمام اس سورت میں
١٢٧٦ مجمل موجود ہیں **ق** عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تپ
دوزخ کی سخت گرمی ہے **ف** پوری روایت یون ہے کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہ علاج اوس
تپ کو خاص ہے جو دھوپ یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئے ہو یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے
بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے
متشابہ کا ایمان لاوے اوسپر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی امامون کی خیرخواہی یہ شرع کے موافق اونکی اطاعت
کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پہنچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بد کامون سے روکے اونکے واسطے
۱۲۸۸ چاہیے جو اپنے واسطے چاہتا ہی م ابو هريرة الذهب بالذهب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضة بالفضة
وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد واستزاد فهو ربوا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بیچے سونے سے وزن مین
برابر برابر یعنی ایک اوتنا دوسرا اور چاندی بیچے چاندی سے تول مین برابر برابر یعنی ایک اوتنی دوسری جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی
۱۲۸۹ بیاج ہی ق عمر الذهب بالورق ربوا الا هاء وهاء والبر بالبر ربوا الا هاء وهاء والشعير
بالشعير ربوا الا هاء وهاء والتمر بالتمر ربوا الا هاء وهاء وفي الورق بالورق ربوا الا هاء وهاء
والذهب بالذهب ربوا الا هاء وهاء بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج
ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے
بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی
مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ
ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون
برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے
چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلا ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے
۱۲۹۰ بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین خ انس الرؤيا الحسنة
من الرجل الصالح جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب
مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست او قسم علم نبوت سے ہوئی اور چھیالیسون حصے ہونے کی وجہ
۱۲۹۱ سابق مین گذری خ ابو سعيد الرؤيا الصالحة جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة بخاری مین
۱۲۹۲ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہے پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق ابو قتادة الحارث بن
ربعي الرؤيا من الله والحلم من الشيطان بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر
اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہے جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے
خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب
۱۲۹۳ کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ق عائشة الرؤيا

گذرے سو اونمین بھی پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات لکھی گئیں تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے گھوڑونکو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور بیگانے سوالسے مانگنے سے بچے
پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے
اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت ہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑونکو باندھا اترانے اور نمود کیلیے اور اہل اسلام کی بدخواہی
اور عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہے عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان
1284 نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہے ؎ حُذَيْفَةُ بْنُ
الْيَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهٗ نَارٌ مسلم مین
حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین
1285 اوسکی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے یعنی اوسکا نظر بندی کا کارخانہ ہے ؎ ابْنُ عُمَرَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ
ہے کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہوجانے کا
ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایماندار کو ہر ساعت موجود ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہان
تیسرے یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا
اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلاخوف عیش کرتا ہے جس طرح دنیا کو
پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
1286 گذرتی ہو بہشت کے برابر ہے ؎ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ وَفِيْ رِوَايَةِ
الْقُضَاعِيِّ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی
چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونو عبارت کا
ایک ہے ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہے اوسکے خلاف
مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کی آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر زن خوب
خوش سیرت پارسا ❊ کند مرد درویش را پادشاہ ❊ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی
1287 شعر زن بد در سرای مرد نکو ❊ ہمدرین عالمست دوزخ او ❊ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ
اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ
مسلم مین تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ کسکی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی خیرخواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اور اوسکے دین مین مجبوری نکرے عمل کو سیا خالص کرے

اوچپاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہے ف اس حدیث میں پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم میں پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح سے
1299 پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہے خ ابن عباس اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ
عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیزوں میں ہے سینگی کے کھچنے میں اور شہد کے پینے میں اور آگ کے داغنے میں اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح پچھلے باب میں ہو چکی ہے ہرچند اس حدیث میں داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا تو مطلب یہ کہ اگر اور
1300 دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہیں تو درست ہے خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ
وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوس میں ہے جس میں تقسیم نہیں ہوئی اور
جب بانٹ ہو کر حدیں پڑ گئیں اور راہیں جدا ہو گئیں تو شفعہ نہ رہا ف شفعہ دو قسم ہے شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہیں
اور ان میں سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اوسکو سوائے دوسرے شریک کے اور شخص نہیں لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر بیچے
تو اوسکے لینے میں اوسکے ہمسائے مقدم ہیں امام شافعی کے نزدیک شرکت میں تو شفعہ ہے اور ہمسایگی میں شفعہ نہیں اور یہی حدیث اونکی
دلیل ہے کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علیحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونوں
صورتوں میں ہے شرکت میں بھی اور ہمسایگی میں بھی تو حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہیں کہ ہمسایہ
1301 کا بھی شفعہ باقی نہ رہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی
تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تا اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوں اونکا زوال اور نقصان دیکھ کر
1302 ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے ف طب کا قاعدہ یہ ہے کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا
اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہے اس واسطے کہ گرم خشک ہے یا کہ بالخاصیۃ گرم اور
سرد دونوں قسم کی بیماریوں کو فائدہ کرتی ہو اس واسطے کہ علم طب میں ثابت ہے کہ بہت گرم چیزیں گرم بیماریوں کو فائدہ کرتی ہیں
اور سرد چیزیں سردی کو دور کرتی ہیں چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہے حالانکہ کاسنی سرد ہے اور اسی طرح
خوب کلاں تپ کو مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اوسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب میں اور بوعلی سینا نے قانون میں
لکھا ہے کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہے اور سوجن اور ہچکیوں اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہے اور سرکے کے ساتھ پھنسیوں کو مفید ہے اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہے اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع
کرتی ہے اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سردی کے درد کو دور کرے اور اگر
سرکے کے ساتھ اوس کا کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور کلونجی سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کر اوسکو ناک میں ڈالے تو ابتدائی نزلے
یعنی ہونے والے پانی کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مر جاتے ہیں اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض سنبھالی ہو جاوے اور شہد
اور گرم پانی کے ساتھ گردہ اور گردے کی پتھری کو گراوے اور بلغمی اور سودائی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہے کہتا ہی کہ جسنے مجکو جوڑا اوسکو خدا جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف
۱۲۹۴ یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہے جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہے اور جسنے اوسکو ناراض کیا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ ابو ھریرہ
اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّآرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے
جب کہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پئے اوسپر خرچ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے
خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعیؒ کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اوسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک جیسے
وہ چیز گروی ہے ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اونسے اصل قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہے
۱۲۹۵ ق ابو ھریرۃ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَحْسِبُهٗ
قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور
محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اوسکے برابر ہی جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابوہریرہؓ نے کہا مجھکو
گمان پڑتا ہی کہ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنیوالا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز چھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرے رکھے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کرے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور دائمی روزہ دار کے
برابر ثواب ہے اس حدیث سے محتاجون کی حاجت روائی کی فضیلت ثابت ہوئی ق ابو ھریرۃ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ
إِلٰى أَهْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے
پھر جب کوئی اوس طرف سے کہ جدھر گیا ہے اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہی کہ اوسمین سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہان نہ ٹھہرے کہ اوسمین گھر کی بے بندوبستی ہی اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ و جماعت نہ فوت ہو اور جو رو لڑکون
۱۲۹۶ کے حق نہ تلف ہون ق ابن عمر اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہے اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ایسی نحوست مراد نہین جیسا
جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہ مطلب دوسری
حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاصؓ نے روایت کیا ہے عورت کی نامبارکی یہ ہے کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور
۱۲۹۷ بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ برا ہو ق انس کَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ إِنَّهٗ أَرْوٰى
وَأَشْفٰى وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا بہت خوب ہے یعنی ایک سانس مین نہیں پیتا

معاف ہوجاتے ہیں اور جب گناہ میں حق العباد یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہے ق ۱۳۰۸
اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ أَمَامَكَ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے
ف یعنی روایت اسامہ سے یون ہے کہ حضرت حج میں عرفات سے چلے راہ میں حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مینے کہا کہ مغرب کا
وقت آگیا ہے نماز پڑھ لیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہے
تو اونٹ سے اتر کے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہے اگرچہ
اوس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا ق أَبُو هُرَيْرَةَ ۱۳۰۹
اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہوں سے پناہ ہے ف روزہ دار کا
جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچا رہتا ہے اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا ق أَبُو شُرَيْحٍ اَلضِّيَافَةُ ۱۳۱۰
ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ أَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم میں ابو شریح سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہیں اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہے اور مسلمان مرد کو حلال نہیں کہ
ٹھہر رہے اپنے بھائی کے پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ میں ڈالے مسلم میں اتنی روایت اور زیادہ ہے کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ
کیونکر اوسکو گناہ میں ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہر رہا اور اوسکے پاس کچھ نہو جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف
یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی
غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہے کہ ٹلتا نہیں میں کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سو ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر
کرے اور مہمان کو درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہیں خ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ۱۳۱۱
اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ بخاری میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا
کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق أَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ ۱۳۱۲
حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر میں وبا پڑی اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہیں اور مرجاوین
تو وے شہید ہیں اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی
لیکن امت محمدی میں شہادت کا سبب ہے م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم میں معمر بن عبد اللہ ۱۳۱۳
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر کمی بیشی ہوگی تو بیاج ہے م أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ ۱۳۱۴
اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ
أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا مسلم میں ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب ایک

بھاگ جاتے ہیں معلوم ہوا کہ شہر میں پیش ہیں شہر سے بھاگنا برا ہے یہاں تک صحیبون کی عقل نہ پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہیں
۱۳۰۳ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ق ابو ہریرۃ الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب
الہدم والشہید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہیں ایک وہ جو طاعون میں
مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچویں راہ خدا کا
شہید یعنی جو جہاد میں شہید ہو ف یعنی انکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جاوے
۱۳۰۴ ھ سعد بن ابی وقاص الشہر ھکذا وھکذا ثم نقص فی الثالثۃ اصبعا مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کر دی ف صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہیں نہ لکھ جانیں نہ حساب جانیں مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے
انگوٹھا بند کر لیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے ف
حضرت نے دونوں ہاتھ کی دسوں انگلیاں اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا مسلم
کی روایت میں انتیس ہیں اور بخاری کی روایت میں انتیس بھی ہیں اور تیس بھی ہیں شاید بعضے لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا
روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہو تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس دن کا ہو ھ ابو ہریرۃ
الشیخ شاب فی حب اثنین فی حب طول الحیوۃ وکثرۃ المال مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے دو چیز کی محبت میں بڑی عمر ہونے کی محبت میں اور مال زیادہ ہونے کی محبت میں ف یعنی پیری میں
عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے
زیادہ ہوتی ہے کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہے اور کثرت مال کی محبت
اسواسطے ہوتی ہے کہ پیری میں اولاد کے کام آئے اور مجکو خود پیری میں محتاجی نہو اس حدیث میں مذمت ہے طول عمر اور کثرت مال کی حرص کی
۱۳۰۶ ق انس الصبر عند الصدمۃ الاولی بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے
کے نزدیک ہے ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت اودھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جائیے تمپر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہیں پہچانتی تھی کسی نے اوس سے کہا یہ تو حضرت تھے تب تو وہ
گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میں نے آپکو نہیں پہچانا تھا یعنی اب میں آپکا حکم مانتی ہوں اور صبر کرتی ہوں
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے مصیبت صبر کا وقت ہے اور اوسی صبر کا شرع میں ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ مصیبت کو
۱۳۰۷ بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے ایمان ہو یا کافر تو اوس صبر کا کچھ اعتبار نہیں ھ ابو ہریرۃ الصلوات
الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینھن اذا اجتنب الکبائر مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا
اوتارتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دور کرتی ہیں اور کبیرہ گناہ توبہ سے

۱۳۲۱ ق جابر العمری لمن وهبت له بخاری او مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک
۱۳۲۲ ہی جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ملک کا ق ابو سعید الغسل یوم الجمعة واجب علی کل
محتلم وان یستن وان یمس طیباً ان وجد بخاری او مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا
ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل
واجب ہے لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہے اگرچہ بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور
خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حال آنکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہے
۱۳۲۳ اور نہایت بہتر ہی ق ابو هريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في اهل
الغنم بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین
اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ہی ف عرب مین حضرت کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین
اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے
۱۳۲۴ کی عادت کی ق ابو هريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف
الاباط بخاری او مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی کی پیدایشی چیزین پانچ ہین اول
ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے موچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان
جسمین کہ آدمیت ہے وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہے تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ
اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی دوسرے فائدہ بھی ہے ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین
زیادہ لذت ہوتی ہی ناف کے نیچے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور موچھون کے
کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹکے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور
نجاست جمع نہو اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی ہر چند سنت یہ ہے کہ ناف کے نیچے
کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہے اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا
بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدایشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول سر مین
مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی
۱۳۲۵ حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ عبد الله بن عمرو الكبائر الاشراك
بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس بخاری مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت
کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے جسکے کرنیوالے پر
قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا بیان ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ سترہ لکھے ہین سو چار گناہ
تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف میں ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہے اگر اوس پر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اگر اوس پر عمل نہ کیا ہر
آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام میں مشغول ہوتا ہے سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہے اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہے سو صفائی
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بچاتی ہے بُرے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہے یا نماز کے سبب سے قبر میں نور ہوگا اور
قیامت کی ظلمت میں نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہونچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب کسی نے اپنا مال
خدا کی راہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ اوسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہے نہیں تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب کسی نے مصیبت میں جزع فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جہالت کی
۱۳۱۵ تو روشنی ہوئی ق ابن عمر الظلم ظلمات یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت میں ظلم کے سبب ظالم کے آگے اندھیرے پر
۱۳۱۶ اندھیرا ہوگا ق ابن عباس العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہے ف امام شافعی کے نزدیک
۱۳۱۷ دی چیز کو پھیر لینا موجب اس حدیث کے درست نہیں اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے ھ معقل بن یسار العبادۃ فی الھرج
کھجرۃ الیّ مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون کے زمانے میں ایسا ہے جیسے میری
طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت و خون عالم میں رائج ہوا اور زمانے میں فساد پھیلا تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت کی طرف
ہجرت کرنے والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے اسواسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے ق ابو ھریرۃ العجماء جبار
۱۳۱۸ والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانور کے مارے کا بدلا نہیں
اور کنوان کھودنے میں اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہیں اور اگر کھان کھودنے میں مزدور مرے تو بدلا نہیں اور کافرون کے گڑے خزانے میں پانچوان
حصہ ہے بیت المال کا ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو روندے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر تاوان نہیں اور اگر
مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے میں اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض اوسکا نہیں ہے
۱۳۱۹ ق ابو ھریرۃ العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ بخاری
اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے درمیان کے گناہوں کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے
کوئی بدلا نہیں ف پاک حج وہ ہے جسمیں گناہ اور فسق اور لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہوں کو اس طرح کھو دیتا ہے کہ
۱۳۲۰ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے ق ابو ھریرۃ العمرٰی جائزۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کو
چیز دینا درست ہے ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسیکو دیوے اس طرح سے کہ یہ میں نے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر
اوسکا قبضہ ہو تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرنیکے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ میں اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا

بوفے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہی حرص کرتا اوس چیز پر جو کام کی ہے اور خدا سے
مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ
یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور جو اوسنے چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو
اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کمال یقین کے سبب سے دینی کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلاتا اور برے کام کے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ
اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان
دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اوسکا ضعیف پھر حضرت نے علاج ہی پہچنواپ دلائی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی
یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کام پر سرگرم رہے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر
نہ تھک بیٹھے کہ خالی ہاتھ رہجائیگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے
خالی نہین رہ سکتا اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص
جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہے کہ آدمی
1333 تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق پچھتا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی ق ابو ہریرۃ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہے جیسے عمارت
کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ملنے سے ہوتی ہی ویسے ہی
ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی ف جابر
1334 وَابْنُ عُمَرَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابر اور عبداللہ بن عمر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتری مین کھاتا ہی اور کافر سات انتریون مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی ضیافت
ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا پھر اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہوگیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی
1335 کہ جانورون کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی م ابو ہریرۃ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی ہدایت یون ہی کہ اسیواسطے خدا نے
1336 ظاہر باطن کی حیا کی باتون سے منع کیا یعنی بدکامون پر دلیر ہونا ایمان کا مقتضا ہے بیغیرتی ایمان کی شان نہین ق عائشۃ
الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهُ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہے
اور جو قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک قرآن پڑھنے کا اور دوسرا
ثواب رنج کشی کا ف یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اور احکام پر نہایت عمل کرے وہ ثواب مین
اون فرشتون کے ساتھ ہوگا جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین چلتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک دامن کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہے جسکا انجام فنا ہے اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہے جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے اسواسطے
۱۳۲۶ کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے ھ ابو ذر الکلب الاسود شیطان م مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے یعنی موذی ہے ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہے شکاری
۱۳۲۷ نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہے اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہے ق ابو ھریرۃ الکلمۃ الطیبۃ
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات مین داخل ہے ف
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھہ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلا دے یہ بھی خیرات مین داخل ہے یا اچھی بات سے
۱۳۲۸ مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کرے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سعید بن زید الکمأۃ من المن و
ماؤھا شفاء للعین بخاری اور مسلم مین ابو سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھمبی از قسم مَن ہے اور اوسکا پانی
آنکھہ کی شفا ہے ف یعنی جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت مین مَن اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسے ہی کھمبی
بھی بدون جوتنے بونے زمین سے جمتی ہے پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھہ کی دھند کاٹتا ہے چنانچہ یہی فائدہ بو علی سینا نے
قانون مین لکھا ہے خ ابو ھریرۃ الذی یخنق نفسہ یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی
النار بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپکو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپکو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپکو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مارےگا وہ
۱۳۳۰ اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہے ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہے م انس
المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ
منتظر اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن اٹھائے تاکا کرتا ہے یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہنچیگا لیکن اذان دینے والون
۱۳۳۱ کو سبب گردن بلندی کے کچھہ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابو ھریرۃ
المؤمن اخو المؤمن مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہے ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان
۱۳۳۲ دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہے جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہے م ابو ھریرۃ المؤمن
القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء
فعل فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوی ایماندار بہتر اور پیارا ہے خدا کے نزدیک

۱۳۲۹ [illegible]

مدینہ چھوڑنا نہین بہتر اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھہ نقصان نہین اوس سے افضل لوگون کو خدا وہان لا دیگا پہر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے
۱۳۴۰ رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے خ انس المدینۃ یأتیہا الدجال فیجد الملائکۃ یحرسونہا فلا یقربہا
الدجال ولا الطاعون ان شاء اللہ بخاری مین انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو فرشتون کو
۱۳۴۱ پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نآویگا اور انشاء اللہ وہان طاعون بہی نآویگی ق ابن مسعود المرء مع من
احب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھہ ہے جس سے محبت رکھتا ہے ف
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہے اونہنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ اور رسول کی محبت عمدہ سامان ہے یہ حدیث بشارت ہے اہل محبت کو م انس و ابو ہریرۃ المستبان
ما قالا فعلی البادی حتی یعتدی المظلوم مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے
والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہے جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نکرے ف یعنی اگر دو شخص آپس مین
ایک دوسرے کو گالی دیوین تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہے جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسی نے اول راہ نکالی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب
۱۳۴۳ دینا درست ہے بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غور کر جواب نہ دینے سے نہایت افضل ہے ق ابن عمر المسلم اخو المسلم
لا یظلمہ ولا یسلمہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہے نہ اوسکو بلا مین ڈالتا ہے ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اسکو
۱۳۴۴ بلا مین پڑنے دینا اور اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق البراء بن عازب المسلم اذا سئل فی
القبر یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جبکہ قبر مین سوال ہوتا ہے تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ سوائے
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کا رسول ہے سو یہی مطلب ہے خدا کے قول کا جو قرآن مین ہے کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات سے
ثابت رکھتا ہے ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہے کہ ایمان دارونکو ثابت بات سے خدا ثابت رکھتا ہے تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہے معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہے ق عبد اللہ بن عمرو المسلم
من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے
کہ جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان بچے رہین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھہ سے کسیکو ناحق مارے نہ چراوے
۱۳۴۶ ق عبد اللہ بن عمرو المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہے جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک
چھوڑ کر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت یہ ہے جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہے اور گناہ چھوڑنا

تو گیا رحمت نے خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نچاہیے اگر خوب واقف ہے تو سبحان اللہ کہ
١٣٣٧ فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہے **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ
يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا **ف** ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھے اس بات مین گناہ
تو نہین کہ اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تا کہ سوت جلے اور جھنجلاوے تب حضرت نے یہ حدیث
١٣٣٨ فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھہ اور باطن مین کچھہ **ق** عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ
مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى
غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دونون پہاڑون کے درمیان مین
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور جو اوس مین کوئی بدعت یا عیب نکالے نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوس پر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض اور امان مسلمانون کی ایک ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اوس پر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہے اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیر سے نسبت کرے تو اوس پر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل اور نہ فرض **ف** یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام کا ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگئی جو اوسکی امان کو توڑے اوس پر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپسمین ایک دوسرے کی مددگاری کا
عہد کیا تو انکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو
١٣٣٩ اور عداوت پیدا ہو **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا
اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ اونکے واسطے بہتر ہے اگر اونکو سمجھہ ہو
نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوس مین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی گرمی
بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث
یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور ارشاد کیا کہ مدینہ اونکو

حضرت نے فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب تارے مٹ جاوینگے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہے یعنی فساد اور بدعتین عالم
مین ظاہر ہونگی **ف** حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا نشان رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسے آئندہ بات کی خبر دی ویسا ہی ہوا
1352 **ق** ابن عمر اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہے پچھلی رات سے **ف** امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہے اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہے علی مرتضی سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ایوب سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر ہے مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو اپنے جاگنے پر
1353 اعتماد ہو **ق** عائشہ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کرنیکا
حق اوسی کا ہے جسنے آزاد کیا **ف** یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑکر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
1354 والا ہے **ھ** ابو ہریرہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر **ف** یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتھر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار
1355 بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **ق** ابو ہریرہ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْكَسْبِ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے
ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہے کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہے اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جانکر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری
1356 اور بیوپار کی برکت سچائی مین ہے **خ** ابن عباس اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
1357 کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے **ف** مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہے جبکہ مدعی کو گواہ نہین **ھ** ابو ہریرہ
اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے **ف**
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دل مین کچھ اور ارادہ
کرلیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے
1358 **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے پہلے ثا کی لفظ ہے **ھ** ابو ہریرہ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ

۱۳۴۷ باطنی ہجرت ہے ق عمرؓ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم
مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے قبر مین نوحہ کرنیسے ف نوحے سے میت پر عذاب اوس
صورت مین ہے کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے
۱۳۴۸ م جابرؓ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش
کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہے اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہونگے اور اگر قریش بگڑے
۱۳۴۹ تو سب بگڑینگے اسواسطے کہ معمول ہے کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ پسند کرتے ہین ق ابو ہریرةؓ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ
فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ
فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اونکا قریش کے مسلمانکا تابع ہے اور کافر اونکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہے جو اون لوگو نمین
کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اسمین نہ آجاوے
ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثل
دے کر جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدایشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور علیٰ نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین رکھتی اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ہین ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروقؓ اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب
مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت و امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہے اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اوسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے
۱۳۵۰ ق ابن عمرؓ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اونمین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف
یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین
۱۳۵۱ ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب م ابو موسیٰؓ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ
وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

١٣٦٤ عقبۃ بن عامر ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق فیأتی منہ بناقتین
کوماوین فی غیر اثم ولا قطیعۃ رحم فقلنا کلنا یا رسول اللہ یحب ذلک قال افلا یغدو احدکم
الی المسجد فیعلم او یقرأ آیتین من کتاب اللہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر من ثلث و
اربع خیر من اربع ومن اعدادھن من الابل مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم
مین ایسا ہو کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ
اور بے قطع برادری کی یعنی نہ چوری اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات
کو چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہے کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اوسکے
حق مین بہتر ہے دو اونٹیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹیون سے اور اسی طرح آیتون
کا شمار اونٹیون کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے
دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا حاصل
مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے
١٣٦٥ اور دنیا کا فانی **م** جابر ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم یعنی جدیا اسک میتا فتناولہ فاخذ باذنہ
فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان
عیبا فیہ انہ اسک فکیف وھو میت فقال واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہے کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درہم کے بدلے ملے
پھر اوسکا حضرتؐ نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرتؐ نے فرمایا کیا
چاہتے ہو کہ یہ ہمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان بہت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر
ناچیز نہو کہ اوسمین جان نہین پھر حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل ہے جو اسے **ف** یعنی اگر تم
مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے
١٣٦٦ **م** ابوھریرۃ ایکم یذکر حین طلع القمر وھو مثل شق جفنۃ **قال لہ** لما تذاکروا لیلۃ
القدر عندہ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہے وہ وقت جبکہ چاند نکلا تھا
جیسے کٹھرے کا کنارہ یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جبکہ اصحاب آپسمین حضرتؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی
ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب یہ کہ ستائیسوین رات مراد ہے چنانچہ ان دنون مین چاند کو دیکھو
١٣٦٧ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ایُّ ہے **خ** انس ایّ رجل عبد اللہ فیکم یعنی عبد اللہ
بن سلام **قال لہ** للیھود بعد اسلامہ فقالوا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن
سیدنا قال ارأیتم ان اسلم عبد اللہ قالوا اعاذہ اللہ من ذلک فخرج عبد اللہ فقال
اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ فقالوا شرنا وابن شرنا وانتقصوہ

بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگائی ہو
وے ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو **ف** حضرتؐ نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھ کے
جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین **ق** ابو ھریرۃ اَیُّمَا امْرِئٍ
۱۳۵۹ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑا دیگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
۱۳۶۰ **ھ** جریر اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَيُرْوٰى اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ
مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہے کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونکی طرف نہ پلٹ آوے **ف** اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا
۱۳۶۱ اور اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا **ھ** ابو ھریرۃ اَیُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا
فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہے اور جس بستی والون نے خدا اور
اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہے پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہے فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا
سب مال ہے بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین ہمین غازیون کا حصہ مقرر نہین اگر اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے
حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا
اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین **خ** عُمَرُ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمرؓ
فاروق سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروقؓ
نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہے حضرتؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہے عمر فاروقؓ
نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہے
۱۳۶۲ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّکُمْ ہے **خ** ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ
مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ
وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہے جسکے نزدیک اپنے
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا
مال زیادہ پیارا ہو حضرتؐ نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہے جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اوسکے وارث کا
مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی ہے جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جانکے بند کر رکھتی ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑاوینگے اوسکے کچھ کام نہ آیا

تحقیق الاجتہاد ... مسائل الاقتدار ۱۳۶۲

کہا بھلا فرمایئے تو اگر میرے بھائی میں سچ مچ وہی بات ہو جو میں نے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی میں فی الحقیقت وہی ہے
جو تونے کہا تبھی تو تونے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہیں جو تونے کہی پھر تو تونے اوسپر بہتان باندھا ف
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اوسکا نام بہتان ہے خلاصہ مطلب کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول و فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان
سے کرے خواہ اشارے سے کہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہے اور نقص
۱۲۷۱ لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا لنگڑا تو درست ہے ھ أبو هريرة أتدرون ما هذا قلنا الله ورسوله
أعلم قال هذا حجر رمي به في النار منذ سبعين خريفا فهو يهوي في النار
الآن حين انتهى إلى قعرها قال ك لما سمع وجبة مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ میں ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ میں اب تک اوترا جاتا تھا یہاں تک کہ اوسکی تہ میں پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا ف
۱۲۷۲ [illegible] ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے ھ أبو هريرة أتدرون من المفلس قالوا المفلس
فينا من لا درهم له ولا متاع قال إن المفلس من أمتي من يأتي يوم القيمة بصلوة وصيام
وزكوة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا وأكل مال هذا وسفك دم هذا و
ضرب هذا فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته فإن فنيت حسناته قبل
أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم يطرح في النار مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے اصحاب نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اوے حال آنکہ اوسکو گالی دی اور
اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اوسکا مال کھا گیا اور اوسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکے نیکیوں سے اس مظلوم کو دلوایا جاویگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونے کے قبل اوسکی نیکیاں ہو چکینگی تو اون مظلوموں کے گناہ لیے جاوینگے سو اوس
ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیاں حق العباد کے بدلے
جاوینگی اور اگر نیکیاں کم ہوئیں اور لوگوں کے حق زیادہ رہے تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں چھین گئیں
اور لوگوں کے گناہ گردن پر پڑ گئے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو اس حدیث میں
۱۲۷۳ یہ اشارہ ہے کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے خ عمر أتدري
من السائل قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه جبريل أتاكم ليعلمكم دينكم بخاری میں
عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلا دے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب

فَقَالَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیسا شخص ہے تم مین
عبداللہ بن سلام یہ حضرت نے مدینے کے یہودیوں سے کہا عبداللہ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہودیوں نے کہا وہ ہمارا افضل ہے اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبداللہ مسلمان ہو جاوے یہودیوں نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ تو یہودیوں نے
کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہے اور برے کا بیٹا اور اوسکو نہایت گھٹایا تو عبداللہ ابن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ
ف عبداللہ بن سلام مدینے کے یہودیوں کے بڑے عالم تھے جب وے مسلمان ہوئے ہے تو حضرت سے کہا یا رسول اللہ قوم یہود بڑے
مفتری ہین تیرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبداللہ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا
اول وے لوگون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسیوقت بدل گیے یہی حال ہے اہل باطل کا کہ اپنے موافق
١٣٦٨ کی تعریف کرتے ہین اور جبکہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فوراً اوسپر طعن و تشنیع کرنے لگتے ہین ھ ابْنُ عَبَّاسٍ اَيُّ وَادٍ
هٰذَا قَالُوا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مُوسٰى هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُوَارٌ اِلَى اللّٰهِ
بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّي
اَنْظُرُ اِلٰى يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ
وَهُوَ يُلَبِّي مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہے اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہے
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون موسٰی کو کہ اوترا ہے ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہے خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنے
حاضر ہون میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت گئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کونسا ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہے
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متّی کو سرخ اونٹنی گٹھیلی ہوئی پر یونس پر پشمینہ کا جبہ ہے اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہے اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہے ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع کے سال کے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا انکی روحونکو
١٣٦٩ واقعی دیکھا فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر استفہام کا ہمزہ ہے ق مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا
اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہے ف صحیح مسلم مین عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہے اور موذن اقامت کہتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین
١٣٧٠ پڑھنا چاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالک ہے اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہے ھ اَبُو هُرَيْرَةَ
اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ
فِي اَخِي مَا اَقُولُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ
بَهَتَّهُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ غیبت کیا چیز ہے اصحاب نے کہا خدا اور اوسکا
رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہے لوگون نے

فيه الاخبار عن صفات الانذار

[illegible] میں [illegible] حضرت نے فرمایا کیا تم ان کتابوں کی طرح علم [illegible]
[illegible] حضرت عمر کو [illegible] جب [illegible] حضرت کے [illegible]
[illegible] ان [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] غیب [illegible] یعنی [illegible] خیالات
اور [illegible] کے [illegible] ہے کہ حضرت پر [illegible] نہیں [illegible]
1377 [illegible] ہو گیا [illegible] خرج ام سلمة اتریدین ان تدخلی الشیطان بیتا
اخرجه الله منه قاله ۲ مرار وجاءت تسعد ام سلمة علی البکاء علی ابی سلمة بخاری میں ام سلمہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہے حضرت نے اوسکو تین بار یہ
ابی سلمہ کی موت پر ام سلمہ کو رونے آئی ف حضرت ام سلمہ پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں تھیں جب وہ مر گئے تب کوئی عورت نوحہ کو آئی
آئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا اب تو رونے پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر میں داخل کرے
1378 اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت میں صبر چاہئے نہ کہ ایسے مجالس عن عائشة
اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک قاله ۲ مرار
لرفاعة القرظی وقد طلقها ثلثا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے
کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر پلٹ جاوے نہیں درست ہے جب تک کہ اوس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون
صحبت کئے اول خاوند سے نکاح نہیں درست ہے یہ حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو میں نے اوسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہے تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
بعد اول خاوند سے نکاح نہیں درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
1379 عن البراء بن عازب اتعجبون من لین هذه لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنة خیر منها
قاله [illegible] بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی کپڑے کی نرمی سے البتہ
بہشت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور نرم ہیں ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا تھا
تو صحابہ کو اوسکی نرمی سے تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کی نفیس اسباب اس لائق نہیں کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی نعمتیں طلب کے واسطے کیونکہ بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے بہتر ہے تو [illegible] کیسی عمدہ ہوگی
1380 عن ابی بکرة ارأیتم ان کان اسلم وغفار ومزینة وجهینة خیرا من بنی تمیم وبنی
عامر [illegible] خابوا وخسروا قال نعم قال والذی نفسی بیده انهم
لخیر منهم قاله للاقرع بن حابس حین قال انما بایعک سراق الحجیج من اسلم
وغفار ومزینة وجهینة بخاری اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا بھلا بتلاؤ اگر قوم اسلم اور قوم
غفار اور قوم مزینہ و جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم [illegible] سے [illegible] کی قوم سے [illegible]

۱۳۷۴ اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا ق ابن مسعود اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قلنا نعم
قال ترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس محمد بيده اني
لارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة وذلك ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة وما انتم
في اهل الشرك الا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود او كالشعرة السوداء في جلد
الثور الاحمر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم
بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کی تہائی ہو ہمنے کہا
ہان حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین
آدھے ہوگے اور اسکا سبب یہ ہے کہ بہشت مین سوا مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے
ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی
ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الہی
۱۳۷۵ کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو ق عمر اتدرون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا
لا والله فقال الله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها قاله حين رأى امرأة من
السبي تسعى اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالزقته ببطنها فارضعته بخاری اور
مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہے اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا
قسم ہے خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہے اس عورت کے رحم سے اپنے
بیٹے پر یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑتی جاتی ہے جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا
پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہے وسعت رحمت الہی کا اس
۱۳۷۶ حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہے ھ ابو هريرة اتريدون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب
من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير قاله
لما نزلت لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم
به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد
انزلت عليك هذه الاية ولا نطيقها مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو
جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا اے رب
ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب سورہ بقرہ کے اخیر مین
یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہے یا اوسکو چھپاؤ اوسکا
حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہم اول اون کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور
خیرات کے اور اب ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

لو كان على امك دين اكنت قاضيته قالت نعم قال فصومي عن امك بخاري
و مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اوسکو ادا کرتی بھلا اوسکے اوپر
سے ادا ہو جاتا ہے عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہو جاتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی ماں کی طرف سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ
یا رسول اللہ میری ماں مر گئی اور اوسپر قرض روزے کا تھا اگر میں روزے رکھوں تو اوسکی طرف سے ادا ہو جاوینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور
سمجھایا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہے وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے اسحق کا اور باقی
امام کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ادا نہ ہوگا بلکہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث میں صاف آیا ہے کہ جو
مر جاوے اور اوسپر روزے ہوں تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری حدیث ہے کہ زندگی میں کسیکے بدلے روزہ رکھنا
١٣٨٥ تو درست نہیں اسی طرح بعد موت کے بھی ق ابو هريرة ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل
يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات
الخمس يمحو الله بهن الخطايا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم میں کسیکے دروازے پر
ندی ہو کہ اوسمیں ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ
یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہوں کو مٹا دیتا ہے ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے
بدن پر میل نہیں رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہیں رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہیں چھوٹتا بدن کا ملنا اور مانجھنا
بھی شرط ہے اسی طرح نماز میں بھی خضوع دل اور اپنے رب کے رو برو گڑگڑانا ضرور چاہیے تا کہ گناہوں کا میل اوس سے چھوٹے ق
جابر اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما وفي رواية قم فاركع ركعتين وتجوز فيهما
قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد على المنبر فقعد سليك
قبل ان يصلي بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتیں پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے
کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور اونکو پڑھ لے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اٹھ اور دو رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر یعنی
ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھ گیا بدون تحیۃ المسجد
پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور
امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہیں درست اسواسطے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھے تو
١٣٨٦ نماز اور کلام نہیں چاہیے ق ابو هريرة اصدق ذو اليدين بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کیا ذو الیدین سچ کہتا ہے ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام
پھیر کے اوٹھ کھڑے ہوئے جو جماعت میں صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت میں ایک شخص تھا خرباق نام
اوسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرت
نے فرمایا کچھ بھی کم نہیں نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا ہوں اوسنے کہا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہیں
تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کے یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہے اصحاب نے کہا کہ ہاں پھر حضرت نے

نقصان اور ٹوٹا ہے اقرع نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ وے تو بہتر ہین
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان تو قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے بعد حضرتؐ کے اقرع بن حابس کے خلیفہ کی آئی حضرت سے یون کہا تھا
کہ تمہارے تو حاجیون کے چوٹون نے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم قدرت تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور بنی اسد
اور غطفان کی قوم معزز لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے سے بعد حضرت
حضرتؐ پہ اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک بہتر
وہی ہے جو دین مین پہلے آگیا گو وہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دین کے کچھ حقیقت نہین رکھتی شعر بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
١٣٨١ جامی کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست ق أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيهِ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتا تو کہ اگر خدا پکنے سے پھل کو روکے تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ باب مین بیع کا حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
١٣٨٢ پھر جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا ق أَبُو أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ
تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا
بتلا تو جب کہ تو نے اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہے یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا سو تحقیق اللہ نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا ف
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھے حد مار حضرتؐ نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہے پھر حضرت نماز
مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے حد مار تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہے اسی واسطے حضرتؐ نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ یہ کام کا شخص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کمال کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور حد دیتے ق
١٣٨٣ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ
أَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو
سو اوس سے سال تو یون ہی نہ رہے [illegible] برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہے کوئی نہ باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمرؓ نے
روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین جماعت عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے جتا دیا کہ میرے بعد
بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
١٣٨٤ سو اس حدیث سے دعوی اوسکا غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سب مر گئے تھے ق ابن عباس أَرَأَيْتَ

مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيْءُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ
النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو
دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہی اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے
ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہیگا درحقیقت وہ آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ه ابو ذرؓ اَلَا
۱۳۹۳ اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین ابوذرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک
۱۳۹۴ سبحان اللہ وبحمدہ ہی یہ حضرتؐ نے ابو ذرؓ سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَهٗ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهَا حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے
خدمتگار سے بہتر ہی سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ
سے فرمایا جب اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی ف پوری روایت یون ہے کہ حضرت فاطمہ حضرتؐ کے پاس گئین
چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اونکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرتؐ پاس لونڈی غلام آگئے ہین اوس وقت
حضرتؐ سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرتؐ تشریف لائے حضرت عائشہؓ نے یہ پیغام پونہچایا اوس وقت
حضرتؐ اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرتؐ کو دیکھا اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرتؐ نے فرمایا
کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرتؐ سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین [illegible]
حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو
شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی رفع ہو ه سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
۱۳۹۵ بِاَشَدِّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جنمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین
جو پیٹھ پھیر کے چلے یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین اوسی سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک بیمار کو
پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب
۱۳۹۶ حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ
كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ
بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہین لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان
مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہی ف یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہے
اور دوزخ بد خلق متکبر پیٹ پرور مغرور دولت والون کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے

اور حدیث [illegible] سے معلوم ہوا کہ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کلام [illegible] [illegible] [illegible] کلام [illegible]
[illegible] منسوخ ہو گیا [illegible]
کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا [illegible] جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت
نے [illegible] سلام جیسے [illegible] کلام [illegible] کے بعد [illegible]
تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے [illegible] کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کلام [illegible]
1388 تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا أَدْرِي بِأَيِّ
ذٰلِكَ بَدَأَ قَالَهُ لَهُ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا
تجھکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا
کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں میں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن
عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جووں سے تکلیف ہو تو بالوں کو منڈا دے اور یہ کفارہ
1389 دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے م أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ
خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر میں جاوے
تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قد والی موٹی گھر میں پاوے ہم نے کہا ہان حضرت نے فرمایا جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے سو وہ اس کے
حق میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں بڑی قد والی موٹیوں سے خ م أَبُوْ سَعِيْدٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ
فِيْ لَيْلَةٍ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات میں پڑھے
ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کون پڑھ سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے
1390 یعنی اس کا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے م سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ
حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ
فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيْئَةٍ مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے
ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے واسطے ہزار
نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس کے گرائے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے
سے ہزار نیکیاں اس واسطے ہوئیں کہ مومن کے ذمے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دس چند ہزار ہوا

فصل

1391 اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جن کے شروع میں الف ہے ق [illegible]

ثلاث آیات کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے [illegible]

بیان ثواب سبحان اللہ [illegible]

تب حضرت نے یہ صفت فرمائی اس حیثیت سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ
١٤٠١ خ ابو بکرۃ الا انبئکم باکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین
وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشھادۃ الزور الا وقول الزور وشھادۃ الزور
الا وقول الزور وشھادۃ الزور فما زال یقولھا حتی قلت لا یسکت بخاری میں ابو بکرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون میں جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک
مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات
اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت یہی بات کہتے رہے
١٤٠٢ یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے ھ ابن مسعود الا انبئکم ما العضۃ ھی النمیمۃ القالۃ
بین الناس مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہان میں بتلاتا ہون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے
١٤٠٣ جو کثرت گفتگو سے لوگون میں پھیلا ڈالے ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما
ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لھم رحم ابلھا ببلالھا بخاری اور مسلم میں
عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار
خدا ہے اور مسلمانون میں جو نیک ہے اور بخاری میں اتنی روایت زیادہ کی ہے مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہے میں اسکو تر رکھونگا
یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون
شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہے کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہے اسکو غلطی پر حوالہ
١٤٠٤ کرنا بہتر ہے اور صالح المؤمنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیق اور فاروق یا علی مراد ہین واللہ اعلم ق ابو مسعود عقبۃ
بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ھھنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند
اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم میں ابو مسعود سے
جنکا عقبہ بن عمرو نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہے اور سختی اور سنگدلی ان لوگون کی ہے جو اون
میں جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پونچھون کی جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر میں
ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب
کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ اسلام کی محبت […]
شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہے اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونون سینگ اسمین لگا دیتا ہے کہ کافرونکا
١٤٠٥ سجدہ اسی کی طرف واقع ہو ھ عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ
الرمی قالہ علی المنبر لما قرأ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ مسلم میں عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یہ حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ ان کے
لیے قوت تیار کرو جتنا تم سے ہو سکے ف قرآن میں قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی تیر اندازی مراد

۱۳۹۷ اور بہشت کی ہوا نہ سونگھے اور دوزخ سے نہ بچے ع زَیْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسْئَلَهَا مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ن
مین تبلاؤن بہتر گواہ کو بہتر گواہ وہ ہی جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوی ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اوس صورت
مین افضل ہی جب اوسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اوسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت
معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اوسکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہی کہ میرے بعد وہ لوگ
۱۳۹۸ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ع اَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ
عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو واقد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ن مین خبر دیتا ہون تینون شخص کی سو اونمین ایک نے تو خدا کی طرف
رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو منہ موڑا
تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کے
پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سنکے آئے سو اون مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا
وہان بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا بجا
کرنے کو سو خدا نے اوسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور رہا
لیکن مجلس مین شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا
کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہے اور وہان سے جا کر
۱۳۹۹ چلے آنا گناہ ہی ع اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز
جسکے سبب سے خدا گناہونکو مٹاوے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ تو ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو
کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمد و رفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد حقیقت مین
یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اوسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا
لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی
سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد مین یعنی نماز
۱۴۰۰ کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ع عَائِشَةَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ
مِمَّنْ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يَعْنِيْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ن
مین نہ شرماؤن اوس سے کہ فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے
صدیق اور فاروق کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

حضرت اونکی عیادت کیواسطے گیے تو حضرت کیساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پہنچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہے تو حضرت روئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے مگر زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کرنا غضب الہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہے خ
۱۴۰۹ ابی ھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون
مذمما وانا محمد بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو تعجب نہین آتا کیونکر حق تعالے میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیر تا ہے وے گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف
محمد کے معنی سراہا نہایت تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنی اوتارا برائی ہوا لا اسو قریش عداوت کے سبب حضرت کو بجائے محمد کے مذمم کہتے تھے اور برا کہتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کیونکہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
میرا نام تو حقیقت مین محمد ہے م حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم
۱۴۱۰ القیمۃ قالھا ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد نہین
جو ہمکو قوم کفار کی خبر لا دیوے تو خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو ہلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرات نہوئی پھر حضرت نے مجسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھ اور اونکی خبر لا تو
مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ چپکے خبر لا وہان کسیکو نچھیڑ جب مین
حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پہنچا تو مینے ابوسفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہے مینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو مارون لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین روک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پہنچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین جو سویا کہ صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی
۱۴۱۱ تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی م جابر الا لا یبیتن
رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار رہو
کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نرہے جو کہ اوسکی نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کنواری عورت
۱۴۱۲ پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہے کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا خ ابن عمر الا
من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھایا چاہے تو سوائے خدا کے کسیکی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
۱۴۱۳ سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سبکا مالک ہے مخلوق کی قسم کھانا درست نہین م جندب بن

فضیلت حذیفہ بن الیمان

تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ وہ کام ہتیار ہی جان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی
١٤٠٦ اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی ف المسور بن مخرمۃ قال ان بنی ہشام بن المغیرۃ استاذنونی
ان ینکحوا ابنتہم علی بن ابی طالب فلا اذن لہم ثم لا اذن لہم ثم لا اذن لہم الا ان یحب ابن
ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما ارابہا ویوذینی
ما اذاہا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت
مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کر دیوین سو مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین انکو اجازت نہین دیتا پھر بھی انکو
اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک
ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی نے ابوجہل بن
ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہرا نے حضرت سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہے کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے
غصہ نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرت اوٹھے او خطبہ پڑھا او یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح
موقوف کر دیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت صاحب شریعت تھے
حضرت کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فاطمۃ الا
ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ قالہما بخاری اور مسلم مین فاطمہ
زہرا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار بنے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہووے یہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے
پاس تھین کہ فاطمہ زہرا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو
فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وے ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ زہرا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کر سکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی تمکو قسم
دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ زہرا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی
تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دو بار دور کیا مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی مجھسے آ ملیگی تو
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون
١٤٠٨ کی عورتون کی سردار ہو اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی ق ابن عمر الا تسمعون ان اللہ
لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا او یرحم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا و لیکن
عذاب تو اوسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ تونے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیاد سے کم کر دیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا **ف** کفر کے زمانہ مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی ساتھ ہاتھ کم کر دیا حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے

۱۴۱۸ **ق** اَبُوْ بَكْرٍ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قَالَهٗ لَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرت نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینے کی طرف **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرت جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ نہ کرنا چاہیے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر افلا ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی استون کے مرتبے پا جاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور نہو کوئی تمسے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسے تمنے کیا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کیا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۴۲۰ **ق** عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا قَالَهٗ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہون یہ حضرت نے فرمایا جبکہ حضرت سے لوگون نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ اللہ نے آپکی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی ہی **ف** حضرت نے شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کسواسطے اتنی مشقت اور تکلیف اوٹھاتے ہین آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ بخشانے کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکر گزاری چاہیے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر بکتے ہین کہ جب آدمی کامل ہو گیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے انکا غلط ہونا معلوم ہوا

عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا
تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاو سو تم قبرون کو مسجدین نبناؤ مین تمکو
اس سے منع کرتا ہون **ف** قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اہل شرک عالم مین
اسی طرح سے رایج ہوا اسواسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

بیان ممانعت سجدہ قبور

1414 **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الم ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ
وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ
وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوٰى فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ
عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کیا تجکو خبر نہین ہوئی کہ تو
روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہے یعنی
حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھہ اور کبھی نرکھہ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ
رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اوس دن کے سوا نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون
کریگا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان **ف** عبد اللہ بن عمروؓ اس حدیث کے راوی
نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے تھے جو روسے خبر نہوتے ایک روز عمرو بن العاص عبد اللہ کے باپ گھر مین
آئے تو بہو کو دیکھا کہ ویسے ہی میلے کپڑے پہنے ہے اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین
مشغول رہتا ہی تب اونکے باپ نے عبد اللہ کی شکایت حضرتؐ سے کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور
اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط ہو کہ اوروں کے حقوق ضائع
1415 ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوترین اونکے برابر کبھی نہین
دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس **ف** لبید بن عاصم یہود نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ
گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرتؐ کو صحت
حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین
1416 **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ
نَفْسَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھہ اوپر کی طرف کھلی
رہجاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرتؐ نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی **ف**
1417 یعنی جان کے ساتھہ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہے آنکھہ کے کھلے رہنے کا **ق** عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ

بیان اعتدال در عبادت

صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَاْتِي اَحَدُنَا
شَهْوَتَهٗ وَيَكُونُ لَهٗ فِيهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ
اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ وَقَالَ لِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ
اَهْلُ الدُّثُورِ بِالْاُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ
اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اللہ نے تمکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایک بار لا الٰہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور بری کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمہارے جماع کرنے مین صدقہ ہی اصحاب نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی
کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسیطرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی طاعت پر کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ
کرتے ہین ف یعنی صحابی نے اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیر کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسوقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جانکر کرے نیک اولاد
1426 کی اوس سے امید رکھے ھ اَبِي سَعِيدٍ اَوْ كَمَا اِنْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا
لَهٗ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جہاد مین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورؤں کیطرف
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو مین اسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگونمین عبرت ہوجاوے ف بعضے لوگ جماع کے
شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک ہوئے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی
کہ جب ماعز نے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ اکثر
1427 جماع مین مشغول رہتا ہی ف اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ قَالَهٗ لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین یہ
حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا ف یعنی اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین
1428 اکثر لوگون کی نماز نہو کسواسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے نہین ہوتے ھ عَائِشَةُ اَوْ مَا شَعَرْتِ

[illegible] 1426

١٤٢١ کہ یہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو ص عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ
اَبِي طَالِبٍ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ يَشْكُو اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهُ
وَتُدْئِبُهُ قَالَهُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَاِذَا فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ حَرَّ جَرَّ
وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس
جانور یعنی اونٹ کے مقدمے مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین دیا ہے سو البتہ وہ اونٹ تیرے گلہ کرتا ہے کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہے اور ہمیشہ
اوس سے محنت لیتا ہے حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے
حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے ف جب اونٹ رویا تو حضرت نے مہر کے ہاتھ سے دست مبارک پھیرا
اور پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے
١٤٢٢ معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ق اَنَسٌ اَفَلَا تَخْرُجُونَ
مَعَ رَاعِينَا فِي اِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا قَالَهُ لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹون مین تو پاؤ گے پیشاب اور دودھ
یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے مین بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ
چراگاہ پر مدینے سے باہر تھے اونکو وہان چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹون کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانیوالے کو مار کر اونٹونکو ہانک لے
گئے پھر حضرت پاس پکڑ کر آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پاؤن کٹوائے اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اونکو میدان مین ڈال دیا کہ پیاس سے مرے
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور واو ہے ق اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ
فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے
اوسکو دنیا مین اوسکے دونون پاؤن پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے مونہہ کے بھل چلاوے ف
ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہے کہ قیامت مین کافر مونہہ کے بھل چلینگے یہ کسطرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے یہ حدیث
١٤٢٤ فرمائی یعنی جسنے پاؤن مین چلنے کی طاقت دی ہے وہ مونہہ مین بھی دے سکتا ہے یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین ق اَنَسٌ
اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوا اِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ
وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ اَوْ تَطْعَمَهُ
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہین دیتا کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ
مین خدا کا رسول ہون مراد اس سے مالک بن دخشم ہے اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہین یعنی وہ منافق ہے
حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی گواہی دیکر پھر دوزخ مین پہنچے یا یون فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھاوے
ف حضرت کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اوسکے دل مین اسکا اعتقاد نہ ہوگا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا ہمکو اوسکی
١٤٢٥ تفتیش کچھ ضرور نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے ص اَبُو ذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ

شکایت کردن شتر بحضور آن حضرت

فی کبیر اما احدھما فکان یمشی بالنمیمۃ واما الاخر فکان لا یستتر من بولہ ویروی لا یستنزہ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر دونون پہ عذاب ہوتا ہی اور وہ کسی
مشکل کام مین عذاب نہین ہوتا اون دو مین سے ایک چغلی کے واسطے آمد و رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا
اور دوسری روایت یون ہی کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کہجور کی چیر کر دونو
قبرون پہ گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اوسکی برکت سے اونکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ
حدیث فرمائی یعنی چغلی خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ مین کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث
۱۴۳۳ مین آیا ہی کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہی **ص** ابو سعید اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم
ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ یباھی بکم الملائکۃ **قالہ** حین خرج علی حلقۃ
من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا
للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذاک
مسلم مین ابی سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل
آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ اللہ خدا تمہارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب
کی مجلس پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین
کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہم پر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہی کہ تمکو اسکے سوا اور کسی
کام نے تو نہین بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہی کہ
کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تا کہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے
اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ اصحاب کو رنج ہو اور یہ جو فرمایا کہ
ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہی یعنی اونکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہی یا جو کہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین پھنسا
۱۴۳۴ ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **ق** سعد بن ابی وقاص اما
ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی **قالہ** لعلی رضی اللہ
عنہ عند خروجہ الی غزوۃ تبوک بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین حضرت نے
علی مرتضیٰ سے یہ فرمایا جبکہ جنگ تبوک کو چلتے وقت **ف** منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیجاتے ذلیل
جانکر گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کو دلاسے کے واسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب
۱۴۳۵ مین مفصل ہو چکا **ص** عمرو بن العاص اما علمت ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ وان الھجرۃ
تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ **قالہ** لہ حین قبض یدہ عن البیعۃ
فقال ما لک یا عمرو فقال اردت ان اشترط فقال تشترط ماذا قال ان یغفر لی مسلم مین

فضیلت ذاکرین

اِنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ
مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اُحِلُّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کیا تو سمجھا کہ مینے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہین یعنی اوسپر عمل نہین کرتے یہان تک تو صرف مسلم کی روایت
ہی اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھہ ہانک لاتا
یہان تک کہ مکے مین مول لیتا تو مین بھی احرام اوتارتا جیسا لوگون نے اوتارا **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا
اور قربانی ساتھہ لی جب مکے مین پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھہ قربانی نہو وہ اپنا احرام اوتار ڈالے پھر حج کے موسم مین احرام باندھے تو اصحاب کو احرام کا اوتارنا دشوار معلوم ہوا
اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھہ لانے سے مجبور ہو گیا اگر یہ حال جانتا تو مکے مین قربانی خریدتا جیسے لوگون نے احرام اوتارا مین بھی
اوتارتا **فصل** سو فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر آئی ہی **ق** جَابِرٌ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ ۱۱۰۱
الْكَيْسَ **قاله** لَمَّا نکاح بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنے والا ہے
تو جب اپنے گھر مین آیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مین تازہ نکاح کرکے
جہاد مین حضرت کے ساتھہ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے مینے کہا ہان
حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہی فقط اور یہی منظور مرکضا اور تو سفر سے آتا ہے
کثرت سے جماع نکرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نکیجیو **ق** مَيْمُوْنَةُ
بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ **قاله** لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ
وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے
ماموون کو دیتی تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ سے فرمایا جب کہ اونھون نے ایک لونڈی آزاد کی **ف**
حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھین اونھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو جب حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادری کی سلوک آزاد کرنے سے زیادہ تر ہی **ھ** اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ
تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْئَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا **قاله** غَدَاةَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بَعْدَ
مَا صَلَّى الْفَجْرَ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ سو رہنا تو یون ہی کہ نیند مین کچھہ تقصیر نہین تقصیر تو
اوس شخص پر ہی جو نماز نہ پڑھے یہان تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکی نماز قضا ہو جاوے
تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی یون نکرے کہ جس وقت آج کی قضا پڑھے
کل کی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ جیسے شاید وقت بدل گیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا
کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سو گئے اور چند اصحاب کو جگہ کیدار مقرر کیا کہ نماز کے
وقت جگا دیوین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھکے قضا نماز پڑھی
اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ ۱۴۳۲

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ اے ابوطالب اپنے باپ دادا کا دین مت چھوڑنا دیتک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے [illegible] کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا ہستے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۴۳۹ ف ابو هريرة اما يخشى احدكم اذا رفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار او يجعل الله صورته صورة حمار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی نہین ڈرتا جب امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہے کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے ف یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہے اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اوپر امام کی اطاعت واجب ہے

فصل

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مثل ہے

۱۴۴۰ ف ابو هريرة مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما جنتان او جبتان من حديد اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت عليه حتى تعفي اثره واذا هم البخيل بصدقة تقلصت عنه وانضمت يداه الى تراقيه وانقبضت كل حلقة الى صاحبتها فيجتهد ان يوسعها فلا يستطيع ويروى فلا تتسع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جن پر دو کرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب کہ ارادہ کرتا ہے خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہو کر لمبی چوڑی ہو جاتی ہے یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسیٹتی جاتی ہے اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اوسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے ٹھہر جاتا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ زرہ کشادہ ہو نہین کر سکتا اور دوسری روایت یون ہے کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی ف یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہے دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسی نے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی ہے اور روح قبض ہوتی ہے

۱۴۴۱ م ابو موسى مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه مثل الحي والميت مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہے وہ با برکت اور بارونق ہے اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہے

۱۴۴۲ م جابر مثل الصلوات الخمس كمثل نهر جار غمر على باب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسیکے دروازے پر ہو اور وہ پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہے

۱۴۴۳ خ النعمان بن بشير مثل القائم في حدود الله

عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہون کو ڈھاتا ہے حضرت نے عمرو بن عاص سے کہا جب کہ اونسے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا تو نے بیعت نکی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون شرط کریگا اونسے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوا اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہے کہ بعضی روایت مین آیا ہے کہ حج سے

١۴٣٦ صغیرہ کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہین واسلم هـ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پوری تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجھکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اوس مرد کو کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا

ف معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہے **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَمَا وَأَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ تَمَّ حَمْلُهُ بِقَوْلِهِ أَمَا وَأَبِيْكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجھکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجھکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پونہچے اوسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا مزید مسلم مین آیا و ابیک کی روایت **ف** ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات تندرستی کی حالت مین افضل ہے کہ مال نفسی کو بھی بچاتا ہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوسوقت نہ کسیکو دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیرون کو ملا یعنی وارثون کو **ق**

الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا إِلَى قَوْلِهِ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ قَالَهُ لِأَبِي طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگا کرونگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے منع نہ ہوگی پھر خدا نے یہ آیت اوتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اونکے قرابتی ہون جب ظاہر ہو چکا ١۴٣٨

مرةً وتعدلها اخرى ومثل الكافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتى تنقعر بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اوٹھتی ہے اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہے
کھڑا رہتا ہے یہان تک جڑ سے اکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے
اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہوجاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نگھبراوے
1447 اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ جانے م النعمان بن بشیر مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم
کمثل الجسد اذا اشتكى بعضه تداعى سائره بالسهر والحمى مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور رحم مین بدن کی سی مثل ہے جب کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہو تو باقی عضو بدن کے بیخوابی
اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہے کہ ایسی محبت آپسمین حاصل
1448 کرین اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہے م ابن عمر مثل
المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة مسلم مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہے کبھی ایمان کی
1449 بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہے وہ کمبخت ادھر کا نہ ادھر کا م جابرؓ مثلی
ومثلكم كمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فيه وهو يذبهن عنها وانا
آخذ بحجزكم عن النار وانتم تفلتون من يدي مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل
اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہے اور مین
پکڑنے والا ہون تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوت اور گناہون
مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا ٹنکا پکڑکے
1450 روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرتؐ کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہے ق جابرؓ مثلي
ومثل الانبياء كرجل بنى دارا فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها
ويتعجبون ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا
تو اوسکو پورا بنایا اور مستعد تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان چھوڑ دیا اور لوگ اوس گھر مین گھسنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اس اینٹ کا
مکان کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا ف
یعنی نبوت کا محل میرے خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات پیغمبرون مین تھے

وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوهُمْ وَمَا اَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَاِنْ اَخَذُوا عَلٰى اَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا بخاری مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر کھڑا ہی یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون پر گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کر جہاز مین اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب پانی چاہتے تو اپنے اوپر والون پر گذرتے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع کیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہونگے یعنی ڈوبینگے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون بعضے بد کامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بد کامون سے نہ روکین تو آخرت کو عذاب مین دونو شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بد کامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوتے ہین تو اوسمین سبکی بربادی ہی ق ابن عمرؓ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھ رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین رکھیگا اور اگر اوسکو یونہی چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جائیگا ق ابو موسیٰؓ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دونا مروے کی سی مثل ہے کہ اوسکی بو اچھی اور اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزا اوسکا کڑوا ف یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن ق جابرؓ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تَخِرُّ كَهَا الرِّيحُ فَتَقُومُ

حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان کے مہمان ہونے فرمایا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو پایا
فرمایا کہ تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو انھون نے کہا کہ بھوک کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت
اور اصحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نہ تھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت
اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر
کھجورین لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور اصحاب
آسودہ ہوئے تو صدیق اکبر و فاروق سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تم سے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو یہ نعمت کھلائی
معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست ہے یہ سوال ہی داخل نہین حضرت نے جو دودھیل کے ذبح
سے منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے منع فرمایا کہ جسکا فائدہ ہمیشہ موجود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین ورنہ یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی

١٤٥٨ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سے پاناہی **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهٗ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین برا بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مین
پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے
برا بن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت تو ہرگز پیچھے
نہین پھیرے البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوکھڑ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کرکے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی
١٤٥٩ اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ
شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ
اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنیوالا مین ہون کسی پیغمبر کی ایسی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکے ایک مرد کے سوا اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا **ف** یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی
١٤٦٠ درجات کی ہوگی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَّلَيْسَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی نسبت قریب تر ہون عیسیٰ بن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین
مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سبکا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسیٰ کو خاص کرکے خدا کا بیٹا کہنا محض جہالت ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسیٰ سے قریب تر ہون میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین
یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہین چنانچہ عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین
١٤٦١ کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ بخاری اور مسلم مین

یہ حضرت پر ختم ہو گیے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا علم کرتا
۱۴۵۱ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ایاکم اور ایاک ہے ق ابی سعید ایاکم والجلوس فی
الطرقات فقالوا یا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیها فقال یا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقه قالوا وما حق الطریق یا رسول الله
قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر بخاری اور مسلم
میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے تو اصحاب نے کہا یا رسول الله ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے کوئی
چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمیں بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا اگر تم وہاں کی بیٹھک سے نہیں مانتے تو راہ کا حق
ادا کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول الله حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی
تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا
۱۴۵۲ ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عقبة بن عامر ایاکم
والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول الله افرایت الحمو فقال الحمو
الموت بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم عورتوں پاس جانے سے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا
یا رسول الله بھلا خاوند کے رشتہ داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاویں یا نہ جاویں حضرت نے فرمایا کہ خاوند
کے رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے
۱۴۵۳ رشتے داروں کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں خ ابو هریرة ایاکم
والظن فان الظن اکذب الحدیث بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی
۱۴۵۴ بڑی جھوٹھی بات ہے ف یعنی بے تحقیق صرف اپنی گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہ چاہیے اصل بات ہے ق انس ایاکم
ودعوة المظلوم وان کان کافرا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ
۱۴۵۵ کافر ہو ف یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاو کہ مظلوم کی دعا تیر ہدف ہے ہ ابو قتادة ایاکم وکثرة الحلف
فی البیع فانه ینفق ثم یمحق بخاری میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے
کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے ف یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹھی قسم اسطرح نکھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہے
اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا ہے میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند آدمی دھوکھا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال
۱۴۵۶ میں برکت نہیں رہتی ف ابو هریرة ایاکم والوصال خ ایاکم والوصال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے درپے اور ملے کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو ملے
کے روزوں سے بچو ملے کے روزوں سے ف وصال اور ملے کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ بھی
۱۴۵۷ نکھائے معلوم ہوا کہ ملے کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے ہ ابو هریرة ایاک والحلوب قاله
لابی الهیثم بن التیهان مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے

کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب یہ ہی کہ یا تعاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بدچیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نچھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نسمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تا کہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نخراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تا کہ باقی اعضا شر سے بچین حالانکہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حالانکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ اور حضرت داودؑ کا جہاد عالم مین *
مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داودؑ علیہ السلام نے یون فرمایا کہ
اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبتناک کام دکھلاویگا اور
زبور کی ۱۴۹ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور بہار کی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون کلمون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا کام خدا کو پسند ہی
اگرچہ نصاری کو نا پسند ہو اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار باندھی اور کس کافر کو مارا اونپر پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین
۱۴۶۷ ع سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى مسلم مین
سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا متہتم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ
دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہے جیسے آپس مین ان دو انگلیون کو

فصل اس فصل مین حبشیون کی حدیثین ہین جنکے سر پر یہ فصل ہی **ق** عَائِشَةَ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ **قَالَهُ**
يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی حبشی سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہؓ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے
۱۴۶۸ گھوڑ دوڑ کی کثرت خصوصاً ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضائقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی **ق** عَائِشَةَ عَلَى
رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي **قَالَهُ** لِأَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ملجاتی ہے یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تھی
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ رہنے کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا
۱۴۶۹ **ق** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی سے روایت ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون انکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے
اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اوسکی وارثون کا حق ہی ف ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت کا ابتدا اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم
ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہے تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز
نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو قرضدار ہون سو قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین

١٤٦٢ ھ ابو ہریرۃ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ
پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹکر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اول میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی
بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسی نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا
اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور حضرت نے
فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل الناس ہین
لیکن دنیا مین کافرون کو اسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الہی سے شفاعت
نکرسکینگے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف ظاہر ہوجاویگی

دلیل سیادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از انجیل

١٤٦٣ ھ جابر اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوے حضرت دو دو تین تینکو
ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن خوان ہوا اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی
١٤٦٤ خالص شہادت کا گواہ ہون ق جریر اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے
١٤٦٥ فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور میر ہون حوض کوثر پر ھ ابو موسی اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ
وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَفِیْ اَطْرَافِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَةِ وَلَمْ یَذْکُرْ نَبِیَّ
التَّوْبَةِ مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون
اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمہ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہے کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ
کی ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے
زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپ کے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا
پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمہ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام
مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہے اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک
کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

جواب اعتراض [illegible]

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین چرائین ف جابر سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ
ایک منزل مین اترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ کہ
پیغمبرون نے بکریان اوسواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کر سکین ھ ابو ھریرۃ علیکم من الاعمال ۱۴۷۵
بما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم
پکڑو جو تم کر سکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ ف حضرت عائشہ سے بخاری مین
روایت ہے کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اونسے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی
حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک
بہتر ہے کہ خوشی سے ادا ہو اور یہین جی سے لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو
خ عائشۃ مہلا یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش بخاری مین حضرت عائشہ سے ۱۴۷۶
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے ف اس حدیث کا قصہ
دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو سام کہا تھا حضرت عائشہ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے شروع مین لام ہے ق جابر لک الثمن ولک الجمل لک الثمن ۱۴۷۷
ولک الجمل ق لہ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے
تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے یہ حضرت نے جابر سے کہا ف حضرت نے جابر سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی ھ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری لک بہا یوم القیمۃ ۱۴۷۸
سبع مائۃ ناقۃ کلہا مخطومۃ قالہ لرجل جاء بناقۃ مخطومۃ فقال ھذہ فی سبیل اللہ
مسلم مین ابو مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے
اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا تھا اور اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہے ھ جابر لکل داء دواء فاذا اصیب ۱۴۷۹
دواء الداء برا باذن اللہ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہے پھر جب وہ دوا بیماری کو
پہونچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہے ف یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الہی مین ٹھہر چکی ہے گو اطبا کو
یہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہے لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہے یہی سبب ہے
کہ بعض بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی ق ابن مسعود وانس لکل غادر لواء یوم القیمۃ ۱۴۸۰
بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود اور انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکنی کرنے
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے ف جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین ق
ابو ھریرۃ لکل نبی دعوۃ یدعو بہا فارید ان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی ۱۴۸۱
یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے کہ اوسکو وہ مانگتا ہے
اور مین چاہتا ہون انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن ف چند پیغمبرون

کہ حضرت نے دو انصاری مردون سے کہا کہ جلدی نہ کرو ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت صفیہ بنت حیی ہے ف صحیح بخاری مین پوری روایت
یون ہے کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین اور حضرت رمضان مین اعتکاف مین بیٹھے تھے حضرت بات چیت
کرتے رہے بہت رات زیادہ گئی حضرت اونکو پہنچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہے
اور کوئی اجنبی عورت نہین ہے گمان بد مت کرنا انصاریون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے
فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اس طرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈر کہ تمھارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
آدمی تہمت کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کر دیوے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون

اجتناب از مواقع تہمت و اظہار برأت خود از ان

ق ابو موسیٰ عَلٰی رِسْلِکُمْ اُعْلِمُکُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اَنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ یُصَلِّیْ ۱۴۷۰
هٰذِهِ السَّاعَةَ غَیْرُکُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰی هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَیْرُکُمْ قالہ حِیْنَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ
بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نہ کرو ٹھہرو مین تمکو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سناتا ہون کہ البتہ خدا
کا تم پر احسان ہے کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یون حضرت نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی مین
کسینے نماز نہین پڑھی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے
نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تم پر احسان ہے کہ اس وقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین
اس وقت تمھارے شریک نہین ھ ابو ھریرة عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ ۱۴۷۱
وَمَکْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور
اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنی حاکم جو حکم کرے
اوسکی طاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھ پر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش ہو اور اوس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون
اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجھکو نہ دیوے لیکن گناہ مین طاعت حاکم کی نہین ھ ثوبان عَلَیْكَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ ۱۴۷۲
فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِیْئَةً قالہ لہ
مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اسواسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نہ کریگا کہ خدا اوسکے
سبب تیرا درجہ نہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے غلام تھے انھون نے
حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ جابر عَلَیْکُمْ بِا ۱۴۷۳
لْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ یَعْنِی الْکَلْبَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم
جان کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھون پر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہے یعنی موذی ہے ف مصابیح مین جابر سے
روایت ہے کہ اول حضرت نے کتون کے قتل کا حکم کیا یہان تک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا
پھر حضرت نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جابر عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْیَبُ قال جابر ۱۴۷۴
فَقُلْنَا اَکُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہو جابر نے کہا ہم سبنے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چرایا کرتے تھے

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی مان وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول
رہا اوسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون بددعا دی
کہ الہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی
تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت
بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس
چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل
جریج سے بد اعتقاد ہوگئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادت خانہ گرا دیا اور اوسے مارنے پیٹنے لگے جریج نے کہا تمکو کیا ہوا
جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے
جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ کے لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین اونگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ
تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا
بنا دین جریج نے کہا کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ یہ ہے
کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودہ پینا چھوڑ دیا اور کہا الہی مجکو
ایسا نکرنا پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اونے کہا کہ الہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا
لڑکے نے دودہ پینا چھوڑ کے کہا کہ الہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہے اسواسطے
مینے تیرے خلاف دعا کی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ
فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِيْ شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹھی ہو
سوا تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ اونکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات
سارہ کے حق مین ف حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا
کہ حضرت ابراہیمؑ کو لیجاوین حضرت ابراہیمؑ نے بوجہ اونکے اعتقاد کے اپنے بچانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون
یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش سماوی اسکو چاہتی ہے کہ مین بیمار ہونگا یا دل رنج کو بیماری کہا اور جب اونکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو
بتخانے مین جا کر سب بتونکو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتونکو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس
بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتھوڑا اسکے ہے تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر وہ لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت
کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے نسبت شکستگی کی گویا اوسی بت توڑنے کا سبب تھا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے اوسکی طرف توڑنے
کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کر کے شام کے ملک مین گئے تو وہان بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت
عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت
خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تمکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہے یعنی دینی بھائی ہے تو مین بالکل حقیقت مین

قصہ کذبات ثلثہ حضرت ابراہیمؑ کا

سبت وعا مین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہے بیقین نہین سو حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کے دن مین انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوتی **شعر** اے مسلمانون کرو شکر خدا تمنے پایا مصطفے سا پیشوا ✣ دیکھو کیا تمپر تمہارے مصطفا
حال محشر کا بھی سامان کرگیا ✣ تمکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ✣ دور کردو بدعتون کی گمرہی **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ لَكَ ١٤٨٢
مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہو چکا جو تونے
نیت کی اے یزید اور تیرا ہو چکا جو تونے پایا اے معن **ف** یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیدے
وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہوگئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہے
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہوجاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین
خ عَائِشَةَ لَكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل ١٤٨٣
جہاد مقبول حج ہی **ف** بخاری مین روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج بہتر ہے اور مقبول
حج وہ ہی جسمین گناہ نہین **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے ١٤٨٤
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی طاعت کا
م أَبُو هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے ١٤٨٥
کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہے اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو **ق**
جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ ١٤٨٦
الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین
محمد ہون اور احمد ہون مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور مین حاشر ہون میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے شروع مین لم ہی **خ** أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ١٤٨٧
قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین باقی رہی نبوت سے
سوا بشارت دینے والی چیز کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب **ف** نبوت کا علم
غیب ہے اب سو فرمایا کہ غیب علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ ١٤٨٨
لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کلام کیا جھولے اور گود مین بولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرا
لڑکا اوس حالت مین کہ وہ دودھ پیتا جاتا تھا **ف** یعنی شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی لیکن حضرت کی یہ بات کہ اور بھی انکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت ملا
کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھہ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جبکہ اوسکے
خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا **ف** فاطمہ
بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے
١٤٩٤ مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکا نکھاوے یہ غیبت مین داخل نہین **ق** المِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ **قَالَهُ**
لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِينَ أَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال یہ ہی کہ مجھکو اوس سے کچھہ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جبکہ وے مسلمان ہوئے
ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور اونکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان
ہونے کو آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط
سے کہ غلبہ ہوا ور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا
١٤٩٥ دینا ہرگز درست نہین **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ
الشِّمَالِ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ
مُسْتَمْسِكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے راہین جو تو نے اپنے
بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتھہ مین ہونگے اور وے راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین
تھین جنکے داہنے ہاتھہ مین نامہ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدون کا مقام ہی اور تجھکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت
مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک
ف عبد اللہ بن سلام سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھہ سو اوسنے میرا ہاتھہ پکڑ لیا مین اوسکے
ساتھہ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل کیونکہ کافرونکی راہین ہین
پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین اودھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے
کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھہ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان تک لگا تھا
اور اوسکے سر پر ایک رسی تھی بطور دستگیری کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو
آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجھکو چڑھا دیا مینے سر کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھہ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا تب حضرت
١٤٩٦ نے یہ حدیث فرمائی **ق** يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ
فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ
مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى بخاری اور مسلم مین یعلی

سے تمہین اونطابرین جھیونیہم ھ ابن عباس لم یکن لہم یومئذ حب ولو کان لہم لدعا لہم فیہ
یعنی لاھل مکۃ حین دعا لہم ابراھیم علیہ السلام ومسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تھا
اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی
اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے
کہا گوشت فرمایا تمہارا پینا کیا ہے کہا پانی آپ نے یہ سنکے دعا کی الٰہی اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اون لوگون مین اون پاس اناج نہ تھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے ق ابو ھریرۃ لن یدخل احدا ١٤٩٠
منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل و
رحمۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا اصحاب نے کہا
اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیگا ف
یعنی بدون رحمت و فضل الٰہی کے صرف نیک عمل نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور عمل اوسکا اثر اور نشانہ ہے
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لکھا ہے ھ انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ١٤٩١
ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما راٰہ اجوف عرف انہ خلق لا یتمالک
مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا
پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ ایسا
مخلوق ہے کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھونکھ مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہے کہ آدم کا
پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور
بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین مکے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس
حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتون کو معلوم تھا کہ اسکا نام کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سبکو ایک حیرت تھی
جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھونکھ مین اسکو نہی جان پڑیگا تو نہ رہیگا اور مین لالچ
اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اوسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ق جابر ١٤٩
لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا
سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مینے اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر آیا ہے ق فاطمۃ بنت قیس اما ابو جھم فلا یضع ١٤٩٣
عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ قالہ لھا لما
طلقھا زوجھا ابو عمرو بن حفص البتۃ فخطبھا ابو جھم ومعاویۃ بن ابی سفیان

سلام نے پوچھا تھا مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوا پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو قیامت کی پہلی
نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
١٥٠٠ پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوئے ھ ابو سعید اما اهل النار الذين هم اهلها فانهم لا يموتون فيها
ولا يحيون ولكن ناس اصابتهم النار بذنوبهم او قال بخطاياهم فاماتهم اماتة حتى
اذا كانوا فحما اذن بالشفاعة فجيء بهم ضبائر ضبائر فبثوا على انهار الجنة ثم قيل يا اهل الجنة
افيضوا عليهم فينبتون نبات الحبة تكون في حميل السيل مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی
لوگ حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ
آگ لگی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سو آگ نے اونکو بے دم کر دیا یہان تک کہ جب کوئلے
کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پہ بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا
اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین **ف** یعنی کافر جو
دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ
مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گیے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے
١٥٠١ ق زيد بن ارقم اما بعد الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي
فاجيب وانا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه النور والهدى فخذوا بكتاب الله
واستمسكوا به واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم
الله في اهل بيتي وفي رواية كتاب الله فيه الهدى والنور من استمسك به واخذ به كان
على الهدى ومن اخطاه ضل وفي رواية هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن
تركه كان على ضلالة مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا
دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا
کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون مین اول
تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسرے نزرگ
چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے
مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو
اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ قرآن خدا کی
رسّی ہی یعنی رب کے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** روایت ہی
کہ ہجری نوین سال جب حضرت حجۃ الوداع کر کے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے
خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

امیہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے
حج مین کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی داڑھی
اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور وہ جبہ پہنے تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی کیا
اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین **ف** راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت
وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اور
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگا کے جبہ پہنے ہو تو حضرتؐ نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا وحی
کی شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہین

1497 **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثَ اَكُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا
قاله حِيْنَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اَغْسِلُ رَاْسِيْ بِكَذَا وَكَذَا بخاری
اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین لپ اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے
دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جبکہ اصحاب نے حضرتؐ کے پاس غسل مین تکرار اور ردو کیا
سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہی
1498 عرب مین اکثر تنازعے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے لپ کو ذکر کیا **ق** عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ
اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا
کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن **ف** لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا
جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرتؐ نے دفع شر کی مصلحت سے
1499 اور اپنے مزید کرم سے بدلا نلیا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ
الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهَا حِيْنَ سَاَلَهٗ عَنْهَا قَبْلَ
اِسْلَامِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاوے گی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہو گی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو
عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلام کو اوس وقت جواب دیا جب وہ مسلمان
ہونے سے پہلے ان تینون باتون کو پوچھا **ف** عبد اللہ بن سلامؓ مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو عبد اللہ

اتقوا الله ان الله خبير بما تعملون ٥ تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع برّه
من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة ٥ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے بات
یہی ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اوتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور ان دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے تم
سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی ای ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنی دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرتؐ نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرتؐ کو
اونکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلالؓ سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم
کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت مین ہی کہ عاجز
ہو گیا پھر اول وہ دین مین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اوس راہ پر چلنے والون کا سبکا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بدراہ نکالیگا تو سبکا عذاب اوسپر پڑیگا **م** جابرؓ اما بعد فان
خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد وشر الامور محدثاتها وكل ١٥٠٤
بدعة ضلالة ٥ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی
اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنی میرے بعد قرآن
اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور
کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کام سے بچے رہیو اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو
خ ابن عباسؓ اما بعد فان هذا الحي من الانصار يقلون ويكثر الناس فمن ولي شيئا من امة ١٥٠٥
محمد فاستطاع ان يضر فيه احدا او ينفع فيه احدا فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم ٥
بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز
گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہووے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین
اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کر سکے یا کسیکو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذرے
ف حضرتؐ کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدؐ کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ
حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

حضرتؐ کا خطبہ انصار کے حق مین ١٥٠٥

حضرت کے ساتھ آگے یہان سے ہر ایک کی راہین جدی تھین وہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم جتادی اسواسطے
کہ حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندہینگے جیسے خارجی اور ناصبی سو فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ نہین رہ سکتا
کہ مجھسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین سراسر نور و ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو
حضرت کی بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ کہتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپکو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امام زادون
کو برا کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہے کہتے ہین سوا اماموں کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اونکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا
۱۵۰۱ کہ اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین **ق** المِسوَرِ بنِ مَخرَمَۃَ ومَروانَ بنِ الحَکَمِ اَمّا بَعدُ
فَاِنَّ اِخوانَکُم قَد جاؤُنا تائِبینَ وَاِنّی قَد رَاَیتُ اَن اَرُدَّ اِلَیہِم سَبیَہُم فَمَن اَحَبَّ مِنکُم اَن
یُطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلیَفعَل وَمَن اَحَبَّ مِنکُم اَن یَکُونَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعطِیَہٗ اِیّاہُ مِن اَوَّلِ ما یَفِیءُ
اللّٰہُ عَلَینا فَلیَفعَل یعنی مسور اور مروان سے بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہو کے ہین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہی کہ انکے جورو لڑکے
جو قیدی ہین اونکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی بے عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض لیوے حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہی **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکے
جو رو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہی اور اگر کسیکو دینا منظور نہو تو ہمکو بطور قرض دیجیے ہم اوسکو دوسری جگہ سے بدلا دینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیئے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہی **ح** جریر اَمّا بَعدُ
۱۵۰۲ فَاِنَّ اللّٰہَ اَنزَلَ فی کِتابِہٖ یٰاَیُّہَا النّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذی خَلَقَکُم مِن نَفسٍ واحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنہا
زَوجَہا وَبَثَّ مِنہُما رِجالًا کَثیرًا وَنِساءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذی تَسائَلُونَ بِہٖ وَالاَرحامَ اِنَّ اللّٰہَ
کانَ عَلَیکُم رَقیبًا یٰاَیُّہَا الَّذینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلتَنظُر نَفسٌ ما قَدَّمَت لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ

عمل بحدیث ثقلین بجز اہل سنت نصیب دیگری نیست

عتق اسرا در ہم شمار ق الانوار

١٥١٠ ھ المقداد احلبت سوآتك يا مقداد ف قال لما ضحك المقداد الى ان وقع الى الارض
بشربه حصة النبي صلى الله عليه وسلم من اللبن فحلبه الاعنز الثلث مرة ثانية مسلم مين
مقداد سے روایت ہی کہ حضرتنے فرمایا کہ اي مقداد تيري بدخوئي سے ايک بدخوئي يهي ہي يه حضرتنے اوسوقت فرمایا که جب مقداد يهانتک
هنسے که زمين پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پي جانے کے سبب سے اور دوسري بار تينون بکريون کے دوهنے کي جهت سے ف
١٥١١ اس حديث کا قصه پانچوين باب مين معجزه کے بيان مين گذرا اما هذه الا رحمة کے بيان مين ھ ابو هريرة اثنتان في الناس
هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة على الميت مسلم مين ابو هريره سے روایت ہي کہ حضرتنے فرمایا که دو خوئين لوگون
مين ايسي هين جو انکے حق مين کفر هين ايک تو نسب مين عيب لگانا دوسري مردے پر نوحه کرنا ف يعني يه کفر کي رسمين هين اور اگر
١٥١٢ اونکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہي ق ابو موسى جنتان من فضة انيتهما وما فيهما وجنتان من
ذهب انيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على
وجهه في جنة عدن بخاري اور مسلم مين ابو موسى سے روایت ہي کہ حضرتنے فرمایا که چاندي کي دو بهشتين هين اونکے برتن
اور جو چيز اونمين ہي سب چاندي کي ہي اور سونے کي دو بهشتين هين اونکے برتن اور جو چيز اونمين ہي سب سونے کي ہي اور اوس قوم کے
درميان اور اونکے رب کے ديکهنے کے درميان کوئي چيز حائل نهين سوا ايک جلال کے چادر کے که اوسکي ذات پاک پر ہي عدن کي بهشت مين
١٥١٣ ف اس حديث مين ولمن خاف مقام ربه جنتان ومن دونهما جنتان کا بيان ہے ھ ابو هريرة صنفان
من اهل النار لم اراهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات
عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن
ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا مسلم مين ابو هريره سے روایت ہي کہ حضرتنے فرمایا که دو قسم کے دوزخي
لوگ هين که اونکو مينے نهين ديکها ايک قوم تو وے هين که انکے ساته کوڑے هينگے جيسے بيلون کي دمين که انسے لوگون کو مارينگے
اور دوسري قسم وے عورتين هين جو کپڑے پهنے هين اور ننگي هين مردون کو اپني طرف جهکاتي هين آپ مردونکي طرف جهکتي
هين سر انکے جيسے اونٹون کے کوهان جهکے هوے وے عورتين بهشت مين نجاوينگي اور اوسکي خوشبو نپاوينگي اور البته اوسکي خوشبو
ملتي ہي اتني اور اتني دور سے يعني بهت دور سے ف يعني حضرت کے وقت مين ايسے لوگ نتهے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد هين
جو ظلم کو بادشاه اور حاکم کے پاس نهين جانے ديتے بلکه مارتے هين اور دوسري قسم سے مراد بدکار عورتين هين اور يه جو فرمایا که کپڑے پهنے هين
١٥١٤ اور ننگي هين يعني اونکا ايسا لباس ہي جس سے بدن نظر آتا ہي جيسے مهين دوپٹے اور جالي کي کرتيان اس حديث سے صاف معلوم هوا که ايسا
لباس حرام ہي اسواسطے که لباس سے غرض يه ہي که بدن چهپے پهر جب بدن ہي کهلا رها تو لباس سے کيا فائده هوا ق ابو هريرة
كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم بخاري اور مسلم مين ابو هريره سے روایت ہي کہ حضرتنے فرمایا که دو بول هين زبان پر هلکي تول مين بهاري هين خدا کے
١٥١٥ نزديک پيارے هين ايک تو سبحان الله وبحمده دوسرا سبحان الله العظيم خ ابن عباس نعمتان مغبون فيهما كثير
من الناس الصحة والفراغ بخاري مين عبد الله بن عباس سے روایت ہي کہ حضرتنے فرمایا که دو نعمتين هين جن مين اکثر

۱۵۰۶ خ عمرو بن تغلب اما بعد فواللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما اریٰ فی قلوبھم من الجزع والھلع واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنی والخیر فیھم عمرو بن تغلب بخاری مین عمرو بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اوسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونھین مین عمرو بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو ندیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرے دینے کو محبت اور ندینے کو رنج کا سبب نسمجھو

۱۵۰۷ بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ بے صبری لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون ق عائشۃ اما بعد یا عائشۃ فانہ بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب اللہ علیہ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ اے عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہنچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے اوسپر رحمت سے متوجہ ہوتا ہے ف جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا

۱۵۰۸ خ ابو الدرداء اما صاحبکم فقد غامر یعنی ابابکر رضی اللہ عنہ بخاری مین ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ یہ تھا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق داہن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

۱۵۰۹ ق کعب بن مالک اما ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک فالہ کہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹی قسمین کھا کر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو وے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی عذر نتھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالے نے اونکی سچائی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹے منافقون کی فضیحتی ہین جو آیتین وے تری ہین معلوم ہوا کہ سچائی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سختی مین ڈالے ہے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہے یعنی شمار کی لفظ ہین

ابوذر سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا اونکو کون ہین وے لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے ہے
۱۵۲۰ دوسرا احسان کرنے والا احسان جتانے والا تیسرا بیچنے والا اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھا کر ق ابو موسیٰ ثلٰثة
لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد المملوك اذا ادّى حق الله
وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادّبها فاحسن تاديبها وعلّمها فاحسن
تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ مملوک
جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو ادب
سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
۱۵۲۱ اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا م ابو قتادة
ثلٰث من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب
على الله ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب
على الله ان يكفر السنة التي قبله م مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے
اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے ایک گناہ مٹا دیگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا گناہ
مٹا دیگا ف مصابیح مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال کا روزہ رکھنا کیسا ہے
حضرتؐ نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
۱۵۲۲ روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا م ام سلمة
ثلث للثيب وسبع للبكر مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین
کواری عورت کو ف یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات راتین تین سے اور یہی
۱۵۲۳ مذہب ہے امام شافعی کا ق انس ثلٰث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله
احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله
منه كما يكره ان يقذف في النار بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ
جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو
دوسرے یہ کہ محبت کرے کسی سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاو نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اوسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

لگون کو نیاں اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے بے فکری خاطر جمعی **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ
آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہیں جانتے دنیا دینی کاموں غفلت اور بیکاری مین
1516 اس نعمت کو برباد کرکے دین مین مفلس رہ جاتے ہین **ح** اَبُو هُرَیْرَةَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ
اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب یہ نکلین تو اوس کو ایمان لانا نفع نہ کریگا جو اون نشانیون
سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھہ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے
نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور **ف** یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہو گئی ایمان
1517 بالغیب باقی نہ رہا اسواسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھہ فائدہ نہ کریگا **ق** اَبُو هُرَیْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ یَمْنَعُهٗ
مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِکَذَا وَکَذَا
فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُهٗ اِلَّا لِلدُّنْیَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰی
وَاِنْ لَمْ یُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ یَفِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا
اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس
جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال آنکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹھی قسم
کھائی اور تیسرا مرد وہ ہے جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے
اوسکو کچھہ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھہ ندیا تو اوسنے عہد نہ پورا کیا **ف** بائع کو جھوٹھی قسم کھانا ہر وقت
1518 گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین **ح** اَبُو هُرَیْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ کَذَّابٌ
وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن
اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار
دوسرا جھوٹھا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو بڑا بولا کرے یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب اپنے لوگون
کی خبرگیری کرے **ف** ہرچند حرام کاری اور جھوٹھ اور غرور سب کے حق مین برا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بہت برے ہین
کہ باوجود بڈھاپے کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹھ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ
1519 کرنا نہایت نامناسب ہے **ح** اَبُوْ ذَرٍّ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا
وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ مسلم مین

پونہچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی **ف** حضرت نے
حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نتھا اور یہ جو اوسنے کہا کہ مین نہ بڑہاونگا نہ گھٹاونگا یعنی کہ ان
فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جو اوسکے
باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق**
1527 عَائِشَةُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ
وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات
ہین مارڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اونکا
1528 مارڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ
فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ
فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ
مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ
مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین رکھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو
منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اٹھا جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہو تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی
یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپسمین محبت
رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار با عزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے
سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد کہ جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کیا خرچ کیا اوسکے دہنے
1529 ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الٰہی سے رویا **ق** عَائِشَةُ
عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ
وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ
إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو
خوب مونچھ کترنا دوسرے داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا
چھٹی اونگلیون کے جوڑون کو دھونا کہ میل نہ جمے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے
بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین
1530 چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ
يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ بکری کو عاریت دینا ہی کسیکو اوسکا دودھ پینے کو

آگے دیتا ہو ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سب کی رضامندی
۱۵۲۴ پر مقدم رکھے خلاف شرع کام میں کسی کی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ہو ق ابو مالک الاشعري اربع في امتي من
امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر بالاحساب والطعن بالانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة
مسلم میں ابو مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتیں میری امت میں ہیں کہ کفر کی رسمیں ہیں جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا
اپنے خاندانوں پر دوسرے عیب لگانا لوگوں کے نسب میں تیسرے مینہہ کو چاہنا ستاروں سے یعنی نحمت کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے
نوحہ کرنا ف فی الحقیقت یہ کفر کی رسمیں اس امت میں جاری ہیں تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں
۱۵۲۵ اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کی نسب میں طعنہ کرنا اکثر خواص میں بھی موجود ہے اللہ پناہ میں رکھے ق عبد الله بن
عمرو اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه
خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم
فجر بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جسمیں وے چاروں ہونگی وہ نرا منافق ہے
اور جسمیں ایک خصلت ہوگی ان چاروں سے تو اوسمیں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہاں تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھے
تو اوسمیں خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے تیسرے یہ کہ عہد قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب کسی سے
جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے
حضرت کے وقت میں جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور
میں گرفتار سو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان
۱۵۲۶ کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمیں کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ق طلحة بن عبيد الله
خمس صلوات في اليوم والليلة قاله لرجل ساله عن الاسلام فقال هل علي غيرهن
فقال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره فقال لا الا ان تطوع
وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا الا ان
تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ويروى افلح وابيه ان صدق او دخل الجنة وابيه
ان صدق بخاری اور مسلم میں طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں ایک رات اور دن میں یہ
حضرت نے اوس مرد کے کہنے سے جو حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہے تو حضرت نے
فرمایا کہ نہیں مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے
سوا بھی روزہ ہے تب حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوۃ کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوۃ
کے سوا بھی کچھ فرض ہے حضرت نے فرمایا کہ نہیں مگر یوں کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کیا
نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمیں کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہ سچا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ مراد کو

ف جاہلیت کی چار رسوم دینی نہیں

ف علامت منافق تفصیل ارکان اسلام

اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک سب
۱۵۳۵ لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دو بار یہ فرمایا خ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَقَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ بن نعمان سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۵۳۶ فرمایا کہ قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م اَبُوْ ذَرٍّ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَکَوَاکِبِهَا اَلَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ
اٰنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْهِ یَشْخَبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ
مِنْهُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ قَالَهٗ حِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ مسلم مین ابوذر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکی قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چھوٹے بڑے
ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت بیان کی جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے
برتن جو اوس سے پیے پیاسا نہو آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے
پیے پیاسا نہو اوسکا چوڑاو لمبائی کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے
یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا کہ جب ابوذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین
۱۵۳۷ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِیْ کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَةُ مِنَ
الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ
مین ہانک دونگا کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنی کفار اور منافقین اور بدمذہب حوض
۱۵۳۸ سے ہٹائے جاوینگے ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاوگے جبتک ایمان نلاوگے اور پورے ایماندار نہوگے
جبتک آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ جب اوسکو کرو تو آپسمین دوستدار بنجاو سلام علیک کو رائج کرو
اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر
موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتایا یعنی السلام علیک کرنا اسلئے کہ اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی
کہ دعا خیر ہی یعنی خدا تمکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیرخواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے
محبت کرتا ہی ہرچند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہو سکتی
اور سلام آسان بات ہی کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسکو خاص کرکے بتایا لیکن افسوس عجب اوٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ جہالت
کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پکڑ بیٹھتے ہین محبت اور خیرخواہی کی چیز اونکے نزدیک
۱۵۳۹ عداوت کا سبب ہو گئی خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین
داخل کریگا **ف** اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین فرمایا شاید کہ احسان کے قسم معلوم ہین یعنی خلق طرح طرح کو فائدہ رسانی
۱۵۳۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ وَالَّذِي ﻫ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ
بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے
کہ سنے گا مجکو کوئی اس امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان
نلانے والا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب
داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت
یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہوا تو غیر اہل کتاب
کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی تو وے لوگ معذور ہین
۱۵۳۲ اونسے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا ﻫ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ
عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو میرا دیکھنا
اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال او گھر والون کے **ف** اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا
اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور
نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو انکے اہل وعیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق
۱۵۳۳ محمدیون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ﻫ حَنْظَلَةُ الْاُسَيْدِيُّ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ
وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اوسی حال پر جس طرح کہ میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی مین ہو تو البتہ
تمسے فرشتے مصافحہ کرین تمہارے فرشون پر اور تمہاری راہون مین ولیکن ای حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت
یاد پروردگار **ف** مصابیح مین حنظلہ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق
ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے
دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر آوے
اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نسمجھنا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین **شعر** غفلت بجهان اگر نبودے ÷ از عمر دمے
۱۵۳۴ بسر نبودے ﻫ اَنَسٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ مَرَّتَيْنِ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ
سَعْدٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا وَقَالَہٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بخاری و مسلم
مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھسے شیطان
کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین قط
کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرت عمر فاروقؓ کے حق مین فرمائی ف
مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروقؓ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرتؐ کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر
باتین کر رہی تھین جب عمر فاروقؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردہ مین ہو گئین جب عمر فاروقؓ اندر گئے تو حضرت کو ہنستا پایا
سو کہا کہ خدا آپکو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ کی ہنسی کا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین
کرتی تھین جب تمہاری آواز سنی تو سب پردہ مین ہو گئین عمر فاروقؓ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ
سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا ہان ہم تمسے ڈرتے ہین تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ذکر کرنا ان بعضو کی
سے شیطانی کام میسر کر دیتا نہین سکتے حرام کامون کا کیا ذکر ہے کہ تیرے سو بر مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروقؓ تو حضرتؐ کے
وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ جو جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے
اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروقؓ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین
۱۵۴۵ ہو سکتی ق ابو ہریرۃ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ امْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَأْبٰی عَلَیْہِ
اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ اوس پر غصے
رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہووے ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ اس سے خدا ناخوش
۱۵۴۶ ہوتا ہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ خ ابو ہریرۃ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین
مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا
ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگونکو بطریق
۱۵۴۷ اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی ق المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ
وَاِنْ کَذَّبْتُمُوْنِیْ اُکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَہٗ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَۃِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان
بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجھکو جھٹلاتے ہو لکھ دے محمد بن عبد اللہ
یہ حضرتؐ نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہنچے تو
کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اگلے سال بے عمرہ کیے حضرتؐ پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین
حضرتؐ نے صلحنامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ

مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا
ایمان دار نہین ہوتے کا جبتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن **ف** یعنی جب میری
۱۵۴۰ رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے ھ انس وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ
عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بندہ ایماندار بندہ نہوگا یہانتک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
۱۵۴۱ سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ھ ابو ہریرۃ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ
مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہانتک کہ تمکو نعمت ملی
یہ حضرت نے ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سے فرمایا **ف** اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرت اور صدیق اور فاروق
بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی سوال ہوگا کہ نعمت کو
۱۵۴۲ الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ھ انس وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَلَتَتْرُكُوْنَهٗ
اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے
جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے اونٹون پر تھا **ف** جنگ بدر مین حضرت کا
لشکر اوترا تو حضرت کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابو سفیان اور اوسکے
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابو جہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تو صحابہ اوسکو مارنے لگے اوسنے مارکے ڈر سے
کہا کہ ابو سفیان وغیرہ بھی ہین تو اصحاب نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجھکو ابو سفیان کی خبر نہین لیکن
ابو جہل وغیرہ تو موجود ہین اصحاب نے اوسکو پھر مارا اور حضرت نماز پڑھتے تھے جب حضرت نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی
۱۵۴۳ **ق** ابو ہریرۃ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ
الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اوتریگا تم مین اے مسلمانون عیسی مریم کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا خوک کو اور گرا دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اوسکو
قبول نکریگا **ف** قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین
مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے صلیب سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہے + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسی سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسی
۱۵۴۴ اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ

١٥٥٣ فساد مین گوشت پیری اختیار کی تھی ق اَبُوْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیُّ سَتَهُبُّ اللَّیْلَةَ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ فَلَا یَقُمْ
فِیْهَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَهٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَهٗ قَالَهٗ بِتَبُوْكَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اوسمین نہ کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے
کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا ف نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان
ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوس رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا اور
١٥٥٤ طے اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہے ق عَلِیٌّ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ
الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ
یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ
فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان اوترینگا
اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اون سے
ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک ف اس قوم سے خارجی
١٥٥٥ لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا ھ اَبُوْ هُرَیْرَةَ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ اُنَاسٌ یُحَدِّثُوْنَکُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا
اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین
کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو
دور بھاگو تم اون سے ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج
کرتے ہین یہ خلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹھی حدیث بنا کر خواہ اولیا اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ امامون کی طرف
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نماننا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین
١٥٥٦ **فصل فی المضارع** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع کا صیغہ ہے ھ اَنَسٌ اٰتِیْ
بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ
لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن
سو مین دروازہ کھلواونگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجھکو حکم ہے کہ نہ کھولون
١٥٥٧ کسیکے واسطے تجھسے پہلے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ
وَاَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَهٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی
اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور محمد رسول ہے اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیوں لڑتے اور تمکو بیت اللہ جانے سے کیوں روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی
۱۵۴۸ لفظ کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ
مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم میں سے
کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اوسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے
سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہے ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گھر والوں کو ضرر پہونچے تو قسم کا
۱۵۴۹ توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہے کہ آزردہ دل دوستان جہل ست وکفارت یمین سہل ق أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو شُرَيْحٍ
النبی ﷺ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ
جَارُهُ بَوَائِقَهُ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ اور ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان
نہیں رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جسکے ہمسائے
لوگ رنج رسانی اور تکلیفات سے اسکے مین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسائے سے فرض ہے اور اوسکو رنج دینا حرام ہے ق
۱۵۵۰ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا بخاری اور مسلم میں
براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتارے تسکین کو ہمپر اور قدموں کو جما دے اگر کفار سے ہم ملیں یعنی لڑائی کے وقت قدم ثابت رہیں اور مشرکوں نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہے
جب اونہوں نے فتنہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم اونکی بات کو نہیں مانتے ف سال چہارم میں کافروں نے حضرت پر ہجوم کیا حضرت نے
پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے فصل اس فصل
میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر سین ہے ۱۵۵۱ ہ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ
وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ مسلم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
عنقریب تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصوں کی غفلت ف یعنی روم اور ایران
اور توران فتح ہوگا اور مجاہدوں کے حصے میں بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہیں ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت میں جہاد کرنے سے غافل ہو جاو
۱۵۵۲ اس حدیث میں خبر ہے اون فتحوں کی جو حضرت کے بعد ہوئیں اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب کا ق أَبُو هُرَيْرَةَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ
الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے
دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکیگا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاو کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اوس پناہ میں
آجاوے ف اس حدیث میں اشارہ ہے اون فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اوس فساد
عالمگیر کی اصلاح مقدور نہیں تو کم کوشش کرنے والا اسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسواسطے اکثر صحابہ نے فتنے اور

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اسطرح
کے ساتھ نشک لاکر ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
١٥٦٢ مین اسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ سزا پاوے خ انس اُوصِیکُم بِالانصَارِ
فَاِنَّہُم کَرِشِی وَعَیبَتِی وَقَد قَضَوُا الَّذِی عَلَیہِم وَبَقِیَ الَّذِی لَہُم فَاقبَلُوا مِن مُحسِنِہِم
وَتَجَاوَزُوا عَن مُسِیئِہِم بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
حق مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور ادا کیے اونھون نے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی رہا
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکوکار سے اور ٹال جاو اونکے بدکار سے ف یعنی سوا حدود کے اونکی
١٥٦٣ خطاؤن کو نہ پکڑو م عائشۃ تَاخُذُ اِحدٰکُنَّ مَاءَہَا وَسِدرَتَہَا فَتَطَہَّرُ فَتُحسِنُ الطُّہُورَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلٰی رَاسِہَا فَتَدلُکُہُ دَلکًا شَدِیدًا حَتّٰی تَبلُغَ شُئُونَ رَاسِہَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیہَا المَاءَ
ثُمَّ تَاخُذُ فِرصَۃً مُمَسَّکَۃً فَتَطَہَّرُ بِہَا قَالَہٗ لِاَسمَاءَ بِنتِ شَکَلٍ حِینَ سَاَلَتہُ عَن غُسلِ المَحِیضِ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنا پانی اور بیری کی پتی کو یعنی بیری کی پتی پانی مین
جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنی سر کی جڑون پر پہونچے
یعنی سر کے نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے اور اس سے پاکی حاصل کرے یعنی اس سے کہ تاکہ
١٥٦٤ بدبو دفع ہو اور رحم نطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اونہون نے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف بیری
کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جابر تَبکِیہِ اَو لَا تَبکِیہِ مَا زَالَتِ المَلٰئِکَۃُ
تُظِلُّہٗ بِاَجنِحَتِہَا حَتّٰی رَفَعتُمُوہُ یعنی عبد اللہ اباجابر بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن روتی چلاتی آئی
تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت و سختی ہو ذلت گذرے اتنی ہی اوسکی عزت نزدیک حق تعالی کے ہے
١٥٦٥ ہ ابو ہریرۃ تَبلُغُ الحِلیَۃُ مِنَ المُؤمِنِ حَیثُ یَبلُغُ الوُضُوءُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زیور
مومن کا زیور جہان تک پہنچتا ہے وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہے وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی
١٥٦٦ ہ ابو ہریرۃ تَبلُغُ المَسَاکِنُ اِہَابَ اَو یِہَابَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر تک
یا یون فرمایا کہ یہان تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی ق ابو ہریرۃ
١٥٦٧ تَجِدُونَ مِن شَرِّ النَّاسِ ذَا الوَجہَینِ الَّذِی یَاتِی ہٰؤُلَاءِ بِوَجہٍ وَہٰؤُلَاءِ بِوَجہٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین لوگون مین دو منہ والے کو جو ان کے پاس ایک منہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا منہ لیکر ف
ملا رہنا مومن و مسلمان مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو خوشی مین [illegible] تعریف کرے

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ غنیمت کا مال پانچواں حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہوں تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور
نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا **ف** اوس وقت میں شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز گھڑے جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا برتن چوتھے مقیر یعنی روغنی برتن
جسمیں روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنوں کا استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جبکہ
۱۵۵۸ شراب کی عادت چھوٹ گئی تو آخر کو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اوسی حدیث میں یہ آیا ہے **ھ** ابن عباس
اُرِیْتُ الَّذِیْ عُرِضَ عَلَیَّ اَصْحَابُکَ مِنْ اَخْذِھِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُھُمْ اَدْنیٰ مِنْ ھٰذِہِ
الشَّجَرَۃِ **قَالَہٗ** لِعُمَرَ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تا ہوں جس سے
جو تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تھا یہ حضرت نے عمر فاروق سے جنگ
بدر کے بعد فرمایا **ف** جنگ بدر میں ستر کافر قریش کے گرفتار ہو حضرت نے اصحاب سے اون کے مقدمہ میں صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہیں اونکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہوں یا ان سے مسلمان پیدا ہوں اور انسے فدیہ لیجیے چھوڑنے
کے عوض یہ لوگ دیویں تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑیں اور فاروق اعظم نے کہا کہ یا حضرت انھی لوگوں نے آپکو جھٹلایا اور
آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سبکی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق ایک درخت کے قریب بیٹھکر رونے لگے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں مجکو بھی بتلائیے تاکہ میں بھی روؤں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر عذاب
آتا تو سوائے عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نہتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ میں
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمیں اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمیں کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ جلد خبردار کر دیتا تھا **ق**
۱۵۵۹ ابن عمر اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا
فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے
خوابوں کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتوں میں سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتوں میں تلاش
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب میں دیکھا کسی نے تیئسویں کسی نے چوبیسویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے اور عبادت کرے
۱۵۶۰ انہیں آخر کوئی تو ہوگی **خ** ابو ھریرۃ اَرَاکُمْ یَا بَنِیْ حَارِثَۃَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ
بَلْ اَنْتُمْ فِیْہِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ
مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم میں ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ سے
۱۵۶۱ روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد **ھ** ابو ھریرۃ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرَ شَاکٍّ فِیْھِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رواه مسلم

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مینے تمکو کسواسطے جمع کیا ہے اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہیں مینے جمع کیا خوشی سنانیکو نہ ڈر سنانیکو لیکن مینے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اون سے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی تند موج سے جہاز تباہ رہا پھر سب لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر بیٹھے جہاز کے بلوا یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان ہو تمیم نے کہا ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو دیکھا ایک اوسمین بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہو جاوے گا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین پھر ہمنے پایا سمندر کو تہلکہ جیب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا نہ معلوم ہوتا تھا اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوس کا حال تو پوچھتا ہے اوسنے کہا مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو قریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کونسا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے پھر کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر کی اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مکہ سے نکلا اور اترا مدینہ مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد و پیش کے عرب پر

سنی نے تو اسی طرح وہ شخص بھی جو دو دو ٹمنوں سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اوسکے آگے اوسکی سی **ق** فاطمة بنت قيس ۱۵۶۸
تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة
ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا
وافق الذي كنت احدثكم عن المسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلثين
رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا الى جزيرة في البحر حتى
مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر
لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقالوا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة
قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا
حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه
الى عنقه ما بين ركبتيه الى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري
فاخبروني ما انتم قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين
اغتلم فلعب بنا الموج شهرا ثم ارفأنا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا
الجزيرة فلقيتنا دابة اهلب كثير الشعر لا ندري ما قبله من دبره من كثرة الشعر
فقلنا ويلك ما انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في
الدير فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون
شيطانة فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شأنها تستخبر قال اسألكم عن نخلها
هل يثمر قلنا له نعم قال اما انها يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة طبرية قلنا عن
اي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شأنها تستخبر قال هل في العين ماء وهل يزرع
اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من مائها قال اخبروني عن
نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله العرب قلنا نعم
قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب فاطاعوه قال لهم قد
كان ذلك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه واني مخبركم عني اني انا المسيح
واني اوشك ان يؤذن لي في الخروج فاخرج فاسير في الارض فلا ادع قرية الا هبطتها
في اربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان علي كلتاهما كلما اردت ان ادخل واحدة
منهما استقبلني ملك بيده السيف صلتا يصدني عنها وان على كل نقب

۱۵۷۲ ام سلمة تقتل عمارا الفئة الباغية بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی
گروہ قتل کریگا ف جنگ دمشق مین حضرت نے عمار بن یاسر کا سر ہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان مین
جنگ صفین ہوئی تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اس وقت
۱۵۷۳ مین امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا ھ ابو هريرة تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة
فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم
والرجل يلوط حوضه فما يصدر حتى تقوم مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور حال یہ کہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد
خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو نہ خرید و فروخت کر چکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کرتا ہوگا
سو اسکو درست کر کے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اس سے غافل نہین
اسواسطے کہ قیامت ہونیکی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل مین عیسی
۱۵۷۴ علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے ھ المستورد
تقوم الساعة والروم اكثر الناس مسلم مین مستورد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اور حال یہ
کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین اشارہ ہو کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے
۱۵۷۵ حاکم ہوجاوینگے ھ ابو هريرة تقيء الارض افلاذ كبدها امثال الاسطوان من الذهب
والفضة فيجيء القاتل فيقول في هذا قتلت ويجيء القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي
ويجيء السارق فيقول في هذا قطعت يدي ثم يدعونه فلا يأخذون منه شيئا مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونونکی برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین اندر کے خزانے
اور چاندی سونے کی کھانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسکی محبت مین مینے فلانے کو قتل کیا اور آویگا
برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسکی محبت مین مینے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چرانے والا سو کہیگا کہ اسکی محبت مین میرا ہاتھ
کاٹا گیا پھر اس مال کو چھوڑ دینگے سو نہ لینگے اس مین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان
۱۵۷۶ جو آدمی مال کو لیوے ھ ابو سعيد تكون الارض يوم القيامة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار
بيده كما يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو الٹے پلٹیگا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کیواسطے
جیسے ہر ایک آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت اصلی منقلب ہو کر قدرت الہی سے روٹی
ہوجاویگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب غریب خربوزے نکلتے ہین
۱۵۷۷ اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ھ ابو هريرة ننزل غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة
حيث تقاسموا على الكفر يعني المحصب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے کل انشاء اللہ

سعادتمند ہی اوسکی اطاعت کی اوسنے اونسے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان ہو چکی کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اونکے
حق مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہوون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتاتا ہون کہ مین مسیح یعنی دجال ہون اور نزدیک ہی کہ مجھکو البتہ قریب
ہی کہ مجھکو اجازت نکلنے کی ہو سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نچھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اترونگا چالیس راتکے اندر سواے مکے
اور مدینے کے کہ اونکا جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون مین سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے چلا آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجھکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکے چوکیداری کرینگے
پھر حضرت نے اپنی چھڑی سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہی یہی مدینہ ہی خبردار رہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دیتا تھا لوگون نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق تھی اوس چیز کے کہ مین تمکو دجال اور مدینے اور مکے کے حال کی خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف سے وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے
اشارہ کیا پورب کی طرف ہی **ف** اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید آپکو وحی پہونچی معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسیواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے کہا گیا ہی جو حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قیدی ہی
قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھہ سے مارا جاویگا **انس** تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا ۱۵۶۹
نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو بہاتی ہی
آنکھہ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون تحقیق قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوۃ مین انس سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت کی
دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبد الرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن
یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھہ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف
نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ کرنی اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف ہی اور حرام ہی **ق** ابن عمر تُطْعِمُ ۱۵۷۰
الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی **ف** معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ
زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان کو سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی
کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی **م** نافع بن عتبہ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ ۱۵۷۱
فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ مسلم مین نافع بن عتبہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا **ف** جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اہل عرب
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر بتلائی ہی

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ
مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگوں پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم میں
وہ شخص ہے جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اون سے پوچھینگے
کہ کوئی ہے تم میں جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے
آدمیوں کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم میں وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے
کہ ہاں تو اونکی فتح ہوجاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت
سے فتح نصیب ہوگی **ھ** عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ ١٥٨٢
بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر مدد والے گروہوں کے
ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر داغ
رہا ہے اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہے اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کردیوے سو اے عمر اگر
یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث میں اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی
تابعین میں ہیں صحابی نہیں ہر چند حضرت کے وقت میں موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نپائی کہ حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے اپنے سال
وفات میں عمر فاروق حج کو گئے وہاں یمن کے لوگوں سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمہارے ساتھ ہیں ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی
باعزت آدمی ہم لوگوں میں نہیں ہے لیکن میرا ایک بھائی ہے اوسکا نام بھی اویس ہے مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارے
اونٹ چرایا کرتا ہے عمر فاروق نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملاویگا اوسنے کہا ہاں چلو کہ عرفات کے پیلو کے جنگل میں اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق
اور علی مرتضی اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل میں نماز میں مشغول ہیں اور گرد اونٹ چرتے ہیں عمر فاروق رضہ نے اونکو
سلام کیا اونھوں نے جواب دیا عمر فاروق نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے عمر فاروق نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین
میں ہیں سب تو عبد اللہ ہیں اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری ماں نے رکھا ہے اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہے عمر فاروق نے
کہا کہ حضرت نے ہمکو تمہارا پتا بتلایا ہے سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہاں اویس قرنی میرا نام ہے پھر عمر فاروق نے اپنی مغفرت کی دعا کیواسطے
کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میں نے اپنی جان کی یا خاص کرکے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہیں کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور
مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہوں اب خدا نے تمہارے روبرو مجھکو مشہور کردیا اور پہنچوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونوں آدمیوں کا کیا نام ہے
علی مرتضی نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یوں کہا کہ اے
امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق نے کچھ لباس
اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ دوزخ میں بڑے بڑے غار ہیں اونکو سوائے دبلے اور بھوکے
لوگوں کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو میں نہیں چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی اونسے رخصت ہوئے

نبی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین مقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل
ہجرت جب حضرت کے پیچھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ
نکرین اونسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ تنگ ہو کر حضرت کو انکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرت
اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانا کیا ہوگیا آخر
آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار نے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح
نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہونچے تو اسامہ نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکے مین اوتریگا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس مکان مین اوترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد رہے کہ جہان کافرون نے کمر باندھی تھی وہین
1578 مسلمانون کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تا کفار شرمندہ ہون ق ابو ہریرۃ یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق
کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک کہ
کہتا ہو کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی
جب اوسکو ویسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو مشغول کرے سوا
کہ ذکر خدا شیطان کے وسوسہ کو دفع کر ڈالتی ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت و تاریکی دور ہوجاتی ہی م ابو ہریرۃ
1579 یأتی المسیح من قبل المشرق وہمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ
وجہہ قبل الشام وہنالک یہلک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے
اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ وہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر
1580 ہلاک ہوجاویگا م ابو ہریرۃ یأتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ہلم الی
الرخاء ہلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج
منہم احد رغبۃ عنہا الا اخلف اللہ فیہا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث
لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارہا کما ینفی الکیر خبث الحدید مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف اور کشایش روزی
کی طرف اور حال یہ کہ مدینے کا رہنا بہتر ہی اونکے واسطے اگر وے ہوون بوجھنے والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا مدینے والا
کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر لاویگا اللہ اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدلا لاویگا خبردار ہو کہ شہر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی
کہ نکال ڈالتا ہے پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کر ڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کی
میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشایش روزی کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھربار کو چھوڑ جاوینگے حالانکہ اونکو حق
1581 مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑ کر دنیا کے واسطے ق ابو سعید یأتی علی الناس زمان فیغزو فئام
من الناس فیقال لہم ہل فیکم من رأی رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یغزو فئام

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہے قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھ رہجاتا ہے **ف**
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد
دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست
دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیکے
سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین
تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نجاونگا تب یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا
خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاونگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہے اور متوسط
دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہونچاتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب
الہی سے بچاتے ہین جہان اسد عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پر آنکھ چراوین اور سوتے آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی
کیسا نادان ہے کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کے پہلے دو کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہے
شعر مال و اولاد تیرے قبر مین جانے کے نہین ۔ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ۔ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ۔
1588 کیا قیامت ہے کہ تو اوس سے خبردار نہین **ق** ابو ہریرۃ یترکون المدینۃ علی خیر ما کانت لا یغشاها
الا العوافی واخر من یحشر راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمهما فیجدانها وحوشا
حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوههما بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے
مدینے کو اچھی حالت پر رہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو گڑریا ہین جو رہینگے مزینہ کی قوم سے
ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہان کی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہانتک کہ جب ثنیۃ الوداع
پاس پہونچینگے تو وے دونون منہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مر جاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ ویران ہو جاویگا
1589 ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینے کے پاس **ق** ابو ہریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنهار
ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسئلهم وهو اعلم بکم کیف
ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی
نماز مین پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان تھے تو خدا اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال اون سے زیادہ
جانتا ہے کس حال مین میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے **ف**
معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اعمال نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہے اور بندون کا حال دو وقت دربار الہی مین عرض ہوتا ہے سبحان اللہ جو حاکم کا
ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو
کچھہ خیال نہین آ لضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور یہین عمر گذرتی ہے **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے ۔ ہمچنان کز ملک ملک بودے
1590 **ق** ابو ہریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظهر الفتن ویکثر الهرج قالوا

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضی پر فضیلت نہیں ثابت ہو سکتی اسواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل
نہیں ہو سکتا اور صرف دعا کرانے سے افضلیت ثابت نہیں ہوتی اسواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہے
۱۵۸۳ بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کو فرمایا ہے ﻫ جابر يَأْكُلُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ
وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ پاخانہ جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب
کرینگے لیکن اونکا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہو اکریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا
الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانیکا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار
پسینا ہو کر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اس طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ
۱۵۸۴ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا ﻫ ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري
يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ
سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي
سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر سب لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث و فقہ کا ہو
سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین برابر ہون
تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے کوئی ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی
مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد
بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور
پیچھے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب جاتا رہا منسوخ ہوا
۱۵۸۵ اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا ﻫ انس يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ
يُنْشِئُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جسقدر
تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت
ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی
۱۵۸۶ مخلوق سے آباد کریگا ﻫ انس يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی
۱۵۸۷ ق انس يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ
وَيَبْقَى عَمَلُهُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی اور مال اور عمل

بیان مراتب امامت

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسیٰ پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسیٰ پاس آوینگے تو وہی کہیگا
میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرما ویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسیٰ کے پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسیٰ روح اللہ پاس آوینگے تو عیسیٰ کہیگا
کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ولیکن تم جاؤ محمد کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہو گئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو میں اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجھکو اجازت ملیگی سو میں جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے میں گر پڑونگا
سو مجھکو خدا سجدے میں رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجھکو دیا جاوے گا سفارش کر
تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اوٹھاونگا تو میں تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجھکو سکھلاویگا پھر میں
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازہ اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگوں کی مغفرت ہوئی تو میں اوتنے لوگونکو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت میں داخل کرونگا پھر میں پلٹ آؤنگا اور سجدے میں گرونگا سو مجھکو خدا سجدے میں رہنے دے گا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجھکو
اپنا سر اوٹھالے ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجھکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو میں اپنا سر اوٹھاونگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجھکو میرا رب سکھلاویگا پھر میں سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کیجاویگی تو میں اونے
لوگونکو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت میں داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار میں حضرت نے فرمایا کہ پھر
میں کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن میں حکم نہیں یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت میں یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر میں چوتھی بار اپنے رب پاس آؤنگا یا یون فرمایا کہ چوتھی پھر ونگا
اور موسیٰ کا ذکر جو آگے ہو چکا سو بخاری کی بعضی روایات میں ہی **ف** معلوم ہوا کہ حشر میں سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگاروں کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اور شوکت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین
دخل نہین پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوا حضرت کے کسیکو اتنا نہین
ہر چند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان میں سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نرکھہ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے شعر اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ❊ ولبر بھی ہین بہت دلبر کچھہ اور ہی ❊ اللّٰھم صل
1592 وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ❊ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَیَضَعُهَا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصٰارٰی فِیْمَا اَحْسَبُ
قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ ❊ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھہ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کر دیگا اور اون گناہونکو یہود اور نصاریٰ پر رکھہ دیگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست میں یون ہی ابو روح نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسیٰ کو شک ہوئی اس حدیث کی یا مین یا کسی اور
کو **ف** اس حدیث میں مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاریٰ سے سخت تکلیفات پہونچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

تقصیل الاحادیث [illegible]

یارسول اللہ ایما ھو قال القتل القتل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہوگا زمانہ
اور کم ہوجاویگا علم اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر ہوگا اور کثرت سے ہرج ہوگا صحابہ نے
کہا یارسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد
فرمائیں اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہوجاویگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن کے چھوٹے معلوم ہونگے

ق انس یجمع الناس اللہ یوم القیمۃ فیھتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا ۱۵۹۱
فیأتون آدم فیقولون انت آدم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیأتون نوحا فیقول لست ھناکم فیذکر
خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا ابراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیأتون
ابراھیم فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی الذی
کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیأتون موسی فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی
ربہ منھا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیأتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیأتونی فاستاذن علی ربی فیؤذن
لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل
یسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا
فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع
راسک یا محمد وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع
فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول
یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القرآن وفی روایۃ ثم اتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر
موسی الذی تقدم ھو فی بعض روایات البخاری بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگوں کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواویں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاویں تو خوب بات ہے سو آدم کے پاس آوینگے تو یوں کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تمکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمیں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انھوں نے تجھکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے
اس مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں اور یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ خدا نے اوسکو بھیجا سو لوگ نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام
کے لائق نہیں ہوں اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو وے لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اون سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہیں ق ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ہم سبعون الفا
تضیٔ وجوہہم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا
۱۶۰۰ بہشت میں میری امت سے ایک گروہ کہ وہ ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اونکے منہ جیسے چاند روشن ہوتا ہے چودھوین رات کو ھ
ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منہم علی صورۃ القمر
مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار وہ ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند
کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث میں
۱۶۰۱ یہ مضمون صاف آیا ہے ق ابن عمر یدخل اللہ اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار ثم یقوم مؤذن بینہم
فیقول یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت کل خالد فیما ہو فیہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت میں اور دوزخیونکو دوزخ میں پھر اوٹھیگا ایک پکارنیوالا اونکے درمیان میں پکاریگا
اے بہشتیو اب تمکو موت نہیں اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہیں ہر ایک شخص ہمیشہ رہنیوالا ہے جس مکان میں کہ ہے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہیں جو جہان ہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارونکے دوزخ سے نکلنے کی ہوگی تاکہ
۱۶۰۲ بہشتی بے کھٹکے چین میں رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین الٰہی تیرے غضب سے پناہ ھ ابو ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ
سبعون الفا بغیر حساب مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار
۱۶۰۳ بدون حساب کے ف یعنی اونکے نامہ اعمال صرف اونکو دکھلائے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہوگی خ ابن عباس یرحم اللہ
ام اسمٰعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا معینا بخاری میں
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر یعنی ہاجرہ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر
نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو خدا کی
مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا
حضرت ہاجرہ نے اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل
۱۶۰۴ کی ماں اوسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق ابن مسعود یرحم اللہ موسیٰ لقد
اوذی باکثر من ہذا فصبر وقالہ حین سمع رجلا قال یوم حنین واللہ ان ہذہ لقسمۃ
ما عدل فیہا وما ارید بہا وجہ اللہ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت
کرے موسیٰ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ایذا دیا گیا تھا اور اسنے صبر کیا حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا
کہ خدا کی قسم اس تقسیم میں کچھ انصاف نہوا اور نہ اوس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین میں بہت مال غنیمت
آیا تھا حضرتؐ نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تب ایک مرد جسکا نام ذو الخویصرہ تھا تعجب کیا حضرت
پر طعن کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسیٰ پر یہ تہمت ہوئی تھی کہ اونھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا آخر کو خدا نے
فرشتونکو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلاوین آخر کوئی زخم لاش میں دیکھکر نہ پایا کہ شرمندہ ہوئے منہ الغرض کچھ ... پیغمبرونکو

۱۵۹۳ ق ابن عباس یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے سگی ما اور بہن اور خالہ
۱۵۹۴ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ہریرۃ
یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھاویگا
کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نرہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقت کے ہاتھ سے
۱۵۹۵ کعبہ شریفہ خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی خ جابر یخرج قوم من النار بالشفاعۃ بخاری مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان
ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل
۱۵۹۶ ہونگے ق انس یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن شعیرۃ ثم
یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن برۃ ثم یخرج من النار
من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن ذرۃ زاد البخاری فی روایۃ قتادۃ
عن انس من ایمان مکان خیر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ
کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی
پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری مین قتادہ کی روایت مین انسؓ سے بجائے نیکی کے
ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہی تو وہ دوزخ سے آخر کو
نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے اللہ کی محبت اور اللہ کے لیے بغض اور ذکر الہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہیدونکی
۱۵۹۷ اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک خ ابو سعید یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ
بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتی اذا ہذبوا ونقوا
اذن لہم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدہم اہدی بمنزلہ فی الجنۃ منہ
بمنزلہ کان فی الدنیا بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے
جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعضون سے اون حق تلفی اور ظلمونکا جو اونکے
درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب وے پاک صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو اوسکی قسم جسکے قابو مین
محمدؐ کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث
مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکے نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے
۱۵۹۸ حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے م ابو ہریرۃ یدخل الجنۃ اقوام
افئدتہم مثل افئدۃ الطیر مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل
چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز

ذِرَاعًا يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگونکو قیامت کے
دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین مین ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے منہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا ف
آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اوسکی گرمی کی شدت سے بقدر اعمال کے بعضے اونکے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
1611 اور بعضون کے منہ تک پسینا پہونچیگا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ يَدَ أَخِيهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ
بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبا لیتا ہے اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبا لیتا ہے نہین ملتا تجھکو خون بہا
ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرانیکی حضرت سے
فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا چاہتا ہے
اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ ایسی صورت
1612 مین کچھ بدلا نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ قَالَهُ حِينَ رَأَى
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پھر
اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نلونگا اور حال آنکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہے ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے اور ثابت ہوا کہ حاکم
1613 اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا ڈالے ق عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا
بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَيُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وے جبکہ زمین کے میدان مین ہونگے تو اونکے اگلے پچھلون کو
زمین مین دھسا دیگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا
یہ حال ہوگا حضرت عائشہ رضی نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور ہے جو بھی عذاب مین
ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیا کی عذاب آتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا
1614 عوض لیگا ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ
أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قبضے مین کر لیگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا
1615 آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ق أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ
وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِي مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قطع کرتی
ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہو اوس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی کھڑی ہو تو اونکے آگے آنے سے نماز مین خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے

١٦٠٥ تہمت سے جہوٹے ہین نہ اونکے آل اور اصحاب کو ق عَايِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا
وَيُرْوَى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهُ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ الْاَنْصَارِيَّ
يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
مجکو فلانی فلانی آیت یاد دلا دی جو مجسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہی کہ جس آیت کو مینے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کر ڈالا تھا حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا
١٦٠٦ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو
١٦٠٧ م اَبُوْ ذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ
وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین ہر ایک آدمی
کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین بہر دن چڑھے کی
کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکرگذاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات
کرنا صرف مال ہی پر کچھ منحصر نہین بلکہ ذکر الہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تمام شکرگذاری مین کفایت کرتی ہین
خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے امام تمہارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر
اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اونپر بے اتفاقی کا عذاب ہی ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح صحیح نہین
درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن
کو ترک کیا تو تمکو ثواب ہی اسواسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دے
١٦٠٩ اور مقتدیون کو اوسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق ابْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ
بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو اپنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیوگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالی داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہے
اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین کبر
١٦١٠ اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ

تَحْمَدُ تَاللّٰهِ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ
مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماویگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین
اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الہی
کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوی یعنی ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرت
نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈہا ہو جاوے گا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیگی اور تو دیکھیگا
لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال انکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحابہؓ پر نہایت
سخت گذری تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہمکو نجات
پانے کی کیا امید باقی رہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین
ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری
جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم اصحاب نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر
حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا
تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدہے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری
مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدہے کے ہاتھ مین **ف** یعنی امت محمدی
بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت میں امت
مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللّٰھم صل وسلم علیہ اس
حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون تعلیم بیچو تا ہی ایمان کے درمیان خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ مرتے نا امید ہوئے
نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے قید ہو جاوے **ق** اِبْنِ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى
1620
يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھڑے
ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین آدھے کانون تک **ق** جَابِرِ بْنِ
1621
سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ
كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرتؐ نے
کوئی لفظ کہی کہ مینے نسنی تو میرے باپ یعنی سمرہؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمائی کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے **ف**
ہرچند حضرتؐ کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہی ہے کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرتؐ کے چارون خلیفے
اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین
بے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰؓ اور امام حسنؓ کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہین ہوئی
1622
کمال اونکی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی **ق** اِبْنِ عُمَرَ سَيَكُوْنُ ... اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ

اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرتؐ کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم
ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ھ عبد اللہ بن الشخیر یقول ابن ادم مالی مالی وھل لک من مالک ۱۶۱۶
الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت مسلم مین عبد اللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجھکو اپنے مال سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا
یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت مین
وہی ہے جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف خیرات
کو بقا ہے جو آخرت مین کام آوے گا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اوسکو
غیر اوڑاتے ہین ھ ابو ہریرۃ یقول العبد مالی مالی وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس ۱۶۱۷
فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا
سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوا تو وہ جانے والا ہے اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی
باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہین ھ ابو ذر یقول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر ۱۶۱۸
امثالہا او ازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا او اغفر ومن تقرب
منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی
یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا
مغفرۃ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا
ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسکے برابر یا چاہون تو
بے بدلا لیے بخشدون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ بھر
چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنبائی برابر قرب چاہونگا اور جو میرے پاس قدم قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا
اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر لیکن اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نکیا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ
برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا ق ابو سعید ۱۶۱۹
یقول اللہ یا ادم فیقول لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول اخرج بعث النار
قال وما بعث النار قال من کل الف تسع مائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذاک حین یشیب الصغیر
وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکری وما ہم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید قال
فاشتد ذلک علیہم فقالوا یا رسول اللہ اینا ذلک الرجل فقال ابشروا فان منکم من یاجوج
وماجوج الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ
قال فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فحمدنا

۱۶۲۷ بات حضرت نے ہم سے امت کو جاتی رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ق ابو ہریرۃ ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء
الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسئلنی فاعطیہ
من یستغفرنی فاغفر لہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوترتا ہے ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان
تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تا کہ مین اوسکی دعا قبول کرون کون مجھسے سوال کرتا ہے
تا کہ مین اوسکو دون کون مجھسے گناہ بخشواتا ہی کہ مین اوسکے گناہ بخشون ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہے
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہے اوس وقت کی ہر دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت
مین کٹتا ہی شعر ہر شبی از بہر تو ای بوالفضول میکند از اوج جباری نزول تو زجای خود چو مرد بے ادب
۱۶۲۸ بر نگیری گام نی روز و نہ شب ✦ ق ابو ہریرۃ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب
فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریاے فرات سونے کے گنج سے
کھل جاویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اوس مین سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا
اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اوس وقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا
۱۶۲۹ ق ابو ہریرۃ یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری قوما فی ایدیہم مثل اذناب البقر
یغدون فی غضب اللہ ویروحون فی سخط اللہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے اگر تیری
عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اونکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور
۱۶۳۰ شام کرینگے خدا کے قہر مین ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین ق ابو سعید
یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من
الفتن بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا
چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور بارانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادون کے سبب سے ف یعنی فساد کے
وقت مین گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہے ق
۱۶۳۱ انس یہرم ابن آدم ویشب منہ اثنتان الحرص علی المال والحرص علی العمر بخاری اور مسلم مین
انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہین اوس مین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص
۱۶۳۲ ف یعنی پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی ق ابو ہریرۃ یہلک الناس ہذا
الحی من قریش قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوہم قال ابو ہریرۃ لو شئت ان اسمیہم
بنی فلان وبنی فلان بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگون کو یہ قریش کا قوم صحابہ نے کہا
پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اون سے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہی ابو ہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام لے دون کہ
وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین ف حاصل یہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے فسادون کی خبر ہی چنانچہ امام حسین کی شہادت
۱۶۳۳ بعد سیکڑون اصحاب مدینے مین یزید کے لشکر نے شہید کیے ق ابن عمر یہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویہل

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنوایا جاویگا ف
١٦٢٣ یہ مال مراد ہی جسکی زکوٰۃ نہین ادا ہوئی ق جَابِرٌ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّہٗ عَدًّا
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اوسکو گنے کا شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اونھون نے ہاتھون سے
١٦٢٤ لپ بھر بھر بشیار بانٹا یا کہ امام مہدی مراد ہون اللہ اعلم ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ
وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی بخاری و مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسّی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبداللہ بن سلام کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
١٦٢٥ ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا
اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ
وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی بیمار نہ پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تمکو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمہاری بہشت ہے جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کئے ف فرشتہ بہشت مین یہ
١٦٢٦ پکار کے بہشتیون کو سنا دیگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ق حُذَیْفَۃُ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ
مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَۃَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَۃُ مِنْ قَلْبِہٖ فَیَظَلُّ اَثَرُھَا مِثْلَ
الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَہٗ عَلٰی رِجْلِکَ فَنَفِطَ فَتَرَاہُ مُنْتَبِرًا وَلَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ
اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَۃَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَہٗ مَا
اَظْرَفَہٗ مَا اَعْقَلَہٗ وَمَا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوئیگا مرد ایک نیند سو اوٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
مدھم داغ پھر سوئیگا ایک نیند تو اوٹھا لیجاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو رہجاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اوسپر آبلہ پڑجاوے سو تو اوسکو پھولا دیکھے پر نگاہ مین اوسکے کچھ نہین پھر لوگ خرید و فروخت
کرینگے پر نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہانتک
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال اوسکا یہ کہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانت داری بتدریج کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال
ہو جاویگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری اونکے دل مین نہ رہیگی حذیفہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کی جڑ مین اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہوئے اور دوسری

ف منادی اہل جنت بجنت نعم

ف نزع امانت داری بتدریج

نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ
هَوَاهُ الْحَدِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسِّيَاقُ لِمُسْلِمٍ مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین
فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنا کے وقت ایک ایک لکڑی بوریے کی سامنے آتی ہے سو جو دل کہ ان فتنون کو پایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ
ڈالا گیا اور جس دل نے ان فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے
سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے
اوندھا کوزہ نہ نیکی پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی
سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے
اونکا کچھ دھیان نکیا اور اپکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک بد کی تمیز ہوتی ہے وہ گناہ سے بچا رہتا ہی
1638 م ابو ہریرۃ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے
ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے
درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کر لیوین ف معلوم ہوا کہ
بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین
1639 ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الْاَزْدِيُّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ
وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ
فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ
فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو
اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست
ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ
مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے
اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف
یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا پڑوس چھوڑنا
1640 اور مدینے کے برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین ق ابو ہریرۃ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا

الشام مُهَلُّهُمْ الجُحْفَةُ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ احرام باندھیں
مدینے والے ذو الحلیفہ اور شام والے جحفے سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پہنچے تو وہان سے احرام باندھے

فَصْلٌ فِيْمَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع مجہول ہی ف ابن عمرؓ ۱۶۳۴
اُرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُهُ الْاَصْغَرَ
مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے
کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق
ابن عمرؓ اُرَانِیْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ ۱۶۳۵
كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ
رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مینے
ایک مرد دیکھا گیہون رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہون رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے
کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اوس سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پہ تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے
کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے
یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہی کسی نے کہا یہ مسیح دجال ہی ف حضرت عیسیٰؑ کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین
پھرا کرتے تھے اور اونکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرتؐ نے اون دونون کی نشانیان تبلادین کہ مسلمان
پہچان لیوین دھوکا نکھاوین ھ المقداد تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ ۱۶۳۶
مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا مسلم مین
مقداد سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل بھر پر ہو جاوے گا
تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اونمین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اونمین سے
بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اونمین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اونمین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی منہ مین
گھس جاویگا ف میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی ھ حذیفہ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ ۱۶۳۷
كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ

کلُّ عبدٍ علیٰ ما مات علیہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا حشر مین اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت پر
مرگیا ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق انسؓ یُجَاءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَہٗ ١٦٤٥
اَرَأَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَہَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ قَدْ کُنْتَ
سُئِلْتَ مَا ہُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اوس سے
کہا جاویگا کہ تجھ سے تو اوس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا مین تجھ سے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
تجھے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی ق ابو ہریرہؓ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلیٰ ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ ١٦٤٦
وَرَاہِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلیٰ بَعِیْرٍ وَیَحْشُرُ بَقِیَّتَہُمُ
النَّارُ تَقِیْلُ مَعَہُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَہُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَہُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ
مَعَہُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار بعض ایک اونٹ
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لیجلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہان وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہان وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہان وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے رہنے لوگون کو شام کے ملک مین
آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا ق سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ یُحْشَرُ ١٦٤٧
النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلیٰ اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ
فِیْہَا عَلَمٌ ہُوَ مِنْ حَدِیْثِ سَہْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اوسمین کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور بنا نہ
رہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نشان نہ ہونے کا مضمون حضرتؐ کی حدیث مین نہین بلکہ سہل بن سعد کا قول ہی
انکے سوا یا کسی اور شخص کا ق انسؓ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُہُمْ فَیَقُوْلُ ١٦٤٨
اَیْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْہَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِیْہَا فَیُنَجِّیْہِ اللّٰہُ مِنْہَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اون مین سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا ای میرے رب جبکہ تو نے
مجکو دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اوسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا ق ابو سعیدؓ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ١٦٤٩
فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ ہَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ہَلْ بَلَّغَکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّشْہَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ فَتَشْہَدُوْنَ
اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوحؑ قیامت کے دن تو کہیگا

١٦٤٧ [illegible]

وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ﴿ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھہ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال و حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھہ مال و نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نورًا علی نور **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ ﴿ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اوسکے پیٹ سے آنتیں نکل پڑینگے سو انکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہی تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجھکو کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کامون سے منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا مذکور ہی **م** اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ ﴿ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا مین اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد رہیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو **م** ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا ﴿ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار باگھین ہونگی ہر باگھہ کے ساتھہ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے **ف** اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوسے کرور اور چار ارب ہوئے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ **م** جابِر بعثت

فيدخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آیا سو اسنے مجھکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت میں کہ شرک نکرتا ہو اللہ کیساتھ کسی چیز کو تو
وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذرؓ نے کہا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ
زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت
ہو جاوے ف عن ابي هريرة قال احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم انت ابونا خيبتنا واخرجتنا 1655
من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التورية بيده اتلومني
على امر قدره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسیٰ نے تو کہا موسیٰ نے اے آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم نہ
نکالے جاتے بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نکالے جاتے تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت
اپنے دست قدرت سے لکھ دی کیا مجھکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے
پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدم موسیٰ پر ف دوسری روایت مصابیح میں یوں ہے کہ گفتگو کی آدم اور موسیٰ نے اپنے رب کے
پاس تو غالب ہوئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تو وہی آدم ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی تھی اور فرشتوں
سے تجھکو سجدہ کرایا اور تجھکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو وہی موسیٰ ہے کہ تجھکو خدا نے اپنی پیغمبری اور
اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھکو توریت دی جسمیں ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور تجھکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کیا تو بتلا تو کہ
خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسیٰ نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی لکھا پایا کہ آدم نے اپنے
رب کی نافرمانی کی موسیٰ نے کہا کہ ہاں آدم نے کہا پھر کیوں مجھکو ملامت کرتا ہے اوس کام کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میرے
پیدائش سے آگے لکھا تھا حضرت نے فرمایا سو جیت گیا آدم موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی
اور جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو
تقدیر کی طرف حوالہ کر کے اپنے کو بے قصور سمجھے اسلیے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنے گناہ اس عالم
میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور اپنے کو بے قصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف
نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہے اور بے ادبی شیطانی کام ہے شعر بندگی ہمہ ادب
بے ادب محروم شد از فضل رب ۰ عن ابن عباس احسنتم واجملتم كذا فاصنعوا قاله ... 1656
... النبي صلى ... زمزم مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم نے بہت
اچھا کام کیا ... کہ حضرت عبد المطلب کی اولاد کو یہ فرمایا جب کہ لاوے انہوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کا پانی گھول کر پلایا
ف حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے ہے کہ حضرت حجة الوداع میں زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید
تھے سو حضرت نے پانی مانگا انہوں نے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہے ف عن ابي هريرة قال اختتن ابراهيم 1657

اور تیرے سب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنی عذاب سے
ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو وہ سب اوسکی امت کے
لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے واسطے کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح
کہیگا کہ محمد اور اوسکی امت میرے گواہ ہین پھر تم لوگ گواہی دوگے کہ بیشک نوح نے اونکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا
اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمہارے گواہ ہووے ف اس حدیث اول سے
امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین حاصل ہوتی ہی اور گواہی کے واسطے عدالت
اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی امت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان تھی جو ہم پر گواہی
دیتی ہے تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام
۱۶۵۰ زیادہ سچے کلام کی سند نہین ق ابو هريرة يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ
فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوتی
جب تک کہ دعا اس طرح سے جلدی نکرے کہ کہے مین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی ف دعا مین اس طرح
شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدا کے کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہے خدا ہی جانتا ہی
کہ جلد نہ دعا قبول کرنے مین کیا حکمت ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ مسلمان کی دعا نامقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اثر ظاہر ہو جاتا ہے
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا
۱۶۵۱ اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ
مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہین سوا قرض کے ف یعنی قرض کا مواخذہ
شہید سے بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علما نے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین
۱۶۵۲ یعنی شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی خ ابو هريرة يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ
لَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا
کہ تم ہمیشہ رہو اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ اے دوزخیو تم ہمیشہ رہوگے اور کبھی تمکو موت نہین ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب التاسع

۱۶۵۳ فضیلت باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین [illegible] خ عمر اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّيْ
فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک
آنے والا میرے رب کی طرف سے اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین ف یعنی حضرت
حج کے ارادے سے جب اس نالے مین پہنچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھ ہی ادا کیا [illegible]
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہے حج [illegible] سے [illegible]
۱۶۵۴ دوسرے علما [illegible] ق انس [illegible] كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ایک سبب ہو گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہو کر جو تیرا جی چاہے سو عمل کر مین نے تجکو بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک راوی نے کہا مین
نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کر جو تیرا جی چاہے **ف** یعنی جو بار گناہ کرے آدمی توبہ کریگا اوسکی توبہ
مقبول ہوگی تا آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دونین بار مین تنگ ہوجاتا ہی پر ان کریم کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہے **نظم**
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہو اور اگر اوس گناہ کرنیکا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا مسخرا پن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب
1660 نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بقیہ جو چاہے جو جی چاہے ہو کرے **ع** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ
وَاَنْ يُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهَ مسلم مین عمرو بن
عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادری تبانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
اکیلا الٰہ جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہ حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ انہون نے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو
کس کام کے واسطے بھیجا ہی **ف** ابتدای اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس واسطے
بھیجا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کس کسنے تمہارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر صدیق
اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمہارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی
1661 کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ
لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو پہلے
آگے ہو گئی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادری پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی
1662 نیکی کا ثواب ضایع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ **قَالَهٗ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین
براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت نہایت عمدہ
1663 کمال ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ
غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنہون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین **ف** جنگ احد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرہ شریف پر پتھر پہنچا لگا اور منہ پر زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
1664 لڑائی مین حضرت نے ابی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

ف بیان قبول توبہ اگرچہ صد بار توبہ شکستہ

تحفۃ الاحباب در حصہ فضائل الاصحاب

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُّومِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم
صلے اللہ علیہ وسلم نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے
اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہی قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم نے ننانوے برس کی عمر مین
اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انھین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین افصل کے اندر مرقوم ہی کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام
سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہو میرے عہد کا
تمہارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نکریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا انتہیٰ بلفظہ بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام
اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونے کے قائل نہین کیونکہ
متی کی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا ہی کہ توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ختنہ
ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اور انھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا
1658 خ انس اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہؓ نے سو وہ بھی شہید ہوا
پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سردار کیے سو خدا نے اونکو فتح نصیب کی **ف** حضرت نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اوسکے تین
سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ جب جنگ ہوئی
تو یہ تینون سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہان کی خبر اوسی دن
بطریق وحی معلوم ہوئی مدینے مین اونکو بیان فرمائی پھر اوسکے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سردار کیے فتح کی یعنی حضرت نے
اونکو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہی صدیق اکبرؓ کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو
بیشک درست ہوئی
1659 ق اَبُو هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي
ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ
فَأَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدَةُ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْهُمْ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ
لَا آخَرَ يَعْنِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گناہ کیا
کسی بندے نے کوئی گناہ کہیں نہو پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور یہ
جانا کہ اوسکا ایسا رب ہے کہ گناہ معاف کرتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا الٰہی میرے گناہ معاف
تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہی پھر دوسری
توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ الٰہی میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہی گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

بیان ان الاسلام قضی مسئلہ ختنہ

ف معجزہ اخبار از شہادت الابرار
معجزہ الصادر شہادت زید وجعفر وعبداللہ والظفار

قَبلَ الخلائق مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیوں کے واسطے
ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن ہوا پھر خدا ہمکو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی
جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبے پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پس ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا میں تو پیچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے یہ ہیں جنکا
اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہے کہ ہم اون لوگون میں مقدم ہیں جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف
انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق بہت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت
بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم میں بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی
اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبہ کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکے گمان
میں سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا میں مقدم ہے اسی طرح
قیامت میں امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل
1667 باب ۲۰ میں امت محمدی کی صفت موجود ہے کہ پچھلی امت اگلی ہو جاویگی اور اگلی امتیں پچھلی ہو جاوینگی ف جابرؓ ھ انسؓ
اِهتَزَّ عَرشُ الرَّحمٰنِ لِمَوتِ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینہ کے سردار تھے جنگ احد میں شہید ہوئے اونکی فضیلت میں حضرتؐ نے
1668 یہ حدیث فرمائی عرش کا جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ امامین کی روحین بہشت کی بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین ف انسؓ سے
بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيلَتِكُمَا دُعَاءٌ لِأَبِي طَلحَةَ وَأُمِّ سُلَيمٍ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا برکت دے
تم دونون کی رات میں یہ دعا حضرتؐ نے ابوطلحہ اور ام سلیم کے حق میں کی ف ام سلیم ابوطلحہ کی بی بی کا نام تھا سو ابوطلحہ کا لڑکا
مر گیا تھا ابوطلحہ گھر میں نہ تھے جب ابوطلحہ گھر میں آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی
کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا اے ابوطلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے
لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابوطلحہ نے کہا کہ اونکی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہیے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا
صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابوطلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اونکے حق میں یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت میں آیا ہے
کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سلیم کی مضبوطی اور ایسے غم میں خاوند کی اسقدر
1669 بندگی ف ابوہریرہؓ تَحَاجَّتْ وَيُرْوَى احتَجَّتِ النَّارُ وَالجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهِ يَدخُلُنِي الجَبَّارُونَ
وَالمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هٰذِهِ يَدخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ أَنتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ
مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهِ أَنتِ رَحمَتِي أَرحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنكُمَا مِلؤُهَا بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس میں حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھہ میں گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے
اور بہشت نے کہا کہ مجھہ میں غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالےٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب سے عذاب کرونگا
جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون میں ہر ایک کے واسطے بھرتی
ہے ف دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ
فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ
فَقَالَ لِلَّذِي اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ
اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰى
اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین
کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے
مینے تو تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے مینے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مینے تجھے زمین اور جو
اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے
پاس فیصلہ کروانے کو گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کی اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے
کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو
ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین رشتہ داری بنا
١٦٦٥ جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَہٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے
مقام پر تو چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکر رضی سے فرمایا ف ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی
سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی
دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑ کے چڑھ گئے پھر حضرتؐ کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑ کے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے
اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبر نے کہا کہ میرے ماں باپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو
تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرتؐ نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبر نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی و شہد جو ٹپکتا ہی
سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی
جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجکو اوسیکے سبب سے اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپکے بعد خلیفہ اوسی طرح
چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھہ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ
جاویگا حضرت اب فرمائیے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ف بعضے علما نے کہا کہ ہر چند تعبیر
سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم
یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر قرآن کی خوبی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم
١٦٦٦ ابُوْ هُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ
الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ
لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ بَيْنَهُمْ

١٦٦٥ [illegible] الانوار

الارض المقدسة رمية بحجر قال النبي صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره
الى جنب الطريق عند الكثيب الاحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسی پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف
پلٹ گیا سو اوسنے کہا الہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ
سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جے بال ہونگے اتنے برس تو زندہ رہیگا موسی نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا
پھر آخر کو موت ہے موسی نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنیکی
مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوس مکان پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسی کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس
ف اس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو موجب حکم الہی
کے آیا تھا موسی نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسی کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوس پر ظاہر ہوا چاہین تو اوس صورت کے آنکھ کا صدمے سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسی نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوای فرشتے کے آدمی کا
کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسی کو
زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسی نے نہ قبول کیا ق ابو هريرة
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في الارض جزءا واحدا
فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپسمین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھا
لیتا ہی اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الہی بندون پر جو ساتھ اسی سبب کے
کافرونکو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کا جو اپنی امت پر بیحد رحمت
ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی خ ابو هريرة جف القلم بما انت لاق وتماما فاختصر ٦٧٥
على ذلك او ذر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اوس پر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی ہو اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابو ہریرہ نے کہا یا حضرت مین جوان ہون اور مجھے ڈر لگتا
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہونا ہی سو قلم
تقدیر اوسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفایدہ ہی تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی م ابو قتادة حفظك الله بما حفظت به ١٦٧٦
نبيه ق كان له سحر ليلة التعريس حين دعمه ثالثة مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری محافظت کرے اوسکے سبب سے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جیسا

نافرمانوں کو وہی سزا دیویگا اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع ہونگے بعد اسکے ان کو وہی ثواب اور عذاب دیویگا حق تعالے
١٦٧٠ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الہی ہے م ابن مسعود ح تربت یداک
اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَهُ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک
میں ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ آخر زمانے
مدینے میں یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں
١٦٧١ کہ تم عرب کے رسول ہو خ ابو ہریرۃ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَ
اِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ
فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منہ کے بل گر پڑا
اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اوسکو دیجے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجے تو ناخوش ہو اوندھا گرا اور اولٹا
ہو گیا اور اگر اوسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اوس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامے ہے اوسکے سر کے بال
بکھرے اور اوسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اوسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں رہے اور اگر اوسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے
واسطے مقرر کیجیے تو وہیں رہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اوسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسیکی سفارش کرے تو نہ قبول ہو
ف اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندہ دینار اور بندہ درہم
اور بندہ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے
میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے
حضرت نے اوسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کے ساتھ گمنامی اور لوگوں میں بے قدری خدا کو
١٦٧٢ نہایت پسند ہے خ ابو ہریرۃ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ
وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اوسکا جسنے اوسکی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اوسکو اپنے گھر سے
مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اوسکو بہشت میں داخل کریگا
یا اوسکو اوسکے وطن میں ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ پھیر لاویگا ف یعنی خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں
١٦٧٣ گیا اور اگر زندہ رہا تو ثواب یا غنیمت کا مال لیکر اپنے گھر میں آیا دونوں صورت میں اوسکا بھلا ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَاءَ
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ
اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ
ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ
مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ يَا رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ

اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایا ان کم مرسے خبر نہین **خ** انس ذهب المفطرون الیوم بالاجر بخاری مین انس سے ۱۶۸۰
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج روزہ کہولنے والے ثواب کو لیگئے **ف** مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے اصحابؓ روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پہونچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور روزہ نہ رکھنے والوں نے
لوگون نے خیمے قایم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارونکو نصیب ہوا
ف ابوهريرة رأى عيسى بن مريم رجلا يسرق فقال له أسرقت فقال كلا والذي لا اله الا هو ۱۶۸۱
فقال عيسى آمنت بالله وكذبت عيني بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰ بن مریم نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تونے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسیٰ نے کہا کہ ایمان لایا مین
اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکہہ کو مینے جہوٹا جانا **ف** یعنی وہ واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکہہ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے
یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکہہ سے دیکہہ کر بہی بدگمان
نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کہا کر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجہے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچہہ حق ہوگا یا
کہ بطور خوش طبعی کی اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت
احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بہی سلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے **ص** ابوهريرة ۱۶۸۲
رغم انفه ثم رغم انفه ثم رغم انفه من ادرك ابويه عند الكبر احدهما او كليهما فلم
يدخل الجنة مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خاک مین ملا پہر خاک مین پہر خاک مین ملے جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور بڑہاپے
مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا
سبب ہے **خ** ابو بكرة زادك الله حرصا ولا تعد قاله له بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ۱۶۸۳
خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پہر نکرنا یہ حضرتؐ نے ابوبکرہ سے فرمایا **ف** حضرتؐ رکوع مین تھے ابوبکرہ اس خیال سے کہ رکوع کا
ثواب بجاتا ہے جلدی سے صف کے پیچہے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرتؐ کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پہر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچہے کہڑے ہونا مکروہ ہے اور یہی مذہب ہے
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچہے نماز پڑہنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرتؐ پہر پڑہنے
کو فرماتے **ص** ابوهريرة سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا نعم يا رسول الله ۱۶۸۴
قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بني اسحق فاذا جاؤها نزلوا فلم يقاتلوا
بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها الذي في البحر ثم
يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولون الثالثة لا اله
الا الله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلونها فيغنمون فبينما هم يقتسمون المغانم اذ جاءهم الصريخ
فقال ان الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا سنا

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا **ف** حضرت نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت پر نیند کا
غلبہ ہوا حضرت سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت جو نکے
۱۶۷۷ معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہیں تب حضرت نے اونکے حق میں یہ دعا کی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ
ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ
ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ
يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا ان فرشتوں کو سلام کر پھر سن کہ تجھکو سلام کا
کیا جواب دیتے ہیں سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتوں سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتوں نے کہا السلام
علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتوں نے آدم کے سلام کے جواب میں رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت میں داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا
یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا
آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت میں سب برابر ہو جاوینگے ہرچند کہ ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اسواسطے کہ
ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک
کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑکے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت میں
۱۶۷۸ ناخلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہیں **ھ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ
يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ
وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ
اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمیں پہاڑوں کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختوں کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا
رنج اور مصیبت کو سہ شنبہ کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا
عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش میں دن کی پچھلی ساعت میں یعنی بابین عصر کے رات تک **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
انسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہولیتے ہیں پیچھے
بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمیں حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی
۱۶۷۹ چنانچہ یہ مضمون اور احادیث میں ثابت ہی **ھ** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ
بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا
خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا
اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام
پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کے گرد نہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے کوسوں دور رہے

ف السلام علیک کہنا سنت آدم علیہ السلام

تحقیق ایجاد چیزہا و مسئلہ اوقات الاعداد

ف علامت ذائقہ ایمانی

دو بڈھیان مدینہ کی یہودیوں مین سے حضرت عایشہ پاس گئین سو اونھون نے کھا کہ قبر والون کو اونکی قبرون مین عذاب ہوتا ہے **ف** حضرت عایشہ سے
روایت ہے کہ میرے پاس یہود کی دو بڈھیان آئین اونھون نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی مینے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین میرے منے
یہ حال حضرت کو لکہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ اوسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون ۱۶۸۹ **خ** ابو ھریرۃ
عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عجب معاملہ کیا خدا نے
اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت
مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا **ق**
۱۶۹۰ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا **قاله** فِي رَجُلٍ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہے کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یعنی حضرت نے
اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا **ف** بنی نبیت نصاری کی ایک قوم ہے اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اونسے کہا
کہ مین پہلے کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین **خ** انس غَارَتْ
أُمُّكُمْ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی غصہ کیا تمہاری ماں نے **ف** حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے مین پھر
رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا ثابت پیالہ دیا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت عایشہ کے
گھر مین حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدایشی چیز ہے خصوصا سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین
۱۶۹۲ اسی واسطے حضرت نے بھی اونپر کچھ غصہ نکیا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا
وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ
أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ
عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ
غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي
قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُهُ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَأَخْرَجُوا لَهُ
مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ
الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے

ہیسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہو اور ایک جانب سمندر ہو اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہو یعنی قسطنطینیہ ہو حضرت نے فرمایا کہ
قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحق کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو
ہتیار سے نہ لڑینگے اور تیر نہ مارینگے لا آلہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہے گر پڑیگی پھر دوسری بار لا آلہ الا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا آلہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس جائینگے تو لوٹینگے سو جب کہ لوٹے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا اسو وے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیوینگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطینیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے
قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث
1685 گذری کہ ہتیار بھی وہان چلیگا تو تطبیق یہ ہے کہ اول کچھ ہتیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی **ق** علی شغلونا
عن الصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر ملأ اللہ قبورھم وبیوتھم نارًا **قاله** یوم الخندق بخاری اور مسلم مین
علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے
فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف
1686 مین بڑی تاکید ہے عصر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب و عشا کی بیچ مین پڑی ہے **خ** ابو سعید صدق ابن
مسعود زوجك وولدك احق من تصدقت به علیھم بخاری مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہے
عبداللہ بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہے اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے **ف** زینب عبداللہ بن مسعود کی
بی بی نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعود کہتا ہے
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مالدار ہو خاوند
1687 محتاج ہو تو عورت کو خیرات دینا افضل ہے **ق** ابو سعید صدق اللہ وکذب بطن اخیك بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہے **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اونے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہے حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلا اونے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اونے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اونے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
دوسری تیسری بار بھی شہد پلانے کو فرمایا تھا چوتھی بار پیٹ بند ہو گیا جو فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہے کہ شہد مین
شفا ہے سچ ہے یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اوس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرت نے شہد تجویز کیا تا کہ مواد کو نکال دے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا وہ دست آنے سے
1688 گھبراتا تھا **ق** عائشة صدقتا انھم یعذبون عذابا تسمعه البھائم کلھا یعنی عجوزین من عجز
یھود المدینة دخلتا علی عائشة فقالتا لھا ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم بخاری اور مسلم مین حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مُردون پر ایسی مار پڑتی ہے کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہود کی عورتونکی

فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اوسکو حرام کار عورت کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی حرامکار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اوسکو مالدار کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اوس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اوسکو چور کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چور کو صدقہ ملا تو اوس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہی حرامکار اور مالدار اور چور کی خیرات پہ تو اوسے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہو گئی حرامکار کی خیرات تو اسواسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرامکاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اوس مال سے جو خدا نے دیا ہی اور شاید کہ چور اوسکے سبب چوری سے باز رہے ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ بظاہر واقعی بے موقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے

ق أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نکیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مر جاوے تو اوسکو جلا ڈالیو پھر اوسکی آدھی راکھ خشکی مین بکھیرو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اوسکو تنگ کیا اور عذاب مقرر کیا تو البتہ اوسپر ایسا عذاب کریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہوگا پھر جب وہ مرد مر گیا تو اوسکے لوگون نے وہی کیا جو اوسنے اونسے کہا تھا سو خدا نے خشکی اور جنگل سے حکم کیا تو جتنی کہ اوسمین خاک تھی اوسے جمع کر دی اور دریا کو حکم کیا اوسنے بھی جمع کر دی پھر خدا نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا تو کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ تر دانا ہی سو خدا نے اوسکو بخش دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہی

ق أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ ١٦٩٧
تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَدْرَكَ لِحَاجَتِهِ وَيُرْوَى تِسْعِينَ وَفِي سَبْعِينَ

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلیمان بن داود نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پہ پھرونگا یعنی اونسے صحبت کرونگا کہ ہر ایک عورت لڑکا جنیگی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتہ نے اوس سے کہا کہ کہدے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاء اللہ کہنا اور کہنا بھول گیا پھر اون عورتون پہ پھرا سو اونمین

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نچلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو
کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوسنے صحبت نہین کی اور نہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت
نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جسنے بکریان اور گابھن اونٹنیان مول لی ہون اور وہ اونکے جننے کا امیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو
چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اوس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور مین بھی حکم بردار ہون
الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک رکھ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہان تک کہ لڑائی فتح ہو گئی حضرتؐ نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی
غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلادے تو اوسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اون لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمہارے گروہ مین چوری ہی تو
چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اوس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مردون کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا
تم لوگون مین چوری ہی تم نے چرایا ہی سو اونھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا اور اوسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ
متوجہ ہوئی اور اوسکو جلا گئی سو غنیمت کسیکو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی
تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین
لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا نے اونکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان
بنانے والے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل لگا رہیگا تو انسے جہاد بخوبی نہو سکیگا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا
فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہی اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی تھی اور یہی نشانی
تھی قبول ہونیکی غنیمت کا مال لینا اونکو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا **ھ** جابرؓ قاتل الله اليهود اتخذوا قبور
انبيائهم مساجد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اونھون نے پیغمبرون کی قبرون کو
سجدہ گاہ بنایا **خ** ابن عباسؓ قاتلهم الله اما والله قد علموا انهما لم يستقسما بها قط بخاری مین عبد اللہ ١٦٩٤
بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین کو یہ جھوٹے ہین خدا کی قسم البتہ اونکو معلوم تھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور
اسمٰعیلؑ نے کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین کے پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے
منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اونکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اون تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اول ہاتھ مین آتا
تو وہ کام کرتے اگر منع کا تیر نکلتا تو اوس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ
فتح ہوا تو حضرتؐ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی دو تصویرین ہین اور اونکے ہاتھ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وے بزرگ یہ کام ہرگز نکرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے باز نہ آئے
اسی طرح اس امت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰ کی تصویر بدون داڑھی کی بناتے ہین اور امام قاسم کی ساچق اور غوث الاعظم کی مہندی
نکالتے ہین حالانکہ اونکو خوب معلوم ہی کہ یہ سب افترا ہی وے بزرگ ان خرافات سے پاک تھے **ق** ابو ھریرۃؓ قال رجل لاتصدقن ١٦٩٥
الليلة بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد زانية فاصبحوا يتحدثون تصدق الليلة على
زانية فقال اللهم لك الحمد على زانية لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقته فوضعها في يد غني

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وہ دونون داؤد کے پاس فیصلہ کے واسطے
گوا ٓئین سو اونھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تب چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کر دو لڑکا اوس بڑی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکیکا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
1702 اوسکے کاٹنے پر راضی نہوتی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے **م** أَبُو سَعِيدٍ
كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا
مِنْ ذَهَبٍ مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ
بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت
تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاون بنا کر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا
اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی
جسکا شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کا اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاون اسواسطے پہنی تاکہ لمبی معلوم
ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناؤ
1703 کچھ حقیقت نہین رکھتی **خم** أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ
اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اون مین حکومت اور سیاست
کرتے تھے پیغمبر جبکہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہون
تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اونسے
پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کے حال سے **ف** یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہوسکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا
اس امت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھے گا
1704 **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى
يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ
فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى الْحَجَرِ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي
حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْءَةِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى
نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسیٰ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ
اوسکو بادخایہ کی بیماری ہے حضرت نے فرمایا تو موسیٰ ایکبار نہانے کو گئی تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھدیے تو وے بھاگا پتھر اونکے کپڑے لیکر تو موسیٰ علیہ السلام اوسکے

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاء اللہ کہتا تو اونکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امیدوار تر ہوتا اور ایک
روایت مین سو عورت کہ بدلے نوے عورت کا ذکر ہی اور دوسری روایت مین تیس ف جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نے
کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نہ ہے مگر انشاء اللہ کہنا بھول گیے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کیجے
١٦٩٨ تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ق اَنَّهُ ذَكَرَ
قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا بخاری اور مسلم مین ابو برزہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہی مین اسکا یہ میرا ہی مین اسکا ف جلیبیب ایک
صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اونکی لاش پڑی ہی تب حضرت نے اونکی فضیلت مین یہ حدیث
١٦٩٩ فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اوسکے قبر مین دفن کیا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا
مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ
تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اونہون نے حکم کیا سب چیونٹیون کا مکان جلا دیا گیا
تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجھکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی
مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہی حالانکہ اونمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو حضرت
موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایے مین جا کر لیٹے وہان ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا تب
١٧٠٠ خدا نے فرمایا کیون تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ
وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین
عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نتھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا
لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس تھا
اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اونہون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین رہتا تو اس سے
زیادہ حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوا ذات پاک کے کوئی چیز نتھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان
نہ زمین بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو جو کہ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم
١٧٠١ کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰىهُمَا
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ
فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا
فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت

لے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی
سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں نے
یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت ماریو جب تلک کہ یہ بدکار عورتون کا منہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپس میں ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا اگر تم چاہو تو میں
جریج کو بلا میں تمہاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ چرانے
والے پاس آئی اور وہ اوسکی عبادتخانے پاس ٹھہرتا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہگیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہاں ہے سو اوسکو لے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑو تا کہ میں نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور
کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہے حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تا اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بناوینگے جریج نے کہا کہ نہیں اوسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا
سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے میں ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا
اوسکی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکیجیو پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ رضی نے کہا کہ گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہون اور
حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اونگلی اپنے منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ
ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی
اچھا وکیل ہے تو اوس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی تو اوسکی ماں نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو میں نے
کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکر اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تونے حرام کیا چوری کی تو میں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ مرد
ظالم تھا سو میں نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکر اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہیں کہ تونے حرام کیا اور حال آنکہ اوسنے حرام نہیں کیا
اور کہتے ہیں کہ تونے چوری کی اور حال آنکہ اوسنے چوری نہیں کی تو اسواسطے میں نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کر **ف** ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود میں نہیں بولا ایک عیسی بن مریم پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا
۱۷۰۶ ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ
رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **ق** كَ مُنْصَرَفَهُمْ مِنْ ذِي قَرَدٍ بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے
سوارون میں بہتر سوار آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیادون میں بہتر پیادہ سلمہ ہے یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف**

فضائل اخبار حضرت سید الابرار

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسی کی ستر گاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے
کہ موسی کو تو کوئی عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ موسی کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسی نے اپنا کپڑا لیا پھر
پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا
١٧٠٥ علیحدہ درست ہے **ع** ابو ہریرة كان جريج رجلا عابدا فاتخذ صومعة وكان فيها فاتته امه
وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت فلما كان من
الغد اتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فانصرفت
فلما كان من الغد اتته فقالت يا جريج فقال يا رب امي وصلوتي فاقبل على صلوته فقالت
اللهم لا تمته حتى ينظر الى وجوه المومسات فتذاكر بنو اسرائيل جريجا وعبادته وكانت
امراة بغي يتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لكم قال فتعرضت له فلم يلتفت اليها
فاتت راعيا كان ياوي الى صومعته فامكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت
قالت هو من جريج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال ما شانكم
فقالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك فقال اين الصبي فجاءوا به فقال دعوني حتى اصلي
فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال
فاقبلوا على جريج يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا
اعيدوها من طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة
فارهة وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه فنظر اليه
فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه فجعل يمصها قال ومروا بجارية
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه
اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا
الحديث فقالت امه مر رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني
مثله ومروا بهذه الامة وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها
فقلت اللهم اجعلني مثلها قال ان ذلك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله وان هذه
يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني مثلها بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی اور وہ
نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں
متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں پاس اوسکے آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا

حقیقۃ الحیاء رتبہ مسابق الاوزار

ملٰئكةُ الرحمةِ وملٰئكةُ العذابِ فقالت ملٰئكةُ الرحمةِ جاءَ تائبًا مقبلاً بقلبه الى اللهِ
وقالت ملٰئكةُ العذابِ انه لم يعمل خيرًا قطُّ فاتاهم ملكٌ في صورةِ آدميٍّ فجعلوه بينهم
فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايّتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض
التي اراد فقبضته ملٰئكةُ الرحمةِ وفي روايةٍ فاوحى اللهُ الى هذه ان تباعدي والى هذه
ان تقرّبي وقال البخاري فنأى بصدره نحوها بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ روے
زمین پہ بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے تو اوسکے پاس گیا
سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین
تو اوسنے اوس درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکا قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہے
تو اوسکو ایک عالم مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول
ہوسکتی ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہوسکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین
کیطرف جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کیجیو اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بڑی زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے
فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے
کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان بیچ مقرر کیا تو اوسنے
کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو وہی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی
طرف نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت مین ہے کہ خدا نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا
تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف کھسکا یعنی گرکر وقت
دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے کھسک کر اودھر قریب ہوگیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ
کرنا مقبول ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیارون کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ
حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت و مغفرت جوش مین آیا ه صُهَيبٌ كانَ مَلِكٌ فيمن كان ۱۷۱۲
قبلكم وكان له ساحرٌ فلمّا كبر قال للملك انّي قد كبرتُ فابعث اليّ غلامًا اعلّمه السحرَ
فبعث اليه غلامًا يعلّمه فكان في طريقه اذا سلك راهبٌ فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحرَ مرّ بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحرَ ضربه فشكى ذلك الى الراهب
فقال اذا خشيتَ الساحرَ فقل حبسني اهلي واذا خشيتَ اهلك فقل حبسني الساحرُ فبينما هو
كذلك اذ اتى على دابّةٍ عظيمةٍ قد حبست الناسَ فقال اليومَ اعلمُ الساحرُ افضلُ ام الراهبُ

ذی قرد ایک چشمہ ہی یا گانوں کا نام ہی ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہین حضرتؐ نے اونکی سپہ گری اور اوستادی کی تعریف فرمائی

۱۷۰۷ ق ابو ہریرۃ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہم سے بھی درگذر کرے حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی ابو ہریرہؓ کے اوپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو تنگ نہین کرتا

۱۷۰۸ م ابو ہریرۃ کان زکریا نجارا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ذکریا بڑھی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب توری پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین بہتر ہے تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۱۷۰۹ ق عایشۃ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عبادہ فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین ما من عبد یکون فی بلدۃ یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلدۃ صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید قالہ لعایشۃ حین سألتہ عن الطاعون بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان دارون کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرتؐ نے یہ حدیث حضرت عایشہؓ سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرتؐ سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدی پر رحمت ہی جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس مین آنا منع ہے

۱۷۱۰ ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقأ الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سکا تو اوس نے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالے نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

۱۷۱۱ ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا فسأل عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سأل عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

بادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک
درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف
ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو
درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھائے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجھکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر
نے مجھکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد اور جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگون کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج
مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو
جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلین پھرین پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش کے
پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا اے بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہان تک پہونچا کہ مجھکو نظر پڑا اور مقرر
عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگون کے
علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہوگیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ
جو مال کہ یہان ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجھکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا
کا ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجھکو چنگا کر دیگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے
بادشاہ نے کہا میرے سوا بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا
یہان تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو
چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے
اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہان تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا
اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاندپر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر
بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نہ مانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہان تک
کہ وہ ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کو
دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے
پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو ان کے شر سے بچا جس طرح
سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے
ساتھیون کا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اوسکو لیجاؤ اور اسکو
ناو پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اسکو دریا مین ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو
لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناو اوندھی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ
پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجھکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

أفضل فأخذ حجرا وقال اللهم إن كان أمر الراهب أحب إليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فأتى الراهب فأخبره فقال له الراهب أي بني أنت اليوم أفضل مني قد بلغ من أمرك ما أرى وإنك ستبتلى فإن ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الأكمه والأبرص ويداوي الناس سائر الأدواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فأتاه بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك أجمع إن أنت شفيتني قال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فإن آمنت بالله دعوت الله فشفاك فآمن بالله فشفاه الله فأتى الملك فجلس إليه كما كان يجلس فقال له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك أي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الأكمه والأبرص وتفعل وتفعل قال فقال إني لا أشفي أحدا إنما يشفي الله فأخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فأبى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فأبى فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به إلى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فإذا بلغتم ذروته فإن رجع عن دينه وإلا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فدفعه إلى نفر من أصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فإن رجع عن دينه وإلا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي إلى الملك فقال له الملك ما فعل أصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك إنك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فإنك إن فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس فأمر بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فأحموه فيها أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام يا أمه اصبري فإنك على الحق

مسلم نے صہیب سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا کہنے لگا بادشاہ سے کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اس کو میں جادو سکھلاؤں

قصہ اصحاب الاخدود

[illegible] عروة بن الزبير كذب سعد ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة ويوم تكسى ۱۷۱۶
فيه الكعبة يعني سعد بن عبادة لما قال لابي سفيان اليوم يوم الملحمة اليوم تستحل الكعبة
فاخبر ابو سفيان بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا اورده مرسلا وهو من حديث
عائشة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری میں عروہ بن زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے
ولیکن یہ دن تو وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے کہا ابو سفیان سے
کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت کو کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین
نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عایشہ رضہ سے ہی جنے حضرت سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی
کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہنچی تو ابو سفیان اور حکیم و بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے نکلے حضرت کے
جاسوس اونکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی
فوج کو دیکھے تو عباس اوسکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس بتلاتے جاتے تھے
ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصار کی لوگ ہین
اونکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ ہین سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا
جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اوسنے کہا ابو سفیان نے
وہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نو مسلم لوگون کو دلاسا دیا ق سلمة بن الاكوع كذب من قال ذلك ان له ۱۷۱۷
لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي مشى بها مثله يعني عامر بن الاكوع اخاه
قد اصاب نكبته ذباب سيفه فمات منه بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا
جسنے وہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا
آدمی کمتر اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھر احضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پھیلا اونکے زانو پر
لگ گیا تھا سو وہ اوسی صدمے سے مر گئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری تھی اوس تلوار کا پھیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی
صدمے سے وہ مر گئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا تب حدیث کہی
عامر کو دو ثواب ملینگے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر
زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مر جاوے تو اوسکی موت حرام نہین ھ ابو هريرة كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع ۱۷۱۸
رواه مسلم ق ابو الفضل حضرت مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے
اور قضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات
جھوٹھ کہانی ہوتی ہین تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوے ہر گز زبان پر نہ لاوے ق ابو موسى كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير ۱۷۱۹
مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہنچے

تو مجھکو نہ مارسکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجھکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے اوس لڑکے نے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین
جمع کر اور ایک کھمبے پر مجھکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے
مارتا ہون پھر مجھکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجھکو قتل کرسکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک کھمبے پر سولی دیا پھر
اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا
سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم ایمان لائے لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے
مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجھکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا ڈر آپڑا البتہ لوگ تو ایمان
لے آئے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اوسکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے
نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اس مین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اوس سے کہا اے ما تو صبر کر اسواسطے کہ تو حق پر ہے **ف** اس حدیث مین
اہل حق و اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الہی کا بیان ہے چنانچہ اس قصے کو حق تعالے نے سورہ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہے حضرت نے
١٧١٣ اوسکو مفصل بیان کیا ہے **معاویۃ بن الحکم السلمی قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک** مسلم مین
معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر کے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہے
ف معاویہ بن حکم سے روایت ہے کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانیوالون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اونکے پاس
مت جایا کر پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کفار عرب کا دستور تھا
کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بنا کر کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر
ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علما حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین ہے اسواسطے کہ خط کشی اون پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے موافق
اور لوگون سے ہونا محال ہے بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اون پیغمبر کی خط کشی بالیقین معلوم نہین
ہوسکتی تا کہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ آیندہ کی بات یقین کوئی نہین جان سکتا
١٧١٤ اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین **عبد اللہ بن عمرو**
کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وعرشہ علی الماء
مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اندازے لکھے آسمانون اور زمین پیدا کرنے سے پچاس
ہزار برس آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا
١٧١٥ کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہے **جابر کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد بدرا والحدیبیۃ قال ان عبدا**
لحاطب بن ابی بلتعۃ جاء یشکو حاطبا فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار مسلم مین جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہا ہے حاطب دوزخ مین نہ جاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا یعنی حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا
وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ حضرت
کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین جو موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہے وہ مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ صحابہ تھے اور جنگ حدیبیہ مین

فرمایا کہ اسکو مارو اور وہ سب کے سب اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ انکے بل میں گھس گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہے

فصل فیما لم یسم فاعلہ

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہے ق عایشہ ١٧٢٥

اُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْ
وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھسے
کہ تجکو تو خواب میں دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے میں سو یوں کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے منہ تیرا
کھولا اور دیکھتا ہوں کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو میں کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یوں ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح میں آویگی
ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہیں ہوگی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب
میں کچھ شک اور تردد نہیں ہوتا ھ ابو ہریرۃ اُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا وَفِي رِوَايَةٍ ١٧٢٦
فَنَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب میں معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے
مجکو جگا دیا تو میں اوسکو بھلایا گیا اور دوسری روایت یوں ہے کہ میں شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتوں میں تلاش کرو
ف یعنی طاق راتوں میں ق جابر أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ١٧٢٧
مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ
وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَ
بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں
مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست
ہے سو جس مرد کو میری امت سے جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نتھے اور مجکو
شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام عالم کے لوگوں پر بھیجا گیا ف یعنی ان پانچ چیزوں سے
حضرت سب پیغمبروں پر فضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف رکھتا تھا اور انصاری کو سوا عبادتخانہ کی اور جگہ نماز پڑھنا
درست نتھا اور تیمم کا حکم نتھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت
میں سوا حضرت کے کوئی پیغمبر شفاعت نکر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہیں ہوا بجز حضرت کے ق ابن عباس ١٧٢٨
أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ
الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنیکا سات ہڈیوں پر
یعنی پیشانی پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں کے سر پر اور یہ حکم ہوا ہے کہ نماز میں کپڑے اور بالوں کو سمیٹوں
ف نماز میں بالوں کو جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہے ق ابو بکر و عمر و جابر أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ ١٧٢٩
النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ
وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ بخاری اور مسلم میں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگوں سے لڑنیکا حکم ہوا
یہانتک کہ وے لا الہ الا اللہ کہیں سو جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہے اور اوسکا حساب

[illegible]

۱۷۲۰ اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو سوا کسی کو کوئی عورت با کمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امتوں میں یہی عورتیں باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رضا اور حضرت فاطمہ رضا اور حضرت عائشہ رضا کا کمال سب احادیث سے ثابت ہے ﻫ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ مسلم میں ابو ہریرہ رضا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکیگا اور ہو جاؤگے تم جیسے لگے تھے اور ہو جاؤگے تم جیسے لگے تھے اور ہو جاؤگے تم جیسے لگے تھے ابو ہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اس میں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانہ کا نام ہے جسمیں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب چوبیس سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سرکشی کریگی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہو جاویگا

۱۷۲۱ ﻫ أَنَسٌ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم میں انس رضا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اوتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و نشان ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سب ہمنے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہے اوسپر بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہو گیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہو گئے صدیق اکبر نے اونکو مارا وہ لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہیں

۱۷۲۲ ق أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بخاری اور مسلم میں ابو مسعود رضا سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل اوترا سو اوسنے میری امامت کی تو میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میں نے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو سب علم تعلیم ہو

۱۷۲۳ ﻫ بُرَيْدَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ مسلم میں بریدہ رضا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وارث ہونے سے وہ لونڈی تجھکو ملی یعنی حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ میں نے اپنی ماں کو لونڈی دی تھی اور میری ماں مر گئی ف یعنی تجھکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرا لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے

۱۷۲۴ ق ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا يَعْنِي حَيَّةً خَرَجَتْ ... بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی سانپ جو مسجد ... [illegible] ف عبد اللہ بن مسعود رضا ... [illegible]

ف پیشین گوئی ... عراق شام ... [illegible]

[illegible]

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمانون کو ہرگز
۱۷۳۷ درست نہین خ ابو هريرة حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِي بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر بیچ کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے کہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ ہی حدیث اونکی دلیل ہی
۱۷۳۸ هـ ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
اللّٰهُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ مسلم مین ابو مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نہ پائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون کو حکم کرتا تھا کہ محتاج سے
۱۷۳۹ قرض مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم والے ہین اوسکے سزاوار ہین سو اپنے فرشتون سے درگذر کرو خ ابو هريرة
خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا
يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داود پر قرآن سو وے اپنی سواری
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نکھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہی
۱۷۴۰ ایسی جلد زبور کا تمام کرنا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجود کہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عايشة
خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ مسلم مین حضرت عایشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوا اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا
۱۷۴۱ ہی سے خ انس دُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ
فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات
باطن نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا
۱۷۴۲ پیالہ لیا تو مجھکو حکم ہوا کہ تمنے پیدایشی دین پایا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہو چکا هـ ابو هريرة عُذِّبَتِ
امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے مین اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
۱۷۴۳ چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی هـ ابو ذر عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ
اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ مسلم مین
ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے
علحدہ کی جاوے اور امت کے بد اعمال مین مینے پایا کھنکار کو جو مسجد مین ہوا اور زمین مین دابی جاوے ف راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور
۱۷۴۴ ق ابن عباس عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ

مدد کرنے سے بچے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان و مال لینا حرام ہوا لیکن اگر کسی کا خون کریگا تو اوسکا
جان و مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا ہو اور دل میں کافر ہو تو اوس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے
۱۷۳۰ حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ
وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
مجکو اوس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا ویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینہ کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ
علم تو مدینہ ہی ہے برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام مدینہ رکھا ق
۱۷۳۱ أَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى
بخاری اور مسلم میں انس و سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں
کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا
۱۷۳۲ دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ہوا ق أَبُو هُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ
قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا
بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا ف یعنی
۱۷۳۳ حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانہ تک حضرت کے باپ دادا شریعت اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے م جَابِرٌ بُعِثَتْ
هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے ف مصابیح میں
جابر سے روایت ہے کہ حضرت سفر کو گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ
۱۷۳۴ کہ ایک بڑا منافق مر گیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ آئندہ کی خبر دی ق ابْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ الْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ شَهَادَةِ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَ
صَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں خدا کو ایک جاننے پر
اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے روزے رکھنے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے عبد اللہ نے
کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہے یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہے کہ اسلام کی بنیاد
پانچ چیزیں ہیں اسکی گواہی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہے اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور
۱۷۳۵ بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق أَبُو هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
وَفِي رِوَايَةٍ الْقَضَاعِيِّ حُفَّتْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھکی گئی اور چھپائی گئی بہشت مشقت اور
تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت
۱۷۳۶ اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

فمن سرني اسرائيل لا يدرى ما فعلته ولا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب
واذا وضع لها البان الشاء شربت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا
نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور مجھے سوا چوہے کے کوئی ہیئت خیال میں نہیں آتی سبب یہ کہ آگے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتے اور جب اونکے آگے
بکریوں کا دودھ رکھیے تو پیجاتے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اونکی رسم سے فرمایا کہ شاید یہ لوگ چوہے کی صورت پر
۱۷۴۸ مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ق ابو ھریرۃ قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا
وقولوا حطۃ نغفر لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاھھم وقالوا حبۃ فی شعرۃ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ گھسو دروازے میں سجدہ کرکے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم
تمکو بخشیں سو اونھوں نے حکم بدل ڈالا تو دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسیٹتے اور کہا دانہ بال میں بہتر ہے ف بیت المقدس کے دروازے
دروازے میں داخل ہونیکا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ سجدہ کرنے کے بدلے چوتڑوں کے بل گھسے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے
۱۷۴۹ اسواسطے غضب الہی میں گرفتار ہوئے ق ابن عباس نصرت بالصبا واھلکت عاد بالدبور بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے
۱۷۵۰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پروا کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے ھ انس ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ
باسم ابی ابراھیم مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا
ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اونکا انتقال ہوا

۱۷۵۱ فصل فی الحکایۃ عن نفس المتکلم

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ماضی متکلم کی
لفظ ہے ق انس اتیت علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ المجوف فقلت ما ھذا یا جبریل قال الکوثر
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اوسکے دونوں کناروں پر پولے موتیوں کے خیمے ہیں تو میں نے جبریل سے کہا
۱۷۵۲ کہ یہ کیا ہے جبریل نے کہا کہ حوض کوثر ہے ھ ابو ھریرۃ استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی واستاذنتہ
ان ازور قبرھا فاذن لی مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں
مجکو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کروں سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی
تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے
مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی
ہر چند اور مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص کہ حضرت کے سبب ابو طالب کو عذاب میں
۱۷۵۳ تخفیف ہوئی تھی یا یہ کہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق ابن عباس اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا
الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میں نے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں ف
محتاج ایمان دار اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہیں اس سبب سے
۱۷۵۴ دوزخی ہوتی ہیں خ انس اکثرت علیکم فی السواک بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تم سے مسواک

يمر معه العشرة والنبي يمر معه الخمسة والنبي يمر وحده فنظرت فاذا سواد كثير فقلت
يا جبريل هؤلاء امتي قال لا ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد كثير قال هؤلاء امتك و
هؤلاء سبعون الفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب قلت ولم قال كانوا لا يكتوون
ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون الحديث متفق عليه والسياق للبخاري
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین کلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ
تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ
پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر مینے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مینے کہا اے جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین
جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مینے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار
جو آگے ہین او نپر حساب ہی اور نہ عذاب مینے کہا اسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین تن داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ
شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن خاص روایت بخاری کی ہی ف
جتنے لوگ ہر پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہو گا
معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون
١٧٤٥ لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہے ه جابر عرض علي الانبياء
فاذا موسى ضرب من الرجال كانه من رجال شنوءة ورايت عيسى ابن مريم عليه السلام فاذا اقرب
من رايت به شبها عروة بن مسعود ورايت ابراهيم عليه السلام فاذا اقرب من رايت به
شبها صاحبكم يعني نفسه ورايت جبريل عليه السلام فاذا اقرب من رايت به شبها دحية
بن خليفة مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے
مرد اور دیکھا مینے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰ سے زیادہ ترمشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ ترمشابہ تمہارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو
١٧٤٦ میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ ترمشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی ه ابو هريرة فضلت على الانبياء بست
اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي المغانم وجعلت لي الارض طهورا ومسجدا
وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی
اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوے اور میرے واسطے
تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین
جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا
غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھ چیزکو فرمایا اور اوسمین پانچ چیز و
١٧٤٧ اسکا سبب یہ کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی ق ابو هريرة فقدت امة

۱۷۶۱ انس ؓ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي رہم کالی آندھی سے اسطرح لپیٹ مند بین گرفتار ہوا
دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ
وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے
جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین ہمارے آگے تر چھوہارے رکھے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی کہ رفعت
یعنی ہمکو بلندی ہی دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی **ف** حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے
۱۷۶۲ مطلب سمجھیے **ق** ابو هريرة رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ
السَّوَائِبَ بخاری مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتین گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ
۱۷۶۳ مین اوسی نے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا **ق** ابو موسى رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ
بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ
أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى
فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ أَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ
الْبُخَارِيُّ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی
طرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور
مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر
مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت
قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری
نے سند حذف کی **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
خواب سچے ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا
۱۷۶۴ اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعین مین بھول چوک ہوجاتی ہی **خ** ابن عمر رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى
وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ
رِجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسی اور موسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو
سرخ رنگ گھونگھرالے بال والے سینہ کشادہ ہی اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والے جیسے زط کی قوم کے مرد **ف**
۱۷۶۵ حضرت نے ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین **ق** جابر رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ
أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ
هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے تئین دیکھا

۱۷۵۵ کرنے کی خوبی بار ہا کہی ف غرض یہ کہ مسواک میں غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ق جابر جاورت بحراء
شهرا فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت بطن الوادي فنوديت فنظرت امامي وخلفي و
عن يميني وعن شمالي فلم ار احدا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت فرفعت راسي
فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة فاتيت خديجة فقلت
دثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں اوسکے اندر اوترا تو مجھکو کسی نے پکارا
تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نپایا پھر مجھکو کسی نے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجھکو کسی نے پکارا
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہے سو مجھکو سخت کپکپی لی تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجھکو اوڑھاؤ
تو انھوں نے مجھکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اوتاری یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے
۱۷۵۶ خوف دلا ف حضرت پر اول قرآن کی سورت اوتری پھر تین برس تک وحی بند رہی اوسکے بعد سورۂ مدثر اوتری ق المسور بن مخرمة
خبأت هذا لك خبأت هذا لك قاله لابيه مخرمة يعني قباء من ديباج مزررا بالذهب
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی یہ حضرتؐ نے
۱۷۵۷ مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا اور ریشمی قبا تھی جسمیں سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی
کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین م انس دخلت الجنة فسمعت خشفة قلت من هذا
قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان ام انس بن مالك مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں بہشت میں
۱۷۵۸ داخل ہوا تو میں نے جوتی کی چپ چپی سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ماں خ سمرة
رأيت الليلة رجلين اتياني فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن وافضل لم ار قط احسن
منها قالا اما هذه الدار فدار الشهداء بخاری میں سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو
دیکھا سو وے مجھکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجھکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا ان
۱۷۵۹ دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے ف یہ حضرتؐ نے خواب میں دیکھا خ ابن عمر رأيت امرأة سوداء ثائرة الراس
خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها ان وباء المدينة نقل الى مهيعة بخاری میں عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں جا کر
اوتری سو میں نے اوسکی تعبیر یہی کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام ہے جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہودی رہتے تھے مدینے
۱۷۶۰ میں اکثر وبا رہتی تھی جب کہ حضرتؐ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی خ عائشة رأيت
جهنم يحطم بعضها بعضا ورأيت عمرا يجر قصبه وهو اول من سيب السوائب بخاری میں حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو بکھیرتا تھا اور میں نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں کھینچے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرتؐ سے تین سو برس آگے گزرا تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑنے کی اوسی نے

فقالت جلس إحدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن أن لا يكتمن من أخبار أزواجهن شيئا قالت الأولى زوجي لحم جمل غث على رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا أبث خبره إني أخاف أن لا أذره إن أذكره أذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة زوجي غياياء أو عياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له إبل كثيرات المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع فما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت إلي نفسي وجدني في أهل غنيمة بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس ومنق فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب فأتقنح ويروى فأتقمح أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية أبي زرع فما جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي أم زرع وميري أهلك قالت فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع. بخاری اور مسلم میں

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تیرے حق میں ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق میں یعنی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ حکایت ابو زرع کی حضرت عائشہ کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور عہد وپیمان آپس میں اسکا قول قرار کیا کہ اپنے خاوندوں کی خبریں کچھ بھی نہ چھپاویں پہلی عورت نے کہا میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھا جاوے نہ موٹا گوشت ہے کہ اوسکو لیکے آوے یعنی نالائق ایسے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کروں گی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوٹ جانے سے یعنی بڑا قصہ ہے مجھے بیان نہ ہوسکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر وباطن کے سب عیب بیان کروں تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا ڈبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں سوئی ہوئی کو نہ کیا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب میں اوس زمین کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے

ف حکایت ابو زرع بروایت حضرت عائشہ رضی در قضیہ یازدہ زنان

قصہ اخبار ازواج منا مثال الاجزاء

گھرمین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رُمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مینے جوتی کی آہٹ سنی تو مینے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے
کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک مینے محل دیکھا کہ اوسکے صحن مین ایک عورت ہے تو مینے کہا کہ کسکا محل ہے فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب
کا ہے تو مینے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤن اور اوسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو مین پھر آیا پس رو کر تو عمر فاروق نے اور
کہا یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث مین ام سلیم جنکا رُمیصا اور غمیصا لقب ہے بلال اور عمر فاروق
1766 کو بہشت کی بشارت ہے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً
سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا
وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مینے اپنے
رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مینے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو
قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبو دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مینے
یہ کیا کہ انکے آپس مین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہے اور
نہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہوجاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین ہے ہمیشہ رہا ہے اور رہیگا م
1767 اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاۤءِ يَعْنِيْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اسکے واسطے
آسمان کے دروازے کھولے گئے اوس مرد کا قول مراد ہے جو اصحاب کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اوسنے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمرؓ نے کہا کہ مینے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے کہ مینے حضرتؐ کو یہ کہتے سنا ف یعنی یہ کلام خدا کو
1768 ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰۤؤُلَاۤءِ اللَّاتِيْ كُنَّ
عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور
مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اون عورتون سے جو میرے پاس تھین سو اونھون نے جب تیری آواز سنی
تو جلدی پردے مین چھپ گئین یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرتؐ کے پاس بیٹھی تھین
1769 جب عمر فاروقؓ آئے تو اونکے خوف سے چھپ گئین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ
فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى
النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاۤءُ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے ہین
مگر دوزخ کے لوگون کو دوزخ کی طرف جانیکا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونیوالی عورتین تھین
ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
1770 ق عَاۤئِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَهُ لَهَا مُخْبِرًا اِلٰى بِرِّ اَبِيْ زَرْعٍ تَمَا حَكَتْ عَاۤئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

یہ حضرتؐ نے قوم اشعریین کے چند لوگوں سے فرمایا ف ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ میں تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہیں بعد چند روز کے حضرتؐ کے پاس اونٹ مال غنیمت میں آئے
حضرتؐ نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیئے ہماری قوم کے بعضے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی چیز پر قسم کھاتا ہوں پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہوں تو کفارہ دیکر
۱۷۷۲ قسم توڑ ڈالتا ہوں جاؤ میں نے تمکو سواری نہیں دی خدا نے تمکو سواری دی ق ابن عمر لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ
يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں سوسمار کا کھانے والا نہیں اور نہ اوسکا
حرام کرنے والا ف بچہ سوسمار یعنی گوہ حضرتؐ کے سامنے آئی حضرتؐ نے اوسکو نہ کھایا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو
حضرت نہیں کھاتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حرام نہیں لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہیں امام اعظمؒ کے نزدیک گوہ حلال نہیں
۱۷۷۳ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے م انس مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں موسیؑ پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہو کر نکلا جس رات
کہ مجھکو معراج ہوئی اور موسیؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
۱۷۷۴ اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسے شہید م بُرَيْدَةُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ
الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي
الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا مسلم میں بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے تمکو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا میں نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا
میں نے تمکو چھوہارے کے نبیذ پینے سے مگر چمڑے کے برتن میں سو اب سب برتنوں میں پیو درست ہے پر نشے والی چیز کو ف ابتداے اسلام
میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک میں پھر گرفتار ہو جاویں جب لوگوں کے
دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث میں زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی
ہے موت اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرتؐ نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک میں گرفتار نہوں
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جب اوسکی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت
۱۷۷۵ بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی اجازت دی م ابو هُرَيْرَةَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا
رَسُولَ اللهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ
مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا
يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مسلم میں
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ تم
میرے اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمہارے برابر کون ہو سکتا ہے اور ہمارے بھائی وے لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے یعنی اس زمانے میں جو
نہیں تو اصحاب نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت میں شفاعت کیواسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگوں کو جو ہنوز موجود نہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد کی سے یعنی حلیم اور کریم ہی عہد شکنی کا مواخذہ
نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو لپٹا بدن
لپیٹ ڈالے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھ ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سے کھانے پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین ہوتا
عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کرسکتا سب جہان بھر کے عیب
اوسمین جمع ہین ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش
اور اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبو دار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قد آور بڑی راکھہ والا یعنی سخی ہی اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھہ بہت نکلتی ہی
اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند کا نام مالک ہی تو کیا خوب
مالک ہی مالک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت شتر خانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اوسکے یہان اونٹ بہت
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کرلیتے ہین
ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہوجاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ
میرے خاوند کا نام ابو زرع ہی سو واہ کیا خوب ابو زرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھر دیئے یعنی مجھکو موٹا کیا
اور مجھکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجھکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجھکو
گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کردیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھکو باعزت اور مالدار کردیا سو اوسکے پاس
مین بات کرتی ہون تو مجھکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کردیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہوجاتی ہون ماں
ابو زرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابو زرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابو زرع کا اوسکی
خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کردیتا ہی حلوان کا ہاتھہ یعنی کم خور ہی بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی
ابو زرع کی اپنے ماباپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے
اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا
نہین لیجاتی اوٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابو زرع باہر نکلا جبکہ مشکون مین دودہ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کیواسطے
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھہ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجھکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیئے
اور اوسنے مجھکو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور مجھسے کہا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر مین جمع
کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہی **ف** جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا
ایسا محسن ہون جیسے ابو زرع ام زرع کا محسن تھا **ق** ابو موسی لستُ انا حملتکم ولکن اللہ حملکم **ق** قالہ ۱۷۷
لنفر من الاشعریین بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں رہتا اور مقرر میں تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے **ف** جماعت صحابہ نے تو مسلم
ادب سے نماز پڑھتی رکوع اور سجود اور صف میں برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہیں اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ ١٤٨٠
تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **ق لَه** لَمَّا اَشْرَفَ
عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہون
لوگون نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہون تمہارے گھرون کے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنے کی مقامات معلوم ہوتے ہین
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا **ف** اس حدیث میں اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے میں حضرت کے
بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ ١٤٨١
مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ **ق لَه** لِرَجُلٍ قَالَ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد میں داخل ہو سو نماز
مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو
ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا تو
جہاد کے برابر کوئی عبادت نہیں ممکن **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاۤءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ **ق لَه** لِرَجُلٍ اَعْمٰى جَآءَ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى
دَعَاهُ فَقَالَ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد میں حاضر ہوا کر حضرت نے
اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانیوالا آدمی نہیں جو مجکو مسجد میں لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو
اجازت دین تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو
کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ١٤٨٢
وَاَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ
لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ
غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا
فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ
رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ

بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کی نیچ کلیان گھوڑے ہون بلگ رنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑونکو نہ پہچان لیوےگا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ
کیون نہیں پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت مین آوینگے مونہہ اور ہاتھہ پانون روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر انکا
پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث مین حضرت نے اپنے محبان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا
وعدہ کیا مسلمانون کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے انکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست

ف نوازش فرمائی حضرت دہلی رسول منزلی کی اور رسم عجیب

۱۷۷۶ فصل ھل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر ھل ہے ق جریر ھل انت مریحی من ذی الخلصۃ
اي الكعبة اليمانية الشامية بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دیوے ذی الخلصہ
کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو
اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کا فرون کو پایا مارا پھر آکر اسکی
۱۷۷۷ حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعاے خیر کی ھ انس ھل تدرون مما اضحك قلنا الله ورسوله اعلم قال
من مخاطبة العبد ربه قال يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا
شاهدا مني فيقول كفى بنفسك اليوم شهيدا وبالكرام الكاتبين عليك شهودا فيختم على فيه
فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعدا لكن وسحقا
فعنكن كنت اناضل مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور
اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو
پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا
کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل
ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین تب حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے اور تجھپر
کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے منہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھہ پانون سے کہ بولو حضرت نے فرمایا تب اوسکے
بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھہ پانون سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمہاری ہی طرف سے

حقیقت اجازت نطق اعضا و اقرار

۱۷۷۸ جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو ق اسامة بن
زيد ھل ترك لنا عقيل من منزل بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے
گھر چھوڑا ہے ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہنچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت
اوترینگے اپنے مکان مین یا علی یا جعفر طیار کے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی
جب حضرت نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھہ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اوسوقت تک
ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے
۱۷۷۹ اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے ھ ابو هريرة ھل ترون قبلتي ههنا والله ما يخفى على ركوعكم ولا خشوعكم
واني لاراكم من وراء ظهري مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہے

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہو سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے سو اوسکا اتباع کرینگے
اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوا پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الہی پناہ پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے
اوسکے کانٹے سر کج ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوا خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
کے اندر پل صراط پر سے کھینچ لیوینگے اونکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا آدمی تو نجات پانے تک
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہتا ہو فرشتون کو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لیوینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا دیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے جسم اونکے جمینگے جیسے پانی کے سیلاب کے کوڑے مین خودرو
دانہ جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجھکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجھکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک کہ خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اوسکے سوا
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجھکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا مجھسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگیگا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ طلب پورا کردون
اوسکے سوا تو اور کچھ بھی مانگیگا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے
پر کردیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمود ہوجاویگی سو اوسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت ہے
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب اب مجھکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہے کہ
اب مین نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک کہ اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکینگی حق تعالی فرماویگا تیرے یہ سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اوتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور رکھنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اور
دیدار اسکی کیفیت ہمکو معلوم نہین جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اسی طرح اپنے تئین بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہے

فقط لاخفا ان نعم شفاعتنا الاولو ار

شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ
غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ
الْمُخَرْدَلُ حَتَّى يُنَجَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ
مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ
أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ
مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا
فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ
بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ
رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ
مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ
يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ
لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ يَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى
يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ
مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَلَّا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ
وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتَّى
يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى
حَتَّى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ
مَعَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھوین رات کی چاند دیکھنے مین صحابہ نے
کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور اژدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھوگے حق تعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی
کرتا ہو تو اوسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا
ہوگا سو چاند کے ساتھ دیگا اور جو جن اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ انکے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدی باقی رہجاویگی اور اسمین منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانون پر ظاہر ہوگا اوس صفت مین جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ
باللہ تجھسے خدا ہمکو بچاوے ہم اسی مکان مین منتظر رہینگے کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اوسکو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت مین

… فیعطی … از نسخہ مشارق الانوار

۱۷۸۵ پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک کرے حق أَبُو بَرْزَةَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ
قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَ
فُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ بخاری اور مسلم نے
ابوبرزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصونکو تلاش
کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ان کے سوا ہم کسیکو تلاش نہیں کرتے حضرت نے فرمایا ولیکن میں جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ میں لڑائی کے بعد اصحاب اپنے عزیز اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرت نے
۱۷۸۶ یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اونکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے میں اسکا خ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری میں سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہیں ملتی مگر اپنے ناچار و غریبوں کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر گھمنڈ مت کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے
۱۷۸۷ ملتی ہے تو انکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت سمجھو اور انکو حقیر اور ذلیل مت جانو ق سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ
رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي
إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى
يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ
بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا
حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا أُوقِدَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى
كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا أُخْمِدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ
كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى
انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ
مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ
مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ
أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ
فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى

۱۷۸۴ ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہے لیکن اوسکی قدرت سے آسان ہے، ﻫ ابو هريرة هل تضارون في رؤية الشمس في
الظهيرة ليست في سحابة قالوا لا قال فهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ليس في سحابة قالوا لا
قال فوالذي نفسي بيده لا تضارون في رؤية ربكم الا كما تضارون في رؤية احدهما فيلقى العبد
ترغیم فلان فيقول اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع فيقول
بلى قال فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني قد انساك كما نسيتني ثم يلقى الثاني فيقول
اي فل الم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الخيل والابل واذرك ترأس وتربع
فيقول بلى اي رب فيقول افظننت انك ملاقي فيقول لا فيقول فاني انساك كما نسيتني
ثم يلقى الثالث فيقول له مثل ذلك فيقول يا رب امنت بك وبكتابك وبرسلك وصليت
وصمت وتصدقت ويثني بخير ما استطاع فيقول ههنا اذن قال ثم يقال الان نبعث شاهدنا
عليك ويتفكر في نفسه من ذا الذي يشهد علي فيختم على فيه ويقال لفخذه انطقي فتنطق
فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلك ليعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذي يسخط الله عليه

[illegible] مشارق الانوار

مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرتؐ نے
فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے سو قسم ہے اوسکی جسکے
قبضے مین میری جان ہے کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی
رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ ای فلانے بندے بھلا مینے تجکو
کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو
چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے حضرتؐ نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو
مجسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو
کہیگا کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا
تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہے ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو
معلوم تھا کہ تو مجسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے
حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح فرمائیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرونکا اور مینے نماز پڑھی
اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکیگا تو حق تعالی فرمائیگا
دیکھ یہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون
مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے
عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اوسکی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہوگا
اور اوسی پر خدا نہایت غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہین

اور پیچ عمل کیا ہی عذاب دیا جاتا ہے اوسکو روز قیامت تک اور جن کو تو نے آگ میں دیکھا وے حرام کار لوگ ہیں اور جسکو تو نے نہر میں
دیکھا وہ سود خور ہے اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہیں سو لوگوں
کی اولاد ہیں اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جس میں تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان والوں کا مقام ہی
اور یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہی اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اوٹھا سو میں نے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں
اپنے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ میرے اوپر ایک سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اونھوں نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو
مینے کہا مجھے چھوڑو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں اونھوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا سو جبکہ تو عمر کو
پورا کر چکیگا تو اپنے مکان میں آویگا ف اس حدیث میں جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا
یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد میں اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لڑکے بعد مرنے کے
1788 حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہیں اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوا شہیدوں کا رتبہ اور مسلمانوں سے نہایت افضل ہی خ انس ھل
فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ یعنی الذنب فقال ابو طلحۃ انا قال فانزل فی قبرھا یعنی قبر بنت النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی تم میں ایسا شخص ہے جسنے آج رات کو صحبت نہ کی ہو سو ابو طلحہ نے
کہا کہ میں ہوں حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر میں اوتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر میں ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے
اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت
1789 نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر میں داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو ق سھل بن سعد ھل معک شیء من القرآن
قالہ لرجل اراد ان یتزوج المرأۃ التی عرضت نفسھا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی یہ حضرت نے اوس مرد کو فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا
ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح
1790 دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلاوے م الشرید بن سوید الثقفی ھل معک من شعر
امیۃ بن ابی الصلت قالہ لہ مسلم میں شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہے
یہ حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح میں شرید سے روایت ہی کہ میں ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا
شعر یاد ہی مینے کہا کہ ہاں یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسیطرح
سو شعر پڑھے میں معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اوسکے شعر میں حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے
اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل اوسکے کفر اور حب دنیا سے گھر گیا اور یہی حال ہے
اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعضے مضمون تو نہایت خوب اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ شعر گو زبان ہی درست ہوتی
ہی اور دل کی سیاہی نہ گئی م ابو ھریرۃ ھل نظرت الیھا فان فی عیون الانصار شیئا قالہ لرجل
اخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار فقال قد نظرت الیھا قال علی کم تزوجتھا قال علی اربع
اواق فقال لہ علی اربع اواق کانما تنحتون الفضۃ من عرض ھذا الجبل ما عندنا ما نعطیک ولکن

تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيمة والذي رأيته يشدخ رأسه فرجل علمه الله القرآن فنام
عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيمة والذي رأيته في الثقب فهم الزناة والذي
رأيته في النهر آكل الربوا والشيخ الذي رأيت في أصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فأولاد الناس
والذي يوقد النار مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المؤمنين واما هذه
الدار فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع رأسك فرفعت رأسي فاذا فوقي مثل
السحاب ويروى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل منزلي قالا انه
بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك بخاری اور مسلم مین سمرۃ بن جندب سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہے مینے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردونکو کہ میرے پاس آئے
سو انھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہوا اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین
لوہے کا آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہے پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردونے کہا کہ آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لئے کھڑا ہے سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف وہ پیادہ جاتا ہی کہ لے آئے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہے سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا
پہونچے اوسکا منہ تنگ اور اندر کشادہ ہے اوسکے نیچے آگ جل رہی ہے سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین
پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے منہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا
سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے منہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہے
اوسکے آگے آگ ہے وہ اوسکو بھڑکاتا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ ہرگز
کبھی اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد بڈھے بھی تھین بڈھا اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان
ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو
جو تونے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور وں سے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سلسلے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تونے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

یہان سے اسکا بیان دوزخ
ملانی و سعید و غیرہ
وتکمیل حل بیروزان

ایضاح احادیث تعبیر شانی الانوار

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو چھوڑ دو جسمین ہون بہتر ہے اس سے جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکون کو عرب کے ملک سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا اور جو تھا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہے کہ تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس سے دوسری روایت یون ہے کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہے یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروق پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ جواب ہے کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروق پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوس وقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ نہ لائے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوا قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اوسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہے اوسکا یہ مطلب نہین ہے کہ سوا قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہے کہ سب کے بعد قرآن مین اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہے اسواسطے کہ دستور ہے کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر استاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھنے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہے یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دل سوزی ہے **شعر** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر

١٧٩٦ **ق** عَايِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ

یعنی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہے اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہے یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہے **ف** حضرت عایشہؓ کی پوری روایت یون ہے کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہے جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا میںنے کہا کہ یا حضرت آپ نے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ تو نے مجکو بد خلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہے قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم و تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفاظت کے واسطے درست ہے اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہے غیبت کرنا درست ہے تا کہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین

ق عَايِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ... اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ ... بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

عَلىٰ اَنْ نَبْعَثَكَ فِيْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلىٰ بَنِيْ عَبْسٍ فَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے
پھر حضرتؐ نے اوس سے پوچھا کہ جب حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرتؐ نے فرمایا
کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر حضرتؐ نے فرمایا کہ ایکسو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اوس پہاڑ کی طرف
سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہیں جو ہم تجکو دیوین لیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی دوڑ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت
نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو
افسوس نکرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہے اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے مقدور سے
زیادہ مہر باندھے اسی واسطے حضرتؐ نے اوسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا **ق** ابن عمرؓ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا
۱۷۹۲ وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ **قاله** لَمَّا وَقَفَ عَلىٰ قَلِيْبِ بَدْرٍ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم نے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرتؐ نے فرمایا وے
لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح
ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرتؐ نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

۱۷۹۳ **فصل فی فعل الامر** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہے امر کا **خ** ابو سعید اِئْتَمُّوْا بِيْ
وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہشیار اور دانا
۱۷۹۴ اصحاب کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین **ق** علیؓ اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ
فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا **قاله** لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا
رَوْضَةَ خَاخٍ **قاله** لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس خط ہے سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرتؐ نے علی مرتضیؓ اور زبیر
اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہے کہ حضرتؐ نے علی مرتضیؓ اور ابو مرثد اور زبیر سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مدینہ سے مکہ لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیجکر خط چھین لیا
۱۷۹۵ متفق علیہ **ق** ابن عباسؓ اِئْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا **قاله** فِيْ مَرَضِهِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تا کہ اوس تحریر کے
بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرتؐ نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور صعوبت شدید ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے جھگڑا کیا
یہان مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہے کیا زبان کیا یعنی بیہوشی ہوگئی ہے اسکو حضرت سے تحقیق کر لو پھر حضرت سے اس بات کو

ف جواز دیدن عورت مخطوبہ

ف

کہ خوش ہو ساتھ بہتر دن کے جو تجھپر گذرا جب سے کہ تجھکو تیری ماں نے جنا یہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نگئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جسدن
اوس سے خدا راضی ہو ق عمرو بن عوف أبشروا وأملوا ما يسركم فوالله ما الفقر أخشى عليكم ولكني أخشى ۱۸۰۴
عليكم أن تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها
وتهلككم كما أهلكتهم ويروى وتلهيكم كما ألهتهم بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امید رکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہیں ولیکن میں تمپر خوف کرتا ہوں
دنیا کی کشایش اور بہتات سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے
پاس مال آیا اوسکو سنکر انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکر آئے ہو انصار نے
کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا ق عائشة أبشري ۰۵
يا عائشة أما الله فقد برأك بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تیری
پاکدامنی بیان کردی ف جب کہ حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی میں قرآن اترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ۱۸۰۶
ابو هريرة ابغني أحجارا أستنفض بها ولا تأتني بعظم ولا روث بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لا
میرے واسطے پتھر کہ میں اوس سے استنجا کروں اور نہ لا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پانی کے بعد سنت ہے
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اسی طرح کوئلے سے م انس أبصروها فإن جاءت به أبيض سبطا ۱۸۰۷
قضيء العينين فهو لهلال بن أمية وإن جاءت به أكحل جعدا حمش الساقين فهو لشريك
بن السحماء مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال والا سرخ
آنکھون والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگر والے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحما کا
ہے ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونون میں جدائی کروا دی اوسکی
جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے
حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اوسپر جاری نہ ہو گیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا خ ۱۸۰۸
أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص وقيل بنت خالد بن سعيد أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي
ثم أبلي وأخلقي بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو اسکو پہنے اور پھاڑے پھر
خدا کرے تو پہنے اور پھاڑے پھر خدا کرے تو پہنے پھاڑے ف ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اون میں ایک چھوٹی سیاہ
کملی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کسکو پہناؤں لیکن اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی ع عبد الله ۱۸۰۹
بن عمر [illegible] من كان قبلكم بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری

کہ وہ تیرا شیر خوارگی کے رشتے سے چچا ہے تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہوا گر تو حکم نمانے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین نے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عدتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر مین آنے کی
اجازت مانگی مینے کہا واللہ مین اوسکو اجازت دونگی جب تک کہ حضرت نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجھکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا
بلکہ اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب مینے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسواسطے حضرت علیہ السلام
فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہے وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہے معلوم ہوا کہ دایہ کا خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا
1798 ضرور نہین کیونکہ محرم ہوگئے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول
اپنے اہل و عیال سے دینا شروع کر **ف** یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہے اور غیروں کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث
1799 مین اسکی تفصیل موجود ہے **م** جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ
عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا **قاله** لِرَجُلٍ مِّنَ
الْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوبُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی
سے شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتہ دارونکو دے سو اگر تیرے رشتے دارونسے
بھی بچے تو اسطرح اور اوسطرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جبکہ اوسنے اپنے یعقوب غلام
کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین **ف** مصابیح
مین جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نتھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے
اوسکا آزاد کرنا درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وہ درم اوس انصاری کو دئے اور یہ
حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ درویش **ق** اُمِّ عَطِيَّةَ
اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا **قاله** لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي غَسَّلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ
بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرف سے اور وضو کے
مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اونکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین **ف** معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے
1801 اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے **ق** اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ
قاله لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا یون
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا **ف** یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا
1802 مستحب ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی جوش سے ہے **ف** یعنی گرمی کی موسم مین ظہر کی نماز مین
1803 تاخیر مستحب ہے تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ
يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ **قاله** لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کبھی رات کو اوٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اوسکو لازم ہو کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہو کہ وتر بعد وقت
بیٹھکر پڑھتے تھے ق ابن عمر اجیبوا هذه الدعوة اذا دعیتم لها بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ١٨١٧
کہ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے خ عروة ١٨١٨
بن الزبیر احبس ابا سفیان عند حطم الجبل حتی ینظر الی المسلمین ق له للعباس بن عبد المطلب
یوم الفتح كذا وقع مرسلا وهو من حدیث عائشة عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم بخاری مین
عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھ ابو سفیان کو پہاڑ کے تنگ مقام پاس گھوڑون کے اژدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہے یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عائشہ سے ہے ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا م المقداد احثوا ١٨١٩
فی وجوه المداحین التراب مسلم مین مقداد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے موںہون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ ترا ہی
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور وسمین تعظیم تھا
بخلاف اور ونکی مدح کے کہ ہرگز مبالغہ سے خالی نہین اس حدیث مین ان مداح کی مذمت ہے جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا
اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع دنیا کے کرے تو درست ہے تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح
درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ ہو م ابو هریرة احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد ١٨٢٠
ثم خرج فقرأ قل هو الله احد مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی ١٨٢١
پڑھونگا سو جمع ہو جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا م ابو قتادة احفظ علیك میضاتك
فسیکون لها نبأ ق له سحر لیلة التعریس مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ تم اپنے
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہے یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف
صبح کو حضرت نے سفر فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی تھا اوسی برتن کے پانی او بلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام
آسودہ ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا خ جابر اخبر ذلك ابن الخطاب ١٨٢٢
ق له لجابر لما اخبره بقضاء دینه بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہو
اور بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے نمانا حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر ڈھیر لگا
تو حضرت ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کے بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک
کہ سب قرض ادا ہو گیا جابر کہتے ہین کہ وہ ڈھیر سب اسی طرح ہے تھا گویا کہ اوس مین سے کچھ نہین گیا ...
... قرض ادا ہوا ... حضرت نے ... عمر فاروق کو اس حال کی خبر کر دے اسواسطے کہ ... جابر کے قرض ادا ہونے کی ... تھی

اسواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوٰۃ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے
١٨١٠ لائق عذاب کے ہوا ق عایشۃ اتقوا النار ولو بشق تمرۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
١٨١١ فرمایا بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کہ تھوڑی خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہو ھ ابو ھریرۃ اتقوا
اللاعنین قالوا وما اللاعنان قال الذی یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنیوالے کامون سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنیوالے کون ہین حضرت نے فرمایا جو کوئی
کہ لوگون کی راہ مین جا ضرور پھرے یا اونکے سایہ کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جا ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب
١٨١٢ اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ انس اتموا الرکوع والسجود فوالذی نفسی بیدہ انی
لاراکم من بعد ظھری اذا ما رکعتم واذا ما سجدتم بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہو اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع
کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ
١٨١٣ انس اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان ویروی فما علیک الا نبی او صدیق او شھید
وکان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم بخاری مین انسؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا ای احد تجھپر تو پیغمبر ہی ہو اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہو تجھپر تو سوا
پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور احد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ رضی اللہ عنہم ف حضرت ان
اصحاب کے ساتھ احد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہو کہ جیسا حضرت نے
فرمایا ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہو جنبش پہاڑ کی از راہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگون نے اوسکو مشرف کیا
١٨١٤ ق ابو ھریرۃ اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف
١٨١٥ کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا ق ابو ھریرۃ اجتنبوا السبع الموبقات
قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا
واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وے کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے
لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے پھر جانا اور خاوند والی پارسا عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اون کو
عیب لگانا ف ہرچند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اپنے یہی گناہون
١٨١٦ ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق ابن عمر اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

حضرت کے پاس ٹوکرا بھر کے کھجورین آئین حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دیدے اوسنے کہا کہ یا حضرت مدینے مین مجھسے
زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علمانے کہا ہی کہ یہ حدیث
منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جسکے مقدور ہو تو کفارا دا کرنا
چاہیے ق سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اوس عورت کا مالک کردیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کرادینا
١٨٢٩ یہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا ق عَائِشَةَ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ
اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس
سیاہ لوئی دھاری دار کو ابو جہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابو جہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کردیا
ف ابو جہم نے باریک سیاہ کملی جو پھنتی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھ کے نماز
پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے
عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہے اور
١٨٣٠ اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ بیقرر دھیان بٹاتا ہی ق عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا
عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ زَادَ الْبُخَارِيْ شَيْئًا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا ق لہ ضحاء لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ
لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو
کھلا اور دریافت کرلے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا و لیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال
والی عورت سے فرمایا ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نتھا اصحاب نے یہ حال حضرت
سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی آتی ہی اوسکو
حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وے پکھالین اوسی طرح پانی سے لبریز تھین
١٨٣١ پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیے تب حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی ق لہ مسور بن
مخرمۃ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً ق لہ مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اوسکو لے اور نہ چلا کرو ننگے یہ حضرت نے مسور سے فرمایا ف مسور سے روایت ہی کہ مین بھاری پتھر
١٨٣٢ اوٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکو لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ ستر عورت فرض ہی ق عُمَرَ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ق لہ لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے وضو کیا
اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی ف معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کا ناخن برابر بھی خشک رہنا
١٨٣٣ وضو کو باطل کرتی ہی ق ابن عباس لِرَجُلٍ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ق لہ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ
فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جا

١٨٢٣ جب عثمانؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی انھون نے کہا کہ حضرت تشریف لیگئے تھے اسی وقت مین جل گیا تھا لا جرم وہ کتاب ضرور لکھ سکتے ہو ق عائشہؓ
ادعي لي ابا بكر اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويابى الله
والمؤمنون الا ابا بكر بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ
مین انکو نوشتہ لکھ دون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون
خلافت کا اور نہ مانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکرؓ کو ف اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر کو خلافت نامہ لکھدین تا کہ دوسرا کوئی دعوی
نہ کرے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہے کہ صدیق اکبر خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی انھین کی خلافت پر ہوگا
پھر لکھنا کیا ضرور ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کیسیکی خلافت حضرت کو منظور نہ تھی ق عایشہؓ اذكروا
انتم اسم الله وكلوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کر لیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو
ف حضرت عایشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ چند قوم ہین کہ تازہ ایمان لائی ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے وے لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے
تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انھون نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھارے بسم اللہ کہنے سے
١٨٢٥ پاک ہو جاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے ق انسؓ اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ف
یعنی رکابی کے بیچ سے نہ کھاوے اور نہ دوسرے طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عایشہؓ اذهب فاحث في افواههن من التراب
يعني نساء جعفر بن ابي طالب حين اكثرن البكاء عليه قاله لرجل قال لقد غلبننا يا
رسول الله بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے منہ مین خاک جھونکدے یعنی جعفر بن ابی طالب
کی عورتون کے جب کہ انھون نے بکثرت رونا دھونا جعفر پر شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ عورتین ہم
غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین ف جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتین نوحہ کر کے رونے لگین ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ
اونکو جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتون نے نہ مانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح
تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتین نہین مانتی ہین اور ہم پر غلبہ کرتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور عورتون پر
١٨٢٦ غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق ابو هريرةؓ اذهب فاطعمه اهلك
يعني عرقا فيه تمر قاله للذي اصاب اهله في رمضان بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو کھلا یعنی اون کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان مین
صحبت کی تھی ف ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے رمضان مین اپنی عورت سے
صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کر اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجکو طاقت نہین حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا کھلا اوسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

کے گھر میں ایک لڑکی کے منہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسماء الٰہی سے جھاڑ
۱۸۳۹ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمیں شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہوں تو ہرگز درست نہیں م جابر اِسْتَكْثِرُوا مِنَ
النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جوتیاں پہننے کی زیادہ عادت کرو اسواسطے
کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہی ف عرب میں دیہات کے لوگوں کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرت نے
اونکو تعلیم کی خصوصاً اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہنے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں مضبوط
۱۸۴۰ ہو جاتا ہی ق ابو ہریرۃ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ
فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتوں کے مقدمے میں اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی میں زیادہ تر کجی اوپر کی طرف
میں ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمے میں
ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بھی
بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتیں بدلنا محال ہی اسواسطے حضرت نے اونکے حق میں اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی عورت سے اپنا مطلب
نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹالا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ گناہ اپنی کرے نہ ہر بات میں ضد کرے
کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری میں عورت کی رعایت کرے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض میں
اور کبیرہ گناہوں میں اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے ق ابو ہریرۃ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا
إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی لیجاؤ جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری کے نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جا کر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تمنے
اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے ق الزبیر اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ
أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ بخاری اور مسلم میں زبیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو
اپنے ہمسائے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے
۱۸۴۳ م ابو ہریرۃ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَفِي رِوَايَةٍ اِهْدَأْ
وَعَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا
تجھ پر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہیں اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
تھے اور دوسری روایت یوں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر تھے ف ابو بکر کا
صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہیں سوائے سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسہال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدوں میں داخل ہوئے
۱۸۴۴ چنانچہ اور حدیث میں آیا ہی کہ جو اسہال سے مرے وہ بھی شہید ہے م ابو ہریرۃ اِسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ
وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي يَعْنِي بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر حضرت نے اوس مرد سے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو
۱۸۳۴ حج کو جاتی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین ق ابو هريرة ارجع
فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری اور مسلم مین ابو هریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی
ف حضرت مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھکے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین
ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر
اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھ آتی تب حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو الله اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ کہ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز مین واجب ہے نہایت جلدی کرنے سے نماز
۱۸۳۵ باطل یعنی ہے یا مکروہ ق عَائِشَةُ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ ق له لِسَهْلَةَ
بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ
اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو
تاکہ تو اوس پر حرام اور نا جائز ہو جاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہیگا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہے یہ حضرت نے سہلہ بنت سہیل بن عمرو کو فرمایا
جب کہ اوسنے کہا کہ یا رسول الله مین ابو حذیفہ کے مونہہ پر کچھ کراہت دیکھتی ہون سالم کے اندر آنیسے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ
پلادے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤن حالانکہ وہ ڈھیمڑ ہے یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تب حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین
جانتا ہون کہ وہ جوان مرد ہے یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہین جو تجکو حیا آتی ہے کسی برتن مین کرکے پلا دو ف ابو حذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا
اونکو اوسکے آنیجانے سے گمان بد آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہے جوانی مین نہین لیکن بچپنے اور جوانی
۱۸۳۶ مین ظاہر ہو کہ اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہے یا یہ حکم منسوخ ہے ھ ابو هريرة اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ
وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو هریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو جا اے بڈھے اسواسطے کہ خدا تجھسے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے ف
حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہے اور دونون طرف اوسکے دو بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہین حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہے لوگون نے
کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت الله تک نذر کی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت مین ڈالتا ہے خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا
۱۸۳۷ کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین ھ جابر اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا يَعْنِي
الْبَدَنَةَ ق له حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہولے قربانی کے
اونٹ پر دستور سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہے جبکہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک
۱۸۳۸ کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ کسینے بیت الله جانیوالی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق ام سلمة اِسْتَرْقُوْا
لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ ق له حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین
حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرو کہ اسکو نظر لگی ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ حضرت ام سلمہ

وجوب تعدیل ارکان

بخاری مین انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے انکو شق القمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے ہر طرف
سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت صحابہ سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعود سے
اور عبد اللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی
اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا
وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار کہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ مضبوط
دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہوچکا اگر آئندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اسکو جادو کیونکر کہتے چنانچہ جمہور
مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نرہتا اسواسطے کہ آسمانی حال
پیش نظر ہوتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اوس رات کو سب لوگ تامل سے دیکھتے رہے ہون
کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی بعض
ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کری شکل ہی یعنی گول صورت ہی اسسبب سے زمین پر ایک وقت طلوع و غروب ہر جگہ نہین ہوسکتے
اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی اور نہین معلوم ہی کہ کسوف و خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین
کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اونپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین
حال آنکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت
کوئی قاعدے سے معین تھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نادر الامر تھا کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ تھا اگر اوس رات
کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط حس اور دھوکا بصری سمجھا کہ اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال سے اکثر لوگ
غافل رہنا کچھ بعید نہین اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو
اور حال آنکہ اکثر عالم اوس سے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اون لوگون کی روایت سے جو اوس وقت مین
حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے تواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین
نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمہاری عقل کیا مصرع آیا تو چہ مرغی و کدامست پر و بال ست ؛ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل و قیاس
سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا پتھر کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمہاری عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین
معجزہ اوسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہے
۱۸۵۱ جسکو اسکی زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کرکے دیکھے عن المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اَشِیْرُوْا اَیُّهَا النَّاسُ
عَلَیَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِیْلَ اِلٰی عِیَالِهِمْ وَذَرَارِیِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَیْتِ فَاِنْ
یَّاْتُوْنَا کَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاِلَّا تَرَکْنَاهُمْ مَحْرُوْبِیْنَ بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور

سنیئے اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی مسلم کے ابو سعد

بن عُبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر مین اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو

چھوڑ رکھون چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا کیونکر ہو قسم کھاتا ہون

اوس ذات پاک کی جسنے تجھکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت مین پاؤن تو تلوار ہی مارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے

ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا

۱۸۴۵ ھ وائل بن حُجر اِسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حُمِّلوا وعلیکم ما حُمِّلتم ق کہ لسلمۃ بن

یزید الجعفی مسلم مین وائل بن حجر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ

وہ پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے فرمایا ف سلمہ نے کہا یا حضرت

اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہم کیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۴۶ یعنی اگرچہ وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نکرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا ق اُمّ الحُصین اِسمعوا و

اَطیعوا وان استُعمل علیکم عبدٌ حبشیٌّ کانّ رأسہ زبیبۃ بخاری اور مسلم مین ام الحصین سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور

بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی غلام تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضروری ہی

۱۸۴۷ اگرچہ ظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ق عایشۃ

اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن اعتق بخاری و مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس لونڈی کو

مول لے پھر اوسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو

حضرت عایشہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے

۱۸۴۸ یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق ابو موسی اِشربا منہ

وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من وضوئہ بعد ما مجّ فیہ ق کہ

لابی موسی وبلال بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور

سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی یہ حضرت نے ابو موسی اور بلال سے فرمایا ف

۱۸۴۹ حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہی قسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا خ ابو موسی اِشفعوا تؤجروا

بخاری مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام

۱۸۵۰ نکالنا ثواب کا موجب ہی ق ابن عمر وابن مسعود اِشہدوا وانتم شہدوا و یری وی اللہم اشہد ق کہ

عند انشقاق القمر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ

رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الہی تو گواہ رہیو یہ حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبداللہ بن مسعود نے روایت کی کہ ہم

منی مین تھے جبکہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اوس پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد ہو اور

بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہیں منتر میں جب تک کہ اوس میں شرک کا مضمون نہو
ف مالک کہتے ہیں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہیں بلکہ صاف کفر ہیں کہ اونمیں شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلمہ ایسر اور لونا چماری اور یا سنگھ دیوا و منو مان کی دہائی
ہوتی ہے اور ایسی طرح وے منتر بھی حرام ہیں جنکے معانی نہ معلوم ہوں کہ شاید اونمیں بھی شرک ہو ق زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ ۱۸۵۸
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ
طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم میں زید بن خالد سے روایت ہے
کہ حضرت نے اوس کا ایسے ہی یعنی سونے اور چاندی کے مقدمے میں فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے سو اگر
کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ میں لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا
آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص سونا یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے
اور نہیں تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ میں لاوے لیکن اوسکو قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے ه اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اِعْزِلِ الْاَذٰى ۱۸۵۹
عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قاله حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم میں ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب اونہوں نے کہا یا حضرت مجکو کچھ ایسا بتلائیے جس سے
مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانوں کو آرام ہو تجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی
مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہے ه جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم میں جابر سے روایت ہے ۱۸۶۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہے کہ جو اوسکے مقدر میں ہے سو ہوگا یعنی اگر قسمت میں
اولاد ہونی لکھی ہے تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے میں نہیں چاہتا کہ اوس سے اولاد ہو
اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوس نے کہا
کہ یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے تو یہ پہلے ہی کہہ دیا تھا خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ ۱۸۶۱
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا قاله مُقْفَلَهٗ
مِنْ حُنَيْنٍ بخاری میں جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختوں کے شمار برابر
اونٹ ہوتے تو سب میں تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی میں
ہزاروں اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریاں حضرت کو ملیں حضرت نے سب تقسیم کر دیں جب حضرت وہاں سے پلٹے تو راہ میں گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور
مانگنے لگے یہاں تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا جو
سوا نبی کے بشر سے ممکن نہیں ه عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ ۱۸۶۲
اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ
فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم میں عقبہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے ابو مسعود
جان لے اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہے اوس سے زیادہ تجھ پر اللہ قادر ہے تو میں نے کہا

مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو ای لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اونکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور ان لوگون
کے لڑکے بالون کو گرفتار کر لون جو ہمکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر رہے سے آ کر لڑینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور نہین تو
ہم انکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونون صورت مین اونکا نقصان ہی ف حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ
کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماو کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو
خانہ کعبہ مین جانے سے منع کرینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابو بکر صدیق نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ تو بیت اللہ کے قصد
سے نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ
١٨٥٢ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا ھ انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی
بالحائض مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین
١٨٥٣ صحبت حرام ہی بوسہ اور ساتھ لیٹنا درست ہی ق انس اعتدلوا فی السجود ولا یبسطن احدکم ذراعیہ انبساط
الکلب بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک سجدہ کیا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین کوئی اپنے دونون ہاتھون
١٨٥٤ کو بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو ران سے ملانا مکروہ ہی علیحدہ رکھے ق ابو ہریرۃ
اعتقیھا فانھا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ اس لونڈی کو آزاد کر دے اسواسطے کہ وہ حضرت اسمعیل کی اولاد ہی یہ حضرت نے قوم بنی تمیم کی قیدی عورت
١٨٥٥ کے حق مین فرمایا خ عوف بن مالک الاشجعی اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح
بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار
فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین
بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا بخاری مین عوف بن مالک سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھ چھ چیزین قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ
بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھیگا پھر
فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہارے اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کرینگے تو آوینگے تمسے لڑنے
اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف عمر فاروق کی خلافت مین بیت المقدس
فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی
کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور روم سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی
١٨٥٦ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ق النعمان بن بشیر اعدلوا بین اولادکم اعدلوا
بین ابنائکم بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور بیٹون کی بابت
یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے شایان نہین
١٨٥٧ ھ عوف بن مالک الاشجعی اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک مسلم مین عوف

وليدًا وإذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم إلى ثلث خصال أو خلال فأيتهن ما
أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم إلى الإسلام فإن أجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم ثم ادعهم إلى التحول من دارهم إلى دار المهاجرين وأخبرهم أنهم إن فعلوا ذلك فلهم
ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فإن أبوا أن يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونون كأعراب
المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء
شيء إلا أن يجاهدوا مع المسلمين فإن هم أبوا فسلهم الجزية فإن هم أجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فإن هم أبوا فاستعن بالله وقاتلهم وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تجعل لهم ذمة
الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة أصحابك
فإنكم أن تخفروا ذممكم وذمة أصحابكم أهون من أن تخفروا ذمة الله وذمة رسوله وإذا
حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن أنزلهم
على حكمك فإنك لا تدري أتصيب حكم الله فيهم أو لا مسلم نے بریدہ بن حصیب سے روایت کی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت میں چوری نکیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نکاٹیو اور بچے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سو اون میں سے جس بات کو مانیں
تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانیں تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں یعنی مدینے میں آ رہیں اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان
لاکر وطن چھوڑنا قبول نکریں تو اونسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانوں کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہی اور اونکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت میں کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانیں تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی نہ قبول کریں تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والوں کو گھیرے اور وے تجھسے چاہیں کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول
کا عہد کرے تو اون سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر و لیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والوں کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے
اپنی اور اپنے ساتھیوں کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہی اور جب کہ تو
کسی قلعے والوں کو گھیرے سو وے تجھسے چاہیں کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار ولیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہیں جانتا کہ اونکے مقدمے میں تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہیں **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں بھیجتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہرچند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی
١٨٦٩ ق أم عطية واسمها نسيبة بنت كعب اغسلنها ثلثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشکوٰۃ الانوار

یا رسول اللہ یہ غلام آزاد ہے رضاے الٰہی کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر تجھکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود سے
روایت ہے کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا سو مینے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابو مسعود دریافت کر مینے غصے کے سبب سے
خیال نکیا پھر حضرت نے قریب آکر فرمایا کہ اے ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین مینے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہے اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھسے زیادہ قدرت ہے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ لونڈی غلام کو حد سے
١٨٦٣ زیادہ نہ ملو کہ اونکا ظلم دوزخ ہے ق ابو ہریرۃ اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم فمن
وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ ق لہ للیہود
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون کہ
تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہے
ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اوٹھانے کا اسباب اوٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین ہو چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
١٨٦٤ حضرت کے تصرف مین آئے خ ابن عباس اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل
علی ہذہ یعنی عاتقہ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمہارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوترتا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل سے
حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت نے اونکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہے کہ اگر مین یہ کام
١٨٦٥ کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا م سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر
لما خلق لہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
١٨٦٦ عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمہارا نیک عمل بھی اثر تقدیر کا ہے خ انس اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ
فانی صائم ق لہ حین دخل علی ام سلیم فاتتہ بسمن وتمر بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
١٨٦٧ افطار کرے تو درست ہے پر اوسکی قضا لازم ہے ق جابر اغتسلی واستثفری بثوب واحرمی ق لہ
لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جب کہ وے
محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس و حیض مین احرام باندھنا درست ہے
١٨٦٨ اور موقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بعد پاک ہونے کے جائز نہین م بریدۃ بن الحصیب اغزوا باسم اللہ
فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا

١٨٧٤ کو غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے سو مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں تاثیر زیادہ ہوتی ہی ﻫ اَبُو اُمَامَةَ
اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ
فَاِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ
تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا
الْبَطَلَةُ مسلم میں ابی امامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ بخشوا دیگا اپنے پڑھنے والوں کو قیامت کے دن پڑھو نورانی
دو سورتوں کو یعنی سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو جو دونوں سورتیں قیامت میں آوینگی جیسے دو ابر جیسے دو سائبان یا جیسے
دو قطاریں صف بستہ چڑیوں کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والوں سے پڑھا کرو سورہ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور
١٨٧٥ اوسکا چھوڑنا پچھتاوا ہی اور اوسپر قابو نہیں چلتا جادوگروں کا یعنی اوسکی برکت سے جادو نہیں اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ بخاری اور مسلم میں جندب بن عبد اللہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں خلاف ہو
تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرأت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی
١٨٧٦ بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھا جاوے ﻫ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ
١٨٧٧ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز میں اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا
نماز کی خوبصورتی ہی ف راستی صف کی یہ برابر لوگ کھڑے ہوں اور درمیان میں فرق نہو خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوْا لِيْ
مَنْ يَّلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ فَكُنَّا خَمْسَ مِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ سِتِّ
مِائَةٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ بخاری میں حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھو میرے واسطے
اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں اور دوسری روایت یوں ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہیں تو ہم پانسو تھے اور ایک روایت
١٨٧٨ یوں ہی کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یوں ہی کہ پندرہ سو تھے ق اَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ
يَخْدُمُنِيْ فَقَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکوں
میں سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکہ سے مدینے میں آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث ہی
١٨٧٩ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن
عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف
فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل ہیں مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ جورو کا
سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والوں کو دیجیے بعد اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم
١٨٨٠ فرائض میں موجود ہی خ مَيْمُوْنَةُ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْا سَمْنَكُمْ بخاری میں حضرت میمونہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دیجیے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی میں گر پڑا اور
مر گیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یا اوس صورت میں ہی کہ گھی جما ہوا اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

اِذَا وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ سے جسکا
نُسَیْبَہ بنت کعب نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور آخیر
غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو ف حضرت کی
بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اونکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جتنی حاجت ہو
۱۸۷۰ بار طاق صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہی اور آخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہی ق ابْنِ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ
وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلَبِّیًا بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اوسکو پانی اور بیری کی پتیون کا اور اسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ
اور اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت مین اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا
احرام باندھے مر گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم کو مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہین اور
۱۸۷۱ یہی حدیث اونکی دلیل ہی لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین خ ابْنِ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِیْقَةَ
وَطَلِّقْهَا تَطْلِیْقَةً قَالَہٗ لِثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ قبول کر لے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت
مین ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہون یعنی میرے اور اوسکے
موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر مین دیا ہی اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہی یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض مین مال لینا م ابْنِ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ
وَالْکِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّہُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰی مسلم مین
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وے
دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین ف یعنی ان دونون سانپون مین یہ خاصیت ہی کہ جب اونکی آنکھ
۱۸۷۲ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہی اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے ق ابْنِ مَسْعُوْدٍ
اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ ق لَہٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ
مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی
ہٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا رَفَعْتُ رَأْسِیْ اَوْ غَمَزَنِیْ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِیْ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَاَیْتُ دُمُوْعَہٗ تَسِیْلُ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکے آگے قرآن
پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اوترا ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مینے سورہ نساء پڑھا
یہان تک کہ مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے
تو مینے اپنا سر اوٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ٹہوکہ لگایا تو مینے سر اوٹھایا سو مینے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہوا ف
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر کہ لوگ اپنے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اوس سے

حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر
جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال و صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون انکو خیال کرو
تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج
1888 ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ
بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر
یہان تک کہ جب تو اونکے ڈانڈے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اونپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین
1889 یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت علی مرتضیؓ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ق عُمَرُ اَوْفِ
بِنَذْرِكَ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً
وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرتؐ نے عمرؓ
سے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت مین ہے
مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو
ق اَنَسٌ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہی
ف عبد الرحمن بن عوفؓ کے زردی لگی تھی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہی م عَائِشَةُ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقِ
النَّبْلِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے
ف یہ حضرتؐ نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ وَهَاجِهِمْ
وَجِبْرَئِيْلُ مَعَكَ قَالَهُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہجو کر
1893 کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہی یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا م ابْنُ عُمَرَ
بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ف
1894 یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا
يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادون سے پہلے
ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اجزا تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کے وقت مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے ف
اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوے اس حدیث مین ارشاد ہی بہت کا آدمی بیبا
1895 اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کر لیوے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْعَمَلِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ
وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

١٨٨١ ناپاک ہوگیا **ق** كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ **قا** لَهُ بخاری اورمسلم مین
کعب بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بجا ہوا نہایت عتاب بعد اوسکے اونکی توبہ قبول ہوئی
١٨٨٢ تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَنَسٌ اَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَاِنَّهُ
لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین **ف** حضرت عائشہ نے رنگین پردہ جسمین تصویرین
١٨٨٣ تھین گھر مین لٹکایا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **م** ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ
عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ يَعْنِي مَا اَبْدَعَ مِنَ الْبُدْنِ
مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جا سکے اوسکے حق مین
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھدے اور تو اوسکا گوشت مت کھا
اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھائے **ف** حضرت جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے
اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہوجاوے اور نچل سکے تو مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے
١٨٨٤ اسواسطے تبلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جانکے نکھاوین اور محتاج لوگ کھا وین **م** جَابِرٌ اِنْزِعُوْا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پانی کھینچو ای عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمھاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے تو مین بھی تمھارے ساتھ
پانی نکالتا **ف** یہ حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس سے فرمایا **خ** اَنَسٌ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ
١٨٨٥ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ قَالَ تَحْجُزُهٗ
اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر
١٨٨٦ اوسکی مدد کرون حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد گاری ہے **م** حُذَيْفَةُ اِنْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ
وَنَسْتَعِيْنُ اللهَ عَلَيْهِمْ **قا** لَهٗ وَلِاَبِيْهِ مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ
ہم اون کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا **ف** حذیفہ سے
روایت ہی کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت کے دن مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہو کر نلڑینگے ہمنے اونسے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی تب حضرت نے یہ حدیث
١٨٨٧ فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہی اگرچہ کافرون سے کیا ہو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا
تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے

حقوق الاخوان وتصفات الاذکار

اسکو قبول کریگا اور لیتا تو جسکو دیگا کہیگا کہ مجھکو حاجت نہین تو ناچار ہوگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے **ف** امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ دے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو
۱۹۰۳ **ق** ابو موسیٰ تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو اشد تفلتا من الابل في
عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اوسکی جسکے قابو مین
محمد کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے ہین **ف** اونٹ جب اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تا کہ قابو مین رہے
۱۹۰۴ **ق** ابو هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے
۱۹۰۵ اور دشمنون کی خوشنودی سے **ف** بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت **م** ابو موسیٰ توبوا الى الله فاني
اتوب الى الله في اليوم مائة مرة مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین
اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار **ف** یعنی جب پیغمبر معصوم ہو کر سو بار توبہ کرے تو اورونکو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے
۱۹۰۶ **ق** ابن عمر توضأ واغسل ذكرك ثم نم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر
اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر **ف** عمر نے حضرت سے یہ کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تا کہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے **م** ابو هريرة
۱۹۰۷ وعائشة توضؤا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی
پکی چیز سے **ف** یہ حدیث منسوخ ہے اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین سو اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے بکری
۱۹۰۸ کا کچھ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا **م** ابو هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترو مونچھون کو اور بڑھاؤ ڈاڑھیون کو **ف** مونچھ کترانا اور ڈاڑھی رکھنا
۱۹۰۹ واجب ہے اور مونچھ نہ کترانا اور ڈاڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہے مسلمانونکو خدا توفیق عنایت کرے **خ** ابن عباس رضي الله
عنهما ارايت لو كان على امك دين اكنت قاضية قالت نعم قال فاقضوا الله فالله احق بالقضاء
بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا
تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لایق ہے **ف**
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کئے مر گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** امام اعظم کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت
۱۹۱۰ نکی ہو تو مستحب ہے **ق** عائشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني قاله لضباعة
بنت الزبير لما ارادت الحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
حج کر اور شرط کر لے اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیگا یعنی جہان بیماری سے لاچار ہو جاونگی وہین مین احرام اوتار دونگی یہ حضرت نے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی کرو تو نیک عمل کو چھ چیزون سے پہلے ایک دجال دوسرے دہوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچہم
نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گہیریگی چھٹی اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی **ف** یعنی یہ آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
1896 جلد نیک عمل کرو **ھ** یعنی قیامت سے پہلے سارے عالم میں دہوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا **ھ** ابی ذر بَشِّرِ
الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ **ق**
وَفِيْ رِوَايَةٍ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى
يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین
ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے
نکلے گا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک
کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی
1897 نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا **ف** یہ عذاب مالدار بخیل زکوۃ نہ دینے والے پر ہوگا **خ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ پونہچاؤ لوگونکو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضائقہ نہین
ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرتؐ نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا مسلمونکے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنیکی اجازت دی
گویا حق بات کی اور تائید ہوگی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جاننا چاہیے
1898 **ھ** ابن عمر تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو
1899 شب قدر کو پچھلی سات راتون مین **ف** یعنی رمضان کے عشرہ اخیرہ مین **ھ** عائشۃ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنَ الرَّمَضَانِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
1900 پچھلی دس راتون مین **ف** یعنی طاق راتون مین **ھ** ابن عمر تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ
قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین
1901 یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین **ق** ابن مسعود تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
1902 بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم **ق**
حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا
لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ
بن وہبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو عنقریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

تمسے ہوسکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اوبتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اوبو اس ہو **ف** یعنی عبادت وہی بہتر
۱۹۱۷ جو ہمیشہ ہوسکے جسسے دل نہ اوبے اوسکو سمجھو **ق** زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِیْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ یعنی
ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی جنگلی بکری حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے
واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی **ف** یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا
۱۹۱۸ اور اگر کوئی نہ لیویگا بھیڑیا کھا جائیگا **ق** جَابِرٌ خُذْ یَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ یعنی مَاءً كَانَ فِي عَزْلَاءِ
لِلْاَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے جابر لے پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری
۱۹۱۹ کی چھوٹی مشک مین تھا **ق** عَائِشَةُ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ وَیُرْوٰى مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِيْ بِهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا
کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو
۱۹۲۰ دفع ہو **ق** عَائِشَةُ خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا یَكْفِیْكِ وَیَكْفِيْ وَلَدَكِ وَیُرْوٰى خُذِيْ مَا یَكْفِیْكِ
وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ **قاله** لِهِنْدَ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَاَةِ اَبِيْ سُفْیَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی
بیٹی سفیان کی جورو سے کہا **ف** ہندہ نے کہا یا حضرت سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت
کرے یہ ہوسکتا ہی کہ اوسکی نادانستگی مین بقدر حاجت کے لون یعنی اس طرح لینا درست ہے یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہے
۱۹۲۱ **ق** ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ وَاُوْصِیْكُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ
وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَاُنْسِیْتُهَا هٰذَا مِنْ قَوْلِ
سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو مجکو جس مین مین ہون بہتر ہے
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہے
۱۹۲۲ **ف** اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہوچکا **خ** اَبُوْ هُرَیْرَةَ دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ اِنَّمَا اَهْلَكَ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا نَهَیْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ
بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑ دو جب تک کہ تمکو چھوڑے رہون
اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جبکہ مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے **ف** حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے
لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہانتک کہ اوسنے تین بار پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تمسے کبھی نہ ہوسکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا جب کہ اونہون نے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھیں ف حیا احرام باندھکر حج کو جاؤ اور کہدو الٰہی جہانکہ
1911 یاد رکھ کہ خوف بیماری کا ہو تو احرام اوتار ڈالے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے ھ عَائِشَۃَ حَوِّلِیْ ھٰذَا فَاِنِّیْ کُلَّمَا دَخَلْتُ
فَرَاَیْتُہٗ ذَکَرْتُ الدُّنْیَا یَعْنِیْ سِتْرًا کَانَ فِیْہِ تِمْثَالُ طَائِرٍ قَالَہٗ لَھَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد آتی ہی مراد وہ پردہ ہی جسمین جانور
1912 کی تصویرین تھین یہ حضرتؐ نے عائشہؓ سے فرمایا ف یہ پردہ اوس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نتھا ق عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عُمَرَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ سَالِمٌ ھُوَ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور سالمؓ سے
اور معاذؓ سے اور ابی بن کعبؓ سے سالمؓ وہ ہین جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنّٰی تھے ف حضرتؐ کے وقت مین یہ چارون اصحاب
1913 قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرتؐ نے اونکی اوستادی سند کر دی تاکہ لوگ ان سے سیکھین ھ عُبَادَۃُ ابْنُ الصَّامِتِ خُذُوْا
عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَّنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ
جَلْدُ مِائَۃٍ وَّالرَّجْمُ مسلم مین عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر کی خدا نے اون عورتونکی
راہ کر دی کنواری کو کنوارے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری ف
قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اونکے حق مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرتؐ نے بیان کی
امام شافعیؒ کے اور امام احمدؒ کے مذہب مین یہی ہی کہ اگر کنوارا مرد یا کنواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہی کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر
بھی کیجیے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کنواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہی کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور
سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دو سزاؤن کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرتؐ نے کئی شخصون کو
1914 سنگسار کیا اور حالانکہ اونکو کوڑے نہین مارے ھ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ خُذُوْا مَا عَلَیْھَا وَدَعُوْھَا فَاِنَّھَا مَلْعُوْنَۃٌ
مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوتار لو جو کچھ اوس اونٹنی پر ہی اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہی ف
حضرتؐ سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ
لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوس پر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرتؐ نے اوس عورت کو جھڑکی دی
1915 تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین ھ اَبُوْ سَعِیْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ
اِلَّا ذٰلِکَ یَعْنِیْ مَا تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی مُصَابٍ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَھَا فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ قَالَہٗ لِغُرَمَائِہٖ
مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون کو
بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ تلف ہوگئے مول لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرتؐ نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو خیرات
دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نتھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرتؐ نے قرضخواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث
1916 سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہی کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلوائے اور باقی قرض کو معاف کر دیوے ق عَائِشَۃُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ
مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک عمل اوتنے کرو جتنے

فقط الجھا رسن مستاد ثابت ہو اول

1927 جس نشانی کا ہو حضرت نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم میں موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب میں ہو چکا **ق** جابر
دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه **ق** كه لعمر حين قال دعني اضرب عنق
هذا المنافق يعني عبد الله بن ابي بخاری اور مسلم میں جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ دے تاکہ لوگ یہ
گفتگو نکرین کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہی یہ حضرت نے عمر فاروق سے فرمایا جب کہ عمر نے حضرت سے کہا کہ مجھکو حکم ہو تو مین اس منافق کی
گردن مارون یعنی عبد اللہ بن ابی کی **ف** مدینے مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروق نے
اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجھکو سفاک اور خونریز جانینگے مسلمان ہونے سے نفرت کرینگے
1928 سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** المغيرة بن شعبة دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين يعني الخفين
ق له بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک
پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہ رض سے فرمایا **ف** مغیرہ رض سے روایت ہی کہ سفر مین حضرت کی ساتھ تھا حضرت نے فرمایا
کہ تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا منہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا
حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا
1929 تھا **م** عايشة دعيها وهل يكون الشبه الا من قبل ذلك واذا علا ماؤها ماء الرجل اشبه
الرجل اخواله واذا علا ماء الرجل ماءها اشبه اعمامه مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوسے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسکے سبب سے اور جب غالب ہوتی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموون کے مشابہ ہوتا ہے
اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچون کے **ف** حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر
عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ رض نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا
عورت کو بھی احتلام ہوتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہوتی تو لڑکا ماموون کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا

[illegible]

1930 **خ** سلمة بن الاكوع ارموا بني اسمعيل فان اباكم كان راميا بخاری مین سلمہ بن اکوع رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیر انداز تھا **ف** چند انصار تیر اندازی کرتے تھے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین
تیر اندازی کرتے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگا دین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت نے فرمایا
کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا
1931 وسیلہ ہی **ق** جابر سم ابنك عبد الرحمن **ق** له بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے
بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ **ف** جابر رض سے روایت ہی کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے
1932 حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عمر بن ابي سلمة سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك
بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے
قریب ہو **ف** عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہی کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۲۳ جو تمہارے حق مین بہتر ہو اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اونکی کاوش کرنا کیا ضرور ہی **ق** جابرؓ دعوھا فانھا منتنۃ
یعنی دعوی الجاھلیۃ ای قول الانصار فی حین کسعۃ المھاجری یا للانصار بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑو اس بات کو کہ یہ بات تو گندی ہی **ف** حضرتؐ سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجرین مین کچھ گفتگو
ہوگئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے پکارا کہ ای انصار یو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے
لوگ جمع ہوگئے حضرتؐ نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی پکارنا کیسا اسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونو شخصون کا حال عرض کیا جب حضرتؐ نے
۱۹۲۴ یہ حدیث فرمائی **ق** ابو ھریرۃؓ دعوہ واریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم
میسرین ولم تبعثوا معسرین بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو پیشاب سے چھوڑ دو اور ایک ڈول
پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے
حضرتؐ کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے
یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور
۱۹۲۵ ہوجاتی ہی **ق** ابن عمرؓ دعہ فان الحیاء من الایمان **ف** لم رجل کان یعظ اخاہ فی الحیاء بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکو چھوڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے یہ حضرتؐ نے اوس مرد کو فرمایا جو اپنے بھائی
سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہے اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی **ق**
۱۹۲۶ ابو سعیدؓ دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن
القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ
فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی رصافہ فلا یوجد فیہ شیء ثم ینظر الی نضیہ فلا یوجد فیہ
شیء ثم ینظر الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء سبق الفرث والدم آیتھم رجل اسود احدی عضدیہ
مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر یخرجون علی خیر فرقۃ من الناس وفی روایۃ علی حین فرقۃ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ دو اور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی
اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے
نیچے نہ اوتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہے اوسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ
خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی پاڑ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے
تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہونے کے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا
اوس قوم کی پہچان یہ ہے کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا
آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیؓ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے
مین ظاہر ہونگے **ف** حضرتؐ نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذو الخویصرہ نام تھا اوسنے حضرتؐ سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے
کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضیؓ نے اوس قوم کو قتل کیا اسی حدیث میں

اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاو
پھر نماز کو موقوف کر یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوس وقت آفتاب
38 کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی شباہت نچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی ق عمران بن حصین صل
قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب ق لہ بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجھسے نہوسکے بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھکے بھی نہوسکے تو لیٹکے پھر حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت ہے
کہ مجھکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
1939 کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ق عبد اللہ بن مغفل صلوا قبل صلوۃ المغرب صلوا قبل صلوۃ المغرب
قال فی الثالثۃ لمن شاء کراھیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس ہوسطے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت موکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ اوس فرض مین تاخیر ہوگی ق خباب بن الارت ضعوھا
مما یلی راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشہد باحد بخاری اور
مسلم مین خباب بن ارت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پانون پر گھاس
یعنی مصعب بن عمیر سعب کرسے جنگ احد مین شہید ہوے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پانون کھلتے تھے اور اگر پانون پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
1941 کہ جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی ص سعد بن ابی وقاص ضعہ من حیث اخذتہ ق لہ
کہ یعنی سیفا استوھبہ من الغنائم مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھدے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
1942 غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے ص عثمان بن ابی العاص ضع یدک علی الذی یالم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ق لہ
مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار کہہ
اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجھکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
1943 تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے اوسپر عمل کیا مجھکو شفا حاصل ہوئی ف ام سلمۃ طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ
ق لہ لما قالت انی اشتکی بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگونکے پیچھے

دعای شفای مرض

1923 معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہے ق انس سمّوا باسمي ولا تكنّوا بكنيتي بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسمین اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم
اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین
تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ یا حضرت مینے آپکو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا نہین
چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادة مین موجود ہے ق انس سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من تمام
1924 الصلوة بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال
ہے ھ ابو هريرة سيروا هذا جمدان سبق المفرّدون قالوا وما المفرّدون يا رسول الله قال
1925 الذاكرون الله كثيرا والذاكرات مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے اکیلے صحابہ نے
کہا یا حضرت اکیلے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنیوالے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک
پہاڑ نمود ہوا جسکا جمدان نام ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی
یاد کرنیوالے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے لوگ وہی ہین جو خدا کی یاد مین حریص
اور فدا ہین یاد الہی نے اونکے گناہون کے بوجھ کو اوتار دیا ہے سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے ھ علي شققه خمرا بين الفواطم
1926 يعني ثوب حرير اهداه الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اكيدر دومة ق لَه والفواطم
احدهن فاطمة الزهراء والثانية فاطمة بنت اسد ام علي والثالثة فاطمة بنت حمزة
مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ ڈال اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے نام فاطمہ
ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہے جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین ہین
ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ما تیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مردو کو حرام ہے لیکن اگر
1927 کوئی شخص دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہے ھ عمرو بن عبسة صلّ صلوة الصبح ثم اقصر
عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ
يسجد لها الكفار ثم صلّ فان الصلوة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر
عن الصلوة فانه حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصلّ فان الصلوة مشهودة محضورة حتى
تصلي العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني الشيطان وحينئذ
يسجد لها الكفار مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جبتک آفتاب نکلے یہان تک
اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جبکہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہے اور اوسوقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب
آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت کے واسطے فرشتے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم
ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلنے

فعلوا ذلك فقد منعوا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ق له لعلي
يوم خيبر م مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قتل کرو اونکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی پھر جب اونھون نے یہ کیا تو بچے مجھسے اپنے خون اور مال بچائے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہے
یہ حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیوینگے اور دل سے کافر رہینگے
1951 تو خدا اون سے حساب کر لیگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی م ابو ھریرة قاربوا وسددوا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت
1952 بہتر ہو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ عمل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو ص جويرية زوج النبي صلى الله عليه
وآله وسلم قربيه فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة اعطيته مولاتها من الصدقة مسلم مین
حضرت جویریہ رضی حضرت کی بی بی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنی مقام کو پہنچگی
ف حضرت نے کھانا مانگا حضرت جویریہ رضی نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہی وہ حاضر ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہی لیکن اول محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے
1953 شخص کو دی تو اوسکو درست ہوگئی ص طارق بن اشيم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء
تجمع لك دنياك وآخرتك ق له لرجل قال يا رسول الله كيف اقول حين اسئل ربي مسلم مین
طارق بن اشیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الہی مجکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجکو عافیت دے دین مین کہ اور مجکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین و دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرت نے اوس
1954 مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جبکہ اپنے رب سے سوال کیا کرون ص سعد بن ابي وقاص قول لا اله
الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العلمين لا حول
ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني ق له لاعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني كلاما
اقوله م مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہے خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہی اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر
مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمایئے حضرت نے فرمایا یون کہا کر کہ الہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو
روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہی کہ حضرت نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت
1955 پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلایئے جسکو مین کہا کرون ه حذيفة قم يا حذيفة
فاتنا بخبر القوم ق له ليلة الاحزاب مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اوس قوم کی

ف معلوم ہوا کہ حج مین بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا سوار ہو کر حضرتؐ نے اسلیے فرمایا جب کہ اونھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون
۱۹۴۴ درست ہی ھ ابو ھریرۃ عوذوا باللہ من العذاب اللہ عوذوا باللہ من عذاب القبر عوذوا باللہ
من فتنۃ المسیح الدجال عوذوا باللہ من فتنۃ المحیا والممات مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
۱۹۴۵ اور فساد سے ھ جابر غطوا الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیہا وباء لا یمر باناء لم
علیہ غطاء او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء قال اللیث بن سعد
فالاعاجم عندنا یتقون ذلک فی کانون الاول مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہی کہ اوسمین وبا اوترتی ہی جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہی
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہی لیث بن سعد مصر کے محدثؒ نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاو کرتے ہین
ف کانون اول رومی مہینا ہی خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہی خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اوس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب
ہوتی ہی لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہون کہ اوس فصل مین ہوا بگڑ جاتی ہو لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہمیشہ
۱۹۴۶ بند رکھنا چاہیے ف جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیۃ واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشیطان
لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائہ عودا
ویذکر اسم اللہ علیہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اہل البیت بیتہم بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکونکا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازہ اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھدیوے اور بسم اللہ کہدے مقرر چوہیا گھر والونکو
جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن ہی تو چوہا بتی لیجاتا ہی تو گھر مین اکثر آگ لگ جاتی ہی ف حضرتؐ نے اس حدیث مین
۱۹۴۷ آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین ھ جابر غیروا ہذا الشیب واجتنبوا
السواد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکہ مین ابو قحافہ
صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے
لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہی فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہی اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب
۱۹۴۸ سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم ھ ابو ہریرۃ فر من المجذوم کما تفر من الاسد لم یصل سندہ بہذا الحدیث
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہی بخاریؒ نے اس حدیث کی پوری سند نہین
۱۹۴۹ بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہی تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہی اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی ھ ابو موسی
فکوا العانی واطعموا الجائع وعودوا المریض بخاری مین ابو موسیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہی اور اطعام اور عیادت
۱۹۵۰ فرض کفایہ ہی ھ ابو ھریرۃ قاتلہم حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا

۱۹۶۲ قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہی کہ اوسکا عوض بہشت ہی **ق** ابن عباس قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع
ویروی عند نبی تنازع بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین
میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا
بعضون نے کہا لاو بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین
۱۹۶۳ ہو چکا **ق** ابو ھریرۃ کخ کخ ارم بھا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ ویروی لا تحل لنا الصدقۃ
قالہ للحسن بن علی رضی اللہ عنہما حین اخذ تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت مین ہی کہ ہمکو
زکوٰۃ حلال نہین یہ حضرت نے امام حسن سے فرمایا جب کہ اونھون نے زکوٰۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھا لی تھی اپنے منہ مین رکھ لی **ف**
۱۹۶۴ حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہی **ق** جابر کل فانی
اناجی من لا تناجی یعنی الثوم المطبوخ **قالہ** لرجل من اصحابہ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو پکا لہسن آیا
اور مین لہسن کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اوسنے بھی ہاتھ کھینچا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہے
۱۹۶۵ اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی **ق** ابن عمر کلوا فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی یعنی الضب بخاری
اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین
ف حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہر چند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہیت ہی امام شافعی اور امام مالک کے
نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا
۱۹۶۶ **ق** ابن عمر کلوا من الاضاحی ثلاثا ھذا حدیث منسوخ بما ذکرنا من قبل بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر
۱۹۶۷ ہم کر چکے ہین **ق** ابن عمر کن فی الدنیا کانک غریب او کانک عابر سبیل وعد نفسک فی اصحاب
القبور بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی
جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑ کر یہ حدیث
فرمائی اور عبداللہ بن عمر یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین
بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر رکھ یعنی
یہ فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد رکھتا اور اوسکی
فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرا جان کر بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے

1956 ہمارے پاس خبر لاوے یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کی رات فرمایا ص حذیفۃ قُم یا نُعمان ق فلما اصبحت لیلۃ
الاحزاب مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ او سو دیہ حضرت حذیفہؓ ہے فرمایا جنگ خندق کی خبر کو
ف جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیر لیا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرتؐ نے حذیفہ کو
خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جو تھے باب مین
1957 گذرا خ ابو سعید قولوا اللّٰھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی
محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم
1958 پر اور ابراہیم کی آل پر ق ابو حُمید الساعدی قولوا اللّٰھم صل علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ
کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک
حمید مجید بخاری اور مسلم مین ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر اور اوسکی بیبیوں پر
اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمدؐ پر اور اوسکی بیبیوں پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر بیشک
1959 تو سب خوبیوں سراہا بزرگی والا ہے ص ام سلمۃ قولی اللّٰھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ ف الکما
حین مات ابو سلمۃ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوس کا نیک بدلا دے حضرتؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول
1960 خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرتؐ نے اونکو تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرتؐ سے اونکا نکاح ہوا ق ابو سعید
قوموا الی سیدکم او الی خیرکم یعنی سعد بن معاذ فقعد عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فقال ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف
یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرتؐ پاس بیٹھے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری
تجویز پر راضی ہوکر اوترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرتؐ سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرتؐ نے اونکا قلعہ گھیر لیا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد زخمی تھے حضرتؐ نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرتؐ نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے
واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرتؐ نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی
1961 تکریم کے واسطے درست ہے ص انس قوموا الی جنۃ عرضھا السموٰت والارض ف قالہ حین دنا
المشرکون یوم بدر صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور
زمین کے برابر ہے یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ انکا

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر
لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاویں اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکوں کی خبرگیری کریں گے ثواب دونوں کو
۱۹۷۵ برابر ملیگا ق عایشۃ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُّصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو
ابوبکرؓ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اون سے امامت کروائی چنانچہ اسکا
مفصل قصہ دوسرے باب میں گذرا جو عہدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات میں ابوبکر صدیقؓ کو دیا اسمیں صاف
۱۹۷۶ اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا خ ابن عباس مُرُوْهُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ
صَوْمَهٗ یعنی اَبَا اِسْرَائِیْلَ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے
اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ میں چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا
لوگوں نے کہا کہ یہ ابواسرائیل ہے اسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ میں کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ میں کھڑا ہونا عبادت نتھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر
۱۹۷۷ مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے م ابن عمر مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْیَدَعْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَةً
اُخْرٰی فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْیُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ یُّجَامِعَهَا اَوْ یُمْسِکْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ
تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی
طلاق کو باطل کرے کہ پھر اوسکو اپنی جورو بناوے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو
تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیدے اور چاہے اوسکو اپنے گھر میں رکھے سو مقرر یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتوں
طلاق میں ہوا کرے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرت سے
کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ میں طلاق بدعی کہتے ہیں
۱۹۷۸ سنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ
یَعْمَلْ لِیْ اَعْوَادًا اُکَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْهَا بخاری اور مسلم میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا
کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیوں کا منبر بناوے کہ اوسپر میں لوگوں سے کلام کیا کروں ف ایک انصاری عورت کا
رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب
منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمیں تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی
۱۹۷۹ کہ حضرت منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک میں ہوتا ہے تب حضرت نے منبر بنوایا م عایشۃ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ
قَالَ لَهَا مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادو مسجد سے ف گھر میں ایک مکان
تھا وہاں عورتیں نماز پڑھتی تھیں اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث میں حضرت کی مسجد مراد نہیں اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت
۱۹۸۰ حائض تھیں اور حائض کو مسجد میں جانا درست نہیں اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھا لیوے
تو درست ہے حائض کو مسجد کے اندر جانا منع ہے خ عایشۃ هُرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ

اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہی اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے

شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ٭ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ٭ یہ حدیث زہد اور دنیا کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھین کھولے اور

1968 اسپر عمل نصیب کرے آمین **خ** اَبُو اَیُّوبَ کِیلُوا طَعَامَکُم یُبَارَکْ لَکُم فِیہِ بخاری مین ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو کھانے کے لئے اوسمین برکت ہوگی **ف** یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو

1969 غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے زیادہ ہو **م** اَبُو سَعِیدٍ

لَقِّنُوا مَوْتَاکُم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلا دو اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ **ف**

یعنی مرنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سنکے کہے اور یون اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے

1970 انکار کر بیٹھے **م** اَبُو ہُرَیرَۃَ لِیَاْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیہِ الشَّیْطَانُ

قالہ غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیسِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑ لے ہر ایک مرد اپنے اونٹ

کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہی کہ آئی ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا **ف** جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب

حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان شیطان کا ہی ایسا نہو کہ شیطان پھر کوئی اور فتنہ اوٹھا

1971 تو ہوشیاری کرنا چاہیے **ق** عَائِشَۃَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُم نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَ یُرْوٰی فَلْیَقْعُدْ

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جبتک خوش دل اور چست ہے

پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے **ف** انس سے روایت ہی کہ حضرت نے

مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہی لوگون نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہی کہ جب تھک کر نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام

1972 لیتی ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین نفل نماز پڑھنے سے لطف ہی **م** جَابِرٌ لِیُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْکُم فِی رَحْلِہٖ

قالہ فِی یَوْمٍ مَطِیرٍ فِی سَفَرٍ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے

چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینھ برسنے کے دن سفر مین فرمایا **ف** معلوم ہوا کہ مینھ کی عذر سے جماعت مین حاضر ہونا درست ہے

1973 **م** اِبْنُ مَسْعُودٍ لِیَلِیَنِّی مِنْکُم اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُم ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُم وَاِیَّاکُم

وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے

قریب ہوا کرین پھر اونکے بعد وے لوگ ہوا کرین جو اون سے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازار کی بک بک سے

یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور ہجوم مکروہ **ف** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت

ہمارے مونڈھونکو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت

یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو

تو اوسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیق کا دستور تھا کہ نماز مین حضرت کے پیچھے برابر

1974 کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا **م** اَبُو سَعِیدٍ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ

بَیْنَھُمَا یَعْنِی فِی الْجِھَادِ **قالہ** لِبَنِی لِحْیَانَ حِینَ بَعَثَ اِلَیْھِم بَعْثًا مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہے کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون سے سوال کرنے سے بہتر ہے اوسکو دین
یا نہ دین ف یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین
1987 ہے ملے یا نہ ملے م ابو ہریرۃ لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ
من ان یجلس علی قبر مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو
1988 لگے یہ بہتر ہے اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبر و پیر ملنا پھر ناسخت گناہ ہے م ابو ہریرۃ
وسعد بن ابی وقاص لان یمتلی جوف احدکم قیحا حتی یریہ خیر لہ من ان یمتلی شعرا مسلم مین ابو ہریرہ
اور سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھر جاوے پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہے
اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب و افترا پردازی کی ورزش ہے
اور پریشان خاطری اور نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے
دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن حق مضمون کے ق
1989 ابن عباس لان یمنح الرجل اخاہ ارضہ خیر لہ من ان یاخذ علیہا خرجا معلوما بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اوسکے حق مین اوس سے معین محصول لینے سے
1990 ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا خ سہل بن سعد لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم بخاری مین سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے اسواسطے بہتر ہے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی
1991 مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہے یہ حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا جبکہ اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا م
ابو ہریرۃ لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء مسلم مین ابوہریرہ رضی
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حقدارون کو حق دلا جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی بے ادبی کا عوض ہوگا اگر سینگ دار
1992 بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مار لیوے ق ابو سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم
شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ
ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا یہود و نصاری
کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انہین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقہ جیسا
حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

الی الناس ق لہ حین اشتد وجعہ فی مرضہ الذی مات فیہ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اونڈیلو مجھپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا
جب کہ حضرت کو درد کی شدت ہوئی اور بیماری مین حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اون مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ
کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی
1981 یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا ق انس یسروا ولا تعسروا وسکنوا ولا تنفروا
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور تسکین
اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

الباب العاشر

1982 یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے ھ عمر لاخرجن الیہود والنصاری
من جزیرة العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر
نکالدونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سواے مسلمان کے اوسمین کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب سبب اسلام
تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوا مسلمانون کے کوئی نرہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا
ق سہل بن سعد لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ
1983 اللہ ورسولہ یعنی علیا رضی اللہ عنہ ق لہ یوم خیبر بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول
اسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضیؓ کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر مین حضرت نے جب یہ فرمایا تو سب اصحاب چاہ گئے
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت
نے فرمایا کہ علی مرتضی کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھین آئی ہین حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت
صحت ہوگئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی
1984 خ ابو سعید بن المعلی لاعلمنک سورة ہی اعظم السور فی القرآن ق لہ لہ بخاری مین ابو سعید
بن معلیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ البتہ مین تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے ف
1985 مراد سورہ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا م ابوہریرة لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ
1986 اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے ھ الزبیر لان یاخذ
احدکم حبلہ ثم یاتی الجبل فیاتی بحزمة من حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ
خیر لہ من ان یسئل الناس اعطوہ او منعوہ مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہے

1998 ق سهل بن سعد ليدخلن الجنة من أمتي سبعون ألفا أو سبع مائة ألف الشك من أبي حازم
متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل أولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار
یا یوں فرمایا کہ سات لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت میں جاوینگے ملے ہوئے
ایک دوسرے کو تھامے ہوئے انکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ انکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے
1999 چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق ابن مسعود ليرفعن إلي رجال منكم حتى إذا أهويت
إليهم لأناولهم اختلجوا دوني فأقول أي رب أصحابي فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك
بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے سے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہانتک کہ جب میں اونکی طرف
جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دوں تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹا دیئے جاوینگے تو میں کہونگا کہ اے میرے رب تو یہ میرے ساتھی ہیں حکم ہوگا کہ تو نہیں
جانتا کہ اونہوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ تو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبر نے قتل کیا وے
2000 لوگ اس حدیث میں مراد ہیں خ انس ليصيبن أقواما سفع من النار بذنوب أصابوها عقوبة ثم يدخلهم
الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی
دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کے سبب سے جو اونسے ہوئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے
سو اونکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یے لوگ جناب الہی میں عرض کرینگے کہ الہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو
دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کر دے تو حق تعالی ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ماتھوں سے اس لقب کو مٹا دیگا اس حدیث سے
2001 معلوم کہ مسلمان کا ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے م ابو ہریرۃ لينتهين أقوام
عن رفعهم أبصارهم عند الدعاء في الصلوة إلى السماء أو لتخطفن أبصارهم مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو اونکی نظریں لیجاوینگی
2002 ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالی مکان سے پاک ہے م ابو ہریرۃ
لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات أو ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے
غافلوں میں ہو جاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الہی سے
2003 دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں م ابو ہریرۃ
ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا أو معتمرا أو ليثنينهما مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ لبیک
کہیگا عیسی بن مریم روحا کی راہ میں خواہ حج کرنے خواہ عمرہ کرنے یا عمرہ اور حج ساتھ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب
جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر چلینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے کے کوہستان
2004 **فصل في أنواع شتى** اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں ق ابو ہریرۃ آية المنافق

علی العموم ظاہری یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پیر پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ
۱۹۹۳ کو بھی ہرگز نہیں سوجھے **ق** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری و مسلم
میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمہارے دلوں میں **ف** یعنی جماعت کی
۱۹۹۴ صف برابر نہ ہونے کا یہ اثر ہے کہ آپس میں اختلاف پڑ جاویگا اور تکرار ہوگی توبیخ ہوگا **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ
رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً وَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ
اَوْ مَا شَاءَ اللهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ
لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ
مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحناک ہوتا ہے جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان میں اترا اور اوسکے ساتھ سواری تھی اور اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین پر رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال میں جگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اوسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا اپنے دل میں پھر چل اوسی مکان میں جہاں میں تھا
سو وہیں سو رہوں تا اینکہ مر جاؤں سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تا کہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اوسکی سواری موجود
ہے اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب سے اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور
زاد راہ پاکر خوش ہوگیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں بندہ
۱۹۹۵ عذاب سے بچ جاتا ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ
اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نکریگا کہ اوسنے
کہاں سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے میں شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے ملے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس کا حال
۱۹۹۶ ہے کہ جس طرح پاتے ہیں سمیٹتے ہیں گویا موت اور قیامت سے خبر نہیں **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي
الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہے مسلم میں ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر
ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات میں اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنی ایسا زمانہ ہو جاویگا
کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگوں کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکوں
۱۹۹۷ میں صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی سے بھی بدتر جانتے ہیں گویا یہی انسان کو بناتے ہیں جو ناحق حلال کر ڈالتے ہیں **خ**
اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہے حضرت نے
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے لکھا ہے کہ انکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک مومنوں کا قیام رہیگا واللہ اعلم

اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها اما اني لم اقلها ولكن الله قالها وفي رواية خفاف بن ايماء
غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله اللهم العن بني لحيان والعن رعلا
وذكوان مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ میں نے یہ کلام
نہیں کہا لیکن خدا نے کہا ہے یعنی بحکم خدا میں نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت میں یوں ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا نے صلح کی
اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ۱۲ ف اسلم اور غفار دو قوم تھے
بے لڑے ایمان لائے حضرتؐ نے اونکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے اونھوں نے حضرتؐ کے
۲۰۱۲ اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے اونکو بددعا دی ہ ابو هريرة اكل كل ذي ناب من السباع حرام مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب کچلیے دانت والے درندے جانوروں کا کھانا حرام ہے ف یعنی جن جانوروں کے کچلے والے دانت ہوں
وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب
ہے امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا لیکن امام مالک کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوک دار دانت
۲۰۱۳ ہوں لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے ہ عبد الله بن زمعة الام يجلد احدكم امرأته جلد العبد فلعله
يضاجعها من آخر يومها مسلم میں عبد اللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک
اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر میں اوسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہیں
کہ جسکو اپنے پاس لٹاوے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا ادب سے بعید ہے ہ عبد الله بن زمعة الام
يضحك احدكم مما يفعل مسلم میں عبد اللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس کب تک ہنسیگا آدمی جس چیز کو خود کرے
ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرے ہنسا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوس پر کیا ہنسنا ہے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں
۲۰۱۵ کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ہ ابو حميد الساعدي الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا قاله
لكهين اتاه بقدح من لبن مسلم میں ابو حمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے اوسکو کیوں نہ ڈھک دیا اگرچہ اوس پر ایک
آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرتؐ نے ابو حمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرتؐ نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو
۲۰۱۶ کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اوس میں نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوس پر لکڑی رکھ دیوے ق ابو هريرة امتي الغر المحجلون
يوم القيمة من آثار الوضوء بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے منہ اور ہاتھ پاؤں نور
سے روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا
۲۰۱۷ ق البراء بن عازب انت اخونا ومولانا قاله لزيد بن حارثة بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے
۲۰۱۸ روایت ہے کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہؓ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے خ عروة بن الزبير انت اخي في
دين الله وكتابه وهي لي حلال قاله لابي بكر لما خطب عائشة فقال له ابو بكر انما انا اخوك
كذا وقع مرسلا وهو من حديث عائشة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجھکو حلال ہے یہ حضرتؐ نے ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا جبکہ اونسے

ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو چورا دے
٢٠٠٥ ق انس ابن اخت القوم منهم بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہے ف
٢٠٠٦ یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہی تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق ابن مسعودؓ اجل انی
اوعک کما یوعک رجلان منکم قاله فی مرضه حین قال ابن مسعودؓ یا رسول الله انک
لتوعک وعکا شدیدا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی
جیسے کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تپ
اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجکو ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا
٢٠٠٧ یہ سبب ہے کہ تا ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ ق ابوہریرہؓ احد جبل یحبنا ونحبه بخاری اور مسلم
٢٠٠٨ مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہم سے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین ق عائشةؓ
احیانا یاتینی مثل صلصلة الجرس وهو اشده علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل
لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قاله حین ساله الحارث بن هشام کیف یاتیک الوحی
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے
پھر موقوف ہو جاتی ہی جبکہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت مین آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ
مجھے کہتا ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری مین حضرت عائشہؓ سے
٢٠٠٩ روایت ہی کہ مینے حضرت کو دیکھا کہ جاڑے کے دنون مین وحی آتی تھی اور حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا م ابن مسعودؓ اذنک علی ان
ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انهاک قاله مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اجازت
میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرت نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا ف
عبداللہ بن مسعودؓ حضرت کے خادم تھے جب ان پر یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت آوین تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب کہ مین تجکو منع کرون اوس وقت آنا درست نہین
٢٠١٠ خ ابو ایوبؓ ارب ما له ق تعبد الله ولا تشرک به شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتصل الرحم
دع الناقة قاله لاعرابی اخذ بخطام ناقته فقال یا رسول الله دلنی علی عمل یدنینی من الجنة
ویباعدنی من النار صرف بخاری مین ابو ایوبؓ سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامرد ہو جیو کیا اسکو حاجت ہی اور بخاری
اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کر خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قایم کرے اور زکوة دیوے اور برادری کا
حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو
بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور رکھے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب ہوا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے پھر یہ بات
٢٠١١ اس جنگلی کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوة اور برادری پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی ق ابوہریرہؓ

کہتے ہین اور بلال نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری
کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے
بلکہ ناکارے چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناکارے کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج
نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضائقہ نہین ھ نُبَيشة الهذلي ايام التشريق ٢٠٢٥
ايام اكل وشرب وذكر الله مسلم مین نبیشہ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الہی کے دن ہین ف عید قربانی
کے بعد تین دن کو یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین اونمین روزہ رکھنا درست نہین
سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید الضحی اور ایام تشریق مین ق عائشة اين انا غدا اين انا غدا ٢٠٢٦
قاله في مرضه الذي توفي فيه بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا
مین کل کہان ہونگا حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون
کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی
اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عائشہ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہ کے گھر مین رہین اپنی
باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوگئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ کی
ثابت ہوئی ھ ابو قتادة بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے ٢٠٢٧
تجکو بڑی سختی ہوگی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی
ہوئی تب عمار شہید ہوے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام حق علی مرتضی تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ھ ابن مسعود حسب المؤمن من ٢٠٢٨
الكذب ان يحدث بكل ما سمع مسلم مین عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتی ہی
کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ بولے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین
داخل ہی کہ جو خبر سنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتی ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی بے تحقیق
کسی بات کو زبان سے نکالے اسی واسطے علماء اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ پھٹک کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور
موضوع سے جدا کردیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جب کوئی حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو
نہ لکھے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نپاوے ق انس بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت ٢٠٢٩
ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين قاله لابي طلحة بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے
کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اتری کہ نیکی کو
نہ حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین خرچ نکروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہی کہ میرے سب مال سے مجکو باغ
بہت پیارا ہی جسکا نام بیرحا ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جہان جی چاہے دیجیے اوسکو ثواب ملیگا اوسکو دیجیے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلوایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

حضرت عائشہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق نے کہا کہ یا حضرت میں تو آپکا بھائی ہوں یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہ تابعی
نے صحابی کا نام نہیں ذکر کیا اور حقیقت میں یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے ہے جو حضرت سے نقل کرتی ہیں **ف** ابی بکر صدیق
نے حضرت عائشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہیں سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے
2019 جواب دیا کہ ہمارا اور تمہارا دینی برادری ہے اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے **ق** جابر انتم الیوم
خیر اہل الارض **قالہ** یوم الحدیبیۃ وکانوا الفا واربع مائۃ بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے **ف**
اوس روز اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان میں لڑتے ہوئے جاوینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت میں
2020 آیا ہے کہ پندرہ سو اصحاب تھے **ق** انس انت مع من احببت بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو
اونکے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے **ف** انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اوس نے کہا کچھ سامان نہیں نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن میں خدا اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت میں تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس
یوں کہا کرتے تھے کہ قیامت میں میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق اور فاروق کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت
نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر
اپنے دوست کے ساتھ ہوگا **ق** البراء بن عازب انت منی وانا منک **قالہ** لعلی رضی اللہ عنہ
بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رض سے کہ تو میرا ہے میں تیرا ہوں **ف** یعنی کمال اتحاد اور
بے تکلفی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی **ھ** انس انت ھیہ لقد کبرت کبرت سنک
قالہ لیتیمۃ کانت عند ام سلیم ام انس بن مالک مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو یہی ہے
البتہ تو بڑی ہو گئی تو عمر دراز نہ جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرت نے خوش طبعی
2023 سے فرمایا یہ دعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچویں باب میں ہو چکا **ھ** ابن مسعود اول ما یقضی بین
الناس یوم القیمۃ فی الدماء مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیوں کے درمیان قیامت
کے دن خونوں میں ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں پہلے
2024 خونریزی کے مقدمات فیصلہ ہونگے عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونوں کا فیصلہ ہوگا **ق** ابو سعید
اوہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع اخر ثم اشتر بہ
قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع
لنطعم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفی روایۃ البخاری اوہ اوہ مرتین بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین سود ہے ایسا نہ کیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خریدنا چاہے تو ناکارے خرموں کو بیچ کے
دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رض سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو برنی

اونکے پاس سو تمام گھوڑے کے بھڑک گئے سے ڈرے کہ کہیں لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہوگئی صبح کو یہ حال
حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہیں کسیکو نظر نہیں آتے ھ عائشۃ تلک ۲۰۳۶
الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُونَ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قاله حِينَ قَالَتْ
إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتوں سے جن لے بھاگتا ہے سو اوسکو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے تو وہ اوس میں اور جھوٹھ زیادہ کرتا ہے یہ حضرت نے
حضرت عائشہ رض سے کہا جب کہ اونھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب میں چند لوگ
تھے جنوں سے دام کھتے تھے اور جن سے حال دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام میں حکم ہوا کہ سوا خدا کے غیب کوئی نہیں جانتا
کاہن جھوٹھے اور بے حقیقت ہیں اون سے دریافت کرنا درست نہیں حضرت عائشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہیں تو اوسکا کیا سبب ہے
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوتا ہے اوسکا حکم فرشتوں کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آکر
اوسکی گفتگو کرتے ہیں شیطان اور جن وہان جاکر سن آتے ہیں اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتاتے ہیں لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگوں سے کہتے ہیں وہی ایک بات سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات نادان لوگ وہی ایک سچ بات کو دلیل پکڑ کے معتقد ہوتے ہیں اور اونکی اتنی ۲۰۳۷
جھوٹھی باتوں کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہیں رکھتے ھ ابن مسعود تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
قاله حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذَلِكَ
صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ أَيْضًا مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہیں کہ ایسا خیال
آدمی اپنے دل میں پاتا ہے اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہے اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے یون ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہے اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلوں میں
نہایت برے برے خیال آتے ہیں کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے اگر دل میں ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہیں کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہے
ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ میرے دل میں بعضا ایسا برا خیال آتا ہے کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں
تو بھی زبان سے نکالوں حضرت نے فرمایا شکر خدا کو جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافر کرنے سے تو تھک کر رہ گیا
لیکن مومن پر ایسے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہیں چلتا وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
مانگے لاحول سے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے ھ رافع بن خديج ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ ۲۰۳۸
خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم میں رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہے اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہے اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال
نہیں اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہے تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہے اور
خرچی بالاتفاق حرام ہے اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہیں مکروہ ہے

غیرون کی نسبت بلند تھی کہ لوگ مقدم ہین یہ باغ مینے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اوسکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے
۲۰۳۰ ﴿جابر﴾ بَلْ جُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا قَالَهُ لِخَالَةِ جَابِرٍ وَقَدْ طُلِّقَتْ
فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین توڑ لیتی
خرمون کو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرمون کو درختون سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے
۲۰۳۱ باہر نکلنا درست ہے ﴿عایشہ﴾ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا
۲۰۳۲ ﴿جابر﴾ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب کسی نے عمداً نماز چھوڑی گویا کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نہ رہا
کافر ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحٰق اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل
ہو گیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہو نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے ہر صورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے
کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے ﴿عبد اللہ بن مغفل﴾ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ
بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان
نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین ق عبد اللہ بن سلام
تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ
عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ قَالَهُ لَهُ حِينَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَيْهِ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا
مرتے دم تک یہ حضرت نے عبد اللہ بن سلام سے فرمایا جب اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ
۲۰۳۵ دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا ق البراء بن عازب تِلْكَ الْمَلٰئِكَةُ
كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ قَالَهُ لِأُسَيْدِ بْنِ
حُضَيْرٍ حِينَ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ بِاللَّيْلِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ
فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتے
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اون سے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وے سورۂ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک ابر نے چھا لیا اور وہ ابر نزدیک ہوتا
تھا ہر دم ہر لحظہ قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین یون پورا قصہ ہے کہ اسید بن حضیر کا لڑکا

٢٠٤٥ یعنی جمعے کو غسل کرنا مستحب ہے م جابر حلبها على الماء واعارة دلوها واعارة فحلها ومنيحتها
وحمل عليها في سبيل الله ق اله لرجل قال يا رسول الله ما حق الابل مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیوں کا دودھ دوہنا پانی پر اور اونکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی گابھن کرنے کیواسطے
اور محتاج کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹوں پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے
اوس مرد کو فرمایا جسنے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق ہے اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب
٢٠٤٦ یا کوئیں پر اونٹوں کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عبد الله بن عمرو حوضي مسيرة شهر ماؤه ابيض
من اللبن وريحه اطيب من المسك وكيزانه كنجوم السماء من شرب منه فلا يظمأ ابدا بخاری
او مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہی پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی
بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہی اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پئے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے
٢٠٤٧ ف ہرچند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اوسکو پیا کرینگے م ام الدرداء دعوة المرء
المسلم لاخيه بظهر الغيب مستجابة عند رأسه ملك موكل كلما دعا لاخيه بخير قال الملك الموكل به
آمين ولك بمثل مسلم مین ام الدرداء رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہی
اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہی کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہی کہ آمین اور تجھکو بھی اس
٢٠٤٨ دعا کے برابر فائدہ ہی یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجھکو بھی ملیگی م ابو هريرة دينار انفقته
في سبيل الله تعالى ودينار انفقته في رقبة ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على
اهلك اعظمها اجرا الذي انفقت على اهلك مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین
خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بندہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے
اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہی جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا
خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اسکو خدا کا
٢٠٤٩ حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے م عثمان بن ابي العاص الثقفي ذاك شيطان يقال له خنزب
فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلثا ق اله له حين قال ان الشيطان قد
حال بيني وبين صلاتي وقراءتي يلبسها علي مسلم مین عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے
اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھکتھکا دے یہ حضرت نے
عثمان بن ابی العاص رض کو فرمایا جب کہ انہون نے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میری اور میری نماز اور قرأت کے اندر مجھکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ
٢٠٥٠ ڈال دیتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب ہے پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ
شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا ولہان لقب ہی خ عائشة ذاك لو كان وانا حي فاستغفر لك وادعو لك
بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

٢٠٣٩ نجاست سے خالی نہین خ انس حبک ایاہا ادخلک الجنۃ یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
٢٠٤٠ مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھ بریدۃ بن الحصیب حرمۃ نساء
المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من
المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیمۃ فیاخذ من عملہ ما شاء ثم التفت
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فما ظنکم مسلم مین بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
غازیون کی بیبیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہی جیسے اونکی ماؤن کی حرمت ہی اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے
گھر بار کے کام خدمت مین سے پھر اونمین خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
٢٠٤١ پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہی ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہی ق ابن عمر
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قالہ للمتلاعنین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین ف ایک
شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اوسنے انکار کی دونون نے قسمین کھائین جھوٹھے کو بد دعا کے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
دونون مین ایک ضرور جھوٹھا ہی اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ ثابت نہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا مرد نے اپنا مال مانگا جو مہر کو دیا تھا
حضرت نے فرمایا تجکو اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا ادست سے
٢٠٤٢ بعید ہی ق ابو ہریرۃ حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنائز واجابۃ
الدعوۃ وتشمیت العاطس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
٢٠٤٣ ھ ابو ہریرۃ حق المسلم علی المسلم ست قیل وما ہن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ و
اذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا
مات فاتبعہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے تو اوسکی دعوت قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار ہو تو اوسکو جا کر پوچھ
اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ف پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہی کہ پانچ اور چھ مین
٢٠٤٤ منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرما دیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ ابو ہریرۃ
حق اللہ علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یغسل راسہ وجسدہ وفی روایۃ للہ علی کل مسلم
حق ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہی
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہی کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اوسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے
٢٠٥٨ ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کافر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے م انس سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ
أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوَى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ عَادَهُ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہے کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اونسے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا
جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہے اوس نے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت
مین مجہپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجہپر کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین طاقت ہے نہ آخرت
٢٠٥٩ مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اوسی دم صحت ہو گئی خ ام سلمہ
سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوے ہین کوئی ہے کہ اٹھا دیوے ان حجرون والی عورتون کو یعنی تاکہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک پہنے ہین اور آخرت مین برہنہ ہین دنیا مین عزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت
ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایک رات سوکر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین دکھلائے گئے
٢٠٦٠ م ابو ہریرہ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
٢٠٦١ فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا ان نہرون کی امداد بہشت سے ہوتی ہے خ شداد
بْنُ أَوْسٍ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا
عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین
شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سواے تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول و قرار اور وعدہ پر ہون اپنے مقدور کے موافق تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کیے کی برائی سے
مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجہپر ہے اور اپنے گناہ کا بھی تجھسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سواے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات مین کہے یقین کر کے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہے ف اللہم سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگیے رات یا دن مین جب مریگا اسکو یہ بشارت

اور تیرے سوگ میں روہا کرونگا **ف** حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یا حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا سے حضرت نے

۲۰۵۱ یعنی شغوری **ق** ابو هریرة رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اهل الخیل والابل والفدادین

اهل الوبر والسکینة فی اهل الغنم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی اور انا

اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون میں ہی اور شور کرنے والون میں جو اونٹ والی ہین اور عزیبی اور غمخوری بکری والون میں ہی **ف**

اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سائیس اور شتربان

۲۰۵۲ اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے غریب مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا **م** ابو هریرة رب اشعث

مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان غبار آلود

دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعضے بندگان خدا

ظاہر کی تو ایسے ہین کہ کوئی دروازہ پر کھڑا ہونے نہ دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور ہوتی ہی اس حدیث سے دو

فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بظاہر کو حقیر سمجھے **شعر** خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد

مگر یہ بھی سمجھنا ہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعض پریشان خاکسار کو

مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈھے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی

۲۰۵۳ کو پسند ہے **خ** سهل بن سعد رباط یوم فی سبیل الله خیر من الدنیا وما علیها وموضع سوط احدکم

من الجنة خیر من الدنیا وما علیها والروحة یروحها العبد فی سبیل الله او الغدوة خیر من الدنیا

وما علیها بخاری میں سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں دارالاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا

اور دنیا کی آرائش سے اور بہشت میں تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے اور جہاد میں اول روز یا آخر روز

تک کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرائش سے **ف** آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا

۲۰۵۴ کہ دنیا فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی **م** سلمان رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه وان مات جری

علیه عمله الذی کان یعمله واجری علیه رزقه وامن الفتان مسلم میں سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر

ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری ہوگا

اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا **ف** موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا

۲۰۵۵ اور قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا **م** عائشة رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہی نماز فجر سے کمتر ہی **ف** یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا

۲۰۵۶ دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت کرتے تھے **م** المغیرة بن شعبة ساقی

القوم آخرهم شربا مسلم میں مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پیچھے پانی پیتا ہی **ف**

یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور پیاسے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیوے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور سردار کو لازم ہی کہ سب میں متنفع پیچھا

۲۰۵۷ اول مسلمانون کو مقدم رکھے سردار اسی کا نام ہی **ق** ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتاله کفر بخاری اور مسلم مین

فضیلت جماعت

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے اور ثواب مین زیادہ ہے اور اگر نیت زیادہ خالص ہوگی تو
ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہے پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا اور مسجد تک
ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور باادب بیٹھنا فضول کلام
۲۰۶۸ اور تکلیف امام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق ابن عمر صلوۃ اللیل
مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی
نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت
۲۰۶۹ افضل ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے ه ابو ہریرۃ صیاح المولود حین یقع نزغۃ من الشیطان مسلم مین ابو ہریرہ سے
۲۰۷۰ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھونکے کے سبب سے ہے ه ابو ہریرۃ
ضرس الکافر مثل احد وغلظ جلدہ مسیرۃ ثلث مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے
پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ
۲۰۷۱ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے ه جابر طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ
وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا
کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنی مومن کو حرص نچاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی
مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا
۲۰۷۲ مسلمان بھوکھا رہے اور دیکھا کرے ه صہیب بن سنان عجبا لامر المومن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس
ذلک لاحد الا للمومن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ
مسلم مین صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہے مومن کا معاملہ اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو
حاصل نہین سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی
اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے
۲۰۷۳ سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین نہ خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین ه جابر بن سمرۃ
علام تومئون بایدیکم کانہا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم
یسلم علی اخیہ من علی یمینہ وشمالہ مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون
سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا اپنی دم ادھر ادھر ہلاتا ہے ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو
اتنا کفایت کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین ہین ف
نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا
۲۰۷۴ منع کیا ق ام قیس بنت محصن علام تدغرن اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی
فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب بخاری اور مسلم مین

٢٠٦٢ داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں ق ابو بکرۃ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری
اور مسلم میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہیں ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا
مطلب یوں کہا کہ ایک سال میں یہ دونوں مہینے ساتھ کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحق نے
٢٠٦٣ کہا کہ ان دونوں مہینوں کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم خ عمر صَدَقَةٌ
تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْأَمْنِ عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تم پر تصدق کیا ہے سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت میں بھی نماز کا قصر سفر میں چاہیے
ف سفر میں چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہیں کہ خدا کی رخصت کو
٢٠٦٤ نمانے اور پوری پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا درست نہیں ھ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ
إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین وہ وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچوں کے
تلوے جلنے لگیں ف یعنی چاشت کے وقت ریتیل گرم ہوتی ہے بچوں کے تلوے جلنے لگتے ہیں وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹوں کے گرد ہو جاتے ہیں
مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین
ہے اوابین اون عابدوں کو کہتے ہیں جنکا دل عبادت الہی کی طرف جھکا رہتا ہے ھ ابو ھریرۃ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ
صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہائی کی نماز سے
پچیس حصے افضل ہے خ ابن عمر و ابو سعید صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهِ رِوَايَةُ
أَبِي سَعِيْدٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے اور ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی
نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابو سعید کی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمر کی روایت میں ستائیس درجے کا ذکر ہے ق
ابو ھریرۃ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوْقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّ
أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ
وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ
اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں
ہوتے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا خوبی سے پھر مسجد میں آیا
اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلے گا مگر کہ خدا اوس ڈگ کی سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا
اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہاں تک کہ مسجد میں آوے پھر جب مسجد میں آیا تو نماز میں داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے ہے یعنی
جو وقت نماز کے انتظار میں گذرے گی وہ نماز میں شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہیں جبتک
کہ اوس مکان میں بیٹھا رہیگا جسمیں نماز پڑھی ہے فرشتے کہتے ہیں الہی اوسپر رحم کر الہی اوسکی مغفرت کر الہی اوسکی توبہ قبول کر اور اوسپر
برحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسیکو تکلیف نہ دیوے جبتک مسجد میں دنیا کی بات نکرے یا وضو نہ ٹوٹے ف

قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا
يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم
فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول
ما كانت ذرى واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله
فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي
كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتليا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه
جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك اذ بعث الله
المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على اجنحة
الملكين اذا طاطا راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه
الا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى بن
مريم قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك
اذ اوحى الله الى عيسى اني قد اخرجت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم فحرز عبادي الى الطور
ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم على بحيرة طبرية
فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل الخمر
وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون
بنشابهم الى السماء فيرد الله نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله عيسى واصحابه حتى يكون راس
الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله
عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى واصحابه
الى الارض فلا يجدون في الارض موضع شبر الا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى و
اصحابه الى الله فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله
مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الارض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للارض انبتي
ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في
الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس
واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم
تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج
الحمر فعليهم تقوم الساعة. مسلم عن نواس بن سمعان رض روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوا
خوف مجھکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا اوروں کا تمہارے حق میں اور فسادون کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو سے

مشکلات مصنف مشارق الانوار

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کیون تالوا ور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو
اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماریکی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالی اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے **ف** عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو باقی پانچ
بیماریون کو نہین مذکور کیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی
قوت زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور تجاری کے
بخار کو شفا دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم خشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور
۲۰۷۵ کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر خفقان کو اور سہال اور استسقا کو دور کرتا ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ
وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم
مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہی خواہ اوسکو بھلے لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اس وقت مین اطاعت اور فرمانبرداری نچاہیے
۲۰۷۶ **ف** خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ تَعَالٰى
عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۲۰۷۷ فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوس مین نہ طاعون اور دجال داخل ہوگا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ
خِنْدِفٍ اَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پرپوتا خزاعہ کا باپ
ہے **ف** یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ مینی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا
۲۰۷۸ حضرت نے اوسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی اور سانڈ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا **م** اَبُو اَيُّوبَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اون چیزون سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہے کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی
۲۰۷۹ **م** جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيمَانُ فِي اَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دلون
کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی **ف** مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت
۲۷۸۰ لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی **م** اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ
اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى
كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ

ایکجان کا سامنا ہو پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی
سے خالی نپاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی ہڈی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالےٰ
یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین ہونے اونکو اوٹھا لیجاوینگی اور اونکو پھینک دینگی جہان خدا کو منظور ہوگا
پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اونکا اس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو
مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کر دیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اوس دن ایک انار کو ایک
گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایہ مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون
کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک جتنی لوگونکو کفایت کریگی
سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح
کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپسمین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایکدفعہ حضرت نے
دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری
زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون ورنہ تم خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو بچا دیگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا
پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور حضرت اوسکا
عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین
قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے دام مین آتا ہے اور کون
ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال
کا نایب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر اور بیدین فاسق
سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **ق** حُذَیْفَۃُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ یُکَفِّرُھَا ٢٠٨١
الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایہ کے حق مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات
بتلانا اور بری بات سے روکنا دور کر ڈالتا ہے **ف** یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا بے انصافی ہوجاویگی
تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی **ھ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ ٢٠٨٢
لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا
اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے
اور اگر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو حاجت سے زیادہ ہے **ھ** اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَۃَ ٢٠٨٣
عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ابو موسیٰ اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت
عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگو یا ہو عرب کو یہ کھانا
نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ رض نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

فضل الاخلاق خصائل متفرقہ الابواب

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاونگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا
اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگرالے بالون والا ہے اوسکی آنکھ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوسکی مشابہت
دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورۂ کہف کے سر کی آیتین اوسپر پڑھے
مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین اے بندگان خدا کے ایمان پر ثابت رہیو صحابہ
بولے یا رسول اللہ اوسکی کسقدر اوسکو زمین مین رہنے کی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اون مین سے ایک دن ایک سال کے برابر اور دوسرا
دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن سب جیسے یہ تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو
اوسیطرح اوس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابی کیونکر ہوگی زمین مین حضرت نے فرمایا جیسے مینہ جسکو ہوا
پیچھے سے اوڑاتی ہو سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو وے اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور
کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نمانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پہونچیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے
کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویرانے مین پہونچیگا تو اوس سے کہیگا کہ اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اوسکے پاس
جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑے مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے ماریگا
اوسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اوسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ چمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اوترینگے سفید منارہ پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا
پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب کہ عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوندین گرینگی کسی کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگیگی سو وہ مر جاویگا اور اونکا دم پہونچیگا جہان اونکی نظر
پہونچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسی
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا تو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے سو
اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اونکے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا
میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر
گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک
کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آو اب
آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر پھینکینگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اونکے
اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی
پھر خدا کا رسول عیسی اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے

ف ان دونوں شخصوں نے حضرت کو خبر دی کہ ہم نے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونوں کی تلواروں کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق
ابو هريرة كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا اخذها من الغنائم يوم خيبر ٢٠٩٤
لم تصبها المقاسم ق قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم قتل بوادي القرى مقفله
من خيبر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں اوس قسم جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو
اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر میں تقسیم ہونے سے پہلے لیا تھا یہ حضرت نے اپنے غلام کے حق میں فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری میں خیبر سے پھرتے ف وادی القری یہ مدینہ کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہاں پہونچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اوسکی تعریف
کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہاں وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ میں جل رہا ہے جب لوگوں نے
یہ سنا تو بہت گھبرائے ایک مرد نے چمڑے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تجھکو
جلاتا ھ جابر بن سمرة كم من عذق معلق او مدلى في الجنة لابي الدحداح مسلم میں جابر سے ٢٠٩٥
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے ہیں یا جھک رہے ہیں ابو دحداح کے واسطے اور دوسری روایت یوں ہے کہ بہشت
میں گچھے ایسے جھک رہے ہیں کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت میں جھگڑا تھا
یتیم رونے لگا حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دیدے تو بہشت میں اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت نہ دیا ابو دحداح
وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوس یتیم کو دیا جب ابو دحداح مرگئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث میں اشارہ ہے
کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے خ ابوذر كيف انت اذا كانت عليك امراء يميتون الصلوة ٢٠٩٦
او قال يؤخرون الصلوة عن وقتها قلت فما تأمرني قال صل الصلوة لوقتها فان ادركتها معهم
فصل فانها لك نافلة ق قاله بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جبکہ تجھپر ایسے حاکم
ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یوں فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی بے وقت میں پڑھینگے میں نے کہا اوس وقت میں مجھکو آپ کیا حکم کرتے ہیں
حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت میں پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز
تیرے حق میں نفل ہوجاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام میں نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی خ ابن ٢٠٩٧
عمر وعبد الله بن عمرو كيف انت يا عبد الله بن عمرو اذا ابقيت في حثالة من الناس قد مرجت عهودهم
وامانا تهم واختلفوا فصاروا هكذا وشبك اصابعه قال كيف اصنع يا رسول الله قال تاخذ
ما تعرف وتدع ما تنكر وتقبل على خاصتك وتدعهم وعوامهم بخاری میں عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجاویگا کوڑا ناقص لوگوں میں جنکے عہد وپیمان اور امانت داریاں
بگڑ جاوینگی اور اونمیں پھوٹ پڑجاویگی تھوڑے لگ اس طرح ہوجاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونوں ہاتھوں کی
انگلیاں قینچی کرکے عبد اللہ نے کہا اوس وقت میں یا رسول اللہ میں کیا کروں حضرت نے فرمایا جو تیری دانست میں اچھی بات ہو اوسکو
لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جبکہ زمانہ بگڑ جاوے اور دین کی

۲۰۸۴ حضرت نے بیان فرمائی ھ جابرؓ كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ ق ك كه عَلَى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار
ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گیے ایک گنوار نہ چڑھا اسیا سرخ اونٹ
تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک مغفرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت کو عقبیٰ
۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابو ہریرۃ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب طرح کی بیماریونکی کلونجی دوا ہی باقی اسکی
۲۰۸۶ تفصیل ساتوین باب مین گذری ق ابو ہریرۃ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ بخاری و مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کوئی بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین
اوسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
۲۰۸۷ ھ جابرؓ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمین دسوان حصہ زکوٰۃ ہی اور جو کھیت اونٹ پر پانی لادکر سینچا جاوے اوسمین بیسوان حصہ
زکوٰۃ ہی ف جسمین کم محنت تھی اوسکی زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہے
۲۰۸۸ ھ جابرؓ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرونکی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمین اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انسؓ
۲۰۸۹ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا مین اور اوسمین آبخورے
۲۰۹۰ ہین آسمان کے تارون کی شمار برابر ف ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابو ہریرۃ قُرَيْشٌ
وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اونکا
کوئی مددگار نہین سوا اللہ اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائی اور حضرت پر جان نثار ہے اسواسطے حضرت نے اونکی
۲۰۹۱ فضیلت بیان کی خ ابن عباسؓ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ ٹیڑھے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک
۲۰۹۲ حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ھ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس
۲۰۹۳ محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے ق عبد الرحمن بن
عوفؓ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ ق ك لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن عوفؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابو جہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا سے فرمایا

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے
لیکن حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھویا کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون تو دھونا واجب نہیں **ق** ابن عباس لم یکن
٢١٠٣ لھم یومئذ حب ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام
بخاری و مسلم عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والون پاس اوس زمانے مین اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوجات کی
دعا کی اوس وقت وہان سلعت نہ تھی اگر ہوتی تو اوسکی بھی دعا کرتے **ق** عائشۃ لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی
٢١٠٤ اللیلۃ بخاری او مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیون آیا ہے سعد نے کہا کہ یا حضرت
مین آپکی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرت نے اونکے حق مین دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین
٢١٠٥ **ھ** ابو قتادۃ متی کان ھذا مسیرک منی **ق** **لہ** لابی قتادۃ سحر لیلۃ التعریس حین دعمہ
ثالثۃ مسلم مین ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا **ف** حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ چال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق مین
٢١٠٦ یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غیر خزایا ولا ندامی **ق** **لہ** لوفد عبد القیس حین قال لھم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعۃ
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان ذلیل ہو و
نہ شرمندہ یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اون سے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین **ف**
٢١٠٧ عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب یے حضرت کی خدمت مین مسلمان ہو کے آئے تب حضرت نے یہ حدیث سنا کر اونکی توقیر کی **ق**
ابو قتادۃ الحارث بن ربعی مستریح و مستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح و المستراح
منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رض سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانے والا ہے
یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کی رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرت کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قید خانہ ہے جہان مر گیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اوسکی موت سے تمام کو آرام ہے
ق ابو ھریرۃ مطل الغنی ظلم و اذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب تم مین سے کسی کو کسی مالدار پر حوالہ کرے تو مان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار ہو کر

لوگون مین اختلاف ہے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہوگا ایسے وقت مین پیدا کرو لازم ہے اپنی اصلاح اور درستی بیکر باہے اور حرکت ہے خبر ہو
۲۰۹۴ فزعم كيف بك اذا اخرجت من خيبر تعدو بك قلوصك ليلة بعد ليلة ق قاله لاحد بني ابي الحقيق
من يهود خيبر فاجلاهم عمر الى تيماء واريحاء مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا
جب تو خیبر سے نکالا جاویگا تجھکو لیکر دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا عمر فاروق نے
اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکالدیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیونکو بطریق محنت مزدوری کے
رہنے دیا عمر فاروق نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین اور یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا
تب عمر فاروق نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہود نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا
فاروق نے کہا اے دشمن خدا کے تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکالدیا اون بستیون مین جا کر بسے
۲۰۹۵ جنکا تیما اور اریحا نام ہی م عقبة بن الحارث كيف وقد زعمت ان قد ارضعتكما ويروى كيف وقد
قيل دعها عنك ق قاله له حين تزوج ام يحيى بنت ابي اهاب بن عزيز فجاءت امراة سوداء
فقالت قد ارضعتكما مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون
کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے یہ حضرت نے
عقبہ سے فرمایا جب کہ اونسے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اونے کہا کہ مینے تم دونون جورو
خاوندکو دودھ پلایا تھا ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا مجھکو معلوم نہین کہ تینے تیرا دودھ پلایا ہے پھر اپنی جورو کے لوگون سے
پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے
رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہوجاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد چاہین یا ایک مرد
اور دو عورتین تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرت نے یہ حکم از راہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی ق انس كيف
يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته وهو يدعوهم ق قاله يوم احد علقه البخاري واسنده
مسلم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا
اور حال آنکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند
۲۱ بیان کی ق ابن مسعود وانس لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے ف اسواسطے
۲۱ ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو م ابن عباس لم الصلوة ويروى لم اصلي فاتوضأ ويروى اريد ان اصلي
فاتوضأ ق قاله حين خرج من الخلاء فاتي بطعام فقيل الا تتوضأ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کس واسطے کیا مجھکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون
اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپکے
آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا

سوا خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرونکو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب ذاتی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے علاوہ اسکے وحی اور الہام قدرت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل کچھ ہزار بار مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑجاتا ہے اور ہرچند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھی ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہے یا لڑکا ہے پھر جب علامات پر قرار مدار ٹھہرا تو غیب ذاتی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اور اسکے اعضا سب ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہے بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہے بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہے

۲۱۱۴ ھ ابو هريرة من اشد امتي لي حبا ناس يكونون بعدي يود احدهم لو راني باهله وماله مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب سے زیادہ میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجھکو دیکھتا اپنے اہل وعیال ومال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنای دیدار مین اپنے اہل وعیال اور مال فدا کرنیکا آرزومند ہوگا شعر حب احمد ہے سراپا ایمان جان و مال اوسکی جھلک پہ قربان

۲۱۱۵ ق عبد الله بن عمرو من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہوں مین سے ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اوسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اوسکی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے ف یعنی جب کسیکے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ کو گالی دلانیکا باعث یہی ہوا

۲۱۱۶ تفضیل الانقطاع عن الناس
م ابو هريرة من خير معاش الناس لهم رجل ممسك عنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما سمع هيعة او فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه او رجل في غنيمة في راس شعفة من هذه الشعف او بطن واد من هذه الاودية يقيم الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى ياتيه اليقين ليس من الناس الا في خير مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگونکی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر ان پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انہین نالون مین سے رہتا ہے نماز کو قایم رکھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک اور میون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے ف حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جانباز کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہوسکتی ہے لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر وفساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے

۲۱۱۷ ق ابن عباس رضی من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام وفي رواية بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله اجرك مرتين وان توليت فان

٢١٠٩ قرض نہ ادا کر سکے اٹھالے تو بہتر ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی اور سے اپنا قرض دلوادے تو لازم ہے کہ اوس سے زیادہ تنگ نہ کرے ھ
جابر معاذ اللہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا و اصحابہ یقرءون القرآن لا یجاوز
حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خدا کی
پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین مگر اونکے نرخرون
سے نیچے نہین اوترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاتا ہے ف ذی الخویصرہ ایک منافق
تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر نے عرض کیا یا حضرت اگر حکم ہو تو مین
اس منافق کو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ دین کے لائق قتل کے ہو لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے
٢١١٠ تو لوگ ناواقف بیعت کرنے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا ہے ھ سلمان بن
عامر مع الصبی مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی مسلم مین سلمان بن عامر سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہوا اوسکے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی
سر کے بال منڈواؤ اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے
٢١١١ ھ کعب بن عجرۃ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث و ثلثون تسبیحۃ و ثلث
و ثلثون تحمیدۃ و اربع و ثلثون تکبیرۃ مسلم مین کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین کہ
ہر نماز کے بعد آتے ہین اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وے الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار
اللہ اکبر خ المسور بن مخرمۃ معی من ترون و احب الحدیث الی اصدقہ فاختاروا احدی الطائفتین
اما المال و اما السبی وقد کنت استانیت بکم قالہ لوفد ھوازن حین جاءوہ مسلمین
فسألوہ ان یرد الیھم اموالھم و سبیھم بخاری مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ ساتھ کے لشکر کو
تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جو لوگ اوسمین تمہارے قید ہوئے ہین اور مین تمہاری انتظاری کی تھی
حضرت نے ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے پھر اونھون نے سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جو لوگ پکڑے گئے پھیر دیجئے ف
جنگ حنین مین ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جو لوگ گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہو وین تو اونکے مال اور آدمیونکو
پھیر دیوین جب اونکے آنے مین دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہوکر آئے اور اپنے مال اور آدمی
مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھون نے مال چھوڑ کر اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کر کے اونکے جورو لڑکے پھیر دیے
٢١١٣ خ ابن عمر مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ ولا یعلم احد ما
یکون فی الارحام وما تعلم نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت وما یدری
احد متی یجیء المطر بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اونکو کوئی نہین جانتا
سوا خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کل کیا ہوگا سوا خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کل
کیا کریگا اور کوئی بھی نہین جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینہ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات یقین

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے کہ اوسکو تغیر نہین ہوتا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہے کہ اوسکو ترقی ہوتی ہے یہان تک کہ کمال کو پہونچتا ہے اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہے تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سو یہی سنت ہے پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہے اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہے تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہے پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور غل اور شور ہوا پھر ہم لوگ دربار سے نکالے گئے ابو سفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ کام بڑا ہوا ایسے دریا دل سے جیسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداران کو ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اوس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح دروازے کی طرف بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمھارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنی قوم کے خوف سے مسلمان نہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا بحرین کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمنے کیا خوب دین ہے تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسی علیہ السلام کے بعد ہونے والا ہے مگر میرا یہ گمان تھا کہ شاید ملک شام مین ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا ذریعہ اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری جو کہتے ہین کہ عیسی علیہ السلام کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہے کہ عیسی کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت کے نصرانی بادشاہون نے عیسی کے بعد نبی کے ہونیکا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلا مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسی کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوے کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسی علیہ السلام کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح ناحق ہے یعنی اوسکا انصافی ہے حذیفۃ منھن ثلث لا یکدن یذرن شیئا و منھن فتن

تحفۃ الاخیار حصۂ ثانی

عَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ
وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے
روایت ہی کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اوسپر سلام ہے
جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجھکو
دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا اور دوسرا ثواب محمدی ہونیکا اور اگر تونے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارونکا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی مسلمان ہوگی تو اونکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اہل کتاب و الو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے
درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھہ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے
آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سوا گر اہل کتاب توحید سے منہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان
ہین حکم الہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ ابوسفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے
سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت بیت المقدس آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو اپنے کو پیغمبر جانتا ہے
کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتہ مین کون شخص زیادہ قریب ہی مینے
کہا کہ مین تو مجھکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دوبھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے
کہ مین اس شخص سے کچھہ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونیکا ڈر نہوتا
تو مین حضرت کے حال مین کچھہ جھوٹھہ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین نہایت شریف اور
عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے
کبھی جھوٹھہ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب اوسکے
تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے
اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا
حال پوچھا کیا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہے مینے کہا کہ نہین
لیکن اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوا کوئی اور بات کو مین ملا سکا
بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دوبھاشیے سے کہا
کہدے کہ مینے اسکا حسب اور نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف و نجیب اور عمدہ
خاندان سے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص بہانے نبوت کے اپنے
باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکی تابعدارون کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال پیغمبرون کا کہ اونکی
اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہے
تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھہ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھہ باندھیگا اور مینے تجھسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

نامہ حضرت نبوی بہرقل بادشاہ روم و دیگر قصہ آن مفصلاً

ملخصاً از صحیح بخاری و مشارق الانوار

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت
لگاکر چودہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے اونکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانہ سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے
حضرت نے اس حدیث میں حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانہ سے نکلنے میں اتنا توقف کیا نکلنے میں
نکر بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا **م** ابو ذر نُورٌ اَنّٰی اَرَاهُ **قاله** حین سَاَلَهُ هَل رَاَیتَ رَبَّکَ مسلم میں ابو ذر سے ٢١٢٢
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی میں اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ابو ذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا
ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے ہیں دنیا میں آنکھہ کو دیکھنے کی طاقت کہاں **خ** ابو سعید وَیحَ عَمّارٍ یَدعُوهُم ٢١٢٣
اِلَی الجَنَّةِ وَیَدعُونَهُ اِلَی النَّارِ بخاری میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاویگا
اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے **ف** جب علی مرتضی اور معاویہ میں لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے تو معلوم ہوا کہ امام برحق کی
اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی **ق** ابو سعید وَیحَکَ اِنَّ الهِجرَةَ شَانُهَا ٢١٢٤
شَدِیدٌ فَهَل لَکَ مِن اِبِلٍ قَالَ نَعَم قَالَ فَتُعطِی صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَم قَالَ فَهَل تَمنَحُ مِنهَا قَالَ نَعَم قَالَ فَتَحلُبُهَا
یَومَ وِردِهَا قَالَ نَعَم قَالَ فَاعمَل مِن وَرَاءِ البِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَن یَّتِرَکَ مِن عَمَلِکَ شَیئًا **قاله** لِاَعرَابِیٍّ
سَاَلَهُ عَنِ الهِجرَةِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ارے کمبخت تعالی البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو تیرے کیا تیرے
پاس اونٹ ہیں اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت
بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجوں کو دیتا ہے اوسنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو اسیطرح
کیا کر اپنے وطن میں جو شہر دریا کے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گھٹا دیگا یہ حضرت نے ایک دیہاتی عرب سے فرمایا جبکہ اوسنے ہجرت کا
حال پوچھا **ف** قرآن حدیث میں مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد فہمیدہ
کر وطن چھوڑکے ہجرت کی تکلیفین اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن میں زکوۃ و خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزہ کا
اوس سے ذکر نہیں کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمیں کچھہ مال نہیں خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا **ق**
ابو بَکرَةَ وَیحَکَ قَطَعتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ وَیحَکَ قَطَعتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ **قاله** مِرَارًا بخاری اور مسلم میں ٢١٢٥
ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہاے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا **ف**
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق میں ہری کہ وہ غرور میں آجاتا ہی کہ میں ایسا ہون
اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا **ق** المِسوَرُ بنُ مَخرَمَةَ وَمَروَانُ بنُ الحَکَمِ وَیلُ اُمِّهِ مِسعَرُ ٢١٢٦
حَربٍ لَو کَانَ لَهُ اَحَدٌ یَعنِی اَبَا بَصِیرٍ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی
ماں کی کمبختی وہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابو بصیر کا **ف** حضرت اور قریش میں صلح
ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کریں اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دیوین
چنانچہ اس صلح کے بعد ابو بصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس چلے آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح توڑا چاہتا ہے

کَرِیَاحِ الصَّیْفِ مِنْھَا صِغَارٌ وَمِنْھَا کِبَارٌ یعنی الفتن مسلم میں حذیفہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فساد اور فتنوں کے ذکر میں فرمایا
کہ ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں کہ نہیں لگاتا کچھہ بھی چھوڑتے ہیں اور ان میں سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیاں کہ بعضی ان میں سے چھوٹی ہین اور
بعضی بڑی بھی **ف** یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہیں کہ تین فساد وہ کون ہیں مراد تین بعضے
کہتے ہیں کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم
ق ابو ھریرۃ نَارُکُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ اِنَّھَا ٢١١٩
فُضِّلَتْ عَلَیْھِنَّ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھَا مِثْلُ حَرِّھَا زَادَ الْبُخَارِیُّ نَارُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ یُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور
مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہو دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا کہ قسم خدا کی یا رسول اللہ
جلانے کو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہو ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہو بخاری
نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہو ایک حصہ ہو دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے **ف** یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی
آگ کی گرمی نہایت کمتر ہو پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہیں تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ **ق** اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ ٢١٢٠
نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ھٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّۃِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ
عَلَی الْاَسِرَّۃِ بخاری اور مسلم میں ام حرام بنت ملحان رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی
راہ میں اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ تختوں پر یا جیسے بادشاہ تختوں پر **ف** ام حرام سے روایت ہو کہ حضرت میرے گھر میں سو کر ہنستے
جاگے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب میں دکھلایا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازوں پر
سوار ہو کر جہاد کرینگے بادشاہوں کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اون غازیوں میں شریک کرے حضرت نے
دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیوں میں داخل تھیں پھر جہاز سے اوتر کے سواری سے گر پڑیں اور مر گئیں
ق ابو ھریرۃ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ٢١٢١
قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ
طُوْلَ لُبْثِ یُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کرنے
کے لائق ہیں جب کہ ابراہیم نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہو خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہیں ابراہیم نے کہا
یقین کیوں نہیں ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہو کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اونسے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان میں پناہ
پکڑے اور اگر مجکو قیدخانے میں دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسف کے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا
ف حضرت نے حضرت ابراہیم کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے میں شک تھی اسیواسطے
دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہیں کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے میں کچھ تردد
اور شک نہیں تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو ہمکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہو کہ جب کافر ان کے حضرت لوط کے
مہمانوں کی بےعزتی چاہتی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے
کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

الاعراض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا **ق** له حين خط خطا
مربعا وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاری مین عبد الله
بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہی اور یہ اوسکی موت ہی جو اوسکو گھیرے ہی اور یہ خط جو باہر نکلا ہی سو آدمی کی امید اور
تمنا ہی اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اوسنے کاٹا
یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر
چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے **ف** اس حدیث مین حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو
ہر طرف سے گھیرے ہی اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا
٢١٣٣ حرص کا یہ عالم ہی کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہی آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہی **ق**
عايشة هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجده
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکتر اور پاک تر ہے
٢١٣٤ حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خرمے لاد لاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے
اینٹین لادنا خیبر کے خرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہی کہ اسمین دنیا کی فلاح ہی اور اوسمین آخرت کی **خ** عايشة هذا ان شاء الله
المنزل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے
چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب آپکی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی **ف** حضرت نے جب مکے سے ہجرت کی
اور مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرت نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین
جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہان حضرت کی اب مسجد ہی وہین یہ اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا
٢١٣٥ گھر وہان سے قریب تھا حضرت وہان چند مدت رہی پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی **خ** ابن عباس هذا جبريل
اخذ برأس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل ہی اپنے گھوڑے
کا سر تھامے ہی اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہین **ف** حضرت نے جنگ خندق کے بعد جبکہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
٢١٣٦ باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا **م** العباس بن عبد المطلب هذا حين حمي الوطيس **قاله** يوم حنين
مسلم مین حضرت عباس بن عبد المطلب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہی کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا یعنی گھمسان کی لڑائی
ہوئی یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے رب کی قسم پھر
٢١٣٧ کفار کی شکست ہوئی **ق** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها
له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش دعوني اته يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال
فلما اشرف عليهم قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم
دعوني اته بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہی اور یہ ایسی قوم سے ہی جو قربانی کے جانور کی
تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کی اونٹون کو اوسکے سامنے کر دو یعنی قوم کنانہ کا مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

٢١٢٧ اور جنگ کرو آیا چاہتا ہی یہ تھا قصہ ابو بصیر کا جو پہلے باب مین گذرا م جابرؓ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھ پر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ مین نے انصاف
کیا البتہ تجھ پر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے
٢١٢٨ یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور انکی
٢١٢٩ ایڑیان خشک رہ گئین تھین وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہ ایڑیان خشک نہ رہنے پاوین ق أَبُو هُرَيْرَةَ
وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک
رہ جاوینگی تو دوزخ مین جلینگی ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رکھنا
ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلطی ہی قرآن کا مطلب
٢١٣٠ حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ق زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ
يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج ماجوج کی دیوار آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ
بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم سب ہلاک ہو جاوینگے اور حال انکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے
حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئی اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاوینگے
ف حضرت زینبؓ سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے سرخ تھا فرماتے تھے لا اله الا الله پھر یہ حدیث فرمائی
حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی یاجوج ماجوج نکلکر سارے عالم کو
تباہ کرینگے ہر چند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی
٢١٣١ م أَبُو سَعِيدٍ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِي يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف
صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کرگئے ہین
سو دجال اوس مومن کو خوب زد و کوب کرکے اوسکو بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے
سر پر آرہ رکھوا کر چیر ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہو گیا تیرے کذب اور
کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب
میرے بعد اوسکو کسیکے مارنے اور جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کرسکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے
٢١٣٢ کہ وہ آگ مین ہی اور حال انکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اوس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی خ ابن مسعودؓ
هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ

بابوبین جلیگا ق ابو ذر هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من هم قال ٢١٤٤
هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله
وقليل ما هم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا يؤدي زكوتها الا جاءت يوم القيمة اعظم
ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفدت اخراها عادت عليه اولاها
حتى يقضى بين الناس بخاری اور مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ نہایت زیان کار اور ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب
کعبہ کی تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرا ماں باپ قربان وہ زیان کار کون ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور
اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گائے اور بکری کا مالک ہو اونکی
زکوۃ نہ دیگا تو قیامت مین وے جانور ویسا ہی بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو ٹھونکینگے اپنے سینگون سے اور اوسکو روندینگے اپنی ٹاپون سے
اور کُھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کو بچار وند اکرینگے یہان تک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکیگا ف
ابوذر سے یہ روایت ہے کہ حضرت کعبہ کے سایہ مین بیٹھے تھے تعجب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی الدار تو کم ہین اکثر بخیل ہو ہین شکوہ
دینے محتاجون کے خبر یون جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی ۲ ابو هريرة هما من طعام ٢١٤٥
الجن وانه اتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسالوني الزاد فدعوت الله لهم الا يمروا بعظم
ولا بروثة الا وجدوا عليها طعاما قاله حين قال له لا تاتني بعظم ولا بروثة فقال ما بال
العظم والروثة بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے دونوں یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال یون ہے
کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہین سو اونھون نے مجھسے کھانا مانگا تو مینے اونکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وے جس
ہڈی اور لید پر ہو کر نکلین اوسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرت نے ابو ہریرہ سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا تو
ابو ہریرہ نے کہا کہ ہڈی اور لید لانے کا کیا سبب ہے ف ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلے لا کہ مین طہارت کرون اور ہڈی
اور لید مت لانا تب مینے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہان کے جن مسلمان تھے اس واسطے حضرت نے
اونکی تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اوسکو جن کھاتے ہین اور لید کھانس ہو جاتی ہے اوسکو اونکے جانور کھاتے ہین اس سبب سے
ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ق ابو عبيدة بن الجراح هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه ٢١٤٦
شيء فتطعمونا قال ابو عبيدة فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم منه فاكل
قاله في حوت ميت يسماه العنبر قال الصغاني مؤلف هذا الكتاب حقق الله بسعادة
امال المصدق ببرهانه اتولّه اخذت مضجعي ليلة الاحد الحادية عشرة من شهر الربيع الاول
سنة اثنتين وعشرين وستمائة وقلت اللهم ارني الليلة نبيك محمدا صلى الله عليه واله وسلم
في المنام فانك تعلم شوقي اليه فرايت بعد هجعة من الليل كاني والنبي صلى الله عليه و
اله وسلم في مشربة ونفر من اصحابي اسفل منا عند درج المشربة فقلت يا رسول الله
ما تقول في حديث يسماه العنبر ولتلذذ هو فقال وهو يتبسم الي نعم فقلت وانا اشفع

[illegible]

توبین اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے پاس پھر جبکہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے
فرمایا کہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو میں اوسکے پاس جاؤں یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نتھا قربانی کے اونٹ حضرت کے ساتھ تھے اصحاب
احرام باندھے تھے مکے کے قریب حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے میں داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت مکے پر جانے
سے ہمکو مارنے آئے ہوں تب کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ میں حضرت پاس خبر لینے کو جاتا ہوں جب سامنے آیا تب حضرت نے قربانی کے اونٹ
اوسکے روبرو کردیے تاکہ اوسکو یقین ہو کہ سوا عمرے کے اور کچھ ارادہ نہیں پھر جب کہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو
زیارت ہی کرنے کو آئے ہیں قربانیاں اونکے ساتھ ہیں پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کتابوں میں مذکور ہی
۲۱۳۸ ق مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم میں معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزہ دار ہوں سو جو شخص کہ تم میں سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم میں
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورہ محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہیں سنت ہی حضرت نے اوسکے روزہ رکھنے
۲۱۳۹ نہ رکھنے کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت موکدہ نہیں ق أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری میں اور مسلم
میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہیں یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کا مال آیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہیں اور مضر حضرت کے اجداد میں ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو
[illegible] قرابت ہی خ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا میں برابر ہی ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ
اور انگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہی پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب انگلیوں کی برابر ہی چھوٹی
۲۱۴۱ ہوں یا بڑی ق ابْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ يَعْنِي شَاةَ مَيْمُونَةَ مَيْتَةً
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیوں نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام میں
لاتے یعنی حضرت میمونہ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اوسکو گھوڑے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانوروں کی کھال
۲۱۴۲ صاف کرنے کے بعد کام روائی کے لائق ہی موت سے کھال حرام نہیں ہوتی خ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلَكَةُ أُمَّتِي
عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ سے ہوگی ف
صحیح بخاری میں روایت ہی کہ مدینے میں حضرت کی مسجد کے اندر مروان سو بیٹھا ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اونپر لعنت کرے کیا وے لونڈے
ہونگی ابوہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو اونکے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس کم عقل حاکم ہونگے مسلمانوں
کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا
۲۱۴۳ ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ میں مذکور ہی ق أَبُو هُرَيْرَةَ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت میں وے نہایت سخت ہیں دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اسکا

تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف یعنی حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کھایا
۲۱۴۹ اور یہ فرمایا یعنی یہ جب تک کہ مال محتاج کا ملک تھا ہمکو درست نہ تھی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے ھ حمزة بن عمرو الاسلمی رخصة
من الله فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیه قال له حین قال یا رسول الله اجد لی
قوة علی الصیام فی السفر فهل علی جناح مسلم میں حمزہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہے خدا کی
طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے اوسکو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں یہ حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اوسنے کہا تھا کہ یا
رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے
۲۱۵۰ خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے ھ ابو موسیٰ ما بین
ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوة یعنی ساعة الجمعة مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی
مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے ف بہت احادیث میں آیا ہے کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان
جو دعا مانگے سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمیں اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اونمیں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت اوس
وقت سے ہے کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہے دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہے
جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ
۲۱۵۱ تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح موجود ہے جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے خ ابو هریرة یمین الله ملأی لا یغیضها
نفقة سحاء اللیل والنهار أرأیتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانه لم یغض ما فی
یمینه وعرشه علی الماء وبیده الاخری القبض او الفیض یرفع ویخفض بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہے خرچ کرنا اوسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اونڈیلنے والا ہے یعنی ہمیشہ فیض کا
ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جبسے آسمانوں اور زمین کو بنایا اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں کم کیا
اور حال آنکہ یہ فیض اوس وقت سے ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں سمٹ ہے یا یوں فرمایا
۲۱۵۲ کہ فیض ہے کسیکو اوٹھاتا ہے اور کسیکو جھکاتا ہے ف یعنی کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں ھ ابو هریرة
یمینک علی ما یصدقک به صاحبک وفی روایة یصدقک علیه صاحبک مسلم میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ تیری قسم وہی
معتبر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

الباب الحادی عشر

فی الکلمات القدسیة التی اخبر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن ربه جل جلاله
گیارہویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکو حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہے حدیث قدسی
اوسکو کہتے ہیں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا نے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے
ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

إلى من بأسفل الدرج فقال لأصحابي فإنهم لا يصدقونني فقال لقد شتمتني وعابوني فقلت يكذبك يا رسول الله فقال كلا ولكن يحضرني نعلي بما نقول فعرضت قولي على الصحابي أنه لا قبلة ثم أقبل عليهم يلومهم ويعظهم فقلت صبيحة تلك الليلة وأنا أعوذ بالله من أن أعرض حديثه هذا على هؤلاء الذين يحكمونك فيما شجر بينهم ثم لا يجدون في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما مسلم میں ابو عبیدہ بن جراح سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی یعنی جو اللہ نے تمہارے واسطے نکالی ہو کیا تمہارے پاس اوسکے گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس بھیجا اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا یعنی حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا **ف** جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہم پر حاکم کیا ساتھ ہمارے کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تب سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہیں دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر ہم نے کھایا یہانتک کہ جسم ہمارے موٹے ہو گئے جب ہم مدینے میں آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر تیر آوے تو حلال نہیں اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہے **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امید پوری کرے اپنی قدرت سے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو سچا کرے کہ میں اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سن چھ سو بائیس ٦٢٢ ہجری میں اور میں نے کہا کہ الٰہی مجھکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلا دے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے تو رات کو ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت ایک بالاخانے پر ہوں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہیں تب میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے مقدمے میں جسکو سمندر نے باہر ڈال دیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکرا کے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہیں انکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ساتھیوں سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجھکو سچا نہیں جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجھکو گالی دی اور ان لوگوں نے مجھکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی تفصیلیں مجھکو یاد نہیں ہیں ولیکن اوسکا مطلب یہی تھا کہ تو نے میری حدیث ان لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی نا اہلوں کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کی برابر پھر حضرت اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اوس رات کی فجر کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر انھیں لوگوں سے کہیگا کہ جو اپنے اختلافات میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دلوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہیں پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہیں اس سے مانگو **ف** مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث نا اہلوں کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق دیدار کے نا اہل کے روبرو ضائع نکرے **ق** العباس بن عبد المطلب هو في ضحضاح ٢١٤٧

من النار ولولا أنا لكان في الدرك الأسفل من النار يعني أبا طالب بخاری اور مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ میں ہے اور اگر میں نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ میں ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرت کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ میں ونپر کمتر عذاب ہوا **ق** أنس هو لها صدقة ولنا هدية ٢١٤٨

یعنی لحما تصدق به على بريرة بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گوشت اوسکے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے

٢١٥٨ ھ ابو هريرة انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معي غيري تركته وشركه
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جسنے کوئی ایسا عمل کیا
جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل
دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو
٢١٥٩ دوسرے کا اوس مین کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا معه اذا ذكرني بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور خیال کے پاس ہون جیسا گمان میرے ساتھ رکھے اور مین بندے کے ساتھ ہوتا ہون جس دم کہ مجکو یاد
کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہے
تو مین اوسکو اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر
کی فضیلت ہی اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یقین کہ گناہون پر تو رجا اور یون کہے کہ خدا مجکو بخش دیگا اسواسطے
کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جو بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور
٢١٦٠ دیوانہ گنا جاویگا ق ابو هريرة ان الصوم لي وانا اجزي به بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاونگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی
طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادتون مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نمود اری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نکرے
تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادات مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوک
٢١٦١ پیاس نہین جسکو روکین ھ انس ان امتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق
فمن خلق الله مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہے
ایسا کیا ہی یہان تک کہ کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات
کرتے کرتے یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول
اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کے نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہو مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو
٢١٦٢ ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے ھ ابو هريرة ان للصائم فرحتين اذا افطر
فرح واذا لقي الله فرح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے
روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک
٢١٦٣ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا خ ابو ذر اني حرمت الظلم على نفسي وعلى عبادي
الا فلا تظالموا بخاری مین ابو ذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا
خبردار رہو ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی ظلم کو ناپسند رکھتا ہی
٢١٦٤ ھ ابو هريرة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في ظلي يوم لا ظل الا ظلي مسلم مین ابو ہریرہ سے

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کو چھونا بے وضو درست نہین احادیث قدسی کا چھونا درست ہے خ انس اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه
ثم صبر عوضته منهما الجنة بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب مینے اپنے بندے کو اوسکی
دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف
دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اونکا پھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہے جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا
۲۱۵۴ اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اوسکے واسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا خ ابو هريرة اذا احب العبد لقائي احببت لقاءه
واذا كره لقائي كرهت لقاءه بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا مین بھی اوسکا
ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہے ف یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت
ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہے
۲۱۵۵ خ ابو هريرة اذا تلقاني عبدي بشبر تلقيته بذراع واذا تلقاني بذراع تلقيته بباع واذا تلقاني بباع جئته باسرع
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہے تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر
بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون
ہاتھون کے پھیلاو برابر بڑھتا ہے تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی پہنچتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے
اوس سے دونا چوگنا خدا اسبندے پر متوجہ ہوتا ہے اوسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہے
۲۱۵۶ جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے ص ابو هريرة اذا هم عبدي بسيئة فلا تكتبوها عليه فان عملها فاكتبوها
سيئة واذا هم بحسنة فلم يعملها فاكتبوها حسنة فان عملها فاكتبوها عشرا مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس بدکام کو کیا
تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف
سبحان الله کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر عجیب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا اور بدی کو ایک ہی
لکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو یاد رکھنا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی اوسکا
کرلینے بے تردد خوب سا دل مین ٹھن گیا تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا
اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم
مصمم سوا خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہو سکی یا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا
کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرامکاری کرونگا اور اوسی رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ہے لکھا
۲۱۵۷ چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہے ق ابو هريرة اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا
اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مینے تیار کر رکھا ہے
اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور نہ کسی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے
واسطے ایسی نعمتین ہین کہ اونکی مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جن سے اونکو مثال دیجیے ص ع [illegible]

نسبت کی اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے
اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اتاری **ف** یعنی اگر شیطان اور کفار کسیکو
نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیزکو بدون حکم الہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا
کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہے کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے کھانا یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فاتحہ کے کھانے کو مردونکو نہ دینا ہرگز درست نہین
۲۱۶۹ یہ بھی شیطانی بات ہے کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین **ھ** ابو ہریرۃ لا ینبغی لعبد لی وفی روایۃ لعبدی ان یقول انا
خیر من یونس بن متی مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہین جو کہتا کہ مین
یونس بن متی سے بہتر ہون **ف** حضرت یونس بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اونکو بے صبر جانکر اپنے تئین بہتر سمجھے
۲۱۷۰ تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا **ھ** ابو ہریرۃ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا
اصبح فریق منہم بہا کافرین یقولون الکوکب وبالکوکب مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے مین اپنے
بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے ستارے کے
سبب پانی برسا **ف** یعنی مینہ تو خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے
۲۱۷۱ فضیلت تقرب بالنوافل
خ ابو ہریرۃ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ
الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن سألنی لاعطینہ وان استعاذنی
لاعیذنہ بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے چاہتا ہے
یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تب مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اوسکی آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور
اوسکا ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن ہو جاتا ہون جس سے چلتا ہے اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر
مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہے جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤن کا حافظ
ہو جاتا ہے گناہون سے اونکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور ہاتھ پاؤن سے بھی
زیادہ تر متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی
اور بجز رضای الہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان
ہاتھ پاؤن مرضی خدا کے تابع ہو جاتے ہین اوسکی مرضی بے کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کرے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث
مین اشارہ فرمایا کہ عوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو
اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہے فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت
مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین مشغول اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتونکو عبادت سے معمور
رکھتا ہے جب چندے بکمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو موجب وعدہ کے مقبول درگاہ صمدی و محبوب الٰہی ہو

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب آج اونکو سایہ مین
رکھونگا اپنے سایہ مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایہ کے سوا **ف** یعنی جو آپسمین فقط محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے
واسطے ہو ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی بروز قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سایہ
مین ہونگے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا ۲۱۶۵
فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی و دشمن ہوجاونگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغابازی کی اور دوسرا وہ جسنے آزاد
آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی
ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَسَمْتُ ۲۱۶۶
الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو
بانٹ لیا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہی جو مانگے **ف** پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے
کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا
بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذَّبَنِيْ ۲۱۶۷
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ
وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو
جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکے اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری
بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال آنکہ اول بار کا بنانا مجپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور نہین
اول بار کا بنانا تو آسان ہی اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اوس خیال مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال آنکہ مین تو بیسا اکیلا
پاک ہون جو نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی **ف** خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسری بار پیدا ہونگے
اور عرب کے کافر اوسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاری کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہے اور
اور یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے **م** عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا ۲۱۶۸
حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ
وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا مسلم مین عیاض بن
حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جو مال مینے بندے کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندونکو حقانی پیدا کیا جو باطل دین پر

٢١٧٦ مشابہت کرتے ہیں حال آنکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان چیز کو بھی نہیں بنا سکتے ھ ابو ہریرۃ
یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو میں
بھی تجھکو دیا کرونگا **ف** اس حدیث میں سخی کو خدا نے کشایش کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہے کہ سخی کو محتاج نہیں دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
٢١٧٧ بیجا کاموں میں مال کھو دینا جیسے ناچ رنگ میں یا سود کے مقام میں ھ ابو ہریرۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال
یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت
انک لو عدته لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک
وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمک عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انک لو
اطعمته لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقه اما انک لو سقیته لوجدت
ذلک عندی مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت میں کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تو نے مجھکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق
سے اور بیماری کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجھکو معلوم نہیں
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اوسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں کیونکر تجھکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں
کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ہان جان رکھ اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا **ف**
٢١٧٨ اہل ایمان کی بندے کے نزدیک انتہا کی عزت ہے کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حال آنکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجوں سے پاک ہے اس حدیث میں ادای حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے ھ ابو ذر یا عبادی کلکم ضال
الا من ہدیته فاستہدونی اہدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم
یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا
نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم
ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل
واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألته ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہے کہ **شعر** ہمہ گوشم تا چہ فرماید ہمہ چشمم تا چہ فرماید واس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا مرتبہ کمال لوگون کو بغیر نوافل
کے میسر نہین ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا غلط گمان ہے
۲۱۷۲ اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہی وے لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین **خ** ابو هریرة مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ
صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہو کہ بہشت کے سوا ایماندار میرے
بندے کا کوئی بدلا نہین جبکہ مینے اوسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا **ف** یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ بیوی
۲۱۷۳ یا بیٹا بھائی یا استاد مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا **خ** انس و ابو هريرة مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي
مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ مَا تَرَدَّدْتُ فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي
الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
وَلَا تَعَبَّدَ لِي بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ بخاری مین انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی کی
حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت مین ہو کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پہ کمر باندھی اور کسی چیز
جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین
اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہو اور میرے بندے ایماندار نے میری دنیا کی نہین چاہ کر
ترک دنیا کی برابر بعد نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیا اللہ پہ
کچھ خوف اور غم نہین اولیا اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین
ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہے یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوک اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الہی کا کوئی طریقہ
ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت ادای فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیا اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم
ہے کہ اول دنیا سے بے تعلق ہو جاوے پھر عبادت پہ کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پہ زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو
۲۱۷۴ مرغی کی طرح زمین پہ جلدی جلدی چونچین مارین اور پیر کے وظیفے بتلائے ہوے دو دو پہر پڑھین **ه** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ ذَا الَّذِي
يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہو جو مجھپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت گیا **ف** جسنے یون
کہا اور قسم کھائی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اوسکے نیک عمل کو خدا نے برباد کر ڈالا ہی اور جسپر اوسنے
قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت
کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے سے پہلے کفر سے
۲۱۷۵ توبہ کرے **ه** ابو هريرة وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ
لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہی جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح
تو چاہیے کہ ایک ذرہ بنا دین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بنا دین **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت کے آپس مین
اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارہون باب ہی حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجمل یا مفصل دعا کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرت کی زبان مبارک پر
٢١٨٠ گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے ق عَائِشَةَ اَذْهِبِ الْبَاسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كَانَ اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ مَسَحَهُ
بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی
شافی ہی صحت نہین ہوتی مگر تیری صحت ایسی شفا دے جو بیماری کو نچھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو داہنے ہاتھ
٢١٨١ سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک پڑھتے خ انس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ ق اله عِنْدَ
اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهِ وَكَانَ يَخْدِمُهُ بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرت نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہونے پر فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف
ایک یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرت نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
٢١٨٢ خ اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ بخاری مین ابو امامہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت ستھرا بابرکت شکر ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نہ ہو اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب اونکا
٢١٨٣ دسترخوان اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہے م اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ
الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبد اللہ
بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم
اسکو قابو مین نکر سکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور
وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الہی ہمپر اس سفر کو آسان کرنے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی
سفر کٹ جاوے الہی تو سفر مین تو ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور رنج سے اور شکل کی

اِنَّمَا ہِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْہَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاہَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ
وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ مسلم مین ابو ذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم
سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو رات دن
اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھہ ضرر کرو
اور کبھی مجکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجکو کچھہ فائدہ پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین ایک مرد کے
بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھہ نہ بڑہاوے ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور
تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھہ نہ گھٹاوے
ای میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھہ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے
یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کر رکھتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا
بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی
اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا تمہارا کوئی کام نہین
چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے
گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اس سے میری سلطنت کی
کچھہ رونق ہو توف نہین اور اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھہ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیحساب کی مثال دی
کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھہ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب
۲۱۷۹ سبب تمہارا اعمال ہین ہماری طرف سے کچھہ ظلم نہین **ف** ابو ہریرۃ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ
وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُہْلِکَہُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ
یَسْتَبِیْحُ بَیْضَتَہُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِہَا اَوْ قَالَ مَنْ بَیْنَ اَقْطَارِہَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُہُمْ یُہْلِکُ
بَعْضًا وَّبَعْضُہُمْ یَسْبِیْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے
نہ مار ڈالون گا اور اونکے سوا اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ پیڑ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر
تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کرین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تا کہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور
بعضے اونکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھن چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط
پڑیگا جسمین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافر انپر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو کے

۲۱۹۰ ابن عباس رض اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا وعن يميني نورا وعن شمالي نورا وامامي نورا
وخلفي نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واجعلني نورا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے
دل میں روشنی کر اور میرے کان میں روشنی اور میری آنکھ میں روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائیں سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے
پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجھکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات
مراد ہوتی ہے تو مطلب کہ میرے دل اور اعضا کو حق میں مصروف رکھ بلکہ تمام جہت سے مجھکو حق سے گھیرے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے خ
۲۱۹۱ عایشہ رض اللهم ارحم عبادا يعني عباد بن بشر و ۹ حين تهجد في بيت عائشة فسمع صوته
يصلي في المسجد بخاری میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر جبکہ فرمایا یہ جب حضرت نے
حضرت عایشہ کے گھر میں تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد میں نماز پڑھی ف اس حدیث میں تنبیہ ہے تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد
۲۱۹۲ میں تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہے ق البراء بن عازب اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك
وفوضت امري اليك والجات ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجا ولا منجا منك
الا اليك اللهم امنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی
تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھ سے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیری ہی طرف الٰہی میں تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے
۲۱۹۳ پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو ایمان
پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی م سعد بن ابي وقاص اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا اللهم اشف
سعدا مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے
۲۱۹۴ ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لے گئے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی م ابو هريرة اللهم
اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي اخرتي التي فيها معادي
واجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جسمیں میری گذران اور زندگی ہے
اور سنوار دے میری آخرت کو جسمیں میری بازگشت ہے اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کردے موت کو
۲۱۹۵ میرے واسطے ہر برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے م المقداد اللهم اطعم من اطعمني
واسق من سقاني مسلم میں مقداد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اسکو جو مجھکو کھلاوے اور پلا اسکو جو مجھکو پلاوے
۲۱۹۶ ف جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا پڑھے ق ابن مسعود اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف بخاری اور مسلم
میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میری اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کے سات قحط کے برس کا
جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت میں قحط پڑا تھا
ویسا ان پر بھی پڑے تا کہ اپنی شامت اعمال کو سمجھیں اور مسلمان ہوں اور ایمان لاویں چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ انہوں نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

اور مال اور گھر بار کی بڑی اولٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الہی تیری پناہ
۲۱۸۴ ٹوٹنے سے جو بنانے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمر وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ
وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اور جب حضرت سفر سے پلٹتے
تو اوس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے ہم سفر سے پھرے تو بہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہیں خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے ف اسمین اشارہ ہے
۲۱۸۵ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گیے تھے ق انس اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الہی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
۲۱۸۶ مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے م ابو ہریرۃ
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی دے میری جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور برے خیالوں سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
بے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خ زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ
۲۱۸۷ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الہی انکے تابعداروں کو انھیں میں سے کردے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جو لڑکے
۲۱۸۸ اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق انس اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری
اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی مدینے میں برکت کر اوسکی دو گنی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیم
۲۱۸۹ نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے ق ابو ہریرۃ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کے
ف یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا ثمرہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں حضرت کی اولاد بھی باختیار خود فقر کو پسند کرتے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اسی
کتاب میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور
کتاب میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا

داخل کرف ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس میں بھیجا تو ابو عامر کے زانو میں تیر لگا اور وہ زخم
سے بیچ گئے میں نے یہ حال حضرتؐ سے بیان کیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کریں تب حضرتؐ نے دعا
٣٣٠٣ کی پھر ابوموسیٰ کیلئے انکے واسطے دعا کی ابوموسیٰ ہی کا نام عبداللہ بن قیس ہے ق زید بن ارقمؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ
وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
٣٣٠٤ انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی ق ابوہریرۃؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں
کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والوں کے لیے بھی دعا کیجیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والوں کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والوں کے واسطے بھی دعا کیجیے حضرتؐ نے
فرمایا الٰہی کترانے والوں کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع میں حضرتؐ کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرتؐ
مکے میں پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہیں وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور بال منڈالے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے
حج کرے اور حضرتؐ نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی ان میں سے بعضوں نے تو موجب حکم کے اپنے سر منڈوا ڈالے
اور بعضوں نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترا لیے نہ منڈانے والے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہو گیا سر منڈانا حضرتؐ کو یہ بات پسند آئی کہ انھوں نے
حکم بجا لانے میں کیوں تامل کیا اسواسطے تین بار سر منڈانے والوں ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والوں کے واسطے نہ کی آخر کو تیسری بار رحمتؐ نے عرض کیا
٣٣٠٥ کترانے والوں کو بھی مغفرت کی دعا میں شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا کترانے سے افضل ہے م عوف بن مالک الاشجعیؓ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَ
الْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا
خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالَهٗ حِیْنَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ مسلم میں عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اسکو بخش اور اسپر رحم کر
اور اسکو عافیت اور آرام دے اور اسکا گناہ معاف کر اور اسکی عزت سے مہمانی کر اور اسکے پہنچنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اسکو صاف کر ڈال گناہوں سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹا ہے اور بدل دے اسکو گھر اسکے گھر سے بہتر اور ملنے والے اسکے ملنے والوں سے بہتر اور جورو بدل دے اسکی جورو سے
بہتر اور ڈال دے اسکو بہشت میں اور بچا اسکو قبر کے عذاب سے یا یوں فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرتؐ نے اس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجھکو تمنا ہوئی کہ کاش میں بجائے
٣٣٠٦ اس میت کے ہوتا ق ابوموسیٰؓ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میری تقصیر کو اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال میں ہوئی ہو اور بخش دے اس چیز کو جسکو تو

۲۱۹۷ حضرت سے التجا کی حضرت نے کمال شدت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہو گئی م علی وعائشة اللهم اعوذ برضاك من سخطك
وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
مسلم میں علی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے سبب سے تیرے غصے سے اور تیری بخشش کے
سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں تجھ سے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی
خود تعریف کی ف مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ
۲۱۹۸ حضرت کے تلووں پر پڑا اور حضرت سجدہ میں یہ دعا کر رہے تھے م ابن عباس اللهم اعوذ بعزتك لا اله الا انت ان
تضلني انت الحي الذي لا يموت والجن والانس يموتون مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود حق نہیں سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کرے تو ایسا زندہ
۲۱۹۹ ہے جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مر جاوینگے ق انس اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا ق له في
الاستسقاء بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہم پر مینہ کو برسا الٰہی ہم پر مینہ کو برسا الٰہی
ہمکو پانی دے یہ حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں دعا
کیجیے کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہم پر نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں
میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہو گیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا
۲۲۰۰ م ام سلمة اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين
واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان
اور بخش دے ہمکو اور اوسکو اے رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے
۲۲۰۱ خاوند تھے جب وے مر گئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے اونکے واسطے یہ دعا کی م عائشة اللهم اغفر لاهل بقيع الغرقد
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والوں کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے
۲۲۰۲ اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو مدینے میں مرے اور وہاں گڑے ق ابو موسى اللهم اغفر لعبيد ابي عامر اللهم
اجعله يوم القيمة فوق كثير من خلقك او من الناس قال ابو موسى فقلت ولي يا رسول الله فقال
اللهم اغفر لعبد الله بن قيس ذنبه وادخله يوم القيمة مدخلا كريما بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا نام عبید ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اکثر خلق سے یا یوں فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا رکھ
ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام میں

بعد قوله وجهت وجهي الخ فاذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي
وبصري ومخي وعظمي وعصبي واذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض
وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك
اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله احسن الخالقين ثم
يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت مسلم من
علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہین سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مینے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہ ہون کو بخش دے نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر خوؤن مین نہین ہدایت کرتا
بہتر خوؤن کو سوا تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤن کو نہین ہٹاتا بری خوؤن کو سوا تیرے بار بار تیری خدمت مین حاضر ہون اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی تیری طرف نہین مین تجھسے قائم ہون اور تیری ہی طرف پھرنے والا ہون تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہون اور تیرے حضور مین توبہ کرتا ہون اس دعا کو حضرت بعد وجہت وجہی کے پڑھتے تھے یعنی اللّٰھم سے اتوب الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللّٰھم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے مینے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرے اوپر ایمان لایا اور تیرا ہی مین
تابعدار ہوگیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شیء بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانون کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اوسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللّٰھم سے احسن الخالقین تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی مینے تیرا سجدہ کیا اور تیرے اوپر ایمان لایا اور تیرا ہی مین تابعدار ہوگیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری خدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والون سے بہتر پھر نماز مین اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللّٰھم سے الا انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا ہے اور جو مینے چھپایا
اور جو مینے کھولا اور جو مینے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہین ف یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہین یعنی بدکام تیری نزدیکی حاصل نہین ہوتی یا یہ مطلب
٢٢١٣ ہرچند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے جیسے دعا مین یا خالق الشر یا خالق الخنزیر
نہین لاتے اور حال آنکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب مین یہ دعائین نفل نماز مین کرے نہ فرض مین ہ ابن عمر اللھم
انت خلقت نفسي وانت توفاها لك مماتها ومحياها ان احييتها فاحفظها وان امتها فاغفر لها اللهم
اسئلك العافية امر رجلا ان يقوله اذا اخذ مضجعه مسلم من عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مارے گا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان مین رکھ
٢٢١٤ اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دیجیو الٰہی مین تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہون یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اوسکو
پڑھا کرے ق ابو هريرة اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن ابي ربيعة

مجھے زیادہ تر واقف ہے او بخش دے میری بیہودگی اور میری گناہ کی کوشش کو اور میرا بھول چوک اور میرا قصد کیا ہوا سب میری
طرف سے ہے ف ہر چند حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا بکمال کمال خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے
جتنا قرب زیادہ ہوتا خوف زیادہ ہوتا مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک سے معذرت کرتا رہے
۲۲۰۷ اپنے قصور کا خواہ ظاہر ہو خواہ نہو اقرار کیا کرے م ابو هريرة اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ
وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ پہلا
۲۲۰۸ خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف صحیح میں انس سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے ق عائشة
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى دعاءه عند وفاته بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجھکو بلند رتبہ رفیقوں میں حضرت نے اپنی موت کے وقت یہ دعا کی ف
۲۲۰۹ رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہے ق أم سليم بنت ملحان
اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ دعاءه لأنس بن مالك بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتات دے اسکے مال اور اسکی اولاد میں اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک
کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی ماں یعنی ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت میں دیا
صحیح میں روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں یوں ہے کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایک روز حضرت باہر گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا
کہ انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو تیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اونکے لڑکے
پیدا ہوئے اور بصرے میں اونکے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں ق عائشة
اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں
ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو
مرض الموت میں غشی سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوس وقت میں سمجھا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ کلام حضرت کا
۲۲۱۱ اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نہ کیا م عائشة اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور کمی بات سے سالم ہے اور تیری ہی طرف سے خلق کو سلامتی
حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بڑائی والے ف یہ صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع
السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں سو اسکی حضرت سے صحیح روایت میں کہیں اصل نہیں پائی
۲۲۱۲ م علي اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي
فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا
إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ
فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ كَانَ يَقُولُهُ

٢٢١٩ پھیر کر دیکھا اون آدمیون نے بیچ مین جو نہایت پیارے تھے یعنی حضرت نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ ابن عمر اللّٰهم اني ابرأ
اليك مما صنع خالد قاله مرتين منصرف فخالد بن الوليد من بني جذيمة بخاری مین عبد اللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرت نے دوبار فرمایا جس وقت خالد
بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے ف عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم پر بھیجا اونکے مسلمان کرنے کو سو خالد نے
اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوگئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان
ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین سمجھتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا
تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرت سے کہا تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب نہ سمجھے اونکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھہ اعتبار نہین شعر ما درون را بنگریم و حال را ؛ نی برون را بنگریم و قال را ＊ اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نلاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہین
یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوگئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے
٢٢٢٠ واللہ اعلم ق ابو هريرة اللّٰهم اني احبه فاحبه واحب من يحبه يعني الحسن بن علي رضي الله عنهما
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علیؓ کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
٢٢٢١ جو اوسکو چاہے ف حضرت نے ایکبار امام حسن کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی خ اسامة بن زيد اللّٰهم اني
احبهما فاحبهما ويروى اللّٰهم اني ارحمهما فارحمهما يعني الحسن والحسين رضي الله عنهما
بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن اور حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین یون ہی
کہ الٰہی مین ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی انپر رحم کر ف ان دونون حدیثون مین حسنین کی نہایت فضیلت ہی کہ حضرت نے
٢٢٢٢ اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہے م عايشة اللّٰهم اني اسألك
خيرها وخير ما فيها وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت
به كان يقوله اذا عصفت الريح مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے
اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی
٢٢٢٣ ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی م ابن مسعود اللّٰهم اني اسألك
الهدى والتقى والعفاف والغنى مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری
اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون ف عفاف اور عفت یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بغیر شرع
٢٢٢٤ کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا خ سعد بن ابي وقاص
اللّٰهم اني اعوذ بك من البخل واعوذ بك من الجبن واعوذ بك من ان ارد الى ارذل العمر
واعوذ بك من فتنة الدجال واعوذ بك من عذاب القبر بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ

والمستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسني يوسف
بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور ان کے
دبے ہوئے ضعیف مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر الٰہی وہ سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسف کے وقت میں پڑا تھا
ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے حضرت نے
انکی خلاصی کی دعا کی آخر خدا نے انکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی یہ بڑے سخت لوگ تھے اس واسطے حضرت نے انپر دعا کی
2215 عمر اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم آت ما وعدتني اللهم ان تهلك هذه العصابة من اهل
الاسلام لا تعبد في الارض مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں ہے
فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرت نے
دیکھا کہ با سامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سجدے میں آخر کو
حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہو گئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگوں کو تیری
ہدایت کرے شریک چھڑاوے سوا اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب
یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو انکو اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب ہے کہ حضرت نے
اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کر ڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا ہے کبھی نڈر نہووے
اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بے سامانی سے نڈریں سو اسطے کہ انکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن
2216 عباس اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم قاله يوم بدر وفي
رواية انس اللهم انك ان تشأ لا تعبد في الارض قاله يوم احد بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے آج کے
بعد تیری بندگی نہو یہ حضرت نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں
پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرت نے جنگ احد کے دن فرمائی ف صحیح میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن جیسے
میں یہ دعا حضرت کر رہے تھے تو ابوبکر صدیق نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے اپنے رب کی التجا میں بڑی کی
تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ آیت پڑھتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا انتہی ع
2217 عایشہ اللهم انما انا بشر فاي المسلمين لعنته او سببته فاجعله له زكوة واجرا مسلم میں حضرت عایشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اوس بددعا کو اوسکے واسطے گناہوں کی طہارت
اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کسی مسلمان کو بددعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بددعا میں نیک دعا کا اثر دے
اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی ع 2218 انس اللهم انهم من احب الناس الي اللهم انهم
من احب الناس الي اللهم انهم من احب الناس الي يعني الانصار مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی البتہ یہ انصار میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی یہ میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ محبوب ہیں الٰہی یہ

اور بخل اور محتاجی کا فقہ یا الداری پر حسد کرنا اور اوسکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون
کو اختیار کرنا ق ابو بکر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً ۲۲۳۱
مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے
اپنی جان پر ظلم کیا بہت سا ظلم اور گناہونکو نہین بخشتا سوا تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجہپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا
اور نہایت مہربان ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ مینے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلا دیجئے جسکو مین اپنی نماز مین پڑہا کرون تب حضرت نے
مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑہنا چاہیے م البراء بن عازب اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَکَ اِذْ اَمَاتُوْہُ ۲۲۳۲
قَالَہٗ حِیْنَ مُرَّ عَلَیْہِ بِیَھُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو مار چکے تہے یعنی جس وقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تہا اسوقت
مجہسے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت کے سامنے کوڑے دیا ہوا اور سیاہ یہودی نکلا پہر حضرت نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا
ف حضرت کے سامنے کالا مونہہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تہی نکلا حضرت نے یہودیون سے پوچہا کہ تمہاری کتاب مین حرام کاری کی یہی
اور یہی سزا ہی یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہی تب حضرت نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تہا اور اوس سے فرمایا کہ مین تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہون
جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمہاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہی کہ کوڑے مارے اور کالا مونہہ کیجیے اوسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تو مجکو
ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت مین سنگساری ہی لیکن جب کہ ہمارے اشراف لوگون مین کثرت سے ہوئی
تو اول ہمارا یہ معمول تہا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری مین پکڑتے تو چہوڑ دیتے اور اگر غریب و کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے
پہر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹہری کہ سنگساری کے عوض کوڑے ہون
مار اور مونہہ کالا کر دینا ہوا کرے پہر یہودیون نے حضرت سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرت نے اونکی بات پر کچہ دہیان نکیا اور اوسکو
سنگسار کروایا پہر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہی کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبد اللہ بن سلام نے حضرت سے کہا
کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہی پہر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتہہ رکہہ دیا عبد اللہ بن سلام نے اونکا ہاتہہ اوٹہا کر
اوس آیت کو پڑہ دیا پہر حضرت نے اوسکو سنگسار کروایا م ابو ہریرۃ اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ ۲۲۳۳
عُبَیْدَکَ ھٰذَا وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْھِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابو ہریرہ کی ماکو الٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماکو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو
ان دونون کے نزدیک پیارا کر دے ف صحیح مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ میری ما مشرک تہی مین اوس سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہوجا اکثر سو
ایکبار حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو مین حضرت کی خدمت مین روتا آیا اور مینے کہا کہ یا حضرت میری ما کے واسطے
دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے تب حضرت نے یہ دعا کی تو مین حضرت کی اس دعا سے خوشی ہوکر نکلا جب مین اپنے گہر کے دروازے پر پہونچا اور میری ما نے
میرے جوتے کی چاپ سنی تو کہا اے ابو ہریرہ ٹہر رہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کہولا اور
یون کہا کہ اے ابو ہریرہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرت
کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرت نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچہا ہوا یہ حدیث معجزہ ہی کہ فوراً حضرت کی دعا قبول ہوگئی

حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں نکمی اور نکمی
زیست سے اور پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **ف** نکمی عمر یعنی بیری اسواسطے بری ہے کہ
۲۲۲۵ اوس وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں کچے میں نہیں عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار ہو جاتا ہے **ق** انسؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **كَانَ يَقُوْلُهُ** اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دیو بھوت اور بھتنیوں کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے میں داخل ہوتے فرماتے
۲۲۲۶ **ف** پاخانے میں خدا کا نام مذکور نہیں ہوتا اسواسطے شیطان اوس میں رہتے ہیں اس سبب سے حضرتؐ نے یہ دعا کی **ق** ابو سعیدؓ و
انسؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری
اور مسلم میں ابو سعید اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی
۲۲۲۷ کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردوں کے غلبے سے **ف** مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت
بستی مردوں پر غالب ہو **ھ** ابن عمرؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری
۲۲۲۸ دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے **ھ** عائشہؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے
عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں
گناہ اور تاوان سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا
فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا **ھ** عائشہؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ
اَعْمَلْ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یا اللہ میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو میں نے کیا اور بدی سے اوسکی جو میں نے نہیں کیا
۲۲۲۹ **ھ** انسؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوس علم سے جو فائدہ نکرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور میں نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نسنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے
جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نکرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع میں اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جو آخرت میں کام
نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہ ہے جو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں
اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں اور دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ شریعت کے علوم میں اور جو علم کہ شرع کی نظر سے جائز ہے نہ حرام
۲۲۳۰ حساب اور علم لغت میں نیت سے ثواب پیدا کرنا **ھ** عائشہؓ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی
سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور ہے

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا کی لابیہ بسر مسلم میں عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے اسمین جو تو نے انکو دیا اور بخش دے انکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام تھا
ف عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا
۲۲۴۰ پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑ کے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی خ البراء بن عازب اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَى
وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ كان يقوله إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہوں اور تیرے
نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد مارنے ہمارے کے
اور اوسیکی طرف جیکر اوٹھنا ہے یعنی قیامت میں ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت میں عقل اور حواس نہیں رہتے ویسے ہی نیند
میں بھی نہیں رہتے ایسکے بعد قیامت کا بھی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے
۲۲۴۱ ہیں اسی طرح موت کے بعد قیامت میں زندہ ہونگے ق ابو ہریرۃ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا
مشرق اور مغرب میں یعنی بچا مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا اچھا صاف کیا جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہونکو پانی اور برف اور اولے سے یعنی
۲۲۴۲ طرح طرح کی مغفرت سے ق جریر اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دعا کی لہ حین شکی الیہ انہ لا یثبت
عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اوسکو گھوڑے پر اور کر دے اوسکو ہدایت کرنے والا اور
راہ پایا یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب اونسے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں تھم سکتا ف جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھکو ایک بتخانہ
۲۲۴۳ توڑنے کو بھیجا یمن میں تھا اور میں گھوڑے پر نہیں تھم سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ ملا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ق عایشہ
اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ
حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو
مکے کی محبت ہے اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع میں
اور لیجا اسکی تپ کو اور ڈالدے اوسکو جحفہ میں ف مصابیح میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے میں آئے
تو ابو بکر صدیق اور بلال تپ کے مرض میں بیمار ہوئے اور بلال مکے کو جانے کے اشتیاق میں شعر پڑھنے لگے تو میں نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے
یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا مدینے سے چند کوس ایک مکان سے کہ وہان
۲۲۴۴ یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق انس اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم میں انس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسا ہمپر نہ برسا ف اسکا قصہ اسی باب میں ہو چکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی
۲۲۴۵ جب بارش بہت ہوئی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی ہ ابو ہریرۃ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

٢٢٣٤ ق ابو ہریرہ اللهم اهد دوسًا وائت بهم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دوس
کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرتؐ نے ابو ہریرہ کی خاطر
٢٢٣٥ یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت کی خدمت مین آئی م علیؓ اللهم اهدني وسددني وفي رواية
اللهم اني اسئلك الهدى والسداد واذكر بالهدى هدايتك الطريق وبالسداد سداد السهم
علمه آیاه م مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کرلے اور ایک روایت یون ہی کہ الٰہی مین تجھسے
ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا
ہی تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچا دے
شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانہ پر
پہونچتا ہی داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ اوسکا خلل نہ پاوے دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہو کہ دل کی
٢٢٣٦ غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے م سعد بن ابی وقاص اللهم بارك لاهل المدينة في مدهم من اراد اهلها
بسوء اذابه الله كما يذوب الملح في الماء مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگونکو
اونکے مد مین جو شخص مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا دے جیسے نمک پانی مین گلتا ہی ف مد پاؤ بھر صاع کی چوتھائی تخمینا قدر
٢٢٣٧ تین پاؤ کے م ابو ہریرہ اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا
في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه السلام عبدك وخليلك ونبيك واني عبدك ونبيك وانه دعاك
لمكة واني ادعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه كان يقوله اذا اتي باول الثمر
ثم يدعو اصغر وليد له فيعطيه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھلون مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی تحقیق ابراہیم علیہ السلام تیرا
بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہو اور تحقیق مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور انہون نے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے
دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون
حضرتؐ یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل آتا تھا اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلا کر پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے
مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرتؐ نے مدینے کے پھل
اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہی کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو
٢٢٣٨ دینا مناسب ہے خ ابن عمرؓ اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
برکت کی دعا کیجیے حضرتؐ نے دوبار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے
شام کا ملک مدینے سے اوتر کی طرف ہی اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا
٢٢٣٩ کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہی اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہی اور تہامہ یمن سے متعلق ہی د عبد اللہ بن بسر

بھیجے تو اتنا ہی جسکو چاہتا ہی کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا تیرے راوی کو شک تہا کہ حضرت نے لا الہ الا انت کا ذکر کیا فرمایا لیکن مطلب
دونوں کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ص ابو سعید اللّٰهم ربنا لك ۲۲۴۸
الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شيء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد نصب بحذف ندا
وكلنا لك عبد اللّٰهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد
كان يقوله اذا رفع رأسه من الركوع مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اے ہمارے رب
تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانوں اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش میں ہو اوسکے برابر بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا
تیری تعریف میں اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں الہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی
چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہیں کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام
نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب میں نفل نماز میں پڑھے فرض میں نہیں
ض ابو برزة الاسلمي اللّٰهم صب الخير عليهما صبا ولا تجعل عيشهما كدا دعا لهم بجليبيب ۲۲۴۹
وامرأته مسلم میں ابو برزہ اسلمی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی ڈال دے ان پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ یعنی
سخت یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق میں کی ف یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکے واسطے
فراغت کی دعا کی ق عبد الله بن ابي اوفى اللّٰهم صل على آل ابي اوفى بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی رحم کر آل ابی اوفی کے لوگوں پر ف جب یہ آیت اوتری کہ اے محمد لوگوں کے مالوں سے زکوٰۃ لے اور اونکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ
بن ابی اوفی زکوٰۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق میں یہ دعا کی ق انس اللّٰهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت ۲۲۵۰
الشجر دعا بهم حين استسقى فقيل له هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله يمسكها عنا بخاری اور ۲۲۵۱
مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی پانی برسے ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں کے اندر اور درخت جمنے کی جگہوں پر حضرت نے
دعا کی جبکہ اون سے مینہ مانگا تھا پھر حضرت سے یوں کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مر گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو خدا سے دعا کیجیے کہ مینہ کو روکے
ف اسکا پورا قصہ اسی باب میں ہو چکا ق ابن مسعود اللّٰهم عليك بقريش قاله ثلث مرات ثم قال ۲۲۵۲
اللّٰهم عليك بابي جهل بن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وامية
بن خلف وعقبة بن ابي معيط وذكر السابع ولم احفظه قال ابن مسعود فوالذي بعث محمدا
بالحق لقد رأيت الذين سمى صرعى ثم سحبوا الى القليب قليب بدر قال الصغاني مؤلف هذا
الكتاب السابع هو عمارة بن الوليد بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی پکڑ قریش کو یہ
حضرت نے تین بار کہا پھر فرمایا الہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن
ابی معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتویں شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجکو یاد نہیں رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہو اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا
کہ جنکا حضرت نے نام لیا تھا سو میں نے انکی پڑی لاشیں دیکھیں پھر وے کھینچ کر کوئیں میں ڈالے گیے یعنی بدر کے کوئیں میں صغانی اس کتاب کے جمع
کرنے والے نے لکھا کہ وہ ساتواں شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت کعبہ کے پاس نماز پڑھتے

أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب اور ای بڑے عرش کے رب ہمارا رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور
اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز
تیرے قابو مین ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے زیادہ
کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے **ف** دانہ اور گٹھلی جمنے کے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستی ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا
قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر
2246 دانا سرگردان ہی ع عایشہؓ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ
تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ چھٹک ڈالے ہے
ہین اپنے حکم سے مجھکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف **ق** ابن عباسؓ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ
وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ
فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُنْذِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
يَتَهَجَّدُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا
ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور اونکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون
اور زمین اور اونکے درمیان والون کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ ہی اور تیرا وعدہ سچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہے
اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمد حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ ہین اور اس مین کچھ شک نہین
الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا ہی ایمان لایا اور تجھپر مینے بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور
تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجھکو جو کچھ مینے آگے کیا اور پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور جو ظاہر کیا
اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی

جابر سے روایت ہے کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہو گیا اوسی
اضطراب مین اپنی انگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مر گیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہے مگر ہاتھون کو
اپنے چھپائے ہے طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوس نے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ
تو کیون لپیٹے ہے اوس نے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے
اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت
کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہو گی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت
۲۲۵۹ اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہو گئی م سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلِي يَعْنِي عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یے میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیقت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی
حضرت اور نصاریٰ بددعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوس پر پڑے اور اس مضمون کی آیت اوتری کہ اے محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین
ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین
اور جھوٹون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اوتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا
حضرت کے پیچھے اور علی مرتضیٰ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈر گئے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ
دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے
نصاریٰ پر حضرت کا عیب پڑتا اور کمال حقیقت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا
نقصان گران ہے اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہے اس سے اونکا کیا منصب ثابت
اور محبت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضیٰ پر خلیفہ ہوتین مقدم حالانکہ کسیکا
۲۲۶۰ مذہب نہین خ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِي هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ فَالَهٗ لَمَّا اسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہالہ ہے
اسکو بخش یہ ہالہ مراد ہے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت
مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے
گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہو کے یہ حدیث
۲۲۶۱ فرمائی م ابن مسعود اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ
فِي الْقَبْرِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ
مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے

ابوجہل اور کفار قریش وہاں بیٹھے تھے جب حضرت سجدے میں گئے تو ان ناپاکوں نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی
اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہیں فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے میں رہے
فاطمہ زہرا نے جب یہ سنا تو گھبرائی ہوئی آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو بد دعا دی ابوجہل قریش کو ذکر کیا پھر ہر ایک
موذیوں کا مفصل نام لیا چنانچہ وہ سب لوگ جنگ بدر میں مارے گئے اور کنوئیں میں ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مکے
میں جاکر مر گیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ ساتواں شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہیں بنتی اس واسطے کہ کہتے ہیں عمارہ کی موت
۲۲۵۳ حبش کے ملک میں ہوئی واللہ اعلم ق ابن عباس اللھم فقھہ فی الدین زاد ابو مسعود و علمہ التاویل دعا
لہ لما وضع لہ وضوءا خ م بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اوسکو دین میں فہم اور سمجھ دے
ابو مسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا ارتھ سکھا دے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے
کی جب کہ اونھوں نے حضرت کے واسطے وضو کرنیکا پانی رکھ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر
۲۲۵۴ کی اثر انہیں سے روایت ہے ابو مسعود اوس محدث کا نام ہے جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق انس اللھم لا عیش الا عیش الاخرة
فاغفر للانصار والمھاجرة بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی سچی زندگی نہیں مگر آخرت کی زندگی سو
بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق میں مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین
بایعوا محمدا علی الجھاد ما بقینا ابدا یعنی ہم نے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے تب حضرت نے اونکے جواب میں
۲۲۵۵ یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہیں زندگی ہے آخرت کی تو الہی انکی مغفرت کر تو وہ انکی زندگی کا لطف اوٹھاوین ع عبداللہ
بن عمرو اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے
۲۲۵۶ فرمایا کہ الہی دلوں کے پھیرنے والے پھیر ہمارے دلوں کو اپنی طاعت پر ق عبداللہ بن ابی اوفی اللھم منزل الکتاب
سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم دعا بہ علی الاحزاب بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اے اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگا دے کفار کے گروہوں کو الہی انکو شکست دے
اور اونکو ڈگا دے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہوں پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب میں کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے
۲۲۵۷ نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عایشة اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیہم فاشقق علیہ
ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ م مسلم میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی جو حاکم
میری امت پر کسی کام کا پھر اون پر سختی ڈالے تو اوس پر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اونسے نرمی کرے تو الہی تو بھی اوس پر نرمی کر
ف مسلمانوں کے حاکم کو لازم ہے کہ ظلم کرنے سے بچے حضرت کی اس بد دعا سے ڈرے بلکہ ایسا نیک ہو نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے
۲۲۵۸ م جابر اللھم ولیدیہ فاغفر یعنی رجلا من دوس ھاجر مع الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینة
فاجتواھا فاخذ مشاقص فقطع بھا براجمہ فمات مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اوسکے دونوں
ہاتھوں کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر آیا تھا
سو وہاں کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی گانسیوں سے اپنی انگلیوں کے درمیان جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مر گیا ف صحیح میں

صفحه

لائق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو تعریف ہی اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی الٰہی مین مجھے
اس رات کی خیریت اور اوسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے حضرت
فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر امسینا وامسی الملک کی بجای اصبحنا واصبح الملک للہ
۲۲۶۲ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی م عایشۃ بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وال محمد ومن امۃ محمد
قالہ عند الذبح مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمد کی
طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عایشہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منہ اور ہاتھ پاؤن سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عایشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے
۲۲۶۳ چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ق عایشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن
ربنا کان اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعھا
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ مٹی ہمارے زمین کی ایسی ہی ہمارے بعضے کے لعاب سے چنگا کرتی ہے
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاؤ ہوتا
حضرت زمین پر رکھے کی انگلی لگاتے پھر اوٹھاتے اور یہ فرماتے ف لعاب ہر اونکا ہے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا
اسیواسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین ق ابن عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش
العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولھا عند الکرب
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سوا خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہی
نہین کوئی عبادت کے لائق سوا خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہی نہین کوئی پرستش کے لائق سوا خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہے اور عزت والے
۲۲۶۵ عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی مین پڑھتے تھے ق المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہین کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسیکا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی الٰہی
کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا
۲۲۶۶ اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ ق کان یقولھا
علی الصفا بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سوا وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا
شریک نہین اوسی کا ملک ہی اور اوسیکو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوا وہ اکیلا ہی پورا کیا اوسنے اپنے وعدہ
اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب مکہ

صفحه | | صفحه | | صفحه